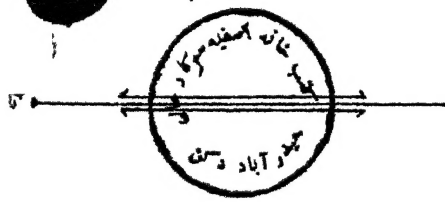


وَمِنْ رَحْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

فلسفہ قطبی



مُصَنَّفٌ

ڈاکٹر محمد قطب الدین سول سہرنی لطیفیاب

مطبوعہ

اعظمیٰ پبلشرز، لاہور

۱۳۵۲ھ

فہرست امین

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۵	ناک منہ بول و براز کے مقام کی حفاظت	الف	دیباچہ
۶	نویشتی زبان سے ہاتھ کا کام لیتے	۱	حد و لغت - قوت ذائقہ
"	قدیم و عیاشی طریقہ آنکھ کو کچھ اٹکا لکھنا	"	فعلِ ناطقہ - آلہ زبیاں
"	علیٰ ہذا حسین در دانتوں تارق سے	۲	تمہید
۷	آبِ ہن کی موجودگی میں امتیازِ ذائقہ	۳	غذا چبانے میں مدد
"	المنیٹری کنال معہ انڈیکس	"	شیر خوری بزمائے طفولیت
"	زبانِ مرآت طبیعت انسان	"	حیوانی ڈرلیر دواؤں
۸	تجوید حفظِ نغمہ لسانی	۴	ڈاکٹر سمندر کی تھیوری
"	زبان کے زبانی	۵	حیوانات کا عمل بوقت تولد
۹	دینی و دنیوی امور نفع و نقصان	"	ٹپڈو اسراجینج ہاتھ

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۹	پولی ضعیفہ کا واقعہ۔	۹	حدیث شریف و بابہ تحفظ استعمال زبان۔
۲۰	بلخاط سن و اسنان تختا اغذیہ لازم	۱۰	تشریح اللسان۔
۲۱	سرکہ و نمک و سترخوان پر سنون	۱۲	زبان کے حرکات
۲۲	روٹی مٹھوئے آٹیکے استعمال کرنا۔	کے بعد ہاضمہ پر تھا و زبان کے سلسلے میں {	خلقی زبان کے نقائص۔
۲۵	حلیم۔		امراض اللسان۔
۲۶	سیب۔ آم۔ شریفہ۔		تصادیر زبان و دل
۲۷	بیت الخلا میں غلاظت پر تھو کنا۔		غذا حلق میں پہنچانا۔
۲۸	وانت کا بیان۔	۱۵	بگٹنے کے مدارج مہ متعلقہ مشا و نکلے
۳۳	دلیل نبرگی و اجماع صفات	۱۶	ہدایت اور بے احتیاطی کے نتائج۔
۳۶	آب و ہن یا لعاب و ہن۔	۱۷	اسلامی آداب طعام خوردن۔
۴۰	تھو کنا۔	۱۸	پہلا زینہ ہضم در ہن۔
۴۳	تھوک کے کنکریاں یا پرت۔	۱۹	دانتوں کا وجود چبانیکی اہمیت۔
۴۴	پیوریا۔ جینی وائی ٹس۔	۱۹	براہر نہ چا بکر جلد نگلیانکی قباحت۔
۴۵	پیوریا کے سمیتی امراض۔	۲۰	نیشکر آم کھانے کا طریقہ۔

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۵۵	ہضم فی المعده۔	۴۶	خلال۔
۱۵۸	کائی موس۔	۴۷	اسباب کیڑہ وندان
۱۶۰	کائی لوس۔ درامہ۔ آٹنا عشرہ۔	۵۰	مخرب وندان۔
۱۶۳	صفہ پتہ۔	۵۲	منجن۔
۱۶۶	سادہ ہلکی غذا ایک ہی قسم کی ہونے	۵۳	عام اصول اصلاح وندان۔
۱۶۹	اکال چولے۔	۵۷	حکایت گندہ دہنی (از سعدی)
۱۷۱	بھوک۔	۵۹	معالجہ وندان۔
۱۷۲	پانی آب سرد۔	۶۰	مصنوعی واصلی دانتوں کی مثال۔
۱۷۷	شاذ لوگ پانی نہیں پیتے۔	۶۱	استعمال تمباکو۔
۱۷۹	خراب پانی سے امراض۔	۱۰۵	چائے۔
۱۸۲	پانی کا توام۔	۱۱۴	تہوہ۔
۱۸۵	مسافرت میں بھی آبنوشی فرض اولین	۱۱۶	کو کو ا۔
۱۸۷	پانی جسم میں دو اپنی نیوالا بن ہے۔	۱۱۸	شراب۔
۱۸۷	پیس۔	۱۵۵	میری۔

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۲۱۸	تشریح القلب۔	۱۸۸	اشم قوت شامہ۔
۲۲۱	حرکات قلب کا ضبط انتظام۔	۱۸۹	ناک کی تشریح۔
۲۲۶	دل کے کام کی مقدار ۲۴ سائیں۔	۱۹۲	تبہہ۔
۲۲۷	دل کیوں حرکت کرتا ہے۔	۱۹۳	حس شامہ
۲۲۹	ہوا کی نالی طبی علوم و فلسفہ کی تعظیم	۱۹۴	متفہ ناک میں قدرتی جال۔
۲۳۰	عروق شعریہ۔	۱۹۹	پھول سوگھنا۔
۲۳۱	دل کی پرورش۔	۲۰۰	اٹموسفیر ہوا۔
۲۳۳	عضو دل کی دیانت۔	۲۰۳	گرہہ سائنمو لود کیلئے مصنوعی تنفس۔
۲۳۴	خون۔	۲۰۵	تشبہ احکایت۔
	بدن حیوان میں دوران خون کی	۲۰۷	دو ہواؤں سے پانی بنتا ہے۔
۲۳۵	بعینہ دریا کی مثال ہے۔	۲۰۹	فعل تنفس۔
۲۳۸	خون کی مقدار۔	۲۱۱	سانس لینے کے طریقے۔
"	نقصان خون۔	۲۱۷	دل۔ قلب۔
۲۴۸	گروشی خون۔	۲۱۸	مسکن قلب۔

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۲۸۴	بند مکانوں کمزوریں ہناسونا تحمل صحت	۲۵۱	خون کے اجزاء۔
۲۹۰	دومہ ہونا۔	۲۵۳	سپاہ جسم۔
۲۹۱	کتا۔	۲۵۵	ہر حصہ جسم میں کس قدر خون رہتا ہے۔
۲۹۵	ہیڈرو فوبیا مرض از سمیت سگ	۲۵۶	انجامِ خون۔
۲۹۸	حکایت زیور بنی۔	۲۵۷	قوتِ نامیہ۔
۲۹۹	امراض الف۔	۲۵۹	تولیدِ حرارت۔
۳۰۰	ناس مع نقل۔	۲۶۱	تقسیمِ حرارت۔
۳۰۳	واقعہ حبسِ دم۔	۲۶۲	تیزی۔ چالاکی۔ پھرتی کا ذریعہ۔
۳۰۴	قوتِ سامعہ آلہ سماعت۔	۲۶۳	بنوٹ و بڑھاوٹ۔ معہ مدارجِ عمر۔
۳۰۷	گوشتالی۔	۲۶۹	خود میں عقدہِ مغفرت وا ہے۔
۳۱۱	کان پر طمانچہ۔ تحبہ مارنا۔	۲۷۲	دریادلی۔
۳۱۲	واقعہ اسپوزیشن۔	۲۷۴	دل کی بات۔
۳۱۳	مختصر تشریح آلہ سماعت	۲۷۵	دل پر قابو نہیں۔
۳۳۵	انتخاب استاد یا معلم۔	۲۸۳	پتے وقت سیال شے میں سالس نچھوڑیں

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۳۸۵	مرضِ بھنبی۔	۳۳۹	قوتِ باصرہ۔
"	مصنوعی آنکھ۔	۳۴۰	نعمتِ عظمیٰ۔
۳۸۷	مغالطہٴ نظر۔	۳۴۳	عالمِ خیال۔
۳۹۰	سی سکس سفردریا کی متلی وغیرہ	۳۴۵	مجل تشریحِ چشمِ مضرب العین۔
۳۹۵	سراب۔	۳۵۳	پتلی۔
۳۹۷	نور۔	۳۵۵	تیرے نظر کو مناسبت۔
۴۰۳	مازاغ البصر واطفی کی طبی تغیر۔	۳۵۶	پردہٴ عینیہ آئیں کی رنگت پر ترا لامعہ
۴۰۴	حسنِ تماصین۔	۳۶۶	سرمہ۔
	امیر مینائی کا شعر جہیں لوہے کا دل	۳۶۹	برقِ دزدِ بصر کی تشریح۔
	اور تپھر کا جگر درج ہے طبی تشریح	۳۷۳	آنسو کا دارِ عمل۔
۴۰۶	از مصنف معہ جدید مثال کے۔	۳۷۶	امرہن العین۔
۴۰۹	تبصرہ۔	۳۷۹	ترجمہٴ نظر۔
۴۱۱	عکس ریز و مافی الا زحام۔	۳۸۱	دیدہ گھومنا۔
"	قوتِ لامسہ۔	۳۸۳	بجلی و دیگر تیز روشنی۔

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
	فقہ میں پانی حصہ عضو انگلیاں	۴۱۵	تشریح جلد۔
۴۳۹	ڈوبنے سے مکروہ کیوں مانا گیا۔	۴۲۱	ساختہ۔
۴۴۰	بعض حصص جسمی کی حرارت زیادہ	۴۲۲	نشان داغ سکیئر کس۔
۴۴۱	استعمال مشترکہ اشیاء ممنوع۔	۴۲۳	دربار باری تعالیٰ سے خلعت۔
۴۴۲	باستثناء چند مقامات مختص تمام جسم پر بال	۴۲۴	کن فیکون۔
۴۴۳	جلدی پوشاک کے عمل۔	۴۲۵	نکتہ عبرت افزا۔
۴۴۴	اندرونی استر سے منافذ کے متعدی	۴۲۶	سرگزشت۔
۴۴۵	امراض و سمیت بعلبت موثر۔	۴۲۷	حکایت۔
۴۴۶	بحث متعلق امراض خباثت۔	۴۲۸	کلور فارمسٹ۔
۴۴۷	بچلجے نرم برش سے گرد و غبار صاف	۴۲۹	حرق و صرق برن و اسکالڈ۔
۴۴۸	نہیں ہو سکتا۔	۴۳۰	جھاڑ کو قرص دار لاگنا۔
۴۴۹	تقسیم امراض انسانی بحساب فیصدی۔	۴۳۱	لباس طیور و حیوانات۔
۴۵۰	شراب و زنا سے عمر گھٹنا۔	۴۳۲	ہاتھ پیر کے ناخن کترانے کے طریق
۴۵۱	طیب تجربہ کار و حادثی کے مہول علما	۴۳۳	وفواید۔

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۴۸۰	شکوہ اسپنسی از آغا صاحب	۴۵۹	آتشک و شراب سے اندھے بنجانا
۴۸۱	خرد سالیکی اسباب نامروی۔	۴۶۰	ختنہ۔
۴۸۲	اوائل عمری کے اسباب نامروی		غیر مختون چمڑے کے متعلق غیروں کے
۴۸۴	موسید و معاون پاک زندگی۔	۴۶۳	ریمارک و جواب شافی۔
"	پاک خیالات۔	۴۶۵	بالوں کی پاکی و صفائی۔
۴۸۸	درصفت راستی از کریا۔		سکھ اور وانات کے اعضا و تاسل
۴۸۹	فریقین کیلئے روشن زندگی۔	۴۶۰	کی ساخت۔
۴۹۲	حصول صحت یابی کے طریق۔	۴۶۲	ختنہ اناث میں بعض قبیلے کے۔
	شیرازی فلاسفر کے فیلسوفانہ	۴۶۳	عقب پر نقب۔
	حکیمانہ معاشرتی مضامین و تدابیر	۴۶۴	بعض حیوانی امساک کی وجہ
۴۹۷	پربعض شریف لایق یورپین کاغذ	۴۷۷	زنانے ہجڑے۔
۴۹۸	قواعد حفظ صحت	"	ایک ہشتی نعمت۔
۵۰۳	اسبابِ حلق۔	۴۷۹	آختہ کرنا۔
۵۰۵	علاماتِ حلق۔	"	مذی۔

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
	نخوبی ساخت اعصار انسانی میں	۵۰۶	ہدایات -
۵۳۴	تشکیل کٹہ تالاب میر عالم -	۵۰۷	مداوا و معالجہ -
۵۳۶	یادِی کارڈ انسانی و حیوانی -	۵۱۰	ہنسی مولن -
۵۳۷	غفلت در ادائی و دیوٹی عبادات -	"	صحیح وضع استراحت -
۵۳۸	وسیاہ -	۵۱۲	اصول سماجہ کمزوری باہ از مصنف -
۵۴۰	فونوگراف -	۵۱۶	دھن میں دھن اپنی دھن -
۵۴۲	فضلنا بعضہم علی بعض -	۵۱۸	حاصل کثرت عیاشی و نشہ بازی -
۵۴۸	اعصاب ہمدردی مع عقود -	۵۱۹	خدائی انتظام -
۵۵۱	بعض فوائد جلد -		نشہ کی حالت میں ہر معاملہ بے وقوف
"	حمام کرنا مفید -	۵۲۲	و ناقص مقصور -
۵۵۴	بھگے پیر نہ رہنا چاہئے -	"	عمل مہیشیا اور اسکے متعلق ہدایات
"	متقن پینہ -	۵۲۳	چکھنا چکھانا -
۵۵۵	تیاری حسن -	۵۲۴	ازدواج -
۵۵۶	بیرونی لپ تھوپ غیر طہینان بخش -	۵۳۰	پانچ پانچ -

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۵۶۹	نئی روشنی پر روشنی۔	۵۵۶	اصلی حسن۔
۵۷۰	دنیائے گولائی و عقود پر اعتقادی فلسفہ	۵۵۷	صحت دہی نہیں تو حسن نہیں۔
۵۷۱	بفضلہ تعالیٰ قیام مقامات مقدمہ	۵۵۸	حسن کی تیاری بطریق مقبول۔
۵۷۲	مغربی ہلال۔	۵۶۰	ورزش حسن بخش جسم۔
۵۷۳	ہر فعل و قوائے دماغی و حیوانی کا	۵۶۱	طرز عمل۔
۵۷۴	عروج و کمال۔	۵۶۲	سبق عبرت از فطرت۔
۵۷۵	نماز صلوٰۃ۔	۵۶۳	نظم انگیزی پوٹھری۔
۵۷۶	صوم روزہ۔	۵۶۴	حسن کا عالم۔
۵۷۷	مشک۔	۵۶۵	خوش نمائی۔
۵۷۸	اسلامی تبرک شہور و ایام و تقایب	۵۶۶	سادہ غذا کی عادت رکھئے۔
۵۷۹	اعتراف خوبی اسلام از جرمن فلاسفر	۵۶۷	سویرے بیدار ہونا۔
۵۸۰	کل احرام اشیاء کا فلسفہ اسلامی از مصنف	۵۶۸	بعض ممنوعات۔
۵۸۱	الدنیائیں المؤمنین و جنت الکافرین	۵۶۹	اپنے دل پر قابو رکھنے کی اہمیت۔
۵۸۲	پنجرہ میں پنجرہ آزاد قیدی۔	۵۷۰	مسلمان اور انگلش آئی کیٹ۔

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
	۴۱۵ کے زوجین میں باہمی طلاق دینے		عقدہ لائیکل۔
	۴۱۷ ولینے کیلئے حضرت امام جنیل رحمہ کے		بزرگانِ دین کے فصاحتِ حکمتی۔
	۴۲۲ بعض شاگردوں نے متن الہم		آمنہ قدرت فی الحقیقت۔
۱۳	۵۸ بھی شامل کیا ہے۔	۴۲۳	ترکیبِ عمل تخلیقِ صدا و مکالمہ۔
	۴۲۵ A case and glass cup with brush		معرفت۔
۳	۴۱ is essential	۴۲۸	سرخسل جنابت و احتلام حین وغیرہ۔
		۴۳۱	سوانحِ ملازمت۔
	دیکھئے اسی لیے اسلام میں ستم		ضمیمہ مضامین
	فلت و کثرت کیلئے ایک ہی حکم		Appendix
	دے رکھی ہے تشریف یعنی		(ع) آنکہ جائز اہلین آور دومہ روئے
۱۲۱	۱۱ سطر فقہی حرمت۔	۱۲	تولود
	انتظامات ماکولات و مشروبات		ولین بات رہی تک مخفی سخن از
	در حیوانات جانوروں میں قدرتی		وہاں گفتہ بازی آید۔
	تعلیم سے فطرتی عمل خورد و نوش		متن الصم گندہ و ہنہی منجلہ اور وجہ

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۵	۱۹۱ کرہ خاک کی طرف واقع ہے۔		پرندہ دانہ کھاتے ہی پانی پی لیتا
۱۲	۱۹۲ جیسے ت کے پیٹ میں دو نقطے		جب انھیں بخوبی آسانی ہضم ہو لیتا
	شعر: وقت است خوش آترا		اور چرند صرف کھائش و پتے پر بلا
	کہ بو ذکر تو موش باز در خود		پانی پئے کے نہیں رہ سکتا علی ہذا
۷	۲۱۶ بود اند دمن حوت چو یولس۔		درند محض خون و گوشت پر اکتفا
	دل سرا پر دہ محبت دوست		نہیں کر سکتا تالاب جھیل ندی نا
	دیدہ آئینہ دار طلعت دوست		سے پانی پینے محبور ہو جاتا تب کہیں
	بے خیالش میاں منزل چشم		سیراب ہو کر دکارتا سو جاتا ماکول
۱۱	۳۴۲ زانکہ اس دیدہ خاص خلوت است	۵	۱۷۹ ہضم ہوئے جاتا۔
	یعلما خائنة الاعین وما		او کصیب من السماء فیدہ ظلمة
	قحی الصدور اس کے معنی	۴	۱۸۴ صرعل و برق۔ سن تقریب الملک
	سینہ کی نہ لیجائے بلکہ سنٹرکس		چونکہ بو کے مادے اکثر و بیشتر
	یاد داغ جو کہ صدر الصدور ہے		زمین ہی سے اٹھتے ہیں اس لیے
	آنکھوں کی چوری ادبی کی بات		ناک کے سوراخوں کا رخ فطرًا

صفحہ نمبر	صفحہ نمبر	مضامین	مضامین
۷	۱۹۷	لورٹیں بڑھنے نہ پادیں گے۔	جانتا ہے اگر تفسی معنی مراد سینہ سے
	۱۲	تزدیک سے کون دیکھ آئے	لیں تو اس سے بھی واقف ہے
	۱۰	دنی فند لی فکان تاب قسین	مانی نس۔ -
	۱۱	اد ادنیٰ ④ ماذاغ البصر و	پلس۔ +
		⑤ س نجم پ میں کون کہلائے	تیراز کمان رفتہ یازنی آید مگر نظر
		ترجمہ۔ نہ بھی آنکھ نہ حد سے	برقے کہ افتد اور ابگیرد۔ بار بار
	۸	تجاوز کی مطلب اعنی نظار	در منظر می آید۔
	۱۰	الہی ہے جو کہ بہترین منظر ہے۔	نس۔ عکس۔
		دوسرے طرف متوجہ ہوئے اور	سرسید احمد طلبا علیگرہ یونیورسٹی
		ٹھیک نوکس پر نظر انورجی رہی	کو زیادہ مطالعہ سے شپ کے
۷	۱۹۳	غرض نجوبی رویت ہوئی۔	منع کرتے تھے۔
		تقلیداً جیسے تصویر لیتے وقت	چاندی کی جیبی سے زبان صاف
		کیا مرہ سیاہ پارچہ سے ڈھانپ	کرنے کی وجہ اکثرے الاکسینڈرو
۱۳	۱۱۰	لیا جاتا ہے	- ویلا یعنی دراز یا پرجیب کرنے و

صفحہ	صفحہ	مضامین	صفحہ	صفحہ	مضامین
		وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ			کہ بے شہرت پرستیاں متواں نماز
۱۰	۴۵۹	العقاب ۵) س الحشر ۲۱			کردن۔ جبکہ دیوں کے شہر میں
		فَوَمَوْلَاكَ فَتَنَهُ اَنْدَرْمَن جھیل			نماز نہ ہو سکے تو مستقوش مجسم سے
		میں سہولت اور اندمال زخم	۷	۴۱۸	کیسے ادا ہو سکے۔
۹	۴۶۷	بعدگی و عجلت ہوا کرتا ہے۔	۱	۴۲۶	لا تَحْتَكُ ذَرَّةً اِلَّا بِاِذْنِ اللَّهِ
		اور سوزا کی کی غیر اختیاری خیزی			پر اپنی پُرم
		جو پر اپنی پُرم کہلاتی۔			in voluntary erection of the penis.
	۴۷۹	Priapism.	۵	۴۲۶	✓ غیر اختیاری خیزی۔
		کیوں مرخی اور مہوئی۔			الیوم نَحْمًا عَلٰی اَفْرِہِمَا وَنُكْلِمَا
۴	۴۸۰	پر جھلا کے مور مہوئی۔			ایں یکم و تشہد ارجلہما جا
۳	۴۹۴	گزر شتہ راصلوۃ آمیزہ را احتیاط			کافی بلیکین۔ ۱۵) س لیلین
		وَالْمَآئِیۃُ لَا یُکَلِّمُ الْاِذَا نِیۃً اَوْ مَشَارَکَہٗ	حاشیہ	۴۵۶	۳۳ حاشیہ کی عبارت کا سلسلہ ہے
		وَالْمَآئِیۃُ لَا یُکَلِّمُ الْاِذَا نِیۃً			وَمَا اَتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ
		ای مشترک و حِمْزِ ذَا لَک			وَمَا اَنۡهٰکُمْ عَنْۡہُ فَانۡتَہُوْا
۵	۵۲۵	علی المومنین۔ س نور ۱۵			

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۶	۵۷۴	۱۰	۵۳۵
	قوراً در توبہ بند۔		نور مطلق متعلیٰ ز جمال رخ تو۔
	اس لیے ولایت کے مالک میں بعد		کافر است آنکہ کند منع پرستیدن تو
	سوائے (انکیشن) ہلت آفرس		سقام با صفا سے مراد علاوہ رخ
۵	۶۰۸		۱۵
	کند من کر دیتا بمنوع الاستعمال		کی صفائی کے کمترین کا خیال
	اگر تہی عود لوبان جلا نامرغی کے		صفا مردہ ہے۔
	پاس مردہ کے نزدیک متقابلہ وغیرہ		اس لیے اکثر قدیم قلعوں میں بڑے
	میں فاختہ کے وقت مولود خوانی		اتواپ سر کرتے وقت ڈوبنے کے
	دھچک میں خوشبو عطریات		لیے حوض بنادے گئے ہیں تاکہ
	پھول تفریح طبع کے علاوہ	۳	۵۴۶
	ڈسٹیکٹ ڈی اوڈر انٹرنر		تو کچی آواز کے دل سے بہرہ نیا
	جرمی سائیڈل عمل رکھتے ہیں		وہی یوق شیعہ نفسہ فاو لیک
	اطباء نیرائن دتی مادہ دفع کرنے		ہم المقلی دا ۹۱ س الحشا
	کے واسطے شش میں دھواں		چپ اور جو بچا یا گیا اپنے جی
	داخل کرتے۔		کی لالچ سے اور وہی لوگ ہیں
۱۲	۶۱۹	۱۰	۵۶۷
			مراد پانے والے۔

مضامین

۱۳۶۲۰	کلمو الناس علی قدر عقولهم۔
۱۱۶۲۲	بل الانسان علی نفسه بصيرة
۱۵۶۲۲	بلکہ آدمی اپنے لیے آپ سوچہ ہے
۱۵۶۲۲	مدرک اس میں دوحس میں ذائقہ۔
۱۵۶۲۲	بلکہ ایک دودرجہ حرارت جی میں
۱۵۶۲۲	کمی ہزبان سے حواس کی راستی
۱۵۶۲۲	گجہر اسٹ مبدل سکون پائیجائے

حیدرآباد میں میر عالم کے تالاب کا کٹہ اعلیٰ
 وزیر الاصول تعمیر و انجمنہ نگ پر جو بنایا گیا ہے
 نادر اور عجائبات سے ہے اس لیے کہ
 تالابوں کے کٹہ عین جوتے جن پر ٹرک
 اور عمارت درخت وغیرہ بغرض استحکام ہتے
 مگر یہ کٹہ صرف ایک پتی سنگ بستہ دیوار ہے
 اور یا وجود اس نزاکت کے استوار ہے اس میں
 رمز یہی ہے کہ اس کی ساخت کمان نما واقع
 ہوئی ہے جسکی ہر ایک رواق ایک کمان ہے
 اس طرح کی ساخت سے بحیثیت مجموعی تمام
 بند یعنی کٹہ خود ایک بڑی کمان بن گیا ہے
 جو پانی کے زور کا مضبوطی کے ساتھ مقابلہ
 کئے جا رہا ہے صفحہ ۵۳۵۔



کٹہ تالاب میر عالم

خوبی ساخت آلات و اعضاء انسانی
 ۵۳۴ میں تمثیل ضمیمہ سلسلہ ہے۔

صرف کسی ایک مرض معمولی کے درد و تکلیف
 کے خوف سے حسب ایما طبیب بطبع خاطر

بعض افعال جد حیوانی میں صورت حال
لازم و ملزوم ہے۔ جیسے پاخانے کے ساتھ
پیشاب آنا ضروری ہے۔ بخلاف اس کے
ہر پیشاب کے ہمراہ پاخانہ آنا لازم نہیں ہے
باستثنائے مجبوری و شدت تقاضا بشری
مادر زاد بہرہ کو گنگہ ہونا لازمی ہے۔
مگر مادر زاد گنگہ ہوا ہونا ضروری نہیں ہے۔

محض دکھ سے سکھ پانے پر ہینز کرتے
مگر ان عذابِ شدید کا فرمان باری تعالیٰ
اور اس سے بچنے کے لئے طیب دلی کا
بتایا ہوا نسخہ معہ پرہیزِ وقت گناہ و فراموش
کر جاتے یہ کوئی بیش اندیشی نہیں بلکہ
اپنی آپ غارت گری ہے۔

————— (۳) —————

ضمیمہ مضمون متعلق بہ صفحہ (۶۰۵)

ثُمَّ نُوَضِّعُكُمْ فَاَنْتُمْ عَلَى الصِّرَاطِ مَطْلُوبُكُمْ فَرَبُّكُمْ وَ اُپنی قربانیوں کو۔
پس تحقیق کہ وہ پل صراط پر تمھاری سواری ہوں گے۔ اس لئے کہ ناقص سواری
کام نہیں دیتی۔ اور حضرت اسمعیل ذیبح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ
والسلام کے ذبح کے موقع پر موٹا تازہ دنبہ بہشت سے جبرئیل علیہ السلام
بحکم خدا لائے تھے جس سے تندرست، ذبیحہ کی قربانی کا سبب دیا گیا ہے
اور جان کا نعم البدل معاوضہ و صدقہ قیمتی مکمل و تندرست چاہیئے۔ بیمار، دُبلّا
ناقص نمک کس طرح جائز ہو سکے گا۔ جو آپ ہی مر رہا ہوئے اسے مارا تو کیا مارا۔

چنانچہ حقیقہ و قربانی کی نیت یہی ہے کہ ہر جزیدان ذبیحہ کا جس کے نام کی قربانی ہو
اس کے اجزاء جسمی کے بدلے میں۔

ضمیمہ مضمون متعلق صفحہ (۵۶)

بڑے موزی کو مارا نفس امارا کو گر مارا
ہنگ داژد ہا و شیر مارا تو کیا مارا
کیونکہ ایسے دزد اور زہریلے کیڑے آن واحد میں انسان کو تکلیف
پہونچاتے یا ہلاک کر ڈالتے مگر نفس امارا پلٹیل اصول پر اندر کا اندر
نار دوزخ میں سا لہا سال رکھنے تو وہ عصیاں انسان سے اکٹھے
کراتا مونوی حیوان ایک نشانہ پر فنا ہو سکتا۔ مگر نفس امارہ سخت جان
ہر کسی سے نہیں مر سکتا یہ مردان خدا کا کام ہے کارے وارد۔

ضمیمہ مضمون متعلق صفحہ (۵۱۳)

درسد اصول معالجہ
اذا قش تمش وتغلا قد

After supper sleep a while
After dinner walk a mile.

غسلطنا

صفحہ	غلط	صحیح	صفحہ	غلط	صحیح
۵	۹۸	مضرت	۱۲	۱۰	کو
۱	۱۰۲	آزموز	۱۲	۱۲	ریئر الٹنگ
۲۱	۱۰۵	مکر رہی	۱۲	۱۲	جس سے
۵	۱۱۲	اور	۲۵	۲۵	چھلنی
۱۰	۱۱۶	طب	۳۱	۳۱	deciduous
۱۰	۱۱۸	—	۲۵	۲۵	خود
۹	۱۱۹	Lxiv	۵۱	۵۱	چور سے
۲	۱۲۰	کلیچر	۶۰	۶۰	جکڑو
۹	۱۲۲	مژمرہ	۶۰	۶۰	چوگہ
۱	۱۲۳	یون	۶۰	۶۰	دکھتی
۱	۱۲۵	برے	۶۸	۶۸	رکھتی
۷	۱۳۰	لاڑو	۶۹	۶۹	ریش
۶	۱۴۶	cast	۷۳	۷۳	پریش
۷	۱۵۶	گیاسٹر	۸۵	۸۵	چکاگو
۵	۱۵۷	ٹڈس	۹۶	۹۶	آخری صیت

صفحہ	غلط	صحیح	صفحہ	غلط	صحیح
۲	۲۴۶	والے	۲	۱۵۹	پریت
۱۲	۲۴۷	اشناکے	۷	۱۶۸	اس
۱۴	۲۶۰	تلاقی	۱۰	۱۸۲	ہو
۱	۲۷۸	—	۵	۱۹۰	ڈوائی لیٹر
۹	۲۹۵	احفظنا	۴	۱۹۳	حسن
۳	۳۰۷	بند رہنے سے	۶	۲۰۱	کاربانک
۸	۳۰۸	کراہٹ	۷	۲۰۳	نو
۹	۳۱۵	کے	۱	۲۰۴	بہتر
۱۳	۳۲۳	ساعت	۱۱	۲۰۵	جاتے
۴	۳۲۶	inf	۴	۲۰۵	میشود
۱	۳۴۶	العین	۱۵	۲۰۵	ضروریات
۶	۳۵۴	تیز	۱۲	۲۰۹	تقس
۹	۳۷۲	تمہارے	۱۱	۲۱۷	جھی
۱۳	۳۷۲	کناروں پر	۶	۲۲۱	شفاف
۳	۳۸۲	آ لور	۵	۲۲۴	دلی
۱۵	۳۸۳	دکھا	۹	۲۲۸	پرستی
۳	۳۸۷	چو	۱۱	۲۳۸	خون
۱۵	۴۴۴	تذکرہ سنی ہر اہل سنت ہے			
		بلکہ اس پر شافعیوں نے			
		ہر اہل سنت سے ہر اہل سنت			
		تذکرہ سنی ہے			

صفحہ	غلط	صحیح	صفحہ	غلط	صحیح
۸	۵۴۴	نشیہ شفاف	۷	۵۵۷	نشیہ فک
۸	۵۵۷	روحانی	۱۳	۵۵۸	حسن
۱۳	۵۵۸	حس	۷	۵۶۷	اسی
۲	۵۶۷	اس	۱۲	۵۶۷	نرہ
۱۲	۵۶۷	نرہ	۳	۵۶۷	سیارہ
۳	۵۶۷	سیارہ	۶	۵۶۷	—
۶	۵۶۷	—	۱۵	۵۶۷	الحجروم
۱۵	۵۶۷	الحجروم	۷	۵۸۱	مصاصم
۷	۵۸۱	مصاصم	۱۱	۵۸۲	مان
۱۱	۵۸۲	مان	۶	۵۹۶	پیری
۶	۵۹۶	پیری	۱۲	۶۰۹	جو فضلتہ
۱۲	۶۰۹	جو فضلتہ	۸	۶۱۱	لی
۸	۶۱۱	لی	۱۴	۶۱۱	تبت
۱۴	۶۱۱	تبت	۳	۶۱۲	ماس
۳	۶۱۲	ماس	۱۳	۶۲۶	—
۱۳	۶۲۶	—			

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

چند دیکھا

قدیم طریقہ کی تصانیف و تالیف میں اسلامی رواج کے اعتبار سے حمد و نعت کے ساتھ کتاب لکھی جاتی تھی جیسے جیسے زمانہ میں غیر ادیان و السنہ مغربی کا عروج ہوتا چلا اور مذہبی معلومات میں قلت ہونے لگی ویسے ویسے تالیف و تصنیف میں بھی رنگ بدل دیا گیا۔ بناءً علیہ یہ خیال ہوا کہ اگر قدما کا ڈھنگ اختیار کیا جائے تو کتاب بلا پڑھے کے قدیم وضع کے خیالات تصور کر کے نظر انداز کر دی جانے کا احتمال ہے اور جدید طرز یعنی ابتدا ہی سے

(ب)

مضمون شروع کرنے عقیدت دلی نے ہاتھ روکا کہ خالق اکبر نے اٹھارہ ہزار قسم کی مخلوق پیدا کی اور کچھ نہ فرمایا۔ مگر حضرت انسان کی تخلیق کے بعد ہی فتبارک اللہ حسن الخلقین کا فخر ظاہر کیا اس کی صنائی و نوازش کا بیان بلا ادائے حمد و شکر کیسے ہو اور وہ ذات بابرکات باعث موجودات مفخر مخلوقات ستودہ صفات مظہر کمالات منبع کرامات مصدر فیوضات سرور کائنات سرایا آیتہ رحمت کی مدحت میں قبلہ گاہی کا شعر ہے۔

ہے شرح و دلیل زلف والا ہے رخ کی تفسیر و انجی میں

فداک روحی ابی و امی ہے سارا قرآن تری ثنا میں

پر درد گارِ عالم نے کسی پیغمبر کی توصیف سرِ دارِ دو عالم کے تعریف کے مثل نہ فرمائی تذکرۂ کچھ فرمادیا اور محبوبیت کی وجہ مانند دیگر مرسلوں کے نام سے یاد نہ فرمایا بلکہ ہر مرتبہ ادائے دلربایانہ کے ساتھ مخاطبت ملحوظ رہی۔ خدائے برتر نے ہر قوم پر پیغمبر بھیجے اور اُس کا کوئی احسان ظاہر نہ کیا مگر اس اُمتِ مرحومہ کے لیے نبی آخر الزماں کی بعثت کے بعد لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ

فِيهِمْ رَسُولٌ لَّامَنَّا بِهِ عَلَيْهِمْ أَقْبَلُ عَلَيْهِمْ وَيُذَكِّرُهُمْ وَيُعَلِّمُهُمُ اللَّهُ تَاب
وَالْحَمْدَةُ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لِي ضَلُّ مُبِينٌ ارشاد فرمایا۔

یا صاحبِ الجمانِ یا سید البشر
لا یکن الشناء کما کان حقہ بعد از خدا بزرگ کنی قصہ مختصر
یعنی ممدوح خدا کی مدح بندہ کیا کر سکے۔

یتیمہ کہ ناکروہ قرآن درست کتب خانہ چند ملت بشت
لکھے نہ پڑھے جنابِ الا شاگرد رشید حق تعالیٰ۔

حضرت کا علم علم لدنی تھا اے امیر دیتے تھے قدسیوں کو سبق بے پڑھو ہو
کی تعلیم و ہدایات و ارشادات اور ویسے حکیم کامل و اکمل مُکمل
عَلَّمَ كَافَّةً لِّمَنْ خَافَ النَّبِيْنَ شَفِيعُ الْمُنِيْنِ رَحِمَتْهُ اللّٰهُ
کی نعت بلا درج کئے کیونکر احکامات والا کا حوالہ دیا جاسکے۔ غرض
اسی خیال سے میں نے حسبِ علم درآمدِ حالیہ ابتدا ہی سے مضمون
نگاری آغاز کی اور اصل مضمون ہی میں حمد و نعت تبرکاً درج کی گئی ہے
زمانہ سلف کے اکثر اقوام میں جو کہ زندہ مانی جاتی تھیں مذہب سب
باتوں پر مقدم سمجھا جاتا تھا اور اب بیکاروں کا مشغلہ تصور کرتے ہیں

خور کیجئے کہ گلزارِ نسیم رگل بجا ولی جس کا مصنف دیا شکر تھا با وصف
ہندو دھرم ہونے کے غلوئے ضیاء اسلام کے اثرات و پرتو کی وجہ
اس لئے حمد و نعت وغیرہ لکھی ہے گو لفظِ ہتر سے آغاز ہے۔ جیسے۔

ایات

ہر شاخ میں ہے شگوفہ کاری مژہ ہے قلم کا حمد باری
کرتا ہے یہ دو زبانے کیسر حمد حق و مدحتِ ہمیشہ
پانچ انگلیوں میں حرفِ ن ہو لینے کہ مطیعِ بختن ہے
علیٰ ہذا اور کئی غیر مسلم مصنف اس زمانہ کے اسی طرح لکھا
کئے جس طریقہ کو فی زمانہ مسلمانوں نے ترک کر دیا ہے۔ غیر متعصب
ذی فہم مصنف مزاج کے دلوں میں اسلام کی خوبی کیا بہ لحاظِ اخلاقی
شائستگی۔ روحانی پاکیزگی۔ تمدنی و معاشرتی۔ سیاسی۔ انتظامی سلطنت
رانی۔ فنونِ جنگ و جدال۔ دلاوری۔ علوِ رہمتی۔ کسرفنی انسانی ہمدردی
باہمی اتفاق۔ زراعت۔ تجارت۔ معاہدہ۔ معاملہ۔ جہاد اکبر و صغیر
حکمتِ طب۔ حفظانِ صحت وغیرہ غرض کل ابواب کا دین اسلام

میں انتظام ہونا ایک امرِ سہ ہے اپ ٹوڈیٹ یعنی تاحال
 کھوج و تحقیق عینی مشاہدات و عملی تجارب سے جس حد تک جدید
 معلومات طبی و حفظانِ صحت، سائنس وغیرہ کے متعلق ہوتی گئیں۔
 وہ سب بہ فضلہ اسلامی شعاریں پائی گئیں جس کی تیرہ سو پچاس
 سال قبل ہی ہادیٰ برحق نے تعلیم دیدی یہ نہرا رملومات و تحبّس
 اس وقت تک ساری تھیو ریز گویا طبی قیاسات وغیرہ اسی
 مرکز پر بلا کم و کاست آکر ٹہر رہے ہیں۔ اس مختصر سی جامع کتاب
 میں میں نے اپنی حتمی المقدور کلام الہی احکام شرعی کی مطابقت
 صحیح طب و حفظانِ صحت کے ساتھ ظاہر کرنے کی سعی کی ہے چونکہ
 طبی مطالب نہایت ہی ادق خصوصاً علمِ تشریح سے تھوڑی دیر
 میں غیر ماہرین فن کے لیے بر خاستگی خاطر ہو ا کرتی ہے اور میری
 غایت یہ ہے کہ اس رسالہ کو علی العموم ہر کس و ناکس پڑھے اور مفید
 ہو وے اس لیے ایک خاص طور کی عبارت رکھی گئی کہ کچھ نظم اور
 مفقہ و مستحکم نثر کچھ ناول و قدرتی مناظر کے بیان کی طرزِ ظرافت زبان
 کا چوچلا تصوف کا لطف نیا استعارہ وغیرہ تاکہ مطالعہ کرنے میں حلاوت

پائے طبیعت نہ اُکتا جائے ہر مذاق کا شخص پڑھنے سننے سے محفوظ
 و سرور ہوتا جائے۔ اِنَّ مِنَ الشَّعْرِ الْحِكْمَةَ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لِحُكْمًا
 لطفِ نمکینی بھی ہولتِ شیرینی بھی :۔ حِطّ دنیاوی بھی ہو مسئلہ دینی بھی
 اُدْعُ اِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ
 اَحْسَنُ اَنْ يَّرَبِّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ مَّخِرَ مِنْ سَبِيلِهِ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ۔ (۳۵)
 پارہ (۱۴) ربّما سورہ النحل۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حُزْنُ وَنَعْتُ

قُوَّتِ ذَالِقَةٍ - الذَّقِيقِ - اللہ تعالیٰ نے قوتِ ذالِقہ حَسَّ
 خاص حیوانی اور کامل فعلِ ناطقہ تعریفِ مختص انسانی ان ہر دو صفات
 کا منظر و مرکز ایک آلہ زبان جو فہم و دہان میں مقرر و مقرر فرمایا۔ حکیم
 سخن بزرگ آفریں تاہم غور کیجئے۔ (قطبی)
 آوازِ مجدا جِدا ہے سب کی صنعت ہر عزیز و میر کی

اس لیے اب ہر ناطقِ دوی روح پر دو امر لازم و ملزوم ہوئے اولاً

حمد و ثنائے باری و ثنائیا نبینا محمد رسول اللہ علیہ والہ و آہ وحابہ و ستم کی نعت
 میں گہر باری جس کا انکشاف مُشترک الصفات اعضاء کے ذریعہ ہی
 صاف صاف ظاہر کر کے رطب اللسانی و فصیح البیانی کی علاوت سے
 محفوظ و مسرور ہو کر اس صانع ازلی کی نعمتوں و صنعتوں کا اظہار
 بادائی سپاسی کرے۔ (دستگیر)

شکر کہتے ہیں جسے اہل صفا جاننا محسن کے ہے احسان کا

مہم

خزائن معلومات از سیاحت ذہنی فی الوجود اور بحر عقل میں
 طبع رسا کی غواصی سے جو درِ مضامین ہاتھ آئے وہ پانچ انگلیوں کی
 نظم و منتظمی سے سوزنِ کلکٹ نے سلکِ تحریر میں پردہ دی گئی ہے
 گویا بہ طفیلِ پنجتنِ پاک حواسِ خمسہ پر بحث کی گئی ہے۔ ہیں اس
 کتاب میں حکامِ اسلامی کا تطابق قانون شرعی کی مصلحتی مناسبت
 صحیح حکمت کے ساتھ حتی الوسع موافق بلکہ اسلامی شرع شریف
 عین حکمت و جانِ حکمت بتلانے کی کوششیں کرنی مقصود اور اس کے

اریاب بصیرت کے معلومات کی وسعت منظور خصوصاً طلباء کی
ابتدائی تعلیم و عقاید کی درستی و استوکاری اخلاقی روحانی تہذیبی
عادات کی شایستگی مرکوز خاطر ۵ (قطبی)

تصدق ہو خدا اور مصطفیٰ کے جو صدمہ سے بچائے ہر بلا کے
بندہ رب العالمین کترین ڈاکٹر محمد قطب الدین ناظرین
بائیکین اور حضرات ذی استعداد سے اگر کہیں اس میں سہو پایا جائے
معافی کا مہتمس و متوقع ہے۔ مخفی نہ رہے کہ ان دو متذکرہ بالا افعال
کے علاوہ زبان اور کاموں میں بھی بڑا حصہ لیتی ہے میا سٹی کمیشن
غذا کو چباتے وقت نوالے کو آبِ ذہن میں مخلوط کر کے الٹ
پلٹ کرتی رہتی ہے تاکہ دانتوں و داڑوں سے غذا یا ریاک
رہتی جائے۔ شیر خوار بچے اسی آلہ سے دودھ ماؤں کی پستان سے
چوستے ہیں جو بطریق نالی کے نیکر شیر مادران کے حلق میں پہنچاتی ہے
”جوانی ڈر لیر دوامی“ حیوانات اپنے زخم و پھوڑے وغیرہ لعابِ ہن
سے اسی کے ذریعہ ہمیشہ پاک و صاف رکھتے ہیں جس سے زخم
وغیرہ جلد اند مال پاتے ہیں۔ گویا جیب کا مرہم ہے۔ ویسے مقامات کے

جسم وغیرہ جہاں حیوان چاٹنے سے مجبور ہے سڑ کر خراب
 ہوتے ہیں۔ اس بارے میں ڈاکٹر مینرزی۔ اے۔ ایم۔ بی کتب سیول
 سرجن بہارنپور اپر انڈیا۔ انڈین میڈیکل گزٹ مطبوعہ ماہ نومبر ۱۹۱۲ء
 نمبر ۲، صفحہ (۴۳۴) میں ایک مضمون لکھا ہے کہ حیوانات جسم
 چاٹنے سے درحالیکہ وہ اچھی صحت میں ہوں زخم میں ریم نہیں
 پڑتی اس کی کیا وجہ ہے؟ چونکہ ابتداءے زخم سے وہ اس کو
 چاٹ رہا ہے اور زخم کی ٹاکسین رطوبت تف سے آلود ہو کر
 پیٹ میں جا رہی ہے اس لیے روزانہ بتدریج مادہ زخم کے
 شمول سے جسم میں ایک قسم کی قوتِ دفعیہ پیدا کر دیتا ہے
 جس کو انٹی ٹاکسین یا ڈیزر کہتے ہیں اور وہ سارے جسم سے
 زخم میں ساری ہو کر تمام جراثیم ریم پیدا کنندہ کو مفلوج بنا کر رہ
 اور مردہ کئے دیتے ہیں۔ اسی وجہ سے بلا ریم پڑے کے یعنی
 اسپٹک طور پر زخم مندمل ہو جاتا ہے ہیلنگ یا فیوژن ٹینشن
 یہ بات خاص کر کے غور کی جائے کہ حیوان خالص ٹاکسین زخم میں
 پہنچا رہا ہے جو کہ اسٹریپٹوڈھنٹین یعنی کوئی ۶۰۔۷۰ درجہ حرارت پر

نہ اونٹائی گئی ہے جو اپسٹک یعنی ممبرا آر سٹراوٹ متصور ہو سکے
 نہ شمول کسی مانع سٹراوٹ ادویہ (انٹی سٹک) کے محفوظ کی گئی
 ہے نہ رکھی رہنے سے تبدیلی پیدا کی ہے۔ بلکہ تازہ بہ تازہ نو بہ نو
 ہر وقت حیوانی لیا بوریٹری یعنی دار العمل سے بن رہی ہے۔
 ٹیکہ اندازی کے نتائج مختلف ہونے کی پہلی وجہ ہے کہ اختلافات
 موسم و حرارت کی کمی و بیشی کے اثرات رکھے رہنے سے پیدا
 ہو کر عمل کو خراب کئے دیتے ہیں اس لیے یہ فطرتی طریقہ حیوانیات
 کا سبق آموز ہے۔

مقتدل حرارت پر نو مولود کا غسل جسمانی

حیوانات بعد جننے کے بچہ کا آئول نال وغیرہ منٹھ سے کتر کے
 مقام تو لد زبان سے ستھر کر لیتے ہیں اور بچے کو چاٹ کر یہ طور
 ہنلانے کے زبان ہی سے پاک و صاف رکھتے ہیں اپنے پول
 و براز کے مقامات کی کثافت اسی سے دور و نیز مقامات مذکور
 مرطوب کیا کرتے ہیں ٹیڈ و اٹرا سینج ہاتھ مویشی اسی آلہ سے

ہاتھ کا کام لیتے ہیں ناک منٹھ بلکہ دوسرے حیوان کو جیب سے
 چاٹ کر ٹھیک کر لیتے ہیں۔ دیہات میں قدیم طریقہ آنکھ سے کچرا
 نکالنے کا نوک زبان سے ہے مہین ذرے تیز و باریک کسی
 شے کے مثل جھوسہ یا پوست فواکہ غذا کے ریزے و ماہی کے
 مہین کاٹے جو کھاتے وقت طارق سے لپٹے ہیں یا ساندوالے
 دانتوں میں پھس جاتے ہیں تو یہی زبان ان کے نکالنے میں بہائی
 کرتی ہے۔ استخوانی کرچیں ریزہ فضلہ مصالحہ دار اشیاء وغیرہ کا
 نوالہ سے زبان ٹٹو لکر نکال دیتی ہے۔

می تو ان داشت نہاں عشق ز مردم لیکن
 زردی رنگ رخ و خشکی لب راجہ علاج

کامعاجہ ہر حفظہ زبان ہی کرتی ہے۔ ادھر سخنان تشفی آمیز
 و تسکین بخش سے فکر کا فور فرحت و خوشی و سرور سرخ روئی کا دفور
 کرتی ادھر لب حینان کو مرطوب کرتی۔

گر مسی عشق تباں درجہ گشت افروخت
 تشنگی سوخت مرا لب جانان مدوے

(آلات ہضم) الیمینری کنال جو تین فیٹ طول ہے۔

(۱) دہن { لب - دانت - مسورے - طارق - گلے } یہاں نشاستہ دار غذا ہضم ہوتی ہے
{ زبان - غدود لعاب ہین - دلب و گلے }

(ج) حلق عقبی { محض رگنڈ ہے۔
(د) مری

(ث) فم معدہ جانب قلب { اس جگہ اناج و حیوانی مادے جیسے گوشت و دورہ وغیرہ
(ج) معدہ = 12×5 = انچہ } تحلیل ہو جاتے معدہ گوشت ہضم کر جاتا مگر خود کیوں
(ح) فم معدہ جانب امعاء { ہضم نہیں ہو جاتا۔ اسکی وجہ کھانا خون اس کے پرتوں میں
جو جاری ہے وہ مانع ہے اسلیے کہ معدہ کا عمل ترشی میں بخوبی ہوا کرتا ہے۔

(د) جگری صفہ کی نالی
(خ) ڈیوڈنیم { (ذ) رطوبت لبالبہ کی نالی
(ر) جیو جیم
(ز) الیم
(س) یہاں سے چھوٹی اتو کا اقتتام اور بڑی اتون کا آغاز

اس مقام پر چرپٹ شیریں
لیجے چکنے و میٹھے اشیاء
کا تجزیہ و لعاب بنکر جذب
و جزو بدن ہوتا ہے۔

یہ مختصر مقام ختم ہوتا ہے
اور یہاں سے بڑی اتون کا آغاز

ایک زاویہ دار حالت۔

(ش) ایک کیواڑ۔ (لیوسکل والور۔

(ص) کیراندام جو اپڈکس ورمی فارمس کیلاتا۔

خیال رہے مرض اپڈیسیائی ٹس میں اسی دم کی ٹوک

کترنے کا آپریشن ہوتا ہے۔

(ض) اوپر جانے والی تولن۔

(ط) آٹھی تولن۔

(ظ) نیچے اترنے والی تولن۔

مع خم یعنی سگمائیڈ فلکسر۔

(ع) امعاء مستقیم مشن گن جیسے قصلہ فیہ کرنے کے لیے فطرنا بلا خم سیدھی تباہ ہے

(غ) مبرز۔ مقام خروج براز غذا سے بعد پرورش جو فصول شے رہ جاتی

جسم میں سے غائب باہر نکال پھینک دی جاتی ہے۔

آلہ مفہم ایک نل جسیا بہت ہی پیچ و خم دار ہے اسکی غیر معمولی حفاظت

ہمیشہ درکار رہے تاکہ گزرنے نہ پائے (س)

تیری گلی کے سو سو پھرے تم نہ روٹھو چاہے روٹھے زمانا

منہرہ تمام جگہوں سے اندر
تیس تیس سر پہے نباتات کے
سج دھیرہ جھپٹتے ہیں۔

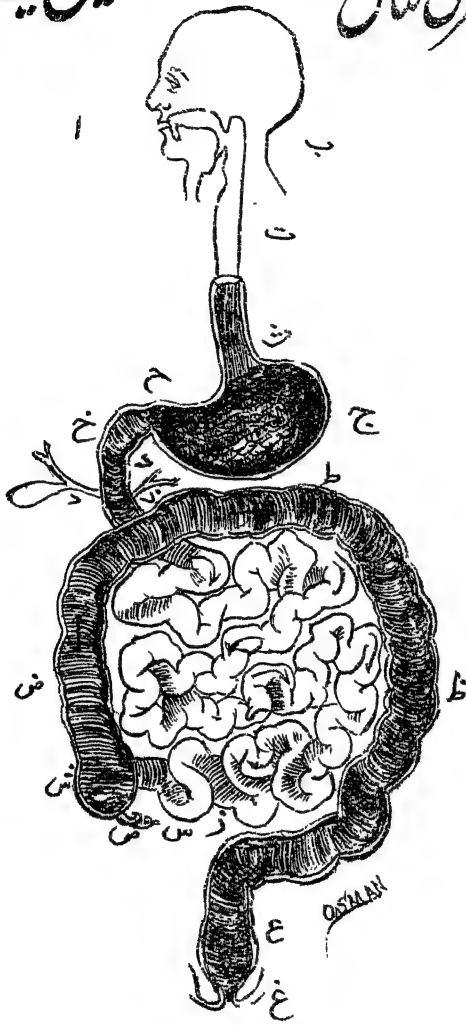
یہ تیری آئین تولن کہلاتی ہیں انہی
کے سببی در کو در تو قلع کہتے ہیں۔
ان میں تجدید سببی ماکولات
کی جو کہ برازیت لبتہ ہے
نہتے ہیں۔

اور معاون و شریک آلات فعل ہضم کے اس نالی میں نل در نل
 ملے ہوئے ہیں جوں جوں غذا اس راہ گزرے گزرتی وہ اپنی اپنی
 رطوبات ٹپکتے ہوئے شریک عمل ہضم ہو رہتے یہاں تک کہ جلد خورش
 بعد پرورش یعنی کاروان غذا بحیثیت فصد بہ تقاضائے بشری جسمی
 تل موری سے بطور فلشنگ سسٹم کے خارج ہو جاتا چپ چاپ نہیں
 بطریق موٹر ہارن دیتے ہوئے گڑبڑ مچاتا۔ مثل اسٹیم بھانپ باؤ چھوڑنا
 تب کہیں انسان و حیوان نجات و سکون پاتا غرض اس دھوم سے
 پاخانہ آتا۔

دانت جتنی چالو گرنی ہے۔ بعض حیوان جیسے پرند وغیرہ کے
 دانت نہیں ہوتے مگر قدرت سے اعلیٰ نعم البدل ان کے معدہ میں
 ہیا فرما دیا گیا ہے یعنی سنگدانہ میں کنگرہ تک گلکرسپ جاتا ہے۔

تیس فیٹ طول ہے

آلات مضمہ المیٹری کنال



آبِ دہن کی موجودگی میں مختلف ذائقے تالو (طارق) سے
 لپٹ کر زبان امتیز کر سکتی ہے جو کہ خشکی میں غیر ممکن ہے۔ الیمینٹری
 کنال۔ یعنی غذا کو مضغ و جذب مابعد پرورش و قوت بخش جسم
 بنانے کا کارخانہ جس کی ابتداء و انتہا منہ و منبرز ہے۔ اور یہ
 نل معدہ و رودے و رطوبات متعلقہ مضغ و تحلیل پر مبنی ہے۔ الیمینٹری
 کنال بہ منترہ مزرعہ کے ہے اور غذا اس میں تجزیہ نہال پاکر اسکی
 ثمرہ عروق کے ذریعہ دل و جگر میں پہنچ کر تقسیم و پرورش کرتا ہے۔
 ہر بائیئر کے لیے انڈیکسٹر کا ہونا لازمی ہے۔ پس زبان انڈیکسٹر
 الیمینٹری کنال ہے۔ یعنی سقیاسِ احمرارِ صمبی اور کیفیتِ نمائے
 تنورِ شکمی ہے۔ اگر یہ کثیف تو دے کثیف اگر یہ صاف تو دے
 درست اگر اس میں سبوز و آلودگی تو ان میں تجبید و گندگی۔ اگر یہ
 مرطوب و سرخ تو انہیں تفسد رکاوٹ نہ ہوگی۔

زبان مرآتِ طبیعتِ انسان

اطبا تشخیصِ امراض میں معاینہ زبان سے بہت سارے اندرونی

حالات معلوم کر لیتے ہیں اور متشاعرانی الضمیر زبانی مقالات سے
ظاہر ہوتے ہیں۔ جیسے داغ

میری انجی بھری محفل میں ہوگی زباں پر اے گی جو دلیں ہوگی
تجویدِ عِلمِ قرأت۔ کلامِ زبانی حافظہ قرآنی فنِ موسیقی کی
نعمۂ خوانی حسنِ راودی کی خوش احوالی فصحا کی لسانی شعراء کی
سخن دانی میں زبان کی روانی کام دیتی ہے یہ حالت مفلوجیت
وگوگت ناکامی اس کی قدر و منزلت ہو ا کرتی ہے (ظہوری)

زباں را مطربِ بزمِ دہن کرد نفس را دیکش سازِ سخن کرد
زبان کے زبانی۔ عمر بھر انواع و اقسام کے نعمتوں و لذتوں
سے مستمتع اور لذت گیر صفت سے متصف ہو کر خود بھی لذیذ بن گئی
ہے اس کے احساسِ تلذذ کا ہر زبانِ نہاری میں امتیاز حاصل کیا
ہے جس تعریف کی معترف زبان ہے اوصافِ زبان کے بیان
سے بہترین سبقِ مقتبس ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ زبان سے تو سب ہی
قسم کی چیزیں کھائی جاتی ہیں۔ تیز تلخ۔ نمکین۔ شیریں۔ کسے لے
پھیکے۔ بے ضایقہ وغیرہ۔ مگر زبان کا طرزِ عمل حَذِّ مَصْفَاوَدَعْمِ کَلَامُ

کیا بہتر ہے تلخ شے کس تلخی سے اخراج کر دیتی۔ کڑوا اثر کیسی بھینی
 کے ساتھ نکالے دیتی اور مزید اچیز فوراً قبول کر لیتی بلکہ ذالقیہ دار
 نعمت نہایت خوش گواری سے فروئے حلق کئے جاتی ہے۔ غرض
 شیرینی کے یہ دولت زبان شیریں ہو گئی ہے۔ پس ہم بھی بُری
 اشیاء سے محترز اور اچھے کام کے مونس بن رہیں تو اچھے ہو ہیں۔
 علاوہ ازیں اسی آلہ زبان سے بہت سارے دینی و دنیوی امور
 میں لوگوں کو نفع و نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اسی لیے اس کے تحفظ کرنے
 حدیث شریف وارد ہوئی **فِي الْجَسَدِ مُضَغَتَانِ مُضَغَةٌ مَّا بَيْنَ
 لِحْيَتَيْهِ الْخَيْرُ**۔ ترجمہ جسم میں گوشت کے دو ٹوٹھڑے ہیں ایک ٹوٹھڑا
 دو جبروں کے درمیان ہے۔ تشریح اللسان زبان محض مضغہ گوشت
 ہے جو بَيْنَ لِحْيَتَيْهِ یعنی نیچے کے ہر دو نصف حصص جبروں کے وسط
 میں واقع ہے۔ نوک زبان گویا آبی بالکل نیکیلی پتلی الگ بن سلگ
 واقع ہے۔

الگ وہ سب رہتی ہے مثالِ تارِ طنبورہ
 ملا لینے سے ملتی ہے ملا لے جس کا جی چاہے

اور جڑ پیچھے حلق سے متصل ہے۔ خاص لسانی عضلہ ایک ہلال نما مہین مسمیٰ بہ ہیاڈ اتخوال سے چسپیدہ ہے۔ زبان کی نوک کسی قدر نیچا حصہ اور کنارے و پشت کسی عضو سے چسپیدہ نہیں زبان کے نیچے کا پچھلا حصہ ذریعہ عضلات مختلف مقامات سے وابستہ ہے۔ پشت زبان محدب عین وسط میں ایک گاؤدم بھی اُبھار بطور پان کی ڈیٹ کے ہے (ریانی) جس سے زبان کی دو حصص پر تنصیف و تقسیم ہوتی ہے اور یہ ریانی ایک انچ جڑ سے پیشتر ایک گڑھے میں غیب ہوتی ہے جس کا نام فورمین سیلم بہ معنی اندھا سوراخ یعنی سرلبتہ آ رہا نہیں زبان کے سامنے کا $\frac{1}{2}$ حصہ کھر کھرا پیالی (خار) سے ڈھپا ہوا ہے پچھلا تیسرا حصہ صاف اور نمایاں سوراخوں میو سی پرس غدودوں کے بھرا ہوا ہے جن سے رطوبت میوسن نکلا کرتی ہے۔ زبان کا استر سامنے مہین پیچھے کسی قدر وینر ہے اور نیچے زبان کے قمر نسیم (عنان یا لگام) سے چمٹا ہوا ہے اسکا لحاظ ملحوظ خاطر رہے کہ قدرت نے زبان لگام لگا رکھی تاکہ انسان اپنی زبان پر قابو رکھے اور ہر حصہ پر علیحدہ ساخت کا ہے۔

زبان میں شرایین آوردہ اور سطح استر میں پیاملی ہیں سرکم
 ولیٹ پیاملی میاکزیمی تعلیٹھے تعداد میں آٹھ سے بارہ تک
 پچھلے حصہ پشت زبان پر قطار میں قائم ہیں۔ بہ حیثیت مجموعی
 جن کے ملاپ سے حرف وی (V) شکل ہوتا ہے۔ فنجی
 فارس پیاملی میڈیا بہت اور چو طرف بکھرے ہوئے ہیں
 پشت پر قلیل مگر کناروں و نوک پر کثیر ہیں بہت سرخ گول
 گول سی بڑی مقدار کی وجہ یہ آسانی متمیز ہوتی ہیں ان کی جڑ
 باریک آنی سوٹی فلی فارس پیاملی مینی می کوئی سی پشت
 لسانی روبرو کے $\frac{2}{3}$ حصے پر ہیں اسکی قطاریں باریک سی ہیں۔
 مخروطی سادہ پیاملی مثل پوست کے زبان میں بھی چو طرف ہیں
 زبان میں الاسٹک بابت بھی مھے لمفاسٹڈ فالیکلس پچھلے حصہ
 پر حلق میں ہیں عضلات زبان دو قسم کی ہیں ایک انٹرنل جس سے
 خاص کر زیادہ حصہ زبان کا ہے اور ابتدا و انتہا جس کی زبان
 ہی میں یہ حصہ لنگول کہلاتا ہے۔ اس کے ریشے آڑے
 کھڑے اوپر نیچے درمیان میں دوسرے قسم کے عضلے لیے ہوئے ہیں۔

دوسرے اکثر ترنگ عضلے جن کی ابتدا یا ہر سے اور اندراج
 زبان میں ہے وہ پانچ ہیں۔ (۱) جی نیو ہیو گلاس (۲)
 ہیو گلاس (۳) اسٹانی لو گلاس (۴) پیالا ٹو گلاس (۵)
 کانڈرو گلاس۔ نر بات کے حرکات مختلف اور
 پیچیدہ ہیں۔ مقبول دل نشین اثرات سازندہ اصوات مجمع حرکات
 یعنی سب قسم کی حرکتیں زبان سے ممکن ہیں فلکشن (کجی خمی)
 اکسٹنشن (فراخی کشادگی) روٹیشن (مہور پر گھومنا) سرکملکشن
 اطراف چکر لگانا حلقہ باندھنا، رولنگ (لپٹنا) بندنگ
 جھکنا، کان کیونکا نوکس (مقرر محب بننا، فلاٹمنگ (سطح ہونا)
 ٹرننگ مڑنا (اولٹنا پولٹنا) اپ انڈون انڈلیاٹرل موومنٹ
 زیر و بالا جانبین پھرنا، پروٹروڈنگ فارورڈ (سامنے دارکل آنا)
 ریٹیر اکٹنگ بیاکٹ ورڈس (پچھے کی طرف سکرٹنا) یعنی اندر
 کھینچ جانا وغیرہ وغیرہ۔ غرض پھر وہی حدیث مضمتان میں رہے
 دھیان گویا زبان جو فہان کے میدان میں کرتی ہے جس سے بڑی جولان
 جس سے حید و جان النان کو پہنچتا ہے۔ نفع و نقصان سود و

زبان ہر آن و زمان اسی سے کرتے ہیں۔ مہربان احسان و گنہگار
عصیان آہنی آلہ جارحہ کا خرم کچھ عرصہ میں مندل ہو جاتا ہے
بیگیاں مگر اس بھی چرمی تازیانہ کی چوٹ مدتوں دل میں رہتی
ہے بے نشان۔ ثمنوی۔

ایں زباں چوں سنگ و چوں آہن و شست
دآنچہ بھید از زباں چوں آتش

زبان سے اہل زبان زبانڈانی لسانی اور با محاورہ بول
چال السنہ مغربی و مشرقی کا اظہار کرتے ہیں زبان سے دوستی
و دل شکنی ہے زبان شیریں کلام شیریں کی موجد اور کلام شیریں
زبان شیریں کی صفت ہے یادہ گوئی یہودہ زبان کی علت ہے
اچھے لوگ اس خوف سے زبان کو درد و ظالیم یاد الہی میں
مصرف رکھ کے حصول سعادت فرماتے یا چپ چاپ کسی گوشہ
عافیت میں بیٹھ جاتے ہیں۔ بیت

بہ فہم ہیچ مضمون جز بہ لب لبتن نمی آید
خمش می معنی وارد کہ در گفتن نمی آید

کے ذریعہ اپنے آپ کو گناہوں سے بچاتے۔ بیت۔

گر خبر داری نہ چیتے (آجیٹ) بر زبان خود بنہ مہر سکوت

نما می چغلخوری۔ غیبت۔ دوا۔ دُعا۔ دغا۔ دروغگوئی۔ راست

بازی۔ زبان کی تعریف ہے۔ دوست کو کئے دیتی ہے دشمن جاں

اور غیر کو دوست بنا دیتی ہے یہی زبان۔ شاعر۔

جَرَاحَاتُ السَّنَانِ هَا إِلَيْنَا وَلَا يَلْتَأَمُ مَا جَرَحَ اللِّسَانُ

غذا حلق میں زبان ہی پہنچاتی ہے جس کی تفصیل الانفال

یعنے فزیالوجی کا درج طول اور غیر تشریح دان کے لیے فہم میں

آنا دشوار و مطالعہ کتاب سے بار ہو گا۔ اس لیے مجملاً سرسری

تھوڑا ذکر ضروری خیال کیا گیا۔ سَحَرَط۔ غذا فروئے حلق ہونا

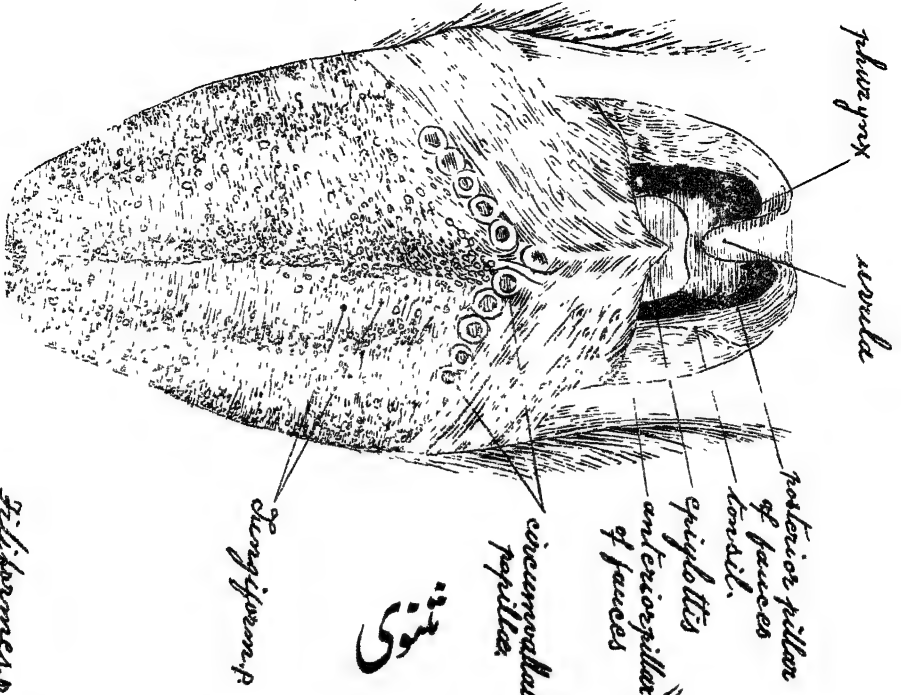
و کُلُوشْن یعنی نگلنا۔ فزیالوجی (ترتیب الانفال) علم حکمت میں یہ

فعل تین مدارج پر منقسم ہے۔ درجہ اول میں اس فعل کے انجام

دہی کے واسطے زبان حصہ لیتی ہے اور یہ درجہ حیوانات کا

اختیاری ہے۔ یعنی اس درجہ تک غذا پہنچنے کے بعد بھی ذیروح

اگر چاہے لوٹا دے سکتا ہے۔ دوم و سوم درجہ البتہ غیر اختیاری ہے۔



تنوی

اے زبان ہم گج بے پایاں توئی
ہم صغیر و خدعہ مرغاں توئی
ہم خفیہ و رہبہ مرغاں توئی
اے زباں تو بس زیا نی مر مرا
میر شکاری جانور کی بولی بولے
شکار دام میں بھجانتا۔

اے زباں ہم رنج بے درماں توئی
ہم بلیس و ظلمت و کفراں توئی
ہم انیس و مشیت جبراں توئی
چوں توئی گویا چہ گویم مرترا
تا فرید مرغ آں مرغ گسیر
از ہوا آید بیا بد دام و نمیش

زاحک صیاد آور دبانگ صغیر
بہنو آں مرغ بانگ جنس خویش
رلیوے میں مانگنے والے جانوروں کی بولی کی نقل سے تھرڈ کلاس والے

دیکھو (صفحہ ۱۲۱) کے پتھر کے بعد ۱۲ کا سلسلہ استقامت و سلامتی

مسافروں کو تنگ کرتے پیسے کھاتے علاوہ اسکے انسان حیوان کی بولی میں ان سے کام لیتے۔ چونکہ ہر دو عضو محض مصنفہ (گوشت بے استخوان) ہیں بمصدق الحدید بالحدید یقلع اس لیے شیشہ دل زبان کی چوٹ کے صدمہ سے توڑا کرتا ہے۔ جیسے شاعر کہتا ہے۔

یہ وہی آئینہ ہے جس میں تری تصویر ہے
(یہ وہی آئینہ ہے جس میں تری تصویر ہے)

بیمروت بیرخی سے شیشہ دل کو نہ توڑ یہ وہی آئینہ ہے جس میں تری تصویر ہے
دل میں بات رہی تک محفی سخن از دہاں گفتہ باز منی آید۔ زیاد رازی بربولان
خلقتی نقایص زبان۔ مختصری عنان زبان جو کہ ایام طفولیت میں محل شیر خواری اور زمانہ شعور میں مکلف تکلم ہوا کرتی۔ غیر معمولی درازی عنان زبان بعض وقت لپٹکے متغذ ہوا پر ڈاسٹ بیکے مہلک ہوئے جاتی۔ ادلاع اللسان سوٹی زبان یا غیر معمولی چوڑی جو کہ منہ سے باہر نکلے آتی۔ جزع یا کلاً عدم موجودگی زبان یا نصف حصہ زبان ٹھٹھرا رہتا۔ یا سطح دہن سے زبان چمپی غیر ممیز رہتی یا شکاف نامٹکے دو شاخہ ہو رہتی۔

امراض اللسان۔ کئی ہیں۔ مثلاً سوزش ہونا بتخیر معده کی وجہ بشور آجانا۔ لکنت ہونا۔ جو کہ اکثر کر کے مہک لانے والوں کو چڑانے سے پیدا ہوتی

اس کی اصلاحی تدبیر آہستہ سنجھل کے گفتگو کی جانے سے شکایت
 تنکلائے کی رفع ہو سکے گی۔ گاہے جس متیر ذالیقہ مغفور ہو جاتی۔ پیدائشی
 مکہ و گنگاپن۔ آتشک دقّی مادہ غیر منحوس رسولیاں جیسے نواب دار
 مچرب جلدی وغیرہ اور منحوس رسولی جیسے سرطان۔

Congenital defect of tongue.

Tongue tie (due to short frenum)
 which interferes suckling dur-
 ing infancy and articulation in
 advanced age. Too long frenum
 by this sometime fatal result
 occur while rolling back and
 obstructing respiratory passage.
 Thickening i.e. Hypertrophy, Macr-
 oglossia, the organ is enlarged
 in all directions, protrudes,

from the mouth. Partially or completely absent, hemiatrophy. Ankyloglossia is adherent to the floor of mouth. Cleft presenting bifid tongue. Congenital mute and dumb.

Diseases of the tongue.

Stomatitis aphthae absence of different tastes Stammering Speech glossitis, Syphilis Tubercle. Innocent tumour of various kind as naevi, cysts, lipoma, papilloma, dermoid cysts, Malignant tumour Cancer etc

(نوٹ، اس کے بعد صفحہ ۱۴) کے ساتھیوں سے آغاز فرمائیے۔

یہاں سے لوٹا کر لانا ممکن نہیں۔ اس درجہ میں سے غذا گزرتی جائے
 انتظامات ذیل عمل میں آتے ہیں (الف) ہوا کی نالی کے اوپر کے
 سوراخ پر ڈھانکن پڑ جا کر نوالہ اُسپر سے سرکتے گزرتا ہے (ب)
 بعدہ غذا ایک عضلہ سے پیچھے دبائی جاتی ہے (ت) نرم
 تارق ایک عضلہ سے اٹھایا جا کر دوسرے عضلہ سے تنایا جاتا
 ہے (ث) اس میں تیسرا درجہ شروع ہو جاتا ہے (ج) تب تین
 عضلاتِ مشت میں کسی شے کو دبا دے ویسا غذا کو بدفعات اپنا
 اپنا عمل کرتے ہوئے نیچے اتارتے ہیں (د) بعض عضلات ہوا کی
 نالی کو اوپر چڑھاتے اور اسی کے ساتھ فوراً پڑ جیٹ اس طریق
 عمل سے اتصال ہو جاتا ہے جس سے درمیانی فصل مسدود ہو کر
 غذا حلق کے اوپر کے حصہ ویاناٹ کے عقبی جوف میں جانے سے
 رکی رہتی اور انہیں عضلات کی حرکت سے ایک سیدھا ڈھالو
 راستہ پیچھے اور نیچے کی طرف میلان رکھتا ہوا اس وقت مہیا
 ہو جانے سے غذا فروئے حلق ہو جاتی ہے۔ اس مقام پر دو
 ایک مثالیں تفہیم کے لیے ضبط تحریر میں لائی جاتی ہیں جیسے کہ

ریلوے لائن اور سڑک کا جہاں کمر اس یعنی جس جگہ ہر دو ایک دوسری پر سے گزرتے ہیں وہاں ایک گیٹ چھانک قائم کیا کر ایک نگہبان گیٹ کیپر معین کیا جاتا ہے تاکہ وہ ریل گزرتے وقت دروازہ بند رکھے اس لئے ذری غفلت کی گاڑی ٹکرانے کا اندیشہ و خدشہ ہو گیا اور بعض وقت ایسا حادثہ ہو بھی جاتا ہے۔ یا کسی شکستہ پل پر سے گاڑیوں دوڑائی جائیں تندی نالے میں بلا شک و گرجائیں صدمہ عظیم برپا ہو گا۔ پس جبکہ حلق کے عضلاتی پل کی بندش میں غیر طرف خیال رہنے سے ساخت غیر مکمل رہ جائے تو پھر غذا کی روانی میں کیونکر نقصان نہ آئے ریلوے پوائنٹ مین یعنی ساندے والا اگر پیٹری نہ بدلے گا تو گاڑی ضرور ڈیریلڈ یعنی پیٹری پر سے نیچے گر کر ٹوٹے گی (گھٹا) پس اب سمجھنا چاہئے اتنے افعال جس مقام پر اور جس وقت ہو رہے ہوں ویسی حالت میں ذرا سی بے اعتنائی و لاپرواہی بڑے بڑے نتائج پیدا کر دیتی ہے اور اس ترتیب افعال میں بے ترکیبی واقع ہو کر کسی ایک عمل کو غیر مکمل رکھتی ہے

وَهَوَّ هَذَا اِگر ہو اکی نالی میں کوئی رفیق سیال چلا جائے
 شدید ٹھسکہ تنگ کر دے اور استخوانی کرچین یا بھمی نختہ یا اور
 کوئی ثقیل ریزے سانس کے ساتھ کھینچ لئے جائیں اور منفذ
 ہوا کے سدِ راہ بن جائیں تو دمِ دق زندگی دشوار یا آگے
 بڑھ کر شش میں جاگزین ہو جائیں حسبِ مقدار اُن کے ہوا کے
 راستہ میں تنگی ضیق النفس دم لینے میں دشواری تکلیف مرض
 ذاتہ الرئیہ ورنہ پھیپڑے کا گڑا ہو جائے۔ اس طرح کی مہلک
 صورتیں پیش آئیں اگر ناک میں کھانے کے والے وغیرہ
 چڑھ جائیں چھینکتے چھینکتے دم ناک میں آجائے جس کے جھٹکوں
 سے دماغ میں صغف محسوس آنکھوں میں آنسو ڈبڈبائیں اسلئے
 آداب طعام خوردن میں یہ مسئلہ اسلام میں جاری فرمایا گیا
 ہے کہ کھاتے وقت زیادہ ہنسی پکارا بکوانہ کیا جائے جو بظاہر
 دیکھنے میں بھی مہیوب معلوم ہوتا ہے کیونکہ منہ کے اندر چبانے
 کے بعد غذا کی ہیئت بدل کر بد وضع ہو جایا کرتی ہے جس
 سے بات کرتے وقت وہ صورت دکھائی دینے سے دوسروں

کو متفرس پیدا ہوتا اور غذا کھاتے وقت تنفر کا ہونا ہاضمہ میں
محل ہو گا۔ اور زور سے باتیں کرنے میں قریب والوں پر تھوک
کا افشار بھی ہو جایا کرتا ہے اس وجہ سے کہ چاہتے کے فعل میں
لعاب دہن کی تولید بہ کثرت ہو ا کرتی ہے۔ ایسا بھی نہ خیال کیا جائیگا
کہ کھاتے پیتے وقت زبان پر مہر خموشی لگی رہے جو خلاف
عادت ہونے سے حسب عادت غذا نہ کھائی جاسکے۔ چونکہ
بعض اشخاص منہ میں نوالہ لیکر منٹوں باتوں کا سلسلہ قائم
رکھنے کے عادی ہوتے ہیں ویسوں کو یہ ملحوظ خاطر رہے کہ
غذا کے ہضم کا پہلا زمینہ دہن میں ہے اس مقام پر آب
دہن میں اجزاء ایسے ہیں جس سے بعض حصے غذا کے
تبدیل ہوتے ہیں جیسے نشاستہ کو لعاب دہن کا جوہر
میالین شکر میں تبدیل کر دیتا ہے بشرطیکہ غذا دانتوں سے
بخوبی چبتی رہے اسی سے دانتوں کا وجود اور چبانے کی
اہمیت کا پتہ چلتا ہے جب باتوں کی وجہ سے منہ میں سرد
ہوا گھسا کی اور تولید تلف کم ہوتی رہی منہ کی حرارت لینے

ٹپیر سحر میں فرق آچکا تو اس فعل میں ضرور تفرقہ ہوگا اور لذت
 طعام بھی منہ میں پھینکی سیٹی ہو جائے گی بعض لوگ جلد چبا کر
 اگر بگڑ غذا نگل جاتے ہیں اس سے بھی ہاضمہ میں قصور رہ جاتا
 ہے آم رس بنا کر یا نیشکر کا راب سچوڑ کر استعمال کرنے سے
 ویسا بہتر ہاضمہ نہ ہوگا جیسا کہ تخم آم منہ سے چوس کر اور گنے کو
 دانتوں سے چبا کر رس پییں اس طریق عمل سے دنداں مستحکم
 نہ صفرہ ہوگا نہ نفخ شکم بلکہ فوری ڈکاریں ہضم کے ثبوت کی
 پکاریں بعض ضعیفوں کو کھانے کی حرص پریشان کئے دیتی ہر
 ایک ٹرہیا کو میرے مطب میں دو شخص تھامے ہوئے لے
 آئے وہ بات نہ کر سکتی تھی کوئی شے نہ نگل سکتی تھی استفسار
 کرنے سے علم ہوا کہ اس کو دانت نہ ہونے سے گوشت کی
 بوٹی چپاتی میں لپیٹ کر چاب تو نہ سکی ویسا ہی انگلی سے
 حلق کے اندر ٹھوس دی تھی امتحان کرنے میں حلق کے
 انتہا پر شل دانت کے جمی ہوئی پائی گئی پانی پلا یا گیا نیچے
 نہ اتر سکا بلکہ لوٹ آیا ذریعہ عمل جراحی پر دوبیانگ سے اس

اچھی ہوئی گوشت روٹی کو معدہ میں اتار دیا جا کر ضعیفہ کی تمتنا بر لائی گئی۔ پس ضعیفی وغیرہ میں جبکہ دانت نہ ہوں ثقیل اور چبانے کی اغذیہ کا استعمال تکلیف دہ محلِ صحت متصور۔ اگر کوٹ پیس کر اس طور پر لایا جائے تو ایک حد تک قویٰ درست ہوں تو البتہ ہاضمہ ہو سکے گا تاہم چابنے سے جو غرض ہاضمہ کے موید برآمد ہوتی تھی وہ کم ہو کر اس طرح اطمینان بخش تحلیل کیسے ہو سکے۔ لہذا غذاؤں کا انتخاب بہ لحاظ حالات انسان و مدارج عمر کے کرنا مستحسن ہے اگر یہ خیال ہو کہ نئی روشنی والے ڈنر میز پر گھنٹوں کھایا کرتے ہیں یہ تقلید اہل یورپ کی ہے ایک تو وہ سرد ملک کے باشندے ہیں وہاں خون بہ باعث سردی کے اندرونی آلات میں زیادہ سیلان کرتا رہتا ہے یہ خلاف گرم ممالک کے اور وہ گوشت اکثر کھاتے اور کھانے کے وقت کسی قدر شراب بھی استعمال کر لیتے ہیں جو محرک گردشِ خون ہے۔ مگر یاد رہے عادت پکڑتی ہے۔ بریں ہم کیا وہ بچ سکتے ہیں۔ ہندوستان میں اس

عمل کرنے سے ضرورت ڈاکٹیشن ڈسپینشیا ڈایریا یعنی اسپتال
ضعفِ معدہ قصورِ ہاضمہ سوائے ہضمی وغیرہ میں مبتلا رہتے ہیں اور
ڈیٹرینز یعنی طبی الہضم اغذیہ تحلیل کرنے مولدِ صفراء مصلح جگر جنوب
کھالیا کرتے ہیں مقلدوں کو چاہئے کہ تتبع کسی فریق کی بغیر
معلوماتِ تامہ نہ کریں ورنہ گھائلے میں ہمیشہ ہیں۔ سرکہ نمک
وغیرہ۔ دسترخوان پر رکھنا سنون طریقہ ہے اس سے ہاضمہ کی
اصلاح اور دافع و مانع مرض اسکرومی وغیرہ ہے اور حسب
ضرورت جس سالن میں پھکائی رہے فوراً شریک و آمیزش
کر لیا جاسکتا ہے خصوصاً مٹن و روٹ کردہ گوشت نکین کر کے
کھا سکتے ہیں۔ انسانی خون میں نمک موجود ہے جو فضلات
کے ذریعہ خارج ہو ا کرتا ہے۔ اس موازنہ کی تکمیل بھی آسانی
ہو جایا کرتی ہے اس لیے نمک کے استعمال کی ضرورت
لزو وادامی مگر ہماری لاعلمی ہمارا تساہل ہماری بے قدری نے
اس سنتِ متبرکہ سے ہمیں دور رکھا اور ہم نے اسلام کی کچھ
بھی قدر نہ جانی جب ہمارے یہاں کے اصول و انایانِ فرنگ نے

اختیار کیا انکی تقلید باعث فخر اور موجب حکمت و موافق فیاض
 سمجھ کر اس زمانہ میں لوگوں نے بلورین چار شیشہ والی نمک دانی
 جس میں ایک میں ساس دوسرے میں سرکہ تیسری میں مسٹرڈ
 چوتھی میں نمک و پنھا چمچہ ہو رکھنا شروع کر دیا۔ قداموں میں یہ
 طریقہ دیکھ کر نئی روشنی والے اس کو فعل عبث و مہمل جانتے
 تھے مگر اب تو اس سے مینروٹیل کی زینت لازمی گردانے
 ہیں۔ کیوں کیسی پیاری سمجھ واقع ہوئی ہے اس کو بھٹیہر با خصال
 کہیں تو کیا قیامت ہوگی۔ شعر ہے

اچھے دانا کند کند ناداں لیک بعد از خرابی بسیار

روٹی موعہ بھوسی آلے کے استعمال کرنا

یہ بھی مسنون طریقہ اسلامی ہے گو یہ ظاہر آٹا گندہ اور
 روٹی صاف نہ دیکھے اور امارت پسند طبائع و زمانہ کی بدعت
 پسند خیال اس طرح سے استعمال کرنے شرماٹیں اور کسر شان
 محسوس کر لیں مگر اصول نبوی یعنی احکام شرعی و حکمت الہی

میں دلیوں کی کیا وقعت بلکہ زمانہ کی بدروش یہاں بے حقیقت
ایسے احکامات میں کوتاہی کرنا کیا ہے اپنے آپ کو خراب
کرنا ہے ۷

اچھے کو بُرا بُرے کو اچھا سمجھے کتنی یہ بُری سمجھ ہے اچھا سمجھے
اول تو ایسے آٹے کی روٹی کے استعمال سے امعاء کا
فعل درست نہ رہے گا یعنی قبض دوام اور اجابت میں زیادہ
بتنگی بدرنگی و رکاوٹ ہوگی جس کے بُرے نتائج بیسیوں
ہیں۔ پھر تو خفیف حرارت تلمس میں اشتہا مفقود ہاضمہ
غیر درست خون میں برازیت کے کثیف مادے عروق
جاذبہ کے ذریعہ پہنچ کر اقسام کے جلدی امراض نمودار کرتے
ہیں۔ دروسر طبیعت سست زبان سلی منہ میں بدبو وغیرہ پیدا
ہو جاتی ہے۔ آٹے کے چھاتنے سے مفید اور مقوی اجزاء
سرخ پوست گندم پھوسہ نیکر خارج ہو جاتے ہیں نیٹرا
جنسن اجزاء جن سے خون اور زندہ بافت بنتی ہے نکل جا کر
نشاستہ اور اس کا بگدہ باقی رہ جاتا ہے جو یہ مقابل اس کے

بیکار سی شے ہے یعنی اس میں اس قدر قوت پیدا کرنے کی
 صلاحیت نہیں اس کے سوائے گہروں کے پوست میں ایک
 مفید مقوی نمک ہے جس کو فاسفیٹ کہتے ہیں یہ نمک
 استخوان و عضلات کی نبوٹ میں شریک ہو کر استحکام بخشتا ہے
 اور جلد ماکولات کا تجزیہ کر کے گلا دیتا ہے پس اسی طرح ایک
 حد تک ہاضمہ میں مدد دیتا ہے۔ یہی فاسفیٹ فلورسپر
 میں ہونے سے مشہقی و مقوی معدہ کا عمل ہوتا ہے یہ بیان
 انڈین ڈیکل گزٹ میں ایک یوروپین ڈاکٹر کے مضمون سے
 اخذ کیا گیا۔ غرض اس سنت نبوی کے ساتھ آج حال کے حکماء
 باریک بین منصف مزاج ثبوت کے ساتھ اتفاق کرتے
 ہیں حیوانات کے چندی میں دانہ چارہ کے مضمین قوت
 دینے قبض نہ ہونے بھوسہ ملایا جاتا ہے علاوہ ازیں گندم کے
 پوست و چادل کے کونڈے میں ایک مادہ یعنی فرمٹ
 واکٹس میں ہے جو کہ ہاضمہ کے لیے ضرور ہے۔ رنگن جاپان
 چین میں ضرورت سے زیادہ صاف سفید کر کے برنج پکا کھاتے

سے بمیری بمیری فیور پھیلنا شروع ہوا۔ حضرت قبلہ گاہی
رحمۃ اللہ علیہ دیوان یادگار دستگیر کے مثنوی حشر میں تصنیف
فرمائے ہیں ۛ

کھائیں گے روٹی مگر بے بھوک کی	بولے حضرت میرے بدتر امتی
ذکر ہے بعد وفاتِ مصطفیٰ	خوف تھا اصحاب کو اس بات کا
بوسہ ریزہ کی کہیں دعوت ہوئی	تھی خلافت حضرت صدیق کی
ایک حیرت بوسہ ریزہ کو ہوئی	دیکھی اس گھر میں ہے اک چٹائی دہری
اٹھ گئے رو کر وہاں سے پرال	چھاننے کا اٹیکے سنتے ہی حال
جا کے مسجد میں کئے اُڑکابیاں	بوسہ ریزہ لے نہ روٹی کھائی وہاں
اٹھ گئے دتیا سے سردارِ انام	روتے تھے اصحاب یہ کہہ کر تمام
رخنہ بے بھوسہ کے نکلا روٹی کا	دین ڈوبا پایا بدعت کا پڑا
ہم مطیع نفس ہیں شام و بگاہ	وائے غفلت تھا یہ حال اصحاب کا

صلیہم۔ ایک قسم کی مقوی اعلیٰ غذا ہے خصوصاً

بے دانت والے مرن حضرات بچوں کے لیے چونکہ اس کی
تیاری میں سالم گیہوں سے گوشت وغیرہ کے گلا کر گھوٹتے ہیں

اس لیے اس سے بخوبی تقویت اور اجابت کھل کر آ جاتی ہے
 علیٰ ہذا عمدہ سیب دھو کر بیج نکال کر معہ پوست کے اس کی
 قاش کھانا افضل ہے جس سے تولید خون و رفع قبض ہوگا اس
 پہل میں فولادی مادہ ہے۔

بہر تفریح دل و صنف جگر می باید : پیتہ لب مدد سیب ز تخداں مدد
 نیز عمدہ آم اس میں علاوہ فاسفورس فولاد سلفر (گندک)
 ایوڈین بھی ہے اس لیے بہترین میوؤں سے ہم ثمرہ و ہم غذا
 و ہم دوا بے مضرت مفید و مقبول خاص و عام ہے اور یہ فضلہ
 اس کے شجر کا فخر ہندوستان پر منحصر ہے۔ دوائی قبض تھنی
 آم سے رفع ہوتا زعفرانی رنگ کا حبشکر ملیتن پاخانہ ہو جاتا اور
 شریفیہ سے سفید رنگ کا ان خوبیوں کی وجہ آم کا کثرت
 استعمال تازمانہ دراز نقصان پذیر نہیں بلکہ تروتازگی بخش ہوا
 کرتا ہے۔ یہ صفت اور میوؤں میں نہیں طویل مدت تک یا
 زیادہ استعمال سے خلل صحت کا خدشہ لگا رہتا ہے۔ آم کی
 تیاریں ترش و شیریں ہر طرح کی یہ کاظ ذائقہ کھانوں میں لذیذ

مانی گئیں ہیں۔ اس لیے رب العالمین امیر و غریب یعنی سارے عالم کو اس نعمت سے مستفید کرتا ہے۔

بیت الخلا میں غلاطیٰ پر تھو کنا ممنوع ہے

اس لیے کہ تھوکنے کے بعد سانس لینا ضروری ہے غلیظ مقام کی ہوا جیسے موریوں و سنڈاسوں چو بچوں وغیرہ کی جس کو سورگیاس کہتے ہیں اکثر کثیف مادوں سے بھری رہتی ہیں یہ سیمی مادے حلق میں جا کر گلیٹوں میں سوزش پیدا کر دیتے ہیں۔ جس سے بعض وقت ریم بھی پڑ جاتی ہے اس سے امراض کوئنیری یا اکیوٹ ٹالسٹی لانیٹس سور تھروٹ۔ وغیرہ ہوتے ہیں اور جنس شے پر تھو کنا لطافت پسند طبالیع کو خود مکروہ معلوم دیتا ہے۔ بیت الخلا میں داخل ہوتے وقت بایاں قدم اول رکھے اور بائیں جانب جھوک رکھے بایں پیر پر زور ڈال کر اجابت کرے اس لیے کہ اس طرف امعاء مستقیم ہے۔ کیوں احکام فقہ و علم تشریح میں تطابق ہے

کہ نہیں۔ راستہ میں۔ سایہ میں۔ بنگھٹ پر بول و براز کرنا ممنوع
میں ملہ حفظ صحت و پاکی پر مبنی ہے۔

حدیث۔ اَتَقُّ الْمَلَأَ عَنْ الثَّلَاثَةِ۔ الْبِرَّ اَنْ
فِي الْمَوَارِدِ قَارِعَةِ الطَّرِيقِ وَالظِّلِّ رَقَاءَ الْبَدَا
وَابْنِ مَاجَه۔

وانت

روایت ہے کہ ایک روز حضرت جبریل علیہ السلام
بارگاہ الہی میں بہ اظہار تمنا التجا کی کہ تمام بہشت کی سیر کی
اجازت عطا فرمائی جائے۔ فرمان ہوا کہ تم سے نہ ہو سکیگا
وہ عرض کئے یا اللہ تو نے سب فرشتوں میں مجھے فضیلت
عطا فرمائی اور ماشاء اللہ ایسا زبردست بنایا کہ ایک پر
مشرق میں تو دوسرا مغرب میں باوجود اس جسامت اور
قوت کے اگر میں تمام فردوس بریں دورہ کرنے کا مستحق
ہوں تو پھر کون ہو سکے گا۔ حکم ہوا اچھا جاؤ امتحان کر لو غرض
بہ خوشی جبریل امین ایک سمت سے جنت کی سیر شروع

اپنے سات سو (۷۰۰) پروں سے پانچ سو سال بہت دور
 دراز تک پرواز کرتے رہے بالآخر ایک مقام پر تھک کر
 بیٹھنا ہی تھا کہ ایک نورسا منے نظر آیا فوراً حضرت جبریل
 علیہ السلام نے سجدہ کیا ہاتھ عینی نے ندا کی کہ کس کو سجدہ
 کر رہے ہو۔ جبریل نے معروضہ کیا کہ یا اللہ تیری ذات
 پاک کو۔ جواب ملا کہ وہ تو حور ہے تم تو ایک کوئلے کی
 بھی پوری سیر نہ کر سکے تھک کر بیٹھ رہے حالانکہ ادعا
 تمام خلد کے سیر کا تھا۔ طرفہ یہ کہ ایک حور جو جس پڑی
 اس کے دانت کی جھلک شاعی کو نہ پہچان سکے۔
 بجلی گراے خندہ دندان کے ساتھ

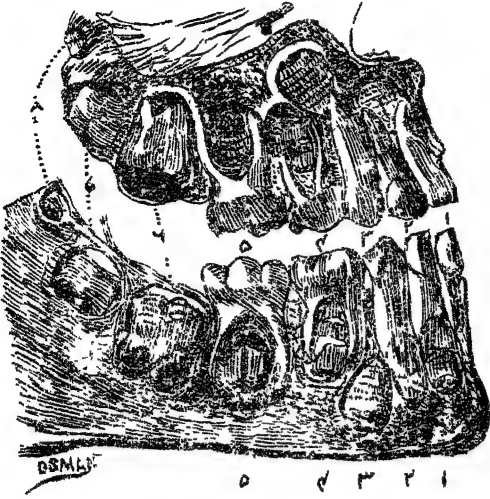
یہ وہ حور ہیں جن کے ہر ایک عضو کی توصیف اللہ
 سبحانہ نے قرآن پاک میں فرمائی ہے۔ وَحُورٌ عِیْنٌ
 كَاثِرَاتٍ اَلْوَلْوَلُ لَوْنٌ اَمْلَقُ کُنَّ۔ وغیرہ یہ منکر جبریل کو پشیمانی
 ہوئی۔ فرانس و دیگر ممالک یورپ میں عہدہ دانت بڑی
 وقعت و رشک کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں بلکہ جس کسی

منہ میں صحیح و سالم مسلسل سفید دانت دیکھتے ہیں بعض بے
 تکلف لیڈر لیڈر یعنی پیارے دانت کہہ کر ہاتھ سے
 اس کے منہ کا بوسہ لے لیتے۔ زمانہ حال میں بہ طور نکتہ چینی
 جبکہ ایک ڈنٹسٹ سے استفسار کیا گیا کہ آپ کے
 معائنہ میں روزانہ بہت سے خراب دانت آتے ہوں گے
 اس نے جواب دیا مشکل تو یہ ہے کہ مجھے کوئی اچھا دانت
 دکھائی نہیں دیتا اور یہ کہنے لگا کہ اس کے معائنہ کے زمانہ
 کے بہت روز قبل ہی سے اچھے دانت دیکھنے میں نہیں
 آتے نیز سال بہ سال حالت ابتر ہو چلی ہے۔ الحاصل یہ
 شعر جو زمانہ سلف کی شاعری کا مصحفہ آمیز تھا اب حسب
 حال موجودہ قابل قدر و توصیف ہو چلا ہے۔

دندان تو جلد در دہاں اند چشمیں تو زیر ابرو داں اند
 آریہ ساکٹ (چوکھا) دودھ کے کچے دانت نقداد میں
 بیس ہیں اور جوان آدمی کے بچے دانت جملہ بتیس ہیں۔
 فکِ اعلیٰ میں سولہ فکِ اسفل میں سولہ ہیں ہر ہر لطف

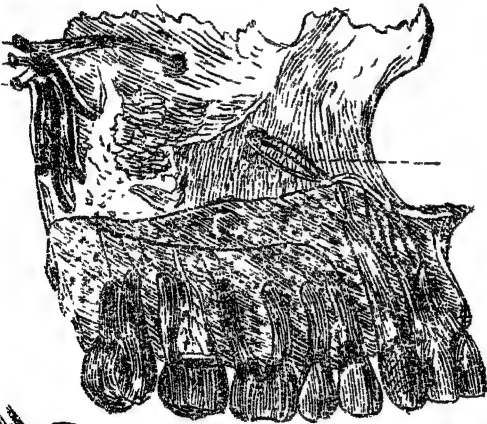
۳۰

۵ ۴ ۳ ۲ ۱



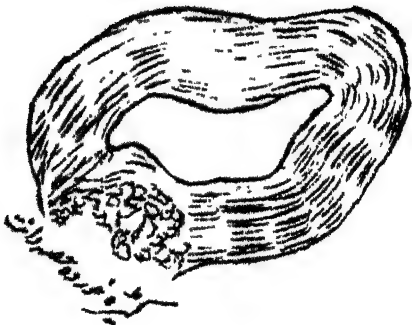
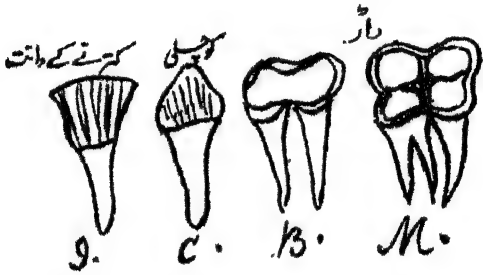
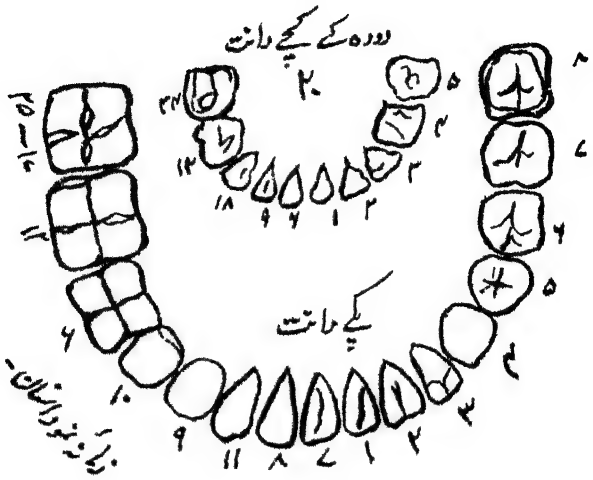
۵ ۴ ۳ ۲ ۱

»»» کے دانت سرکا کے پیکے دانت کی نمود۔



سر دانت کی خیریاں اور پید عصب



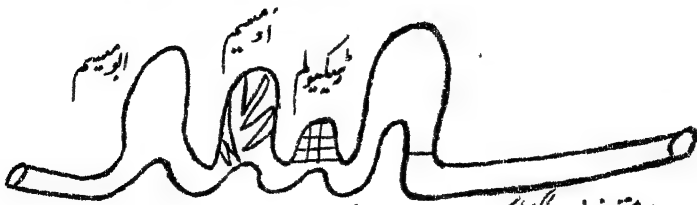
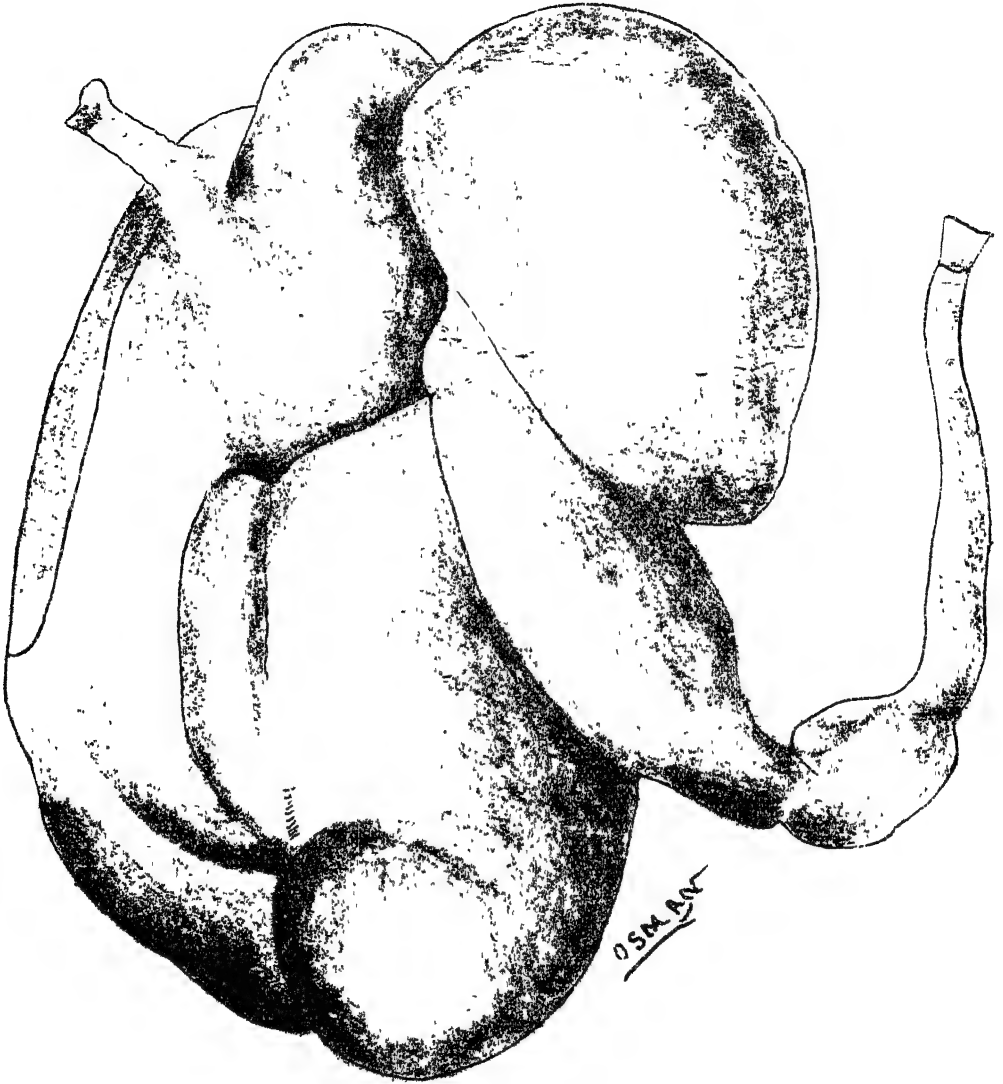


حصے میں جبرے کے آٹھ عدد ہیں۔ بعضوں میں ایک یا دو عقل داڑھ نکلتے ہی نہیں میو راری *Decidua* یعنی دودھ کے کچے دانت کی نمود سات ماہ کی عمر سے آغاز اور دو سال میں ختم ہوتی ہے اور چھٹے سال سے ان کا زوال یعنی گرنا شروع ہو کر پکے دانت پر می نٹ مستقلہ جایز لیتے اور سن پیری تک دانت سے دانت بجا دیتے یعنی بنجونی سرگرم خدمت گزاری رہتے ہیں و فورنبوٹ سے شاذ و نادر گنتی سے زیادہ دانت نکل پڑتے ہیں جو رفع بد وضعگی کے لحاظ سے نکال دے جاتے اور گا ہے بدیر ان کی آمد بہ وجہ مرض رکٹ و کمزوری ہوتی ہے اور کبھی مرض آتشک سے قبل از وقت برآمدگی ہو جاتی ہے ہر قسم کے دانتوں کی آمد و رفت تکلیف دہ ہے۔ البتہ درمیانی زمانہ لذت و حسن بخش مانا جاتا ہے ”بہر کہ شک آرد کافر گردد“ وقت دو گزرے کھٹن سب کو تمامی عمر میں دانت کے آتے ہوئے اور دانت کے جاتے ہوئے

منجملہ (۳۲)، دانتوں کے آٹھ وسطی مثل اُلی کے ہیں جن سے کھانے کی اشیاء تراشی جاتی ہیں جیسا بخاری لبو لے (تیشہ) سے ان کے بازو جانبین میں (۴) نیکیلی کو چلیاں ہیں جو غذا کو مانند قیمہ کے باریک مقشر بنا دیتی ہیں ان کے بازو ہر طرف دو دو جملہ آٹھ دائرہ ہیں جن سے غذا کوٹی جاتی ہے۔ اُن دائروں کے بازو ہر طرف تین تین چپٹے چوڑے ٹکی ہوئی چکی کے پاٹوں کے وضع کے کھد بگڑے (غیر ہموار) بڑے دائرہ ہیں۔ انھیں میں کے آخری کو عقل دائرہ کہتے ہیں۔ اس لیے کہ شعور پیدا ہونے کے زمانہ میں ان کی نمود ہوتی ہے ان سے چابی ہوئی چیزیں سپی جا کر چونکہ اس اثناء میں آبِ دہن سے مخلوط ہو جا چکتی ہیں فروءِ حلق ہونے یعنی نگلے جانے کی قابلیت پیدا کر لیتی ہیں بچپن یا تیس سال کے سن تک عموماً عمر کا اندازہ اکثر دانتوں پر کیا جاتا ہے۔

مونچھوں سے واسطہ ہے نہ دُرھی سے کام ہو (قطبی)

تشخیصِ عمر دانت پہ ہوتی مدام ہے



روقتشیا - جگال کرنوالے - حیوانات کا سکہ -

دلیلِ بزرگی جماعِ صفات۔ انسان کے منہ میں دنیا بھر کے
 چوپائے جانوروں کے دانت کے منہ دے گئے ہیں
 درندوں یعنی گوشت کھانے والوں کے جیسے شیر کے
 کو چلیاں جگال کرنے (پیتے والے) مثل بھینس، گائی وغیرہ
 کے داڑھ۔ کتر کر کھانے مانند ہرن بکری کے سامنے کے
 دانت تا انسان ہر قسم کی غذا ہر ملک میں کھا کر زندگی بسر
 کر سکے (چاہنا) ”میا سٹی کمیشن“ ”چونگ“ جیسا کہ حیوانات
 اپنی طرز معاشرت و مباشرت کے جملہ امور میں خلاف قدرت
 و فطرت عمل نہیں کرتے۔ ازاں قبیل عمل چبانے میں ذرا سا
 تفاوت ہونے نہیں دیتے لہذا بہت ہی کم بیمار ہوتے
 ہیں۔ چنانچہ اونٹ۔ بکرے۔ ہرن۔ گائے۔ بیل اور مولشی
 جو جگال کرتے ہیں رومے نن شیا *Rumanantia*۔
 ان کے چار معدے قدرت سے بنائے گئے ہیں۔ چرتے
 وقت اولاً جلد اگر بگڑ چاہ کر ایک معدہ میں جس کا نام
 رومن *Ruman* ہے جو درحقیقت بہ منزلہ ایک

اسٹور کے ہے اکٹھے کر لیتے ہیں اس میں سے کھوڑا سا اُگلے اور پون منٹ تک بخوبی ساٹھ مرتبہ آہستہ جانہیں کے کے داڑھوں سے چاتے ہیں پھر وہ نوالہ نگل کر دوسرے معدہ مسہی رٹیکلیم *Reticulum* میں پہنچاتے ہیں اور یہاں سے تیسرے معدہ میں جو اُمے سم *Omasum* کہلاتا ہے پہنچ کر شکنجہ میں دبلے دیسا عمل ہو کر ہاضمہ کے قابل بن کر اصلی معدہ چہارم ابومیسیم *Abomasum* میں داخل ہوتا ہے۔ اس انتظام میں ذرا الفرقہ کسی حیوان میں نہ پایا جائے گا آپ نے بکرے وغیرہ کے پیٹ کے آلاش قصاب چاک کرتے وقت اکثر دیکھا ہو گا کہ ایک پھیلے میں کچھ پانی وغیرہ اور ایک میں صرف باریک ہری کا بگدہ اور اونٹ صحراؤں دی ریگستان میں جس منزل پر پانی ملے دنوں کا پانی اسی مشک میں بھر رکھتا ہے۔ اسی طرح جس انسان کو اپنے نوالے مکمل چاہنے کی عادت رہے وہ قصور ہاضمہ و ضعف معدہ میں بہت ہی کم مبتلا ہو گا اس چبانے کے فعل مکملیہ

مدت کی قید اس قدر ہے کہ نوالہ باریک پس جائے اور اس کا ذائقہ پورا ہو لے تب وہ فروء حلق کیا جائے اس معاملہ میں جلد بازی و عجلت بیچارے شکم پر ظلم ڈھاتی ہے اس لیے کہ غذا کبھی ہضم ایک درجہ یوں ہی گزر جاتی ہے *سلائیوا* (یعنی لعابِ دہن) میں جو ہر ٹیالیں نشاستہ کو شکر میں تبدیل کرتا ہے۔ کچی غذا کے یہ مقابل پکی ہوئی اسٹارچی (نشاستہ دار) غذا میں یہ سہولت ہے کہ پکانے سے نشاستہ ایک ایسی شے بن جاتا ہے جس کو *ڈکسٹرین* *Dextrin* کہتے ہیں یہ شکر اور نشاستہ کے درمیانی درجہ کا نام ہے گویا زیادہ ہضم ہو جاتا ہے۔ بخوبی دیر تک چابنے سے غذا جلد ہضم ہو جاتی ہے۔ اس دیری کا معاوضہ یہ عہدگی اس طرف نکل آتا ہے اور شل کھل (ہارڈن دستہ) میں کسی شے کو حل کئے جیسا ہر ایک جزو غذا پر ٹیالین *Ptyalin* اثر کرتا ہے علامہ ازین دیر تک چابنے سے غذا اٹھوڑی کھائی جاتی ہے جوع البقر

اگھوری پن۔ کھانے کا ہوگا۔ ہونے نہیں پاتا اور معدہ کی پھیلی
 نہیں پھیلی یعنی ڈائی لٹیشن آف دی اسٹاک
Dilation of the stomach نہ ہوگا قلیل کڈ
 کھوڑا کھانا یہ خوبی چبانے کے لیے تکان مہتمم کر جاتا مناسب ہے
 بہ نسبت بلا یہ خوبی چبائے۔ زیادہ بھر لے کر (کھا کر) بار بار
 دو اخانہ یا پانچاٹھ کو جانے کے آگے کھنکھانے، کھانے، کھنکھانے
 کھولنا، سلائیوں، سقائے ازلی نے اس رطوبت کے چشمے
 جیسے غدود منہ کے قرب و جوار یعنی جڑے کے نیچے زبان کے
 نیچے زاویہ فکِ اسفل کے پیچھے کان کی لو لکی کے پاس بنا
 رکھا ہے جن سے جھڑے ہر وقت جاری رہتے ہیں غذا
 کھاتے چباتے وقت بہ کثرت بہتے ہیں اور اس طرح سے
 نگلنے چاہنے ذالیقہ دینے نوالہ اور اس کے رہگذر کو مرطوب
 و نرم کرنے میں آسانی پیدا کرتے ہیں زاویہ فکِ اسفل کے
 نیچے کے غدودوں *Salivary glands* سے صاف
 پتلی ریزش نکل کر گرم و سرد ترین نوالے کو معتدل بنا لیتی ہے

زبان اور فکٹ اسفل کے نیچے کے غدودوں پو پو پو
 Sublingual and
 Submaxillary سے چکٹ لیس دار لعاب
 کھارا اور کاڑھا پیدا ہو کر کیسے ہی خشک نوالے کو ملفوف
 کر لیتا ہے نگلنے میں آسانی، حلق کو رگڑ کی مہضرت سے
 بچاتا ہے احسان پر احسان نعمت پر نعمت ہے
 شکر نعمت ہائے توحیداں کہ نعمت ہائے تو
 عذر تقصیرات ما چنداں کہ تقصیرات ما

لعاب ذہن۔ لیس دار کف آلود، کھارا یعنی ذائقہ میں
 شور و غل میں الکالائن سیال رطوبت انہضامی ہے اسکا وزن
 متناسبہ (۱۰۰۲) سے (۱۰۰۷) اور تخمیناً قریب ۱۰ فی صدی کے
 منجھد محبم یعنی سالڈ اجزاء ہیں تین ۳ سے ساٹھ ۶ اولس تک
 یہ رطوبت ۲۴ ساعت میں بجھرتی ہے اس کے اجزاء
 حسب ذیل ہیں (۱) میوسن (۲) ٹیالین (۳) البیومین
 (۴) نکلیات (۵) پانی خردبین سے اپنی تقسیم شلوس میوکس
 اور سیالوری کارلسپلز دکھائی دیتے ہیں ٹیالین یا ڈیاسیٹر

کھاری اشیاء خمیر کی خاصیت کے ہیں نمکیات پٹاسیم
 سلفوسائیٹائیڈ (اس کی خاصیت انٹی سپٹیک سی ہے
 اس لیے بھی حیوانات کے زخم چاٹنے سے صاف رہا کرتے)
 چونکہ ری ایکشن یعنی عمل کھارا ہے اس لیے بہ موجودگی ترشی
 عمل کیمیادی لعاب دہن معطل ہو جاتا ہے۔ غیر نچتہ یعنی کچی
 شکر یا نشاستہ دار اجزاء غذائی پر اس کا عمل مکمل و سریع
 نہیں ہوتا جتنا کہ نچتہ کچی ہوئی غذا پر ہوتا ہے لعاب دہن میں پٹاسیم
 سوڈا چونے کے اجزاء اور کاربانک ایسڈ موجود
 ہے اس کے کارآمد اجزاء دراصل دو ہیں ایک تو لیس دار
 لعاب جو غذا کو نرم ملیں بنا کر نگلنے کے قابل بنا دیتا ہے
 دوسرے ٹیالیں ہے جس کا عمل شکر یا اجزاء پر کئی مداح
 پر ہوتے رہتا چونکہ منہ میں غذا اتھوڑی دیر ٹھہرتی ہے اس
 واسطے عمل نامکمل رہ کر معدہ میں بھی یہ عمل جاری رہتا ہے
 ٹیالیں کا یہ عمل نشاستہ دار غذا پر جبکہ حرارت (۳۸ سے
 ۴۱ درجہ سنٹی گریٹ کی رہتی ہے بخوبی ہوتا ہے اور جبکہ

اس سے زیادہ (۶۰ سے ۷۰) درجہ کی حرارت ہونے پچھل کم ہوئے جاتا اور یہ عمل نیوٹرل یا کھارے پن میں قوی طور پر ہوتا ہے ہر ایک غدود مولد تف میں ۲ قسم کے اعصاب رہتے ہیں اول دماغی اعصاب جن کی تحریک سے بکثرت رقیق آبِ ذہن پیدا ہوتا۔ دوسرے سمجھے تھکٹ یعنی اعصاب ہمدردی جن کے عمل سے لعابِ ذہن کی مقدار کم ہو جاتی اور ساتھ ہی جس قدر نکلتا ہے وہ گاڑھا ہوتا ہے نیز ان غدودوں پر دوسرے حواس خمسہ کا بھی بڑا اثر پڑتا ہے جیسے باصرہ - ذائقہ - شامہ وغیرہ۔ میوہ و غذا کی کیفیت پر بھی لعابِ ذہن کا انحصار ہوتا ہے۔ جیسے شیریں و ترش۔ لعابِ ذہن کے کئی عملی فوائد ہیں (۱) نشاستہ دار غذا کو رقیق کئے ہوئے ڈکسٹین اور مالٹوز شکر یہ مادہ میں تبدیل کئے دینا (۲) غذا کو مرطوب بنا کے چبانے و نگلنے میں سہولت پیدا کرنا (۳) غذا کو حل کر کے زبان کو ذائقہ پہنچانا۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ اکثر کر کے دو تہائی

ہماری غذا کی نقاسۃ دار ہوا کرتی ہے۔ بھوکنا اسپینگ
Spithing بعض لوگ موقع بے موقع ہر محظہ بھوکنے
 کے عادی ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ اگر کوئی کھارہا ہے اس کے
 روبرو کھنکار کے بھوک دیتے ہیں اس طریقہ عمل سے
 اس شخص پر کراہیت کا اثر ہوتا ہے۔ اگر مٹی کی زمین ہے
 تو حیر نرم دل مادر گیتی آنا فانا سب جذب و صاف کر لیتی
 ہے اور عیب پوشی بہ صفائی کر دیتی ہے مگر جہاں گچ سنگ
 سیلو سنگ مرمر یا چینی کے ریزے دیا مصاحہ کے پلیٹس
 مثل *Mental* جیسے سنگدل کا فرش ہو وہاں یہ بدیر
 خشک ہو گا بلکہ جہاں کا وہیں چٹا رہے گا اور بد نما دہبہ
 بنے گا۔ غرض فرش و فرنیچر صحن درو دیوار پر بھوک کر اگر
 زردہ کا پان ہو یا سگار منہ میں رکھا ہو تو پچا پچ بھوک سے
 ناپاک نقاسۃ پسند طبایع کے ناگوار کئے دیتے ہیں جو
 اخلاقاً مذموم طریقہ ہے اور منظر میں مکروہ۔ طبیب بھوک
 خشک ہو کر اس کے ذرے جھاڑنے میں یا ہوا سے

از خود علیحدہ ہو کر چو طرف منتشر ہوتے رہتے ہیں جو ندرت
 اشخاص کی سانس کے ساتھ بطور ناس ذکور و انات کے
 شش وغیرہ میں داخل ہو کر مرض سل - ودق - ٹائیفائیڈ - سفلس
 چنچویٹس - خناق و بائی - ڈیپتھیریا - کالرا وغیرہ وغیرہ پیدا
 کرتے ہیں - اس لیے احتیاط ہسپتالوں میں ڈھانکن والی
 اگالدان زہرکش ادویہ سے دھلوا کے رکھا کرتے ہیں جس
 میں مکھیوں سے بھی بچاؤ ملحوظ ہے جو ذریعہ تقسیم مرض ہے
 بعض میں کثرت تھوک کا باعث مرض خلل مضہم ہوتا ہے
 اور بعضے وقت کوئی دوا جیسے مرکبات سیما ب - کیور وغیرہ
 ویسی ادویہ جس کو مجسم کہتے ہیں ویسے دواؤں کی اثر سے
 منہ آلودہ ہو کر یہ بات پیدا ہو جاتی ہے **ٹیسالزم**
Itzylism یعنی سمیت سیما ب مرکب یوریل پائٹزنک
Mercurial poisoning پارا کھانے سے منہ آجانا اور بعض مرتبہ
 آئشک سے تندرست دہان میں کوئی ذائقہ دار ویا ترش
 شے سے تولید لعاب دہن ہوتی ہے اور گاہے دوسرے

کھاتے ہوئے دیکھ کر انکاسی اثر لینے رفلکس Reflex عمل سے ناظر کے منہ میں پانی بھرا جاتا ہے۔ دشمن کے جانب دیکھتے ہوئے کھنکار کے تھوکنے کا قانونی جرم باعث ازالہ حیثیت عرفی و توہین و اشتعالک ہے روزہ میں اکثر مستورات و بچے و جاہل لوگ خواہ مخواہی تھوک تھوک کر حلق خشک کر لیتے ہیں کہ ذرا بھی اندر جائے گا تو روزہ نہ رہے گا۔ حالانکہ یہ ریش کا کام تر و تازگی بخش زبان و کام (حلق) ہے۔ زیادہ تھوک جمع کر کے نگلنا البتہ روزہ مکروہ کرتا ہے منہ کی رطوبت منہ میں نہ رکھنے کی سعی کس قدر احمق پھر صوم پر الزام تلخی۔ چند لوگ ایسے مساجد جہاں اگال دان کا اہتمام نہ رہے دری الٹ کر تھوک دیتے اور مساجد کی بے حرمتی کرتے ہیں۔ حالانکہ اولیاء اللہ آتے جاتے راہ مسجد میں بھی تھوکنے کے ادبی سمجھتے تھے شاذ ایسے برے عادی بھی دیکھے گئے جو کھنکارا ہوا نفم منہ میں رکھ کر چاہتے ہیں۔ شدت مرض میں حدت و ضعف

کی وجہ بیوست (خشکی) پیدا ہوا کرتی ہے ایسی حالت میں گلیسرین و یا شربت قند زبان پر ٹپکائیں۔ نیز کبھی فرامیٹ خوف و دہشت ہمیت کے موقع پر سفوف منہ میں بجائے لگدی و دلیہ کے بورا بنکر اڑ جاتا ہے یہ اعصابی اثر ہے خصوصاً امتحان چوری کا پتہ چلتا ہے۔

سیالیوری کیا لکوس یعنی تھوک کی کنکریاں و پرت تھوک کے نمٹ کیا سیم کاربونیٹ و کیا سیم فاسفیٹ صاف خالص پانی میں حل نہیں ہوتے بلکہ کاربانک ایسڈ گیس ہوا مخلوط شدہ پانی میں حل ہو جاتے ہیں۔ اس لیے جبکہ تھوک منہ میں آتا ہے کاربانک ایسڈ ہوا اس میں سے خارج ہو جانے سے چونے کے نمکیات جم جاتے ہیں۔ متبا کو پینے والوں کے دانت پر یہ مقابل نہ استعمال کرنے والوں کے زیادہ کثافت یقیناً جمع رہے گی و نیز تشکی لوگوں کے دانت پر مرض کے مادوں کے ریزشات سے جس کو سمر و مک کیا لکولائی

کہتے ہیں صحیح رہتے ہیں اس کے سوائے میل اور رگڑوں سے خارج شدہ مادے غذا و گوشت وغیرہ کے چورے ”خلال“ کا عمدہ طریقہ ساند والے دانتوں میں نہ کرنے سے رہ جاتے ہیں۔ کیڑہ سے زایل شدہ دانتوں کے گھر بے ترتیب بنے ہوئے چوکھے یا دیسے دانت مصالحوں میں جمے ہوئے جنکی نشست ٹھیک نہ ہو۔ طبعی امراض، غیر صحیح قوائے جسمانی مقامی بیرونی ضرب و چوٹ، سمیات کا استعمال، مثل پارہ فاسفورس، مرضِ آتشک و کثرتِ تنبول و تمباکو ان تمامی اسباب سے دانتوں کا حسن زایل اور مقدار کم ہو کر بد رنگی و نیز فعلِ ہاضمہ و معدہ و جگر کے بگاڑ سے گندہ دہنی بڑھ جاتا ہے اور مرضِ جنجی و اس ویا پا یوریا الوی یولیرس“ نمودار ہو جاتا ہے جس سے دانتوں کی بافت اور مسوروں میں بگاڑ پیدا ہوتا اور ریم پٹر کر معدہ اور امعاء میں اس کے اثرات پہنچنے سے خلل ہاضمہ وغیرہ ہمیشہ تکلیف دیتا ہے۔ دندانِ ضیاء و ارجس کو شعراء گہرا بدار و سلک مردارید

یا دائرہ رمان سے تشبیہ دیا کرتے ہیں آخر کھیل میں شطرنج کے مہروں کے ویسے چونکہ وہ بھی تعداد میں (۳۲) ہی ہیں بے ترتیب و بے ڈھنگے بے رنگت دور دور خال خال رہا کر چبانے میں مکلف ہی نہیں بلکہ فعل مذکور ادھورا ہونے سے پوری طرح نشاستہ شکر میں تبدیل نہ ہو کر ویسے ہی پیٹ میں جاتا اسلئے معدہ کو علاوہ اپنے فعل کے اس کام میں حصہ لینے سے زیادہ بار پڑ کر مرض ڈسپیتسیا (*Dyspepsia*) سوئے مضمی و گیسٹرائٹس (*Gastritis*) ستاتا اور مرض مذکور ایک دانت سے دوسرے دانت ہی کو نہیں بلکہ ایک دہن سے دوسرے دہن میں منتقل ہوتا رہتا ہے۔ اوٹ پیٹینٹ رجیٹر منبر شفا خانہ تعلقہ کہم میٹ ضلع ورنگل ۱۲/۱۰ سالانہ روزانہ نام بچیا عمر ۳۵ سالہ شوہر ۱۰-۹۲۲ سالانہ نام اچا ۳۰ سالہ زوجہ مرض زنجی وائٹس دہن بدہن رسیدہ بلکہ خور دہن اثباتا اعتراف منودہ۔ جب مرض شدید دکھتہ ہو جاتا ہے تو عام طور پر سمیت خون میں پیدا ہو کر جنرل کرانک سیٹی سیمیا

General chronic septicæmia.

Multiple infective synovitis.

ملیپیل انفلیٹوسائی نوڈلٹس۔ کرائک فیور۔ *Arthritis*۔
آرٹھرٹس۔ سب ایکوٹ۔ انفلیٹوبیاکٹیریل انڈوکار
ڈائیٹس۔ نیوراسٹھینیا۔ ڈپریشن۔ آسٹو آرٹھر آئٹس۔ پرنشینر
انیمیا۔ گلاسائٹس۔ امی ایک ڈسٹری۔ اسٹومے ٹائی ٹیس۔

علاوہ ازیں بہت سارے امراض شش و امراض خباثت کے
جراثیم منہ کے ریم میں پائے جاتے ہیں۔ نیز مصنوعی دانتوں کے
دباؤ و خراش سے بعض اوقات جیرے کا سرطان پیدا ہوتا ہے
سَيِّدُ الطَّعَامِ لَحْمٌ جِیسى نعمت اور دیگر فو اکہ و سخت اشیاء

و اغذیہ وغیرہ چابنے دکھانے سے محروم ہوئے جاتے ہیں اور
مثل صغیفوں کے شمار کئے جاتے ہیں۔ ہر کاڑی سے حلال نہ
کیا چاہئے۔ از حضرت فرید الدین عطارؒ

گر بہر چوبے کنی دندان خلل یز بے نوا گردی و آفتی در و بال
نیم خشک نیم کی کاڑی مناسب ہے بعض لوگ دیاسلانی سے

جو کہ سگریٹ کے خاطر اکثر ساتھ رہا کرتی ہے خلال کرتے ہیں
 ٹوکنے پر سادہ آنی کے طرف سے کیا مضائقہ خیال کرتے
 ہیں۔ ادھر کی آنی نہیں ادھر کی آنی صحیح۔ ڈبی میں رکھے
 رہنے سے بوتولسی اس لیے کہ فاسفورس سے جیڑے کی
 ہڈی کو کیرہ لگتا ہے۔

اسباب کیرہ دانتوں کو کیرہ لاگنا

ڈنٹل کیریز کے۔ کیریز پیچھے۔ کسی مرض و بانی جراثیمی
 کے لیے حرارت رطوبت و تخم اجرام کی ضرورت ہے جو انسان
 کے منہ میں خود بخود موجود ہیں اس لیے انسان کا منہ عوام
 آرمہ سن دانتوں کے خرابی کے واسطے جیسے کیرہ و امراض کی
 تولید ہونے کا طناً زور پیدا کرانے والا خاصا گھر ہے جہاں
 تولید و توفیر جراثیمی یہ محبت ہونے سے تیزاب تیار ہو کر
 دانتوں کی شفاف جلا و پالش لینے انامل پر حملہ کر کے
 تباہ کر دیتا ہے جو کہ دانت کا حیات بخش محافظ غلاف ہے

اور یہ بات کرخت گرٹی یعنی سخت اور موٹا موٹا منجن اینٹ
 و یا خراب کو لے کے رگڑنے سے ریگمال کئے ویسا عمل ہوتا
 دانت کا اناٹل شنب جا بجا گھس گھس کر سطح دندان کی مقعر صیہ
 کہتہ تانبا چینی کے ظروف کے کھیلے اڑ جانے سے اندر کا
 سیاہ لوہا نکل آکر پانی کے اثر سے زنگ کھا کر سوراخیں پڑ جاتے
 پس اسی طرح دانت میں کیڑہ کے خول پڑ جاتے ہیں جہاں
 سے محافظ غلاف گھس گیا راستہ پا کر لیس وہیں سے دشمن
 گھس گیا۔ مگر اس کے اس طرح دانت رگڑنے سے صرف
 سطحی صفائی ہوئی مگر ساندوں میں ترکاری گوشت میوہ اناج
 وغیرہ وغیرہ غرض نباتی۔ حیوانی۔ معدنی مادے جیسے کے
 ویسے بھرے و جسمے رہے جو کیڑ کا پہلا زینہ ہے یہ مادے
 سڑ گل کر منہ کی باس متعفن کئے دیتے ہیں اور ایسڈ تیزاب
 ان سے بنکر دانتوں کو کھا جاتا اس طرح سے کیڑہ کا خول
 پڑ جاتا ہے۔ لندن کا ایک سربراہ اور وہ طبیب بتلاتا ہے کہ
 کیڑہ کے دانت منہ کے انفکشن کا سبب ہو کے عام صحت پر

اثر ڈالتے اور حلق میں ایک مادہ قائم کئے ہوئے مرض
اسکارلٹ فیورڈ پتھیریا ہو ننگ کاف ٹالسٹ لائٹس
دیگر عوارض کا آدمی کو آمادہ کر رکھتے ہیں دانت کاٹ کر
دیکھنے سے یہ حالت پائی جاتی ہے۔ لاپرواہی و غفلت
در صفائی نوبت با نجا رسانید کہ صرف تھوڑا حصہ اندر کے
سوراخ تک رہ گیا مگر اکثر میں آر پار بھی ہو جایا کرتا ہے
دانتوں کی صفائی و منہ کی بوالسانی صحت طہارت و لفاست
کی کسوٹی ہے۔ یہ کثرت تنباکو کا دھواں مسی زردہ کا
پان دانتوں کی حسن و رنگت کے لیے وبال جان ہو کر
انہیں سیاہ مثل اس شعر کے مضمون کے بنا دیتا ہے۔

تا نسبم نہ کنی عقل نہ گوید ہرگز

کا تدریس آبِ دہن تخم شریفہ داری

جبکہ ان ساری قباحتوں سے دانت قبل از وقت
ادائل عمری میں گر گئے یا تکلیف کی وجہ نکلوا دئے گئے
اور کچھ ٹھیک رہنے سے بچ گئے تو بجا لٹ موجودہ عجیب

مرقہ ڈھلتا ہے۔ ایسی حالت کا ہنسا بھی غضب ڈھاتا ہے
 مَمْنٌ ضَحَلَتْ ضَحْلَکَ کا نقشہ جم جاتا ہے جو دانتیں باقی رہیں
 بد شکل و ناقص ہیں منہ کھلا عیب دکھا۔ بند رکھا پو پلا رہا۔

مخرّب دندان۔ قدرت نے بیکار کسی شے کو نہیں
 بنایا۔ بنائی ہے پس دانتوں سے کم کام لینا اکثر نرم و ملائم غذاؤ
 کا انتخاب کرنا بلکہ سخت اشیاء کو چاؤ۔ کافی۔ پیر۔ سے نرم کر
 کھا نا بہت سارے دانتوں کے کمزوری کا باعث ہوا کرتا
 ہے۔ گرم و سرد ترین سیال جیسے ماء البرف آئیں کریم چائے
 قہوہ وغیرہ مخرّب دندان و معدہ ہیں۔ مسٹھائیں۔ دو طرح
 سے دانتوں کو نقصان بخش ہیں۔ ایک تو لوگ مسٹھائی
 کھائے بعد شاذ و نادر ہی منہ دھو لے ہیں پس مسٹھاس سے
 تیزاب بنکر اطراف و درمیان دانتوں کے لگا رہتا ہے
 جو خاص طور پر دانت کی قلعی کو مضر ترساں ہے دوسرے
 یہ کہ شیرینی مہضم کی تفرقہ پر داز بطلی المہضم ہے اس طریق پر
 عام طور سے تمام صہم کی تقویت میں انحطاط پیدا کرتی

جس میں دانت بھی شامل ہیں۔ دوسرے نقصان وہ شے دانتوں کی تمباکوہے جس کے دھوئیں سے زرد کثیف چھتے دانتوں پر حجم جاتے اور دانت کمزور ہو جاتے ہیں۔ نیز آدمی لا پرواہی اور اور عادات میں ہوئے جاتا ہے۔ اسی واسطے دو انا تمباکو کش کے دانت نادر ہی درست حالت میں پائے گئے۔

کثرت استعمال گوشت دانت کے کیڑہ کا سبب بالخصوص خلال نہ کرنے والوں کے دانت میں یہ عجلت وجع المفاصل۔ کرم۔ تیخیر معدہ وغیرہ کا احتمال رکھتا ہے باریک چور سے گوشت کے ریشے ساندوں میں پھنسے رہ کر انکی سٹراوٹ سے تیزاب نیکر دانت کے رونق بخش انال کو کھا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں ہر روز ہر وقت حیوانی غذا خصوصاً لحم خون کو غلیظ کثیف بنا کر سبب مرض فقر س اور بانی کا۔ درد جوڑ مچھوں وغیرہ میں پیدا کرتا ہے۔ گویا اس طرح سے تمام آلات جسمانی کی پرورش میں محسوس

ہوتا ہے جس میں دانت بھی شریک ہیں۔

شراب و سرکہ بھی خراب کرنے والے دانتوں کی رونق لینے اناں کے ہیں۔ ایسڈس تیزاب خموضات اسکے ادویہ خالص و ترشش فواکہ و لیمو و کچی تمر ہندی وغیرہ کے استعمال سے دانت کھٹے ہو گئے جو کہا جاتا ہے۔ یہی سبب ہے کہ یہ اگال چیزیں اناں کی ہیں جو دانت کے جسم میں حلول و سرایت کر جا کر اعصاب تک موثر ہوتے ہیں اس لیے ایسے اشیاء کے استعمال کے بعد چبانے میں تکلیف و تکلف دانتوں میں بے کیفیت و ضعف محسوس ہوتا ہے بعض لوگ لاعلمی سے اور ستورات غلط فہمی سے دانتوں کے منجن مختلف طور کے استعمال کرتے ہیں جن کے خراب کن اثرات و کڑھنگی دانتوں کی ضیاء کھو دیتی ہے۔ معمولی چارکول پوڈر لینے منجن کو لسہ جو پانی سے نہ کجھایا گیا ہو صاف باریک پس کر یا کاربالک ٹوٹھ پوڈر اگر دانت خراب ہوں آہستہ سے ملیں اور جو مرض ہو تو ڈنٹسٹ خاص

ڈاکٹر دندان کے مشورہ سے عمل ہوں نمکیات کی کثافت
 جمی ہو تو ڈاکٹر دندان سے ڈھلوا دیں فلاس سلک جوہر
 ایک کمٹس کے شاپ میں ملتا ہے اس سے ساندوں
 کے چورے نکال دیں کیونکہ اس سے خوب صفائی ہوتی
 ہے ہفتہ داری۔ پرسپی پی ٹیٹڈ چاک دانتوں کو رونق
 بخشنے استعمال کریں خصوصاً جس دانت کو ضرورت ہو کسی
 نرم لکڑی سے بخوبی لگا دیں۔

عام اصولِ صلاح۔ سادہ غذائیں جن میں فطرتی
 نمکیات بھرے ہوں بمعیت اس کے کچھ مسمیٰ مصنوعی کی
 شرکت اناج نباتات فواکھات وغیرہ دانتوں کے لیے
 بہتر ہیں جس زمانہ میں بروہ فروشی مروج تھی حبشی غلام
 جھپیں صرف مکائی کی غذا دی جاتی تھی ان کے دانت
 موتی جیسے چمکدار رہتے تھے اور اس زمانہ کے کافر جو صرف
 میلینر پر لبر کرتے ہیں ان کے دانت بھی درست ہیں
 اگر ہماری نلیں برف آیسکریم پیسٹریز چائے۔ مٹھائیں

کیکس وغیرہ کے عوض سادہ سخت اشیاء کا استعمال رکھیں
توان کے دانت کیوں بگڑیں بہت بہتر رہیں۔

(ہَلَا یَتُّ) ہر غذا کے بعد آدھ کچے نیم کے تینکے
سے خلال کریں بعدہ کلی کریں گوشت کے ریزے اور جو
ہوں ہاتھ و زبان کی یاوری سے الگ کر دیں دن میں ایک
دو مرتبہ انگلی سے رگڑیں شب کو سوتے وقت ضرور خلال
کریں سواک کریں کلی کریں۔ پان منٹھ میں ہر گز نہ رکھ
چھوڑیں۔ ماسواخرابی دندان کے ہواہ کے راہ میں اُسکے
اجزا غفلت میں چلے جانے کا خدشہ لگا رہتا ہے اور ضرورت
ہی کیا ہے کہ سونے میں بھی کلا پھلا رہے اور تکیہ پر ریزش
بہا کرے۔ سپیاری کے ریزے آبِ دہن میں رات بھر
بھیگ کر پھولکر ساندوں کو ڈراڑیں بنا دیتے ہیں یہ عادت
بالعموم زردہ کے طلبی میں ہو ا کرتی ہے۔ نیند سے جب کبھی
چونکے ایک بیڑا چڑھا لیے۔ پھر چپکے سے ڈھلک گئے
ہمیشہ جیسے جیسے جتا جائے بارٹر دانتوں کا میل نکلاتے رہیں

مسواک نہ میسر ہو سکے تو نیم کی مسواک کریں کلورین واٹر
 یا ہیدروجن پراکسائیڈ کے کوشن سے کلی کریں۔ روزانہ
 صبح میں نہار منہ دانت بخوبی صاف کریں ہر دانت کے
 چو طرف ملیں دھوئیں۔ مسواک کے لیے مائے بنی کریم صلعم
 نے اسی لیے تاکید اکید فرمائی ہے اور خود بھی آخری وقت
 تک ہماری تعلیم کے واسطے اس مقدس مہر و مہطر منہ میں اس کا
 استعمال فرمایا کئے۔ کیوں اسلام کیسا صحیح مذہب و مکمل دین
 ہے اور اس کے بانی کیسے نیک و باخبر مقدس تھے جسکی
 تتبع سے اب نئی تہذیب میں ٹوٹھ برش ایجا دہوا ہے
 تاہم اس کا استعمال اکثر یورپ کے باشندے ہر وقت
 نہیں کرتے مگر اسلام میں ہر پہچ وقتہ وضو کے ساتھ منون
 رکھ دیا گیا ہے شافعی (عرب) لوگ تو نماز میں بھی مسواک
 کمر سے لیکر منہ میں پھیر لیا کرتے ہیں۔

(نوٹ) مسواک ہو کہ برش اس کے استعمال کے وقت

یہ ترکیب ملحوظ خاطر رہے کہ ہمیشہ موڑوں کے جانب سے

دانتوں پر رگڑیں اس لیے کہ مسوڑے رگڑ کے صدمہ سے
 بچیں اور ان میں کسٹیاں اور کٹانٹیں نہ گھسیں جیسے اوپر کے
 دانتوں کے لیے اوپر سے ہاتھ نیچے لائیں اور نیچے کے
 دانتوں کے واسطے نیچے سے اوپر لیجائیں تاکہ مسوڑے
 نہ گھس جائیں۔ یورپ کی عظیم الفرستی و سردی نے منہ
 و مہر زہر و دو کی صفائی باز رکھی اس لیے یورپین کے دانت
 علی العموم دسو بچروں کے دانت بالخصوص بدرنگ غلیظ
 و کثیف دیکھے گئے۔ اس بارے میں ایک مضمون طبی
 رسالہ میں کسی یورپین ڈاکٹر نے تحریر کیا تھا جس کا ترجمہ
 یہ ہے کہ سو بچرس کی روزانہ تنقیح کے لیے ایک اورل
 انسپکٹر یعنی تنقیح ساز ناظر و منتظم وہاں سپاہیاں مقرر کیا جائے
 کہ یہ لوگ باسی منہ چائے بسکٹ وغیرہ ناشتہ نہ کر لیں
 اور اپنا منہ اچھی طرح پاک صاف رکھیں۔ حضرت سعدی
 شیرازیؒ نے گندہ دہانی کے متعلق اپنی تصنیف میں ایک
 نقل تحریر فرمائی ہے کہ مامون رشید نے کسی پری پیکر

خواص سے مقاربت و صحبت چاہی وہ انکار کر بیٹھی اور
ایسا معقول جواب دی جو مندرجہ ذیل بوستاں کے باب
اول کی حکایت سے منکشف ہے۔

حکایت از باب بوستانِ سعدی

چو دورِ خلافت یہ ماموں رسید	یکے ماہ پیکرِ کنیزِ کٹ خرید
بچہر آفتا بے بہ تن گلبنے	یہ عقل خردمند بازی کئے
سجوں عزیزاں فرو بردہ جنگ	سر انگشتا کردہ عتاب رنگ
یرایروے عاید فریش خضاب	چو توسن قنرح بودیر آفتاب
شبِ خلوت ال لعبتِ حور زاد	مگر تن در آغوشش ماموں نداد
گرفت آتش خشم دروے عظیم	سرش خواست کردن چو جوزا دو نیم
بگفتا سرانیک شیر تیز	بمید از و با من مکن خفت و خیر
بگفت از کہ بردل گزند آدت	چہ خصلت زمن ناپسند آدت
بگفت ارکشی در شگافی سرم	ز بوے دہانت برنج اندرم
کشد تیر مپکا رو تیغ ستم	یہ یکبار و بوے دہاں دمبدم

شنید این سخن سر در تنگبخت
 بشوید و بر خود بہ پیچید سخت
 دلش گر چہ در حال از درجہ شد
 دو کرد و خوشبوئے چوں غنچہ شد
 پر یکہرہ را ہم نشیں کرد و دوست
 کہ ایں عیب من گفت یا من اوست
 بہ نزد من آنکس نکو خواہ لت
 کہ گوید فلاں خار در راہ لت
 بہ گمراہ رفتن بخو می روی
 جفاے تمام است و جور قوی
 ہر آنکہ کہ عیبت نگونید پیش
 نہر دانی از جاہلی عیب خویش
 مگو شہد شیریں شکر فایق است
 کسے را کہ سقمو نیا لایق است
 چہ خوش گفت یکروز دار و فروش
 شفا یا بدت داروئے تلخ نوش
 بہ پرویزن معرفت بخیت
 پشہد عبادت بر آیمخت
 چونکہ مکھ بھیر زیادہ رہتی ہے اس لیے انکار فریق ثانی
 کا واجب ہے (قطبی)

جسم پر خوشبو لے ہے پے پے منہ کی بدبو لا رہی ہے تے پے تے
 دانت کیا ہیں غذا کو تحلیل کے لایق بنانے والے
 چہرہ کو خوبصورت گرداتے والے جسم کو صحت بخشنے والے
 زبان کو ذائقہ پہنچانے والے تلفظ کا مخرج مکمل کرنے والے

جبرے کی مشین کے کل کے پرزے ہیں جب ہی تو فرمان یاری ہے کہ اَلَسَّتَ بِالسَّيِّدِ دانت کی سزا دانت ہے یہ درگزر و عفو کرنے کی کہاں بات ہے۔

علاج۔ پوٹاسا پرمنیکش کی دن میں کمی بارکلی کرتے رہیں امی بین نصف گرین کی انجکشن دین برش یا نرم مسواک خاص رکھکر اکثر دانت رگڑیں بعدہ انٹی سٹیک لوشن میں اس کو رکھ چھوڑیں ہیدروجن پراکسائیڈ لوشن کی کھلی کر نامفید ہے۔ مسوڑوں پر اور عنق دانت پر پینچر الیوڈین و ٹینکچر اکونائیٹ و کلوروفارم ہونرن سواب سے ایک روز آر لگاویں۔ بیاکٹی ریانہ بن سکیں گے مسوڑے سخت ہو کر دانت نہ ملیں گے۔ کھلی کر کے ارومیاٹک سلفورک الیڈ اسی قدر پانی برابر حصہ میں ملا کر دانت کے بازو و قعر اور ساندوں میں لگا دیں سوڈا بیکارب پوریاکس برابر مقدار میں ملا کر ساندوں میں بھر دیں کوئین تلسفس کا سفوف جمادیں یا سلوشن سیاچورسٹڈ ٹیانک اسڈ کا یوڈی کلون میں سارے

ساندوں میں لگا دیں ہر عمل یا لا کے بعد کلی کر کے دوسرا عمل کریں۔ غرض دانتوں کی صفائی کی نگلگٹ (عدم توجہی) بلاخیز امراض پیدا کرتی ہے۔ و حقیقت لے مرو گلے پڑو معاملہ ہے اس لیے اس کام میں غفلت نہ کریں جن کے دانت نہیں اٹھیں بھی مصنوعی دانتوں کے طفیل مرض ہو جاتا ہے اور سونے کے ٹوپن وزرین باریک مسخیں یا تار کی بندش یہ سب غلاظت و کثافت رکی رہنے کے اسباب ہیں نیز صفائی کے محل اس طرح کی خوشنمائی دانت کی تباہی کا باعث ہوتی ہے۔

اگر بہ زنجیر و بیخ جگر و توتب بھی منہ میں کبھی نہ ماند لگا کے ماتھے پہ زر کاٹیکہ وہ دانت اکدن قرار کر دو مصنوعی اور اصلی دانتوں کے متعلق یہ محاط تعلقات و بے تعلقی حکمرانی و محکومی۔ مطلب براری و خدمت گزاری کفایت شعاری وزیر باری تعہیم کے لیے مجملاً نظیراً ایک مثال عقلا کے لیے کافی وہ یہ کہ اصلی قدرتی چوگٹہ بہ مشرکہ اپنی قومی

زوجہ کے ہے اور مصنوعی دکھانے کے دانت جیسے یورپین
 ذات اجنبی پردہ سی بیوی جس کی وجہ سے لازم آجائے
 جو رو کی مزدوری اس کے رکھنے کو الگ گھر ہونا اس کی
 صفائی اپنے ہاتھوں کرنا شادی تو کیا کی دوستا لینے کے
 دینے پڑ گئے۔ بایں ہمہ ہمیشہ کچھ نہ کچھ خلل ہاضمہ۔

استعمال تمباکو

اس نباقی تپے کے فی صدی دوتین ہی غیر عادی ہونگے

باقی تو

کوئی پیوے کوئی کھائے کوئی لیوے ناس

تمباکو کو جو کوئی اچھا کہے اس کا ستیا ناس

ان افعال ثلاثہ میں ضرور مشغول و بشیک عادی پائے

جائیں گے۔ اس کے استعمال کے متعلق بعض لوگ اپنے وجوہ

پیش کرتے ہیں کہ طبیب صاحب نے رائے دی ہے جس سے

ان کے امراض لاحقہ میں افاتہ رہتا ہے تھوڑے لوگوں کا

مقولہ ہے کہ یہ شغل تنہائی کا مولس و ہدم ہے کچھ لوگ ایسے دیکھے گئے کہ بیت الخلاء میں بھی اس کی مفارقت گوارا نہیں کرتے اور نہ سوتے وقت اس کو جدا کرتے اس کے لیے آگ مہیشہ روشن جسے دیکھ کر گیر کی آتش غیرت رشک و حسد سے شعلہ زن، ارشعبان المعظم ۱۳۳۵ھ یوم جمعہ صبح کے وقت ہمارے یہاں شادی کی تقریب میں ایک صاحب دسترخوان پر ایک ہاتھ سے نوالہ لیتے تھے دوسرے ہاتھ سے سگریٹ کا دم بعض پانی کے گھونٹوں دھویں سے کھانا نکالتے تھے جس منظر کو خود تمباکو کشوں نے نظر تعجب سے پکھڑا کر کہا بھیا کمال کیا کھاتے ہوئے بھی اسکی مفارقت گوارا نہ کی۔ کثرت استعمال تمباکو سے مسلسل بے ترتیبی افعال قلب میں پیدا ہوتی ہے جس کو ٹوبیا کو ہارٹ طب میں کہتے ہیں۔ خیال کرنے کی بات ہے فطرت تو سہمی مادوں کو حیوانی خون سے دمبدم خارج کرنے کی ساعی ہے اور بے سمجھ انسان بوجہ علت ہر دم داخل کرنے کو

در پے۔ پھر صحت جسمانی کا معیار موازنہ کیسے قائم رہ سکے محض بغرض صحت وری آبادی دسا کھتی چھوڑ چھاڑ کر مسکن کوہ و صحرا اختیار کرتے ہیں۔ پس لطیف ہوا میں ہمیشہ سبر کرنے کی کوشش مگر ساتھ ہی آنا فانا کشیف غبار آلود سمی ہوا لینے دھویں کی کشش و پمپنگ جو کہ عمدہ ہوا حوری کی ہم ہلکی سے کہیں زیادہ ہوئے جاتی ہے۔ زمانہ سابق سے کم درجہ کے رذیل لوگ پلاس کے پتہ میں تمباکو بھر کر پیتے ہیں اور یہ مقولہ ہے۔

”تلنگی عشق میں پوچھو کنیلے تو چٹا ہے“

مگر حال کے فیشن میں کیسی عورات نانٹک کی زندیاں ولایت و فرانس کی مستورات وغیرہ میں بھی سگریٹ کا استعمال موجب بانکپن سمجھا جا رہا ہے بلکہ تصاویر میں وہ ادا بتلائی جاتی ہے اکثر اشخاص تو صاف کہہ دیتے ہیں کہ فضول عادت ہو گئی ہے مجبوری ہے۔ نا عاقبت اندیشوں کا خیال ہے کہ یہ فعل ہمارا اختیاری ہے اور اس پر ہم یہ خوبی حاوی ہیں اگرچہ کہ یہ محبت صرف اسی وقت پر منحصر ہے چونکہ ان کی

حقہ کشی کی ابتدا ہے۔ ہم یہ کہہ سکیں گے کہ آئندہ چلکر یہ اپنی
 محبت پر بہ مشکل قائم رہ سکیں گے کئی لوگ مجبوراً دوسروں کی
 تواضع کی غرض سے تمباکو کی تیاریاں مہیا رکھ کر احباب کے
 اصرار کرنے پر خود بھی بتدریج اس سے مساوات کر لیے ہیں
 غرض اس جھگڑے میں بلا قید قوم و ملت بلا تخصیص جنس و بالحاظ
 عمر و بلا تمیز فقر و غنا ہر کہ دمہ مبتلا ہے اس لیے اس بحث کو
 بجز منصف مزاج و معنی فہم اصحاب کے کلمہ تعصب کی نظر و
 دیکھیں گے اور نکتہ چینی کریں گے چونکہ اَلْحَقُّ مَعَنَا ہوا ہی
 کرتا ہے۔ اور تلخی ہی میں قایدہ ہے۔ بقول سعدیؒ۔

نصیحت کہ خالی بود از غرض چو داروئے تلخ است دفع مرض
 پھر دوست نادان بنکر کیوں میٹھی باتیں بتائیں۔ بلکہ
 دشمن و انا بہ از دوست نادان کیوں نہ ہو جائیں۔

دوست آں صاف دل کہ عیب تراہچو آئینہ رو بر گوید
 نہ کہ چوں شاتہ بانہ از زباں پس سر رقتہ مو بہو گوید

افیونی کا حقہ مشہور ہے یہ لبیا ہوا ہوتا ہے کسی افیونی کا

مقولہ ہے کہ یار و جور و دید و مگر کسی کو اپنے منہ کا حق نہ دو
 پینکی مرقع "ایک ہاتھ میں حق تھا مے ہوئے دوسرے
 ہاتھ سے منہاں منہ میں لیے ہوئے۔ آنکھیں نیم وا جھوٹے کھاتے
 ہوئے گلے چپکے ہوئے منٹ و دمنٹ کو گڑ گڑاتے ہوئے
 شوقی امراء کا سلفہ جس کے گڑ گڑی حلیم معہ سرپوش
 زنگ بد لئے والی رنجی یا بیدری سنہری روپری یا بلوریں
 یا مراد آبادی رہتی ہے۔ اس کے بچوان پر بہت سارا آخرہ
 طلا و خس و روسہ چٹا ہوتا ہے بلکہ کلا بتونی تار لپٹا رہتا ہے
 منہاں پر پھول کے ہر لے لگے رہتے ہیں حلیم پوش پر سے
 نقرئی جھمکید ارزنجیریں آویزاں رہا کرتی ہیں۔ گڑ گڑی تھالی
 میں جس پر چٹا کاڑی نیچے فرشی دھری رہتی ہے
 حقہ جو ہے حضور معلیٰ کے ہاتھ میں گویا کہ کھشاں ہونٹریا کے ہاتھ میں
 حضرت شمس الدین فیض فرماتے ہیں۔ نظم
 منہاں کو ملے ہیں ترے بوسہ ہائے لب
 ہم مر گئے جناب کا دم مار مار کے

بالا ہتمام تلخ تمباکو کا خمیرہ گورڈا کو بنوایا جاتا ہے سلگتے تک
صبر درکار اناڑی پئے تو سلفہ تو ابیکار استعمال کرنے مخصوص
پراکٹس درکار ہو ا کرتی ہے۔ ولایت میں بھی یہ مرض پھیلا
ہوا ہے۔ دنیا میں لکھاروپہ کا تمباکو مزروع و صرف ہوتا ہے
اس کے نقصانات دو قسم کے ہیں۔ طبی۔ غیر طبی۔ طلب
ہو جانے سے انسان مجبور ہو جاتا ہے۔ ایک حد تک بغیر قی
گوارا کر لیتا ہے۔ جہاں حقہ دکھا آڑ گئے بس وہیں جم گئے
بے اختیار بلا شناخت ہاتھ اس طرف مثل سائل کے دراز ہو
جاتا ہے جو ایک خفیف حرکت ہے اگر حقہ ہاتھ آگیا
آداب کر کے جلد جلد کھینچنا شروع کر دے۔ خوشی سے باتیں
گھلنے لگیں و گر شخص ثانی سے بے اعتنائی کا عمل ہوا اور
مثل بھوکے بچے کے منہاں کو پستان مادر سمجھ کر وہ چٹا رہا
یہ صاحب ہمہ تن ادھر ہی گھورا کئے جیسے جیسے گورڈا کو جلتا رہا
ویسے ویسے ادھر ان کا نفس جلا کیا رہا نہ گیا آخر پکار اٹھے
مہربان سلفہ سلگ گیا کیا آ رہا ہے تسیر وہ مہربان مشکل تمام

اپنے منہ کا نوالہ اُگل کر دنیا پڑا اور احسان جتاتے ہوئے کہ
 لیجئے سلگا کر دیا ہوں یہ جب لیے اور پئے تو جھنجلا اٹھے کلیجہ
 جل گیا دودھ دل دھواں بن کر اڑ گیا گوڑا کو سوختہ گل بن گیا تھا
 جلا کر ختم کر دئے کیا خاک کی تو صنع کئے کہہ کر منہ پلٹ لیے
 مونچھ و انگلیئیں دھواں سا کھا کر بدرنگ ہو جاتی ہیں ہر جگہ
 پچا پچ تھوکنے سے غلیظ ہوتی رہتی ہے اگر احیاً استعمال
 نہ کریں تو جمائیں انگریزائیں ستاتی ہیں زردہ کھانے والونکے
 جیڑے ذرا وقفہ ہو جائے تو کھینچنے لاگتے ہیں اس لیے
 ہر آن منہ میں لگا رہے زردہ کا پان جب تو ملے اماں وڑ
 بے تہذیبی جمائیوں کا بیمار ہے طوقان بس اس شغل میں مشغول
 رہتے ہیں پاندان سامنے رکھا ہے یا ڈبی پان سے بھری ہو
 مدر اسی ہنود بھی پان کے بے انتہا عادی ہیں مثل سبز و گو سفید
 کے اس برگ سبز کو چباتے رہتے ہیں پان کے کثرت
 استعمال سے زبان گندی ہوتی ہے اور حس ذائقہ کند البتہ
 غذا کے بعد ہضم کی تائید میں ایک دو پان کے بیڑے کھانا

واجبی ہے جو خلور میں ٹھیک نہیں۔ نظم۔

سیر خور دگر سہ در دم شود گرسنہ را اگر سنگی کم شود
 زردہ پان میں کھانے سے کثافت و رنگت ذاتو پیر
 جم جاتی ہے گندہ دہاتی ہو جاتی ہے تمباکو کا پتا ہاتھ سے
 ملکر حلیم و دمی پینے والوں کے جلد میں اس کی بوسرا میت
 کر جانے سے جو چیز وہ چھوئیں اس میں تمباکو کی بو اثر نمودار
 کرتی ہے۔ حضرت سعدیؒ فرماتے ہیں۔

گل خوشبوئے در حمام روزے رسید از دست محبوبے بدستم
 بد و گفتم کہ مشکى یا عیبرى کہ از بوئے دلاویز تو مستم
 بگفتا من گل ناچیز بودم ولیکن مدتے با گل نشستم
 جمال ہم نشین در من اثر کرد و گر نہ من یہاں خاکم کہ ہستم
 دوسرے کے ساتھ کا تھوک لگا ہوا منہاں لوگ اپنے

گال پر پونچکر استعمال کرتے ہیں جس میں ایک نوع کی کراہت
 رکھتی ہے۔ گو کثرتِ رواج و عادت کی وجہ سے اس کا
 خیال نہ کریں اسی علت کی وجہ سے میاچیں جلا کر پھیکدینے سے

کئی وقت مکانات کو ٹھہیں چوبنی کی منڈئیں تھیں منڈوے
 میگزس جہاز ریلوے ویاگنس گھاس کی گریں رمنے جھوٹیں
 جنگلات دکانات عمارات حیوانات انسانات روئی کی گزیں
 وغیرہ جیکر خاکستر بن گئے۔ قدیم مشاہیر سے ایک خائف
 ڈاکٹر بلدہ میں حقہ کے عادی تھے جن کا ملازم انیونی واحد تھا
 خاں صاحب تنکیہ سے ٹیکہ لگائے بیٹھے ہوئے آدمی کو چلم
 بدلنے فرمایا چونکہ وہ شب کا وقت تھا اور حقہ کا سایا
 دیوار پر چراغ کی روشنی میں دکھائی دے رہا تھا تو کمرے
 انیون کی لہر میں سلفہ کی آگٹ بھری چلم اسی دیواری سایہ پر
 لاچھوڑ دی آگٹ منتشر فرشت پر ہو گئی کچھ خاں صاحب کی
 زینین پر چرکہ دی باقی فرشت و لباس کی خیرلی خاں صاحب
 گھر اکراٹھ بھاگے کہ ظالم نے تمام جلا دیا انگڑ کہ پر بھی داغ
 آگئے تبا کو کے طیبی کو رمضان شریف میں مصیبت کا سنا ہوا
 لَا يَخْلَفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وَسَعَهَا فرمان باری ہے۔ اور
 ”تاخیر السحور“ ارشاد رسول نامتناہی ہے جس کی نعمت میں اس

علت سے کوتاہی ہے۔ بہت اول وقت سحر کرنی ہوتی ہے
 تاکہ کافی مدت حقہ بیڑی زدہ پان و تاس کے لیے میسر ہو سکے
 گویا طلب نے غذا پر بھی اس کو مقدم رکھا جس سے بجز انحطاط
 کے اور کوئی مفاد نہیں۔ ریل میں اس کے عادی لوگ اوپر کا
 طبقہ دھواں دھار نیچے سطح گاڑی کی جلی ہوئی کاریوں بقیہ
 چرٹ کے ٹکڑوں سے خس و خاشاک و رمیانی درپچوں سے
 تھوکت تھوکت کر دوسروں پر ہوا کی زد سے افشار کرتے ہیں۔
 حالانکہ ڈوناٹ اسپٹ یعنی ٹمٹ تھوکتے کی تختی کمپنی نے
 لکھ رکھی ہے بلکہ ولایت میں جہاں تمدن و تہذیب نے
 سہولت دی ہے وہاں اسمو کرس و مان اسمو کرس ٹرین
 لکھکر ہر فریق کے لیے گاڑیوں کا علیحدہ علیحدہ انتظام کر دیا گیا ہے
 تاکہ کسی کو تکلیف نہ ہونے پائے۔ سلیم الطبع غیر عادی کا لحاظ رکھکر
 ان سے معافی چاہکر تھوڑے فاصلہ سے اپنی طلب پوری
 کرتے ہیں۔ علم ادب و شائستگی سے بے بہرہ اٹے صوفی نشکے
 منہ پر دھواں چھوڑتے ہیں کہ آپ بھی لیجئے غرض سٹران سے

ناک میں دم کرتے ہیں جہاز اور مائن کروہین کی ٹانگیں اور
 باروت وغیرہ کے میگزین کے ہاں بڑی احتیاطین ہیں نوٹس
 لگی رکھی ہے۔ لب کے بال نہ کترانے والے حضرات کے
 بعض وقت سگریٹ قریب الختم ہونے پر سلگانے سے بھپکی
 لاگ کر قصّ الشارب خود بخود دہوا ہے۔ ایک سیول جج صاحب
 سگریٹ ہاتھ میں لیے ہوئے مجھ سے ملاقات کی شیک ہیا نڈ
 (مصافحہ) کرتے وقت میری انگلی کو چرکا لاگا اگرچہ کہ یہ اُنکا
 عمدّاً فعل نہ تھا اور مجھ سے بے احتیاطی کا دہوکا ہو بعض وقت
 چرٹ یا سگریٹ سے خوبصورت پالشڈ ٹیبل کے کنارے پر
 داغ آگیا معیوب ہو گیا۔ پرواہ نہیں کہہ کر چپ ہو گئے۔ کچھ
 ہر مقام پر ایش پاٹ "تو مہیا نہیں رکھا ہے زردہ اور
 افیون کی ڈبی اکثر مستورات کے پاندان میں رکھی رہتی ہے
 اس سے بہترے حادثے وقوع پذیر ہو ا کرتے ہیں اور کمسن
 بچے ہلکان ہوتے ہیں۔ ازاں قبیل یہ بھی دیکھا گیا سپاری کے
 ٹکڑے لیے سمجھ معصوم بچے کھا گئے اور وہ تنہا کی راہ میں

پھنس گئے اس کی احتیاط لازمی ہے۔ کچھ ہو کہ بڑا لیٹ ہوئے
خصوصاً چت حالت میں کوئی نئے ہرگز متھ میں نہ رکھیں اور
سخت گول اشیاء تو بھوکے سے بھی متھ میں لیٹ کر نہ رکھیں۔

طبی مصرت

از کتاب طب مولفہ گیار ڈوہیلیائی
تباکو کے پتے میں دو جوہر ہیں ایک نکوٹین دوسرا
تکوٹامین اس جوہر کا عمل انسان پر اگرچہ گرین استعمال کریں
حسب ذیل ہوگا۔ مولد تلف متلی پیدا کنندہ مقیتی مسہل جلن
حلق و معدہ میں برد اطراف منض کمزور جلد جلد چلتی ہے بے انتہا
عضلاتی ضعف دقت تنفس کمی حواس بعض وقت تشنج ایک
خوراک سے ۳ منٹ میں موت ہو سکتی ہے مگر انسان
و حیوان میں ٹالرسس یعنی قوت دفعیہ عادت سے پیدا
ہوتی ہے خارج شدہ خون کے تازہ روؤں کو پھوڑ دیتا ہے
مگر زندہ خون پر ایسا عمل نہیں تاہم ایک حد تک خرابی

ضرور پیدا کر دیتا ہے اس کا عمل و گیل عصب اور ویو موٹار
 گیا نلگیا پر کچھ ایسا ہوتا ہے کہ پہلے تنفس دھیمی ہو کر بلڈ پر
 بشر زیادہ ہوتا ہے مگر بہت جلد تنفس کمزور بے ترتیب سرعت
 رفتار پیدا کرتی ہے تنفس تیز و گہرا ہو کر بالآخر عضلات
 متحرک کنندہ تنفس مفلوج ہو کر فعل تنفس موقوف ہو جاتا ہے اور موت تنفس کے
 موقوفی سے واقع ہوتی ہے۔ بڑے خوراکوں سے دماغی
 اعلیٰ افعال لپٹ ہو جاتے ہیں اور جو اسی سے مسموم ہو چکے
 ایک منٹ میں بیہوشی طاری ہوتی ہے تنہا کی تحریک
 ہونے سے آدمی اور مینڈک میں تشنجی دورہ دیکھا گیا آخر کا
 موٹر نروس کا فعل منقود ہوتا ہے۔ آنکھ میں داخلی و خارجی
 استعمال سے مختلف عمل سکڑنا پھیلنا پتلی کا پایا گیا۔ سکرٹیری
 گلائڈ رطوبت پیدا کنندہ غدودوں پر اس کا عمل اولاً محرک
 بعدہ پست کنندہ ہے یہ زہر شش و گردہ کے ذریعہ جسم سے
 خارج ہوتا ہے مگر یار لوگ بیچارے شش و گردوں کو مہلت
 کب دیتے ہیں۔ ایک سکرٹ وغیرہ ختم ہوتے ہی دوسرا

دھریلتے ہیں۔ پس پے درپے اسی مشغلہ میں رہتے ہیں۔

لگانہ رہنے دے جھگڑے کو یا رتو باقی

رُکے نہ ہاتھ ابھی ہے رگڑ گلو باقی

دل پر اس کا اثر لپٹ کتدہ قلب کا رو یا کٹ

ڈپر لپیٹ ہے کثرت استعمال سے دھواں شش کی راہ

خون میں شامل ہو کر سمی مادہ سے اختلاج قلب دھڑکے

خفقان پیدا کرتا ہے (نیت بیماری جو بیماری دل) اس لیے

تمباکو سے پرہیز مناسب ہے۔

نگس کو تم نہ جانے دوچمن میں کہ ناحق خون پروانہ کریگی

سما ہو گا

کا سامعہ ہے۔

ایک شخص کے منہ کا حقہ یا پیپ دوسرا استعمال کر نیسے

امراض متعدی سرایت کرنے کا احتمال لگا رہتا ہے۔ اور

پیپ کے دباؤ و رگڑ سے بعض مرتبہ لب کی منحوس رسولی

اپنی کھٹی لیو ما ہو جایا کرتی ہے۔ منہ میں بدبو بسی رہتی ہے

بعضوں کو افطار کے بعد ہی حقہ پینے سے چکر آگیا خلو میں جلد اثر

ہوتا ہے۔ ایک مریض مسمیٰ سائیبا پیشہ گادر سکنہ یادگیر معمر ۴۵ سالہ رحیم شفا خانہ یادگیر سرکار عالی ۱۹۸۵ء میرے مطب میں آیا تھا۔ اس کا بیان ہے کہ اس نے سو کے کی چلم بھر کے منہ سے کھینچا چکر آ کے منہ کے بل گر پڑا معاینہ سے اس کے ہونٹ کچلے گئے تھے اور دانتوں کو صدمہ پہنچا تھا صدر شفا خانہ ضلع گلبرگ شریف کا نمبر روزانہ (۳۵) اوٹ پشینٹ رحیم نمبر سالانہ (۱۰۰۰۷) مسمیٰ ابراہیم صاحب مرد معمر ۴۴ سالہ سگار پینے کے لیے میاچس سلگائے سے جلتا ہوا پاڑیکل ذرہ اڑ کر قرینہ میں عین وسط پتلی پر گر ا جا کر السر کر دیا بنیائی میں تفرقہ ہو گیا۔ تمثیلا رسالہ ٹھہرا پوٹاک نوٹس مسمیٰ سالہ ۱۹۸۷ء نمبر اصفیہ (۱۰) والیوم ۸ میں یہ حوالہ کلینکس آف جان مرنی میم۔ ڈی اکٹوبر ۱۹۸۷ء کا واقعہ رقمطراز ہے کہ ڈاکٹر مذکور نے دو انٹرسٹنگ کیس مرض آشاک کے تاریخ بالامیں رجوع ہونا ظاہر کیا۔ ایک انجینیئر جس نے اپنے آشکی فائرمیان کی پیپ پینے سے وسط زبان پر شانکر

یعنے ٹانگی پیدا کر لیا۔ بڑے مرے کی بات ہے کہ زبان اعلیٰ سے
 مرض اسفل کا ذائقہ چکھا۔ فارسی آتشک اردو چنگاری عربی میں
 جمرہ کہتے ہیں۔ فارمیان یعنی آگ والے سردیہ پیپ چنگاری
 اڑ کر ایک دم سے انجینیر صاحب کی زبان جلادی جسم میں
 آتشک کی آگ پھونک دی۔ دمی نے ایک دم سے ہدم
 بنا دیا۔ دوسرا ایک ڈاکٹر کے انگلی کی پشت پر رگڑا تھا
 وہاں کی جلد غیر صحیح تھی اس نے بلا دستا نے کے کسی متاثرہ
 مریض کا امتحان کیا اس کو بھی یہی مرض منتقل ہوا علاوہ ازیں
 کثرت استعمال تباکو سے آنکھ کا یگاڑ بصارت کی حیرابی
 ہو جاتی ہے اور مرض ٹبا کو امیلیوپیا پیدا ہوتا ہے از کتاب
 امراض العین مولفہ ٹلشپ۔ یہ مقابل سگریٹ سگار پیپ
 چرٹ بٹری دمی وغیرہ کے حقہ میں ایک درجہ سمیت کم ہوگی
 اس لیے کہ پانی کا واسطہ ہے جس میں بعض زہریلے مادے
 پانی میں سے گزرتے وقت محلول ہو رہتے ہیں اور کچھ حصے
 سمی بدنالی و پیچوانی تلیوں میں بہ طور کثافت منجمد ہو رہتے ہیں

امریکن تمباکو میں جو ہر نکوٹین نامعلوم سا رہتا ہے بعض کمپنی کے
 میکرس مکر سے کوئی نشتی اشیاء ملا کر سگریٹ فروخت
 کرتے ہیں و ایسے سگریٹ چندے مسلسل استعمال ہو نیکے بعد
 بغیر اسی کو استعمال کئے کے تشفی ہوتی نہ پھر اس کو چھوڑ سکتے
 نہ ملے تو مرے اس کے علاوہ برگ تمباکو یہ شرکت برگ
 گانجہ و یا سادہ مرض ضیق النفس دمہ کے دورہ کی حالت میں
 استعمال کرنے سے یعنی پینے سے آستہا سگریٹ کے ایک
 حد تک انٹریا زماؤک یعنی دافع تشنج عمل کرتا ہے شیش کے
 ہوائی تالیوں کی اینٹاؤٹ کم کر دیکر ان کے اندرونی
 قطر کو کشادہ کئے دیتا ہے اور ناس کے ذریعہ عمل عطس
 چھینک ظاہر کرتا ہے۔ معدہ و قلب پر مسکن عمل مگر اس
 خوراک سے بعضوں میں سمیٹ ظاہر کرتا ہے۔ اخبار وکیل
 منظر ہے کہ ۱۲۹ء میں صرف ہندوستان سے (۷۰۰۰۰۰۰)
 ستر لاکھ روپیہ کے سگریٹ آگ کے نذر ہوئے اور روپیہ
 ولایت کے نذر ماوراس کے دیسی تمباکو جو یہیں مزروع

و مستعمل ہوتا ہے اس کا تو حد و حصر نہیں۔ غرض بے انتہا رقم
 اس بے فائدہ بلکہ مضرت وہ شے میں صرف ہو رہی ہے۔
 کیونکہ یہ فعل نہ دینی ہے نہ دنیوی نہ اس سے حیم کو فائدہ
 نہ کسی قسم کا حظ نفس اس لیے اسراف میں داخل ہے یہ شغل
 نہ ہمارے مخیر صادق و نہ صحابہ کرام و نہ ائمہ اطہار و نہ پیشوایان
 دین و نہ باخبر و باعمل ڈاکٹر کسی نے بھی اختیار نہ فرمایا اس لیے
 عبت ہے چونکہ اس کی طلب مقدس مجالسوں و بزرگوں
 و اعلیٰ حکاموں کے روبرو ادباً پوری نہیں کی جاتی یہ خود اسکی
 برائی اور مکروہ ہونے کی دلیل ہے۔ قول لقمان حکیم
 (س)، ادب از کہ آموختی (ج)، از یے ادباں۔ میں نے
 اکثر کلب اور سوسائٹیوں میں یہ دیکھا ہے کہ عہدہ داروں کے
 ملازم آسرے میں کسی جانب بٹری چلم وغیرہ جب کبھی پتے ہیں
 اگر ہوا کا رخ اس طرف رہے تو متیا کو کے دھوئیں کی بو
 ان کے مشام تک آجایا کرتی ہے بس فوراً ہی یہ فعل در آتش
 ہو کر ڈانٹ دیتے ہیں کہ اس گدھے کو ادھر سے نکال دو

حالانکہ خود اس طرف اسی شغل میں مشغول ہیں۔ صرف تمباکو کی تیاری میں نسبتاً سہی ریا رٹی و انفیہ ریا رٹی کا تفاوت اس قدر کراہیت آمیز و ناگوار ہوا کہ تاب نہ آسکی جائے غور و انصاف ہے کہ صوفی منش جسے اس شے کا مس تک نہ ہوا بھیں کس قدر تکلیف نہ ہوتی ہوگی جبکہ مسٹر ولیوں کی موجودگی میں بلا لحاظ احدے اپنی طلب پوری کیا کرتے ہیں تمباکو کی مداومت سے زبان کے درم کی بیماری ہوتی ہے اسکول آف ملٹھ کتاب انگریزی کے فصل ستم صفحہ ۲۳۷ میں ڈاکٹر الفرڈ بی آلن ٹیم ڈی اور ٹیم لیس ورٹھ آلن ٹیم نے تمباکو کی عادت پر جو فزیالوجیکی بحث فرمائی ہے حسب ذیل درج کی جاتی ہے۔

The smoking habit physiologically considered.

تمباکو کی عادت برطانیہ عظمیٰ میں بہ کثرت ہے یہ قوم تخمیناً (۲۵۰۰۰۰۰۰) پونڈ دو کڑ پچاس لاکھ پونڈ یعنی ڈہائی کروڑ

پونڈ اس کے لیے صرف کر رہی ہے۔ اس طلب کی کیا خاصیت ہے جس کے لیے ہماری روزانہ روٹی کے مقابل کا صرفہ ہے۔ کیا تمباکو سے فطرتی مانگ و ضروریات کی تکمیل ہوتی ہے؟ آیا اس کا طالب اس کے استعمال سے مستمتع ہو سکتا ہے یا اس کے لیے یہ مضرت دہ ہے؟ اگر ایسا ہے تو کس طریق سے یہ چند ایسے سوالات ہیں جنہیں ہم صفحہات ذیل میں حل کر نیکی کوشش کریں گے۔

تمباکو علم نباتات یعنی باغی کے سببی سولانی اے ٹی خاندان میں شامل ہے پس اس درخت کا تیار کردہ پتہ تمباکو کہلاتا ہے۔

تمباکو کے دھوئیں کے اجزاء

Composition of tobacco smoke.

(۱) پرسگٹ ایسڈ ایک سخت ترین مہلک زہر (۲)

کاربانک ایسڈ گیس پانچ حصے فی صدی (۳) ایک روغنی

مادہ اس قدر زہر ملا کہ جس کا ایک قطرہ اگر سانپ کے زبان پر

ٹمکائیں فوری ہلاکت کر دے (۴) جو ہر ٹکوتین ستم قاتل پہ گرین
ایک کا دسواں حصہ ایک زبردست کتے کو مار ڈالنے کا تھی،
یہ اجزاء یہ شمول خفیف حصہ سلفیور میڈ ہیڈروجن اور دوسری
مصنعت رسان ہواؤں اور نامعلوم ساحصہ کاربان و کچھ
مقدار پانی یہ حیثیت بخاریہ سب ملکر کیا دی مرکب لینے
تبنا کو کا دھواں بنتا ہے جس کے لیے صرف گریٹ برٹن میں
سالانہ ڈہائی کروڑ پونڈ کا صرفہ ہو رہا ہے۔

تاریخ

When smoking was introduced.

کب سے تمباکو کشتی کا رواج ہے

استعمال تمباکو یورپ میں چار صدی قبل ازیں مروج ہوا
مگر ایک صدی پیش ازیں سر والسٹر المی نے اس رواج کو
عام کر دیا۔ چین فی کاٹ پور چینگیز نے فرانس میں اس کو

پھیلا دیا اور اس کے موثر جوہر ٹکومین کو اپنے نام سے نامزد کیا۔
 شاہانِ سلف جیسے شاہِ ایران۔ زار روس ہمیں اول
 انگلینڈ کا پوپ ہشتم۔ اربن شہر اٹالی ان تمام نے حقارت کی
 نظروں سے اس کو دیکھا کئے اس کے علاوہ تمباکو استعمال
 کرنے والوں کے لیے سخت سزائیں معین کی گئیں جس کی
 خلاف ورزی میں بہتوں کو سزائے تازیانہ اور کئی ایک کی
 ناکیں کٹوا دی گئیں۔ حتیٰ کہ سزائے موت کی تحویل دوا می
 تمباکو کشوں کو دلائی گئی۔ اخلاقانہ بغیعتیں کی گئیں صد ہا کتب
 اس کی برائی میں لکھے گئے تاکہ یہ خلاف فطرت مصرت
 وہ عادت چھوڑ دی جائے بریں ہم اس کی خیانت روز افزوں
 رہی کیا یہ شاہِ ہمیں اولیٰ کا مقولہ درست نہیں جیسا کہ اُس نے کہا۔
 ”جو شخص تمباکو استعمال کرے وہ اس کو نہ چھوڑ سکے“
 اور کون اس کے تصفیہ کا انکار کر سکتا ہے۔ جو کہ اس کا
 مقولہ ہے کہ۔ اس کی عادت نظریں مکروہ، ناک میں متنفر
 دماغ میں مصرت رساں شش کے لیے خطرناک اور سیاہ

متفنن دھویں مثل دوزخ کے اس غار کے کہ جس کی انتہا نہیں

تبناکو کی ہر دلعزیزی

Popularity of tobacco accounted for

باوجود ان تمامی موانعات کے تبناکو ترقی کے ساتھ

مقبول خاص و عام اس وقت تک ہو رہا ہے۔ ساری
مہذب دنیا اس کے قدم نہیں چھوڑتی تبناکو مثل افیون کے
مخدرات سے ہے اس کا عمل یا مخصوص اعصاب و دماغ
پر ہے جو ایک مغالطہ وہ دوا ہے جس کے استعمال سے

ایک مصنوعی عارضی بے اصل قرحت و راحت محسوس
ہوتی ہے اکثر یہ تکان کو رفع کرتے معلوم دیتا ہے جو فی الحقیقت
اندر کے اندر اعصابی قوت کو زایل کر دے کر بالآخر طلبی کو

تباہ کر دیتا ہے بعض دفع یہ محرک دماغ کا اثر بتلاتا ہے
مگر اس کے بعد ہی ایک پستی سی طاری ہو جا کر دوبارہ استعمال
کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ غرض اسی طرح سے زیادتی طلب کا

میلان ہوتے جاتا ہے۔ عجیب و غریب جادو اثری تمباکو کی جو کہ اس کے ترک کرنے کے مانع ہے یہ خود اس کی بُرائی کی دلیل ہے۔

تمباکو کا اثر ہونہاروں پر

Effect of tobacco on the young.

ہونہاروں کے لیے تمباکو تباہ کن تسلیم کیا گیا ہے۔ ان کے غیر مکمل آلات کی تکمیل کا مزاحم رہتا ہے۔ ان کے ذہن حلقہ دل و شمس کو کمزور کرتا ہے اور کئی طرح سے ان کے فطرتی تخلیق میں تفرقہ پزیر رہتا ہے مگر والدین یقیناً ایسے خطرناک اثرات سگریٹ و بٹیری وغیرہ کی طلب سے بچوں کو تنبیہ نہیں کرتے یا انہیں اس بُرے کام سے نہیں روکتے جیسا کہ ڈاکٹر اے کنتنٹن فریش مدارس سیان فرانسس کو مدرسو کے طلباء کے متعلق تحریر کرتے ہیں کہ تمباکو کا استعمال اولاً سارے قوائے ذہنی کو کندہ کئے دیتا ہے اس کا عمل حواس پر کمزور کندہ ہے اعصاب میں پہلے تو تیزی پیدا کرتا ہے بعدہ

سستی بپا کرتا اس طریق سے لڑکوں میں دق نمودار کرتا اور ان کے دل پھلادیتا ہے یعنی ڈیلٹیشن آف دی ہارٹ اور انہیں پاگل خانے بھیجا دیتا ہے بسا اوقات مجھ کو لڑکوں کے قلب کا علاج کرنے طلب کئے منجملہ دس کے نو لڑکوں میں مرض اختلاج قلب یہ باعث استعمال سگریٹ پایا گیا۔ میں نے زکی لڑکے غیبی اور ہانسٹ طلباء بھدے ہوتے ہوئے اس عادت سے پایا ہے۔ تمباکو کا اثر جوان انسان پر بھی مضرت بخش ہے جو کہ از روئے طب مانا گیا ہے۔ ڈاکٹرین۔ لیس ویوس پروفیسر آف دی پرائکٹس آف میڈیسن نارٹھ ویسٹرن یونیورسٹی چگاگو، اصولاً یہ استفسار کرتے ہیں کہ۔

”تمباکو کی کیا ضرورت ہے“

What need of tobacco

بلحاظ افعال آلات حسی انسان میں قبل از بلوغ کن چیزوں کی ضرورت داعی رہا کرتی ہے جو کہ بعد بلوغ نہیں ہے

جسم نامی میں بلا قید عمر ترمیم یافتگی ہو ا کرتی ہے۔ پس ایسے نشیات مخدرات سمی جیسے تمباکو و شراب کا استعمال تکمیل اغراض افعال بالائیں باعث انحطاط ہو کر غیر مکمل رکھتا ہے اس لیے ہر حصہ عمر میں ایسی تفرقہ پرداز اشیاء کا استعمال کیا ٹرکین کیا جوانی کیا بڑھاپا۔ ٹشوڈیجینریشن یافتگی کی رومی حالت کئے ہوئے سب زوال عمر قبل از وقت متصور۔ اس سلسلہ کے اثبات میں کیا کسی ملک کا تختہ حیات و ممات تائید دہ نہیں ہے بلکہ تناسخ بمیہ کمپنیاں جان و تجارت چشم دید روزانہ تمامی اقوام انسانی اس کے بدیہی ثبوت کے موید ہیں۔

مسکن عمل متبک کوکشی

Soothing effects of smoking.

اس کے متعلق ڈاکٹر ڈیوس کی تحریر ہے کہ صنف دماغ کثرت کار کی وجہ جو عاید ہوتا ہے اس کی تلافی صرف آرام عمدہ غذا تازہ ہوا سے ہوتی ہے پس یہ چیزیں ہم پہنچانے سے

رفع تکان ہو جا کر پھر آدمی کام کرنے مستعد ہو رہے گا مگر شراب و مہتا کو بعض تکان دور کرنے والی اشیاء بھرتی کرنے کے فقط حس اجزائے اعصابی دماغ گھٹاتے ہیں جو کہ مستقر ہوش و حواس انسانی ہے اور اس طرح سے تھوڑے عرصہ کے لیے تھکاوٹ سے اس کو بے خیر رکھتے ہیں جبکہ یہ عارضی اثر چلا جاتا ہے بجائے تازہ دم کام کرنے کا مادہ ہونے کے وہ اول سے بھی زیادہ پست اور سست بن جا کر شراب کے دوسرے دور یا دوسرے چٹے کے طالب بن بیٹھتے ہیں پس اس ڈھنگ سے مسلسل تکان دماغی و طلب کا یکے بعد دیگرے سلسلہ جاری رہتا ہے۔ یہ کوئی اصلی ضروری فطرتی مانگ نہیں ہے بلکہ مصنوعی غیر معمولی طلب ہے جو کہ اسباب متذکرہ بالا سے پیدا ہوتی ہے جس کا ترک کرنا خود ایک قانونی پر اثر دوا ہے۔

خون میں تبدلات و تغیرات

Disturbances in the blood.

سرنجی من وارڈر چرٹن لف۔ آر۔ یس نے اس کی تحقیق کی کہ فوری تیز خون کے سرخ رُوں میں ایسا پایا گیا کہ وے گول وضع بدل کر مبضیادی لابی جن کے کنارے غیر ہموار اور بجائے ملے رہنے کے پر اگندہ منتشر رہتے ہیں جس سے عضلاتی اور دماغی صنف کا اظہار ہوتا ہے۔

مشتبہ فرحت

A doubtful pleasure.

اورڈاکٹر مذکور الصدر یہ بھی رائے دیتے ہیں کہ تمباکو کی عادت کسی طریق پر نہ رکھنی مناسب ہے۔ لو فرضنا ہو بھی جائے تو بالکل یہ ترک کر دینا التب ہے ہو نہار خصوصاً اس کے عادی نہ ہونا چاہئے اس سے ایک قسم کی کاذب فرحت نمود ہوتی جو یقیناً سزا ہے۔ سرنجمن براڈوی فریشن ملکہ وکٹوریہ اپنے تجارب و معلومات استعمال تمباکو کے متعلق یہ تحریر کر رکھا ہے کہ اس کے اثرات مختلف ہیں اور یہ اختلاف قوی و طرز معاشر

وغیرہ کی وجہ ہونا بتلایا ہے مگر میرے معلومات اس امر کا
تبیقن دلاتے ہیں کہ ایسے شاذ و نادر ہی ہوں گے جو کہ اس کے
کم و بیش اثرات سے موثر نہیں ہوتے۔

عمل تمباکو پر قلب

Action of tobacco on the heart.

وہی ڈاکٹر متذکرہ بالا نے دوسرے موقع پر کہا کہ تمباکو
فعل قلب و شرائین پر شدت سے عمل کرتا ہے۔ نبض کو ضعیف
کامیتی ہوتی قریب المرگ جیسے کرتا ہے۔ سر لاڈر بنٹن۔ ایم۔
ڈی کنسلٹنگ فزیشن سینٹ برحقامیوز ہاسپٹل کے رقمطراز ہیں کہ
منجملہ چپہ پینے کی دیگر خرابیوں کے ایک معمولی مرض کرانک
فیرنجائی لس ہے۔ لیکن سوزش و خراش حلق و کھالسنی اور گلا
بیٹھا ہوا رہنا بعض وقت خراش کا زبان تک اثر ہو جاتا ہے
ضعف بصارت ٹوبیا کو امبلیوپیا رعشہ اعصابی و چکر یہ تمام
اکثر کر کے تمباکو کے استعمال کے نتائج ہیں اس امر کا تصدیق کہ

کہاں تک بالراست اس کے اثرات اعصاب پر اور کس حد تک خون کے تبدلات سے ہوا کرتے ہیں ایک مشکل امر ہے گردش خون پر اس کا بہت کچھ اثر ہو کر بہ مقام قلب ورد و صر کا ہونا ایک معمولی نتیجہ ہے اور بعض وقت تو اس شدت کا درد مبتزلہ انجینا پکٹورس کے ہو جاتا ہے۔

سودہ منعی کا امرکافی سبب

A possible cause of Dyspepsia.

ڈاکٹر جے۔ سیج کلاگ مہتمم بیٹل کریک سیانی ٹیرم نے بہت سارے کہنے ڈسپینشیا والے مریضوں میں ”سبب مرض“ تمباکو کشی پایا ہے جن میں کوئی دوا اثر نہ کر سکی جب تک کہ تمباکو کی عادت ترک نہ کی۔ آنکھیں سب سے پہلے آتے ہیں جن پر تمباکو اثر ڈالتا ہے بچے تمباکو کشوں میں شاذ و نادر ہی کی بنیائی درست ہوگی تلاش سے یہ بھی علم ہوا کہ تمباکو کے بڑے کارخانوں کے کارپرداز وغیرہ ہمیشہ یکساں خرابی بھارتیں

میتلا رہتے ہیں۔ ڈاکٹر ڈرڈیل درج کرتے ہیں کہ انھوں نے رائل لندن اسپتال میں ایک ہی ہفتہ میں دو مریض بالکل اندھے تمباکو کی وجہ سے معمران اندرون سی سال دیکھے۔ ٹوبیا کو ہارٹ ایک مشہور مریض ہے اور یہی سبب ہزار ہا کروٹوں کے خارج کردینے کا اسپینش امریکن اور جنوب شمالی آفریقہ کے جنگ میں ہوا ہے۔

بافت کی اتبری

Degeneration of tissue.

اگرچہ تمباکو کا اثر معدہ جگر گردے شش و خلق وغیرہ کم و بیش ہوا کرتا ہے مگر شاید اس کا قوی مضر رساں عمل تمامی جسم کی بافت کے ذرات کو ادنیٰ درجہ میں منتقل کرنا ہے یعنی ”ڈیجینریشن آف ٹیسس“ آف دی ہول باڈی“ اس سبب سے امراض کلیہ برائیں ڈیزیز سرطان وغیرہ کو راستہ دیتا ہے۔ یہ اکثر دیکھا گیا کہ بچے تمباکو کش امراض لاحقہ سے بہت کم

جانبرہو کرتے ہیں اس لیے کہ ان کا جسم تمباکو کے زہر سے مسموم ہے اور یہ کثرت زہر نکوٹین خون میں محلول و سرایت کئے ہوئے ہے اس لیے ایونکو دوا کچھ بھی اثر نہیں کرتی ۔ جراح ڈاکٹر ایسے اشخاص کے جسم پر عمل جراحی کرنے شکستہ و خوف کرتے ہیں۔ انہیں معلوم ہے کہ ایوں کا قلب ضعیف و نکما ہو ا کرتا ہے اور قوی کمزور اگر زخم مندمل بھی ہو تو بدیر ہوگا۔

کیا دماغی کام میں استعمال تمباکو مدد دیتا ہے،

Does smoking aid in mental work.

بعض اوقات اس قسم کی بحثیں ہوتی ہیں کہ تمباکو دماغی کام میں ایک قسم کا موید ہے۔ مگر حقیقت میں یہ بات لیے ثبات ہے قریب نصف صدی کے پیشتر شہنشاہ فرانس نپولین سوم اس بات کا علم ہونے پر کہ فرانس کے پالی ٹیکنک اسکول کے طلباء امتحان کامیاب نہ ہوئے اس کے استعمال کی موقوفی کا فوری حکم جاری کرادیا اور اس زمانہ میں ذریعہ تعلیمات

اسی بناء پر تمباکو پینے کی ممانعت کی تمام مدارس میں عام
 متادہی کرا دی۔ جدید آزمائشات عام مدارس و یونیورسٹیز
 دارالعلوم امریکیہ کے اس امر کا اظہار کر رہے ہیں کہ یہ مقابل
 تمباکو پینے والوں کے نہ استعمال کرنے والے صوفی منش
 اعلیٰ درجہ کی قابلیت تعلیمی حاصل کر رہے ہیں جس سے یہ
 ثابت ہو رہا ہے کہ یہ عوض مدد کے تمباکو ہر دماغی کام میں
 بیٹے یا بچھے رکھتا ہے۔

تمباکو نوشی ممنوع گردانی گئی ہے طاقت ور پہلوانوں سے

Smoking avoided by athletes.

بیشک یہ عام سہمہ ہے کہ تمباکو کا استعمال طاقت ور
 حیوانی ورزش کرنے والوں کے لیے ٹھیک نہیں جو ایسے
 امور میں اعلیٰ رہا چاہتا ہے وہ ہرگز اس کی خواہش نہ کریں تاکہ تمباکو
 کش کو آپ شہوٹ پر ایسا اعلیٰ سیکسٹ یا کشتی چلانے والا یا بڑی منزل
 چلنے والوں میں ہرگز نہ پاؤ گے و نہ نامی کشتی لڑنے والوں میں،

یانا درس کس کے کرتب سازوں میں۔ غرض کہیں پتہ نہ ملے گا۔
 چند سال کے قبل ڈاکٹر جے ڈبلیو سی ورپر دفینر آف فزیکل کلچر
 ایل یونیورسٹی نے متعدد آزمائشوں سے یہ بات پائی کہ تمباکو
 نہ پینے والے طلباء نے بہ مقابل پینے والوں کے بدرجہا تیار جسم
 میں کیا باعتبارلینڈی قاسم ۲۴ فی صدی اور فرخی وکٹادگی
 سینہ میں ۷۷ فی صدی ترقی حاصل کی۔

”اشخاصِ نل نے چٹاپیا ہی نہیں“

Men who have not smoked.

جبکہ تمباکو کا استعمال پوجہ اس کے مغالطہ وہ جادو اثری
 انتہا درجہ کی ہر دلعزیزی حاصل کیا ہے اس کا معلوم کرنا مناسب
 کہ ایک بڑا اگر وہ اعلیٰ درجہ کے لوگوں کا ایسے غلام بنانیوالی
 عادت کا مرتکب نہیں ہوا ہے ان کے اسماء گرامی کے ساتھ
 کوئی تعلق اس بودار پتہ سے نہیں لگایا جاسکتا۔

ہیومرور گل ڈینیٹ چاسر اور شیکسپیر پیارے خیالات

پیاری زبانوں میں اپنے ذہنوں اور دلوں کو مخدر راقی سستی
 بلاغبار آلود کئے کے لکھا۔ سر اسحاق نیوٹن نے جبکہ چٹا پینے
 اصرار کیا گیا کس شرافت سے جواب دیا کہ میں خواہ مخواہ
 ایسی ضرورت پیدا کرنا نہیں چاہتا۔ گلاڈ اسٹون اور مالسبرگ
 چٹا پینے والوں میں نہ تھے منجملہ اور وجوہات کے ایک
 وجہ ان کے درازی عمر کی یہ بھی تھی ان کا دل و دماغ تیز و
 چالاک تھا اور آخر عمر تک قوائے حسی خاص حالت میں
 رہے۔ حال کے زندہ اشخاص میں لارڈ آربٹس رائٹ آئرلینڈ
 آرٹھر بالفور۔

سر جیمز ککس بیچ۔ اور مارکویس آف لیانسڈون تبا کو
 نہ پینے والوں کی بہترین نظیر ہیں۔ علی ہذا تھیوڈور روزولٹ
 ناصح طاقت ور زندگی روزولٹ کے مشہور و معروف
 پیشرو و صدر نشینی کی کرسی کے مستمیان و اشنگٹن جافرسن
 اور لتکان بھی چٹا نہ پینے والوں میں تھے۔ بنجمن۔ فرانکلن
 امریکن نے کبھی چٹا نہ پیا۔

بعض مشہور فدا میاں جٹیا

Some illustrious victims.

جنرل گرانٹ جو کہ چٹے کا عاشق تھا اور مرض اسموکرس
کیا سسر سے وفات پایا۔ شہنشاہ جرمنی فریڈرک والد قیصر
حال یہ کثرت چٹے کے عادی ہیں جنہیں کثرت کی وجہ
شکوہ حلق لے تباہ کر دیا۔ کارلائل تمباکو کا غلام تھا ہمیشہ
اس کی غلامی سے شاکسی بالآخر یہ وصیت کی یا اعلان کر دیا کہ
یہ عادت نکمّی کوڑی کے کام کی نہیں ہے۔ رسلین تمباکو کو
موجودہ قومی تہذیب کی نحوست جانتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ
اسکے پیت کن اثر سے ہونہارا اپنا بیکار وقت خوشی سے گزار تو ہیں

تمباکو ہمیشہ مہیا کرنے والا ہے

Smoking always a drawback.

علاوہ ازیں بہت ساروں کے نام درج کئے جا سکتے ہیں

مگر اس کی ضرورت نہیں اس امر کا انکار فضول ہو گا کہ بہت سارے لوگ جن کی رہنما زندگی مفید و قیمتی گزری چٹاپیا ہے مگر اصل حقیقت کی روشنی میں اس بات کا انکار کرنا بھی محض بیکار ثنابت ہو گا کہ وہی لوگ جن کی عمر اس خوبی کیساتھ بسر ہوئی دے اس سے بدرجہا اعلیٰ صحت و خوش وقتی سے گزارتے اور زیادہ عمر پاتے نیز ہر طرح سے ہر ایک کام میں کامیابی حاصل کرتے بہ مقابل ان کے موجودہ کار گزار یوں کے اگر دے اس نجس عادت کے طلبی نہ ہوتے باوجود تنباکو کی نجی عادت کے ان کی جودت طبع میں فرق پیدا نہ ہوا دوسرے معنی میں گویا دے ہر ایک کام میں فطرتاً از خود بڑھے تھے۔

ترکِ تنباکو کشتی

To give up smoking

اب یہ مسئلہ قابل غور ہے کہ کس طرح سے استعمال تنباکو ترک کیا جائے۔ بہتیرے اس بارہ میں کوشش کر کے

ناکام رہے بوجہ صحیح طریق سے کوشش نہ کرنے کے اس کے
 طلبی کو ہم یہ رائے دیتے ہیں کہ اولاً اس کو بتدریج نہ چھوڑے
 جس سے صرف اسکی تکلیف میں طوالت ہو بلکہ جیسے کوئی اور مضاعف کو تم فوراً
 ترک کئے دیتے ہو ویسا ہی اس طلب کو بھی ایک دم چھوڑ دیجئے۔ مغالطہ وہ
 برصرت چند دنوں اپنی طلب پوری کرنے بڑے زور کے ساتھ یکساں
 ستائے گی جیسا کہ ایک صدی بچہ رو کر اور پیر پٹک کر
 شرارت سے متوجہ کر اگر اپنا مطلب حاصل کرتا ہے
 اگر اس کی طرف توجہ نہ کی جائے تو کچھ دیر میں خاموش
 ہو جاتا ہے پس اسی طرح تمباکو کی طلب کا حال ہے
 درحقیقت یہ بھی ایک خیالی وہمی خواہش ہے اور دراصل
 آپ کے جسم کو تمباکو کی کوئی ضرورت کسی طرح سے
 ہے ہی نہیں بلکہ جسم میں داخل ہوتے ہی ہمیشہ پوری کوشش
 فطرتاً اس کے اخراج کی جاری ہے مگر اس کے محدود
 سہولتوں کی وجہ اس کے پورے اخراج کی مانع ہے۔
 پس جسم اور اس کے پورے آلات کم دیش نکوٹین سے

موثر ہو جاتے ہیں اور تمباکو کی طلب بالکل یہ منفقود نہوگی
 تا وقتیکہ جسم کی صفائی اصولاً نہ ہو لے۔ اس غرض کے لیے
 ہاٹ پیاکس وٹ شیٹ پیاکس ہاٹ فلن تھرس ویمپر ہاٹ
 وڈ وگرس اوٹ ڈوراکسر اینیریہ تمام مفید ہیں۔

انتظامِ اغذیہ

Attention to the diet

تمباکو ترک کرنے کے بعد چونکہ ایک قسم کا تعین
 پیدا ہوتا ہے غذا کے انتظام کے جانب توجہ مبذول کی جائے
 یہ کثرتِ عمدہ فواکھات کا استعمال رہے اچھی طرح سے
 پکائی ہوئی روٹی کھائیں اور بخوبی پکائے دگلائے ہوئے
 نباقی تخم بیج و اناج سریع الہضم مقوی غذا میں پوری طرح
 چبا کر کھائیں کام ترک نہ کریں اپنے فرایض منصبی میں
 حسبِ عادت دیکھی لیتے رہیں گو چندے حسبِ مرضی وہ
 ادا نہ ہو اگر بیکاری یقیناً سخت اضطرابی پیدا کرتی ہے

ایک مرتبہ ایسی کوشش آغاز کئے پر مصمم رہے اور نہ چھوڑے
پھر تو طلب کی لیے کیفیتیں بہت جلد کا فور ہو جائے گی۔

”صحتیابی دکا میا بی ہمیشہ ممکن ہے“

Cure always possible.

ایک منٹ کے لیے بھی یہ خیال نہ کیا چاہئے کہ آپ
متبا کو نہ چھوڑ سکیں گے۔ آپ سے یہ ممکن ہے۔ مصنف نے
ایسے لوگ دیکھے ہیں جنہوں نے دس سال کی عمر سے ساٹھ
سال کی عمر تک اس کا استعمال کیا تھا اور پھر ایک سخت
متبا کو ترک کر دئے۔ اور اس طرز عمل سے بہت سارا فائدہ
اٹھائے۔ مولوی شفیق الدین احمد صاحب مہتمم تعلیمات ضلع بیدرتہ
مجھ سے اپنا ذاتی تجربہ بیان کیا کہ انہوں نے ایک دم سے
استعمال متبا کو چھوڑ دیا حالانکہ ساٹھ سال کی عادت تھی۔ اور
اس تبدیل سے کسی طرح کا انقلاب اپنے میں نہ پایا۔ ہر
اعتبار سے یہ مقابل سابق کے ٹھیک حالت میں رہے۔

استقلال اعصابی اصلی بھوک معمولی غذا کے لیے اور اچھے کاموں کی فرحت و عمدہ ہوا دھوپ میں بود و باش وغیرہ یہ سب باتیں انھیں حاصل ہوتی ہیں جو کہ غلیظ و کثیف سمی متعفن دھوئیں کے غبار سے کنارہ کشی اختیار کر کے صفائی و راستی کی طرف ہو جاتا ہے۔

النِّعَامُ بِاِقْتِمَتِیْ نَتِیْجَہُ یَا صِلْہُ مَکَا فَا تَعُوْضُ

The Reward.

ایک قسم کی فرحت رہتی ہے علاوہ ازیں ایک عبت نہایت ہی ناپاک شے کے جھگڑے سے نجات ملتی ہے۔ اور ایک شخص کے تمام قویٰ اچھے کاموں میں صرف کئے جانے سے جو کہ دلی تشفی حاصل ہوتی ہے نیز ایک مضم کا اطمینان قلبی حاصل ہوتا ہے جس کسی نے اس کے متعلق کوشش کی ہے اس سے مخفی نہیں ہے جیسے کہ گیتھی کا مشہور قول ہر ”زندگی ترک ہو ادھوس کیسا تھ آواز ہوتی ہے“

بے شک درست ہے اور از خود ترک کرنا ایک ذاتی چھوٹی سی بُری عادت کا اپنے ساتھ اپنا عمدہ نتیجہ پیدا کرتا ہے گویا جو فرحت اس کے بہ دولت اس کو حاصل ہوتی ہے وہ خود اس کا معاوضہ ہے۔

حکومت سعودیہ نجد و ریاض حال مسلط پر ملک حجاز اگر کسی کو علانیہ استعمالِ تمباکو کرتے پائیں بید برسائیں۔ کراچی بندر سے احمد آباد و اجمیر شریف جانے والی ریل گاڑیوں کے ڈبوں پر لکھا دیکھا گیا کہ اگر مسافر تمباکو حقہ میں استعمال کرتے پائے جائیں ان پر جرمانہ یا اگر ملازمان کمپنی مناسب جانیں تو گاڑی سے وہ مسافر اتار دیا جائے گا۔ بلدہ حیدر آباد میں سربراہ اہل پولیس دن کا وقت ایک ملزم کو گرفتار کر کے ڈنڈ پر رسی باندھے ہوئے اور ایک مرتبہ کسی ملزم کا ہاتھ زنجیر سے متقل کئے ہوئے لیجا رہے تھے۔ غالباً یہ زیرِ دریا تھے جن کے جسم پر لباس اچھے تھے اور حجاب سے اپنے چہرے رد مال میں محبوب کئے ہوئے تھے مگر ہارے ر مجبوری

دوسرے کھلے ہاتھ سے سگریٹ بیڑی پئے جا رہے تھے۔
 بلا لحاظ بے عزتی طلب پوری کئے جا رہے تھے۔ گولوگوں کی
 نظریں انہیں پر بھتیں لتیر بھی پر دانہ کی۔

بعض لوگ عدم وقفیت کے باعث ایسا سمجھے ہوئے ہیں
 کہ تمباکو کا دھواں ہے جو منہ اور ناک سے خارج ہو جاتا
 کچھ پیٹ میں تو نہیں جاتا جس سے اگر اس میں سمیت ہر بھی تو
 اثر ہو سکے۔ اس کی تھنیم کے لیے فقط ایک مثال انہیں مطمئن
 کر دے گی۔ وہ یہ کہ کلوروفارم یعنی بے ہوشی کی دوا بھی منہ
 منہ و ناک کے ذریعہ رواں ہوتی ہے۔ مگر آپ حضرات کا
 عینی مشاہدہ ہے کہ سو نگھتے سو نگھتے انسان ہو کہ حیوان بجا
 سکتے ہو جاتا۔ کاٹو۔ چیرو۔ کچھ ہی کر دے خود بخبر رہ جاتا۔ جیسے
 شکل تصویر ہوں آتی نہیں فریاد مجھے
 جتنا جی چاہے ستالے ستم ایجاد مجھے

کا نقشہ بن جاتا ہے۔

ایسا کیوں بعض پر ان لطیف ادویہ کا اثر شش کے مہین

خون کی رگوں پر موثر ہوتا اور بہ عمل انڈا آزموز لینے سے داخل
اندرونی لہو میں دوا اپنا کام کر جاتی جس موثر خون سے
دماغ صدر و رئیس الاعضاء مسموم و معطل ہوئے جاتا پھر تو تمام
نظامِ عصبی سلطنتِ جسمی میں سن سانی طاری۔ چند اشخاص تو
نگل کر دھواں شکم میں پہنچانے کے عادی پائے گئے۔ سدی
شکم زندانِ بادست اور خردمند نہ گیر، بیچ عاقل بادور بند
شکمی پیدا شدہ ہوا متافذ اسفل و اعلیٰ سے یہ حیثیت
بخار و غبار باؤ و ڈکار بکے از خود نکل آتی۔ مگر دواہ رے
قدرتی مہر مادی اندر سے نکال نکال پھینک دیتی ہے جطرح
پری رو تابِ مستوری ندارد چو در بندی سر از روزن برآرد
منہ بند کر کے ادھر سے دھواں نکلے ہی نکپھڑو لئے
ادھر نکلے آتا۔ سبکی کے سبب سے شکم میں کیونکر رہنے پاتا۔
ایسے بعض ادویہ کے چٹے پینے و پوڈر جلا کر سونگھتے ہی
ضیق النفس و سر میں مسکن عمل ہوتا بلکہ ان راہوں سے بلا واسطہ
کے راست طور پر خون میں شامل ہو کر فوری اور پُر زور عمل

ہوا کرتا جس طرح نکلیشن سے دو اکا خوشبو و تفریح طبع کا انجینا کپڑوں میں اسل ٹیٹ
ادب غشی میں امونہ کاربوش ہوا کا۔



The Lady { What would your mother
think if she saw you smoking?
The boy { What would your husband
think if he saw you speaking
to a strange man? - punch
(a cutting from english news paper)

عورت۔ اگر بھاری ماں نہیں چاہتے دیکھ پائے وہ کیا خیال کریں گی۔

لڑکا بہت رات سو رہا تھا کہ کیا بھجیگا اگر وہ نہیں اجنبی شخص کیساتھ باتیں کرتے دیکھ لیا۔ بچ
(ترکاش از انگریزی اخبار)

از اخبار سپریم یکم جولائی ۱۹۳۳ء یوم شنبہ بمسٹر بالڈون نے حاضرین پر زور
دیا کہ وہ ٹہرے ہیں ووٹ دیں اور اسے کے نمائندے اظہار کا یقین حاصل کریں
وہ ٹہرنیکا ارادہ رکھتے تھے لیکن دیواروں پر چسپاں سگریٹ نہ بچھے "کے ڈسٹ کا انسول
تھا حالانکہ قدامت پسندوں کا اہم جلسہ حکومت کی منہ و ستانی پالیسی کی تائید میں تھا
انتخاب الحکما مخاطب بہ نواب حادق جنگ بہادر افراطیاء الطاف حسین صاحب ایک سالہ سہمی
بہ تنہا "مطبوعہ ۱۳۵۲ھ معائنہ میں آیا چونکہ وہ خود بھی اسکے عادی تھے تھا کو کی تعریف اسکے
استعمال کرنے عام تحریریں ترغیب سمیں رنج کی ہے جو حیرت افزا ہے تمام طبی دنیا جس شے کی
مذمت و شکایت کرتی ہے۔ ڈاکٹری قرابادین میں افیون کی بکثرت تیاریاں اور رکب ہیں
اور اسکا عمل امر میں آرام و سکون بخش ہوتی ہے *gift of good* عطائی ربانی لکھا
ایسے تعریف دہائی حد تک ہے کہ خاص عام کو صحت میں بلا ضرورت استعمال کرتے رہنے
ماہرین کس طرح سے رائے دیکے کیونکہ ڈاکٹر اس شے کے سمیت و معرفت سے ماہر اور اسکے
بغلی گھوٹنے و غیب کی گولی سے جو کہ جنگ جرمی کی مسموم گیاس کی سی
ہے چپکے سے سلا دے واقف ۔

ہوا کرتا جس طرح انجکشن سے دوا کا خوشبو سے تفریح طبع کا
 انجینا پکٹورس میں ایل نیمریٹ اور غشی میں امونیا کاربونس ہوا کا۔
 ترجمہ از اسکول آف ہلتھ صفحہ (۲۴۷) فصل نو ذہم (۱۹)
 ہر دلعزیز مشروبات اور انکے ممکن الوقوع صحت علم پر اثرات

چائے

اسمیں شک نہیں کہ منجملہ تمام گرم مشروبات برطانیہ عظمیٰ
 کی فہرست میں چائے سب کی صدر ہے تخمیناً (۴۰۰۰۰۰۰۰)
 چالیس لاکھ گیلن روزانہ اس ٹاپو میں خرچ ہو ا کرتی ہے۔
 اس کا سالانہ صرفہ بہ حساب آبادی فی کس (۶) پونڈ ہے
 صرف آسٹریلیا کے مقام بش میں جہاں چائے بالعموم
 مستعمل ہے وہ اس تعداد سے متجاوز ہے۔ ایک پیالی چائے
 کے اجزاء درج ذیل ہیں:-



۵	۹۶	۸	۲۰	واٹر
۲	۳۳	۳	۲۴	کفین
۷	۰۵	۶	۷۹	الکوحالک اکسٹراکٹ
۲۷	۱۴	۱۶	۴۰	ٹیانک ایسڈ
۲۵	۹۰	۳۴	۰۰	سلیو لوز
تقد اور چاء سبز		تقد اور چاء سیاہ		

اسماء
اجزاء

اسماء

اجزاء

اس کے ماسو اسولہ یا سترہ حصے فی صدی غیر محلول البیون کے قریب چار حصے فی صدی کلوروفائیل اور ریزنک اور دوسرے اجزاء وغیرہ جن سے کمسٹ کو تعلق ہے۔ پس یہی خاص اجزاء پیالی بھر چائے کے ہیں درحقیقت کفین اور الکوہالک اکسٹراکٹ یا والاٹامیل روغن و ٹیانک ایسڈ ہی ضروری اجزاء ہیں انہیں کے یہ دولت چائے میں بو اور خاص اثرات ہیں۔ چونکہ چائے میں یہ وقت استعمال شیر و شکر آمیزش کیجاتی ہے۔ صرف اس سے کچھ غذائیت کا عمل ہو تو ہو ورنہ اس کے متعلق غذائیت کا

اطلاق لگانا محض بیکار ہے۔ سال بہ سال قوم چائے کے استعمال میں زیادتی پیدا کرتی جا رہی ہے۔ بہتیرے خاندانوں میں اس کا استعمال دن میں تین چار مرتبہ کافی مقدار میں ہوا کرتا ہے، ان حالات کو پیش نظر رکھ کر اس کا غلی اطہار کرنا ضرور ہو۔ جس کا یہ کثرت استعمال یا یہ طور دوا کے باہ طریق مرغوب غذا کے کس طرح سے چائے کا اثر انسانی جسم پر ہوتا ہے۔

چائے کا اثر ہاضمہ پر

Effect of tea on digestion

بالخصوص دو طرح سے ہوا کرتا ہے۔ ڈاکٹر رابرٹ کی مشہور و معروف اور سند قریباً لوجی سے جو کہ اس نے احتیاط کے ساتھ تجارب حاصل کئے ہیں یہ پایا جاتا ہے کہ ٹیائیکٹ ایسڈ جو کہ چائے میں ہے تھوکت سے منہ میں اولاً نشاستہ کو شکر میں تبدیل نہیں ہونے دیتی جو کہ ہاضمہ کا پہلا زینہ ہے۔ لیجئے ابتدا ہی غلط بناؤ علیہ چائے کا استعمال

قبل از غذا یا بہرہ غذا یا فوراً بعد از غذا جیسا کہ بالعموم
 مویہ ہاضمہ سمجھا گیا ہے وہ برخلاف ہے یعنی مضر مفہم ہے
 ڈاکٹر فریزر نے بہ محنت شاقہ کھوج و تحقیق یہ بتلاتے ہوئے
 کی ہے کہ چائے بہ مقام معدہ پر ویڈ کے مفہم میں بھی محل
 ہو ا کرتی ہے جہاں مفہم کا دوسرا زینہ ہے اس کی وجہ ٹیالین
 اور کچھ دیگر اجزاء وہ بتلاتے ہیں۔ مفہم کی اس رکاوٹ کے
 بہ سبب فطرثا خمیر یعنی ترشی پیدا ہو جا کر معدہ و آنتوں میں سمی
 مادوں کی تخلیق آغاز ہوتی ہے خاص کر کے ضعف معدہ والوں
 کے لیے اقسام کی تکالیف و بے چینی کا سامنا ہے۔ بہ مقابل
 ایک صحتور و صحیح المزاج غذا تحلیل کرتے ہوئے کے درحالیکہ
 چائے خلوص معدہ میں استعمال کی جائے ٹیائک ایڈاپٹا بلنس عمل
 معدے کے مہین اندرونی استر پر ظاہر کرتا ہے پس یہ لحاظ
 کرتے ہوئے اس کا استعمال اور بھی مضر آلات مفہم ہے۔
 ”چاء نظام اعصابی پر کس طرح عمل کرتی ہے“

How tea effects the nervous system.

اب ہم خاصیت کفین اور والاٹائل آئیل کے طرف
توجہ کرتے ہیں جو کہ ہچی سن کی تحریر سے آنتباس کیا گیا ہے
مثل الکوہال کے کفین بھی محرک ہے مگر یہ خلاف اس کے
اس کا عمل صدر نظام عصبی اور زیادہ تر دل پر ہے یہ رفع
تکلیف کر کے بدخوابی پیدا کرتی ہے۔ ”ایک مشرقی فنانہ“
قدماؤں نے عمل چارسو پوری واقفیت حاصل کی ہے ڈاکٹر
ہچی سن روایت کرتے ہیں کہ زمانہ سلف میں ایک مقدس
شہزادہ دارما نامی اقلیم ایشیا میں تھا جو کہ استغراق مراقبہ
ووظایف الہی لا متناہی میں راتیں گزارتا۔ ایک شب اسکی
وجدانہ حالت و بے انتہا خوشی نے اس کی شب بیداری کے
محل ہو کر اس کو ملادیا۔ بیدار ہونے پر اس نے اپنی اس
غفلت پر غضب ناک ہو کر اپنے پوٹے قطع کر کے زمین پر
پھینک دیا کچھ دنوں بعد پھر اسی مقام پر جبکہ اس کا گزر ہوا
دیکھتا کیا ہے جہاں اس نے پوٹے ڈالا تھا وہاں ایک ایک
پودا اُگ رہا ہے۔ اس کے برگ کا خسیانہ بنا کر اس نے پیا

نیند نہ آئی بعد ازاں ہمیشہ تھوڑا سا خیاںدہ پی لینے سے وہ خواب سے بیدار رہا کرتا تھا۔ یہ پودا چائے کا تھا۔

جسم میں اپنے سمی جزاء بتدیج اکھٹے کرنے چائے کی خاصیت

The cumulative effect of tea.

جنسے اثرات نمایاں ہوتے ہیں استعمال چائے کس حد تک مضرت بخش صحت ہے۔ وہ بہ لحاظ مختلف طبائع ہونے کے ہر شخص کے لیے یکساں نہیں۔ بعض نے بہ نسبت دوسروں کے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ مگر روزانہ تھوڑا سا استعمال بھی بڑا انسانی اجسام پر اجتماع سمیت کی برائی کا بہ مشکل مانع رہتا ہے مصنوعی محرکات کسی قسم کے کیوں نہ ہوں خالی از خطر نہیں اس لیے کہ ہر وقت انہیں اپنا عمل کرنے موقع ہے غیر فطرتی اشتہا لکٹ اس طرح کی غیر معمولی پستی کے ساتھ تبدیل ہوتی ہے نروس طبع ڈرپوکٹ اشخاص استعمال چائے سے بہت سخت تکلیف اٹھاتے ہیں۔ چائے کے بُرے اثرات کو ڈاکٹر ہاچی سن

حسب ذیل تحریر کرتے ہیں۔

علی العموم ضعف اعصابی پیدا کرتی ہے

May cause general nervousness

زیادتی اشتعالکٹ اعصابی جو کہ چائے اور قہوہ سے ہوتی وہ عام اعصابی کمزوری پر لاچھوڑتی ہے۔ مثلاً مریض ذرا سی ناگہاں آواز پر چمک پڑتا ہے ریشہ سے کانپ جاتا، دل دھڑکتا ہے بدخوابی چکر اور سستی ہوئے بھاتی ہے یک گونہ ضعف معدہ کی وضع کا کمی ہا صمنہ ہوتا ہے۔ فعل ہا صمنہ آہستگی و نفخ کے ساتھ آواز ہوتا جس کے ساتھ ہی ایک طرح کی ٹڈھالی و ضعف عاید حال ہو کر فعل قلب بے ترتیب ہونے لگتا ہے۔

چاء سے جسمانی یا مادی ابتری

Tea and physical deterioration.

بعض اطباء جو کہ اثرات چاء کے معلومات حاصل کئے ہیں

وہ تو ڈاکٹر ہجی سن سے بھی زیادہ مخالف ہیں۔ کئی ایک ڈاکٹر حال ہی میں اپنے خیالات اس کے متعلق ظاہر کئے کہ ہر طرح کی بہت ساری ماؤں خرابیوں مزدور پیشوں میں چاء نوشی کے بہ دولت پائے گئے ہیں جس کا گڑھا خیسا ندہ روزانہ ان کے استعمال میں ہے۔ سفید روٹی مسکہ اور تیز و تلخ بنی ہوئی چائے اکثر مکانون میں مقررہ کھانا پینا ہے جو کہ یقیناً غیر اطمینان بخش غذا ہے بہت سارے امراض اعصابی کی تولید اور خلل ہاضمہ اس کے استعمال کے طرف منسوب کرتے ہیں یہ بتلانا ضرور ہے کہ جس قدر دیر تک چائے بنی رہے اسی قدر مضرت اس میں بڑھتی رہے۔ بالخصوص فلزی (Metallic) چاء دان میں بہ مقابل چینی و سفالی کے یہ ٹیائنگ ایسڈ و ٹیائین کی وجہ ہے۔ والا ٹائیل آئیل اور کفین جن کا خاص اثر اعصاب پر ہے وہ تو فوراً کھولتے پانی کے ساتھ حل ہو رہتے ہیں۔

بے مضر معاوضہ

Harmless substitutes.

کئی ایکٹ غیر نقصان دہ اشیاء بجائے چائے کے تجویز کئے گئے ہیں اور گرم نوشی کے اغراض ان سے بخوبی حاصل ہو سکتے ہیں مگر اس کے ساتھ یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے کہ کھانے کے وقت کثرت استعمال سیال بہ اصول طب ٹھیک نہیں ہے چنانچہ گنوار کسان مزارعین ہمیشہ اسپیل کا گٹکہ پیکر کیسے قوی تندرست ہیں۔ اچھی طرح تیار شدہ دلیہ شوربا وودہ یہ معیت روٹی ایک بہترین ناشتہ ہے۔ بہ مقابل روٹی مسکہ اور کسی ایک بہالے جانے والے مشروبات بالاکے گرم مشروب کا کثرت استعمال بہ وقت طعام آلات ہضم کو سست بنا دیتا ہے غذا برابر چبانے کا موقع بھی نہیں ملنے دیتا جو کہ فعل ہاضمہ کی قوت تمامہ کے قیام کا جزو اعظم ہے زیادہ چاء خوری سے تصغیر الکبد (Cirrhosis of liver) ہوتا و نیز بہت گرم گرم چاء

ہمیشہ پینے سے زبان کے درم حاد (*acute glossitis*) کا مرض ہوتا ہے۔

قہوہ بن کافی

Coffee

آن سیہ رو کہ نام اور قہوہ كَذَافِخُ النَّعْمُ وَقَاطِخُ الشَّهْوَةِ
 قہوے کا بنیر ہر دل عزیزی میں چائے کے بعد ہے۔
 اس کا استعمال امریکہ اور کانٹی تنٹ میں برطانیہ عظمیٰ سے
 بڑھا ہوا ہے۔ اس کے اجزاء چائے کے اجزاء ایک ہی ہیں
 البتہ کفین بہ مقابلہ چائے کے ۳ حصے زیادہ ہے آٹھ سے
 نو حصے (۸-۹) فی صدی کفینک ایسڈ چار سے چھ حصے (۴-۶)
 فی صدی الکوہالکٹ اکسٹرکٹ اور بعضے بیکار اجزاء بوجہ
 عدم موجودگی ٹیانکٹ ایسڈ اس کا اثر ہاضمہ پر بہ نسبت
 چائے کے کمتر ہے مگر تیز تلخ قہوہ سے اعصاب پر تو وہی
 چائے کا سائل ہوا جاتا ہے۔

سگ زرد بردِ شغال

غرض ہر دوشرو بات ایک معین محرک عمل رکھتے ہیں
حالانکہ ان کا تعلق کسی قطرتی معمولی غذا سے نہ ہوتا ظاہر ہے
برائیں ہم لوگ ان مشروبات سے رغبتاً مساوات کئے
جا رہے ہیں اور کسی طرح ان کا استعمال ترک نہیں کرتے۔

چاء اور کافی کا نسبتاً مقابلہ

Tea and coffee compared.

جو لوگ سو مہینی کثرتِ ریاچ میں مبتلا ہیں دلیوں
میں قہوہ بہ نسبت چائے کے کم نقصان دہ ہے مگر کہتے
نزلادی سعدہ والوں کو یہ چائے سے بڑھ کر خرابی کرتا ہے
حالانکہ ایسی شکایت میں ہر دو کا پرہیز لازمی اس میں شک
نہیں کہ قہوہ میں بھی مثل چائے کے غذائیت نہیں ہے۔
پس پرورشِ مادی کا لحاظ کرتے ہوئے جو صرفہ اس سے

عاید ہو وہ اسراف میں داخل ہے۔

کوکو

Cocoa

کوکو کا استعمال یہ حیثیت مشروبات کسی قدر غذائیت آمیز ہوتے کے باعث البتہ لایق کحاط ہے اعلیٰ درجہ کے کوکو میں (۲۵-۳۳) پچیس سے تینتیس حصے تک فی صد تیز اجزاء ہیں اور کچھ حقمہ تشاستہ کا حرف بھتو برو میں ایک سے دو حصے فی صدی جو کہ اس میں ہے یہی ایک جزو بیجا ہے۔ یقیناً اس میں کسی قسم کی جادو اثری و دل قریبی مثل چلے و قہوے کے نہیں ہے اور اس کے متعلق طب پیدا کرنے کا خیال بھی عبث ہے۔ ہاں ایک حد تک بلغمی مادے والوں کے لیے در حالیکہ ان کا ہاضمہ صحیح نہ ہو اور صفراوی میلان رہے ایسی مخصوص حالت میں کوکو کی دہنیت مشکل ہضم ہوتی ہے۔

کیا کوکو محرک دماغ ہے

Is cocoa a brain stimulant.

کوکو کے متعلق یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ دماغی کام کرنے والوں کے لیے یہ اعلیٰ درجہ کا محرک ہے۔ مگر سچائی سن کا مقولہ ہے کہ اس کا محرک عمل کچھ ایسا سوہوم سا ہے کہ جبکا ہونا نہ ہونا یکساں ہے۔

”کیرنگس چہ خفتہ وچہ بیدار“

کا سامنہ ہے اور یہی وجہ ہوگی جو کہ اطباء اپنے مریض کو چاء اور کافی کا پرہیز یہ سبب ان کے محرک عمل کے بتلاتے ہیں اور کوکو کی اجازت دیتے ہیں۔

صفت خاص کوکو

Chief value of cocoa.

دماغی محنت والوں کے لیے کوکو کی جو منزلت و قدر ہے

اس کا باعث دراصل شرکت شیر و شکر ہے جو بہ طریق چاکلیٹ بناتے ہیں جس سے ایک قسم کی غذائیت ہو کر جسم کو طاقت حاصل ہوتی ہے بلکہ صرف خالص دودھ کا استعمال بدرجہ اولیٰ اس کی تلافی کر سکتا ہے یوٹا فوڈا سال بہ سال کو کو کا رواج اس درجہ بڑھ رہا ہے کہ یہ مخدراتی منشی جیسے شراب وغیرہ چائے کافی مشروبات کے قائم مقام ہوئے جا رہا ہے گو اس کا عمل مفید ظاہر کیا جاتا ہے حالانکہ اس میں کوئی خوبی نہیں۔ (عمر خیام) شراب

من مئی خورم و مخالفان از چپ و راست

گویند مخور بادہ کہ دین را: اعدا است

چوں دانستم کہ مئی عدو دین است

واللہ خورم خونِ عدو را کہ روا است

عمر خیام غلط فہمیدہ اگر دانستے کہ مئی ہم چو عدو دین

مثل دوست و انا بہر خود است ہرگز اس حجت روانہ داشتے

حالش مثل آن باشد کہ در نظم اردو تحریر یافت ہے

کسی نے خواب میں دیکھا یہ ایکیار کہ شیطاں آیا ہے بہر ملاقات
 پکڑ کر اسکی داڑھی اُس نے ایکیار کہا کیوں اے لعین زشت کردار
 لگاؤں اک طمانچہ اور تجھ کو کہ تا ہو جائے بس تسکین مجھ کو
 مگر مارا جوں ہی منہ پر طمانچہ گئی کھل آنکھ اس کی بے تحاشہ
 تو دیکھا ہاتھ میں ہے اپنی داڑھی ہوئی شرمندگی بے انتہا کی
 مثنوی

گفت پیغمبر شمارا اے کہاں چوں پدر ہستم شفیق و مہرباں
 کہ شمار پروانہ ساں آں سودواں ہر دو دست من شدہ پروانہ راں
 انڈین مڈیکل گزٹ نمبر (۹) ستمبر ۱۹۲۹ء (مطبوعہ ماہ
 ستمبر ۱۹۲۹ء) میں ڈاکٹر بی۔ جی واڈیم۔ ڈی، اورین کلکرنی،
 ایم۔ بی۔ بی۔ بی۔ سر جے ہاسٹیل بھی کے بعنوان ”آبرو ویشن
 آن دی اکس کریشن آف الکول ان دی سری برو اسپائیٹل
 فلوڈ انڈیورن آفٹر اورل آڈنس ٹرین“ کے نتائج شرابی
 وغیرہ عادی اور گاہے پینے والوں پر اپنے عینی مشاہدات
 و عملی تجارب اکس پری منٹ کے بعد حسب ذیل تحریر کئے ہیں۔

غیر عادی و گاہے پینے والے شخص پر خلوصہ میں ایک
 ڈرام رَم پلانے سے ۲۰ منٹ کے بعد رطوبت مغز حرام میں اور
 اس کے دس منٹ بعد یعنی ۳ منٹ کے عرصہ میں قارورہ
 میں شراب پائی گئی۔ اور برٹش فارما کو پیا کے اسٹاک کلچر
 کا ایک خوراک یعنی ایک اونس جس میں اسپرٹ و ٹنکچر
 وغیرہ کی مجموعی مقدار ۵۰ قطرے تھے نصف ساعت بعد
 پلانے کے رطوبت مغز حرام میں اور ۴ منٹ میں قارورہ میں
 مشاہدہ کی گئی۔

غذا کے بعد یدیر و نیز عادی اشخاص میں زیادہ مقدار
 دینے پر بھی عرصہ طویل میں شراب، سری بر و اسپائیل فلوئیڈ
 و پیشاب میں نمایاں ہوئی ہے اور گلوکوز بشکر رطوبت مخزن
 حرام میں۔ بائی کرومیٹ لٹ سے کبھی نہ پائی گئی۔ اس کے
 متعلق اس مصنف کا خیال (۱) تو اس سے یہ معلوم ہوا کہ نشہ بازوں
 میں بوجہ عادت (ٹالرس آف ڈرک ہو کر) قوت اخراج
 مخدرات سہی کم ہو جاتی ہے۔ پس ایک خرابی کن سہی شے کا

جسم میں جس قدر زیادہ قیام رہے اسی قدر زیادہ خسرانی کرتی رہے۔ یہ معلوم ہے کہ سیندھی تاڑی مدِ عمل رکھتی ہے۔ فطرت نے سمیّت کے جلد اخراج کے لیے یہ صفت دے رکھی ہے اس لیے سیندھی خانوں کے اطراف پیشاب خانے بن جا کر راہ روؤں کو سیندھی کی سٹران و پیشاب کی تقصّٰی بغیر دستی ناک کو لگا کر اس طرف سے گزرنے نہیں دیتی اور کلال خانے سے اٹھے ہوئے راستہ میں جا بجا پیشاب کئے جاتے۔ دوسرا قبل از اثرات نشہ الکول سیندھی تاڑی وغیرہ نصف ساعت بلکہ اس سے کم ۱۵-۲۰ منٹ میں رطوبت مغز حرام کے اندر اور دس پانچ منٹ اس کے بعد پیشاب میں پائی جاتی ہے اس لیے لزوٰۃ حرام کاری کا باعث ہوتی ہو درخت کا حسن اور اس کی تندرستی اس کی پیڑ کی تن آوری و ترقی نیز گولائی سیدھیائی اس کے پتوں کی شادابی پر منحصر ہے چونکہ سیندھی نکلتے جھاڑ کی حالت کس قدر ناگفتہ بہ و تباہ کر دیتی جس کا منظر سیندھ بن میں عام طور پر نظر ڈالنے سے

پیش نظر ہوتا ہے تمام درخت ملیا میٹ کو زہ پِشت ٹھٹھڑے
 ہوئے دکھائی دیتے قِسْرَ عَلٰی کَھَلْ جیکہ جب انسانی میں ایسی
 شے داخل ہو اس کو بھی اسی طرح مَرَعْفَر و مَتَقٰی مبتلائے امراض
 خبیثہ و استسقا و پیٹلا و نشہ کا رشتہ وغیرہ اس طرح کی
 خرابیوں پیدا کر دینے میں کیا شک باقی ہے بلکہ سب اس کے
 شاہد و مشہود ہیں یعنی اپنے اصل کو برباد بلکہ ہلاک کئے
 دیتی۔ پس جسم انسانی میں بھی ویسے ہی خرابی کئے بغیر کیونکر
 رہ سکتی اور کس طرح نکل سکتی ”مُحْسَن کُشِی صفت ہے اس کی۔“
 جیسے شجر کا پرورش کن رس رسیا نے سے ٹھٹھڑ کر مژمردہ ہو کر
 مردنی چھا جاتی ویسے ہی بنی نوع انسان کا جو ہر بدنی اخراج
 پا جانے سے آبرور و نوق چلا جاتی اور خرابی آلات وغیرہ
 ہو جانے سے بیماری نمود ہو جاتی جو شے اندرون جسم داخل
 کی جائے اس سے نایدہ یا نقصان ضرور عاید حال ہو جائے
 چونکہ یہ مخدراتی سم ہے مقصد ہے اس لیے انسان کے
 حق میں اس سے بجز نقصان کے اور کوئی نتیجہ حاصل نہیں ہے

رنگیلے رند ہشریوں سے کہتے کہ نشہ سے بے حجابی پیدا ہوتی لطفِ عیش حاصل ہوتا مگر بے حجابی مبدل یہ بے ستری ہوئے جاتی جیسے کہ ایک افسر سڑک پر مخمور تیز چلا جا رہے تھے چہرہ اسی گٹر میں سے پاٹلون لئے ہوئے پیچھے پکارتے دوڑ رہا تھا کہ سرکار اس کو پہن لینا (غرض دھول دھپہ اس سراپا ناز کا شیوہ نہیں) ہم ہی کر بیٹھے تھے غالب پیش دستی اکٹ دن کی نوبت آ جاتی ۔

شراب ۔ الکوحالکٹ اسٹی میولٹس ۔ شرابی محرکات

تندرستی و بیماری میں شراب کے استعمال کے متعلق گزشتہ پچیس تیس سال سے جس قدر توجہ کی گئی ہے شاید اور کسی مضمون میں اس قدر کوشش نہ کی گئی محققین سائنس نے ہر طرح سے نئی روشنی اس مضمون پر ڈالتے ہوئے ایک ایسا متفقہ فتویٰ دے رکھا ہے شراب کا عمل اس وقت تک بدتر ثابت ہو رہا ہے نہ صرف یہ کحاظ تحریکات

بلکہ بہ حیثیت ایک درپردہ دیر اثر زہر کے جس سے متوسط استعمال کرنے والے اشخاص کے جسم کا انحطاط اور بے غل غش بے دریغ پینے والوں کے حق میں خودکشی کا غل ہے۔

رائے اطباء

The attitude of medical men.

یقیناً وہ درخواست جس پر تخیناً پندرہ ہزار برٹش اطباء کی دستخطیں ہیں بالعموم مدارس کی پڑھائی میں شعبہ حفظان صحت اور پرہیزگاری و اعتدال کی تسلیم جبریہ قائم کرنے جو استدعا ہے وہ بغیر از گہرے مطلب لیے کے نہیں ہے۔ برٹش انجمن صوفی منشاں جو کہ اس اعلیٰ ترین کام میں رہبری کی ہے وہ خود ایک اپنے وقت کی ایک نشانی ہے نیز ماہانہ محزن سیانٹی فلک رسالے کتب و اخبارات مرتبہ شرکاء جس قدر کمیٹی مذکور شایع کیا کرتی ہے ان سے بالاثبات یہ حاصل ہوا کہ ایک معتد بہ گروہ طبی لوگوں کا پوری طرح سے شراب کے

بڑے نتائج سے آگاہ ہو کر سرگرمی کیسٹھا اس کی اطلاع
برادرانِ ہم فنی و عوام کو دے رہے ہیں۔

”دی نیچراف الکوہال“

The nature of alcohol.

اس عام ترین دارو کے متعلق جو کچھ معلوم کیا گیا ہے
اس پر ہمیں غور کامل کیا چاہئے۔ سر بنجمن وارڈ رچرڈسن کی
تحریر ہے کہ۔

”خالص الکوہال ایک شفاف سیال ہے“ جس کی بو
تلخ ہے۔ زبان پر اس کی چرچراہٹ اور سوزش حرارت
محسوس ہوتی ہے۔ ہوا میں حل سکتی ہے پانی سے اس کا
ثقل کمتر ہے۔ ایک پانی بھرا بوتل جس کا وزن نہرار گرین
(۱۰۰۰) ہو اگر شراب سے بھر دیا جائے تو وہی بوتل کا
وزن (۷۹۲) گرین ہوگا یعنی (۲۰۸) گرین پانی سے کم
وزن رہے گا۔

”حقیقت میں محرک نہیں ہے“

Not really a stimulant.

شراب محرک ہونیکے متعلق ایک عام مقولہ ہے مگر صحیح تعریف اس کی اگر پوچھی جائے یہ ایک محذرات سے ہے۔ چہرہ کی تمناہٹ و سرخی جو کہ شراب خواری کی پہلی علامت ہے وہ ان مہین اعصابی ریشوں کی مفلوجیت کا سبب ہے جو کہ خون کی باریک رگوں کو تھامے رہتے ہیں۔ اس کا عمل صرف چہرہ ہی پر محدود و منحصر نہیں رہتا بلکہ جہی تمام حصص میں منتقل ہوتا رہتا ہے اس اختلاف سے جو کہ عروق شعریہ یعنی کیپلریز میں ہوتا ہے دل کی حرکت تیز ہونے لگتی ہے اور یہ تغاوت زیادتی یہ لحاظ مقدار شراب مستعملہ کے ۱/۲ سے ۱/۴ تک ہو جاتی ہے۔ یہ درجہ ابتدائی اشتعال کا کچھ عرصہ تک رہتا ہے جس کے بعد کثرت مکان سے دل کمزور ہونے لگتا ہے پھر اس کی چال قائم رکھنے کیلئے

زیادہ شراب کی ضرورت عاید ہو اکر قی ہے۔ اس عرصہ میں معدہ جگر طحال گردے اور دوسرے آلات خون سے ڈچا ڈچ ہو جاتے ہیں۔ پس معمولی گردش خون بالکل بند الٹ پلٹ بے ترتیب سہی ہو جاتی ہے۔

سمیت شراب کے مختلف مداج

Different stages of alcoholic poisoning

شراب کے دوسرے درجہ کی سمیتی اثرات کے متعلق ڈاکٹر چرڈسن ہیں یہ بتلاتے ہیں کہ مغز حرام ماؤف ہو کر عضلاتی اعصاب کا انتظام کھنڈل منڈل یا یوں کہئے کہ عیان اختیار قابو سے جاتا رہتا ہے اور یہ عمل سب سے پہلے جوارح اسفل پر نمایاں ہوتے ہیں یعنی پیرلٹ پٹانے لڑکھڑانے لگتے ہیں اعلیٰ طاقت جسمانی و حیرت فیل کام کی ادائی غیر ممکن ہو سے جاتی ہے۔ پس اس درجہ میں نوجوانوں کے لیے متلی قے جگر غشی ایک معمولی بات ہے۔ تیسرے

درجہ میں صدر مقامات دماغی زیر اثر سمیت ہو جایا کرتے ہیں۔
جوش دلی یا اضطرابِ عضوی گرمی آلاتی دہوائے نفانی
غصہ و جذبہ کے قبل ازہی انسانی فطرتی شائستگی غائب
ہو جاتی ہے جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ آلاتِ جسمی اپنے
فرائض سے علیحدہ پڑے ہیں اور تمامی خاص تحریکات طبعی
حیوانی و سمجھ بوجھ نہایت ہی مذموم حالت میں علانیہ نمایاں
رہتی ہے۔ بالآخر چوتھا درجہ بیان کرتے ہوئے ڈاکٹر چرٹن
رقمطراز ہیں کہ شراب کا اثر متجاوز ہوتے ہوئے اعلیٰ تر
مراکز دماغی مغلوب کئے دیتا ہے۔ بدحواسی شروع ہوتی ہے
اختیاری عضلات کی پستی تکمیل پا کر بے ہوشی طاری ہوتی ہے۔
اور جسم کا چہرہ یہ حیثیت ایک لکڑی کے کندے کے
پڑا رہتا ہے جو کہ ہر اعتبار سے مردہ پایا جاتا ہے اس لیے
کہ ہر ایک رکن اعلیٰ مجلس دماغی کا مدہوش و ناکارہ معطل
ہو جاتا ہے صرف $\frac{1}{4}$ پاؤ حصے میں جان آویزاں رہتی ہے
تاہم ایسے نازک وقت پر صرف مہوش و دمساز رفیق پہلو

یعنے دل ہوشیار اور وفاداری کے ساتھ رفاقت حسب
 عادت بلا وقفہ برابر دے جاتا ہے اور چونکہ وہ ابھی زندہ ہے
 اس لیے تو اسے تنفس کی بھی پرورش اپنی دریا دلی سے کئے دیتا ہے
 اور اس طرح سے گردش خون و سلسلہ تنفس کی روانی کے ذریعہ تنہا عملداری
 جان کا قیام رکھے ہوئے اثرات سمیت شراب حیم سے زایل
 ہو کر مراکز اعصابی مکرر زندہ ہوئے تاک کہ لبد انسانی کو سنبھالے
 رہتا ہے ورنہ جو ایک بے حرکت پتلا ہے۔ سہ باغی۔

عصیا سے کبھی ہم نے کنارانہ کیا پر تو نے دل آزرده ہمارا نہ کیا
 ہم نے تو جہنم کی بہت کوشش کی لیکن تری رحمت نے گوارا نہ کیا
 وَسِعَتْ رَحْمَتِي عَلَى غَصْبِي۔ کی لاج ہے ورنہ ہمارے
 کرتبوں سے صبی جانی مالی اغزازی ہر طرح کا تاراج ہے۔

شراب کی دغا بازی

Deceptiveness of alcohol.

اس طرح سے بالعموم شراب کے اثرات حواسِ جسمانی

میں پیدا کئے جاتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ رفتہ رفتہ یہ مہلک
 دارو ذہنی و جسمی چستی و چالاکی کو غارت کرتے ہوئے
 آخرش آدمی کو لیے ہوش کر چھوڑتی ہے۔ ان تمام امور میں
 یہ ہر طرح سے بھانسنے والی ہے خصوصاً اوایل سکر میں سکا
 فدائی محسوس کرتا ہے کہ وہ ایک غیر معمولی مناسب مزے کی
 حالت میں ہے۔ مزہ پیاری کا۔ جب ذیل کو الف
 سرلارڈ برنٹن نے تحریر فرمایا ہے حالانکہ باثر شراب جن
 تو اے ذہنی میں ضعف واقع ہوتا ہے حالت سکر میں آدمی
 معمول سے زیادہ اس کو تیز پاتا ہے۔ پس اس قسم کے
 قوی زہر کا استعمال دواً ما جس کے تمامی جسمی بافت کو خراب
 کر دینے میں کلام نہیں خالی از خطر نہیں سارے تجارب و عینی
 مشاہدات اس بات کا بدیہی ثبوت دے رہے ہیں کہ
 شراب مادہ نامی کے حق میں سہم قاتل ہے اور اس طرز عمل
 سے حیوانی و نباتی جان کو تباہ کئے دیتی ہے۔ جیسا کہ ڈاکٹر
 رانج نے معلوم کیا کہ ایک صدی سکشن الکوہال کا ڈ

سرس سیڈس کو مردہ کر دیا اور ایک حصہ دس ہزار میں کا لیئے
ایک قطرہ ایک پائٹ (۵۰)، تولہ پانی میں اس کے نمو کو روک دیا
حتیٰ کہ ایٹ پلانٹ خود جس سے الکوہال بنتا ہے اپنے ہی خاص
مادہ سے مر گیا جبکہ اس میں ۱۳ حصے فی صدی کے حباب سے
بہاوت پیدا ہوئی۔

خون کی طرح موثر ہوتا ہے

How the blood is affected.

خون میں کیا اثر کرتی ہے صہبا سے خون کو تقویت نہیں
پہنچتی بلکہ مسموم ہو جاتا ہے۔ خون کے سرخ و سفید روؤں کی چستی
وچالاکى برى طرح سے زایل ہو جاتی ہے۔ عضلاتی طاقت
گھٹ جاتی ہے۔ دل شش گردے جگر معدہ سب پر ایک
غیر معمولی بار پڑتا ہے جس سے اندر کے اندر استری خرابی
ہونے لگتی ہے۔ یونانی ٹمڈکنگڈم ٹمبرسن اینڈ جبریل پراویڈنٹ
اسٹی ٹیوشن بنا کر وہ ڈسٹینٹ ثابت کیا گیا ہے کہ شراب

”گیومیوٹیو سم“ یعنی جسم میں اکٹھے ہونیوالا زہر ہے جس انسٹی ٹیوٹ کے پالی ہولڈرس صوفی و شرابی ہر دو فریق سے ہیں متوسط پینے والوں کی تعداد اموات سال بہ سال متجاوز ہو کر اس امر کو ظاہر کر رہی ہے کہ قطعی نہ پینے والوں کے یہ مقابل حد اعتدال پر پینے والے ۱۳۶ فی صدی زیادہ تلف ہوتے ہیں۔

”دخت رز اور دودھ پلانے والی مائیں“

Stout and nursing mothers.

ہم افسوس کے ساتھ اس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ اطباء دودھ پلانے والیوں کے لیے ایک قسم کی شراب نامی اسٹوٹ کی رائے دیتے ہیں حقیقت میں استعمال دخت رز کسی ایک فریق والدین پر منجملہ ان اسباب کے ہے جو کہ بہت سارے دودھ پلانے کی صلاحیت رکھنے والی عورات کو یہ قسمتی سے ناقابل رضاعت کر دیا ہے۔ پروفیسر بنج جس نے اس بارے میں بہت کچھ تحقیق کی یہ بات پائی ہے کہ دراصل

ناقابلیت رضاعت ایک موروثی جوہر ہے جہاں کہیں ماں نے اپنے بچوں کو دودھ نہ پلایا ہے اس کی اولاد بھی اپنے بچہ کی رضاعت سے قاصر ہے مگر ان صورتوں میں جبکہ کسی ماں نے اپنے بچوں کو دودھ پلایا ہے اور اس کے اولاد سے رضاعت غیر ممکن ہے تو ایسے شکل میں (۷۸) فی صدی باپ کو عادی شراب خوار پایا۔ ڈاکٹر مذکور اس طرح سے اپنے تجارب کا حاصل اخذ کرتا ہے۔

موروثی اثرات

Hereditary effects

شاذ و نادر ہی بادہ خوار کی دختر بہ شکل اپنے بچوں کو دودھ پلاتی ہو یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جہاں کہیں باپ بادہ خوار ہو اس کی لڑکی سے رضاعت کا جوہر مفقود ہوئے جاتا ہے اور یہ خاصیت لاعلاجی کے ساتھ تمامی آئندہ نسلوں کے لیے گم ہوئے جاتی ہے ناقابلیت رضاعت ہی صرف ایک محدود

فعل نہیں بلکہ اس کے ساتھ اور اور علامات اتیری بافت کا
 بگاڑ خصوصاً قوت دفعیہ کی محتاجی وغیرہ تمام اقسام کے
 امراض کا حملہ - اعصابی بے ترتیبی - دقتی مادے - دانتوں کا
 کیڑہ بچوں کی ادھوری پرورش و نبوٹ پس اس طرح سے
 نسلاً بعد نسل یوٹا فوٹا سلسلہ نقص جاری رہتا ہے اور یونہی
 رہبری کرتے ہوئے آخرش ایک بے انتہا علالت کے بعد
 خاندان کو پوری تباہی و زوال تک لا چھوڑتا ہے۔

”کیا دارو ہاضمہ میں مدد دیتی ہے“

Does alcohol aid digestion.

بعض مرتبہ یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ شراب موید ہضم ہے
 اس سوال کے نسبت ڈاکٹر رچرڈسن حسب ذیل کہتے ہیں :-
 عام خیال شراب کے متعلق کہ وہ ہاضمہ میں تائید دیتی ہے
 ایک بے پایہ بے تکجی بات ہے آزمائشیں غذا کے مصنوعی
 ہاضمہ پر جس میں فطرتی فعل کی پوری تقلید کی جاتی ہے اس امر کا

اظہار کر رہے ہیں کہ شراب کی موجودگی و شرکت کا اثر محل و کمزور کن جزو حل کنندہ ہوتا ہے منجملہ اور قطعی واقعات کے یہ بھی ایک بات ہے کہ وہ اشتیاق جو حد اعتدال پر شراب پیتے ہیں وے صرف اسی وجہ سے مرض سوء مضمی میں مبتلا رہتے ہیں۔ فی الحقیقت یہ ان ان علامات تک پہنچاتی ہے جو کہ مختلف الاسماء لینے غلوع صفہ ضعف اعصاب اضمحلال اور سوء مضمی کے ساتھ شہرت پذیر ہیں۔ شراب کے اثرات معدہ پر بالتفصیل بیان کرتے ہوئے طبیب مذکور کہتا ہے کہ وہ باعث از دیا در طوبت و ترشی معدہ ہوتی ہے اور آخر میں عروق معدہ کی اینٹا وٹی قوت کو کمزور کئے دیتی ہے۔ یہ موجب کمی روک تھام ان عروق کی سیلان خون پر آلہ کی ناقابلیت فعل اور استحکیم خلل مفہم کا باعث ہوتی ہے۔

شراب اور دماغی کام

Alcohol and brain work.

قوائے ذہنی پر شراب کے مہلک اثرات کا ذکر

ہم نے بیان کر چکا ہے۔ پروفیسر ہیکلی جو کہ پورا پرمہینر گار
 نہ تھا اور اس بناء پر وہ مسکرات کے استعمال کے متعلق درست
 خیال قائم کر سکتا ہے۔ اس سے ایک مرتبہ سوال کیا گیا تھا
 کہ کیا شراب محرک دماغ پائی جاتی ہے اس کا جواب یہ تھا
 کہ جب کبھی مجھ کو عمدہ اور خاص دماغی کام کی ضرورت ہوتی
 تو میں ہمیشہ اس کے استعمال سے انکار کرتا اس وقت میں ایک
 پکا پرمہینر گار بن جاتا عضلاتی چستی و پھرتی پر شراب کے
 اثرات کے متعلق ڈاکٹر رچرڈسن لکھتے ہیں۔

خمر قوت عضلاتی کو گھٹا دیتی ہے

Alcohol reduces muscular force.

صریح آزمائشوں سے میں نے اس امر کا متیقن کیا ہے
 کہ قوائے عضلاتی کو اثر خمر ضعیف کئے دیتا ہے۔ حالانکہ درجہ
 اشتعالی میں جو کہ اولاً استعمال شراب سے پیدا ہوتا ہے۔ گو
 زیادتی، برہمی، اضطراب، منگامہ، کھلیلی، ہلچل عضلاتی و نمایاں

و فورجنیش ہو مگر کسی طرح کی زیادتی قوت و حقیقت نہیں۔
 عام شہادت اس معاملہ میں بہت ہی قطعی ہے۔ اور اگر اپنا
 ذاتی تجربہ میں جرأت کے ساتھ بیان کر دوں یہ کہہ سکوں گا کہ
 وجہ ثبوت یا اظہار جس قدر تشنی بخش ہے اسی قدر تعجب خیز ہے
 جس زمانہ میں میں نے حد اوسط شراب پی ہے اس وقت
 میں نے تیزی کے ساتھ کام کیا ہے۔ اور جبکہ یک سخت
 میں نے ترک کر دیا تب بھی مستعدی کے ساتھ کام کرتا رہا
 ایک ہی لفظ میں میں نے بالراست اس معاملہ میں اپنا ذاتی
 تجربہ حاصل کیا ہے جبکہ کو بیان کئے بغیر میں نہیں رہ سکتا جو کام
 کہ صوفی حالت میں کیا جاسکتا ہے وہ ہر طرح سے بڑھا ہوا ہے۔
 کیا یہ لحاظ مقدار کیا یہ لحاظ مستعدی جدوجہد کیا یہ لحاظ نوعیت
 کیا یہ لحاظ قیام و دیر پائی و تحمل کیا یہ لحاظ سکون دماغ و فرحت۔

ڈاکٹر ناسن کی رائے یا قیاس صہیا کے متعلق

Dr. Nansen on alcohol.

قدیم غلط فہمی جو کہ الکوہال کے نسبت جسم کو حرارت بخش
 بقدر کیا جاتا ہے ڈاکٹروں اور سائنس دانوں کی محفل طعام جو کہ
 سینکڑوں میں ہوئی۔ ڈاکٹر نالسن سے سوال کیا گیا تھا جبکہ آپ نے
 یہاں نہ حملہ کی غرض سے سیلجز کے ذریعہ فرام کو چھوڑا کیا
 اپنے ساتھ شراب رکھ لی تھی۔ نالسن نے جواب دیا کہ نہیں
 اگر میں ایسا کرتا تو ہرگز واپس نہ ہو سکتا اصل فعل شراب
 جیسا کہ قبل ازیں بتلایا گیا ہے عروق شریہ کو پھیلاتی ہے۔
 اس طرح سے خون کو سطح جسم کی طرف مائل کرتی ہے جہاں
 وہ بہت ہی جلد خشک ہو جاتا ہے جہاں حرارت کو گھٹاتے
 ہوئے جس کا نتیجہ کلاپس بر د اطراف لینے سردی سے موت کا
 واقعہ ہوتا ہے۔ شراب سبب مرض ہونے کے متعلق سرانڈرو
 کلرک ایم۔ ڈی۔ فزیشن ان آرڈنری ٹوڈی لیٹ کوئین فمطراز
 ”ایک بردست سبب مرض کا“

A potent cause of disease.

ہاسپٹل وارڈ کے معاونہ امروہ سے فی داپے سات میٹھن

اپنی نظر میں ایسے پایا کہ جو بہ طفیل شراب کے مرض لاحقہ میں مبتلا تھے میں نہایت افسوس کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اس امر کی تعلیم نہ تو خاص طور پر رکھی گئی نہ پوری طرح سے تشفی بخش تھی و نہ قطعی ثبوت کن واقع ہوئی تھی۔ غرض کہ جو کچھ تھی تکمیل طلب تھی کیا شراب خواری کے خوفناک برے نتائج سے زیادہ اور کوئی الفاظ زبان سے میں کہہ سکتا ہوں جبکہ بذات خود ان تمام امور کا خیال کرتا ہوں جو کہ میں نے ترک کر دیا ہے اور جس کا میں نے اور کہیں ذکر کیا ہے بالکل برعکس انتہا پر چلا چاہئے۔ میرا فن چھوڑا چاہئے اور غم بالجزم کے ساتھ مصمم ایک مقدس سفر موت یا جہاد کے لیے نکلا چاہئے تمام مخلوق کو وعظ کرتے ہوئے کہ۔

”بنی نوع انسان کے اس دشمن سے ہوشیار رہو“ سمجھنے کی بات ہے جہاں مذہبی مانعتی حکم و تعلیم نہ ہو وہاں افساناً یہ طفیل فن طبی وہ وجہ معلومات حقیقت حال اظہار تا سفاک و طالب وعظ و تفہیم۔ اور جن کے دین میں حرام گردانی جائے

اُن بے قدروں کے یہاں عمل تو درکنار اظہار تشکر بھی ندارد
کیسا پیارا احساس ہے بلکہ ایک گچھلنے والے مفتی کا فتوے
رندوں کے پاس ہے ۛ

فتویٰ دیا ہے مفتی ابر بہار نے تو یہ کا خون بادہ کشوں کو حلال ہے
مسٹر اے اے ہل میل آرسی پی وغیرہ حال ہی کے اڈریس
میں طبی صورت مطلقاً ترک شراب خواری کے سنت بتلائے
ہوئے حسب ذیل بیان کئے ہیں۔

شراب قویٰ کی نیچکنی کرتی ہے یعنی اندر کے اندر چھپا چھپی
قویٰ کو گھٹا دیتی ہے کمزور و ٹمکائے دیتی ہے

Alcohol undermines the constitution.

سچ اگر پوچھو تو دراصل شراب نہ تو غذا ہے اور نہ
تقویت بخش و محرک دوا ہے۔ اولاً اس کا عمل مشتعل کن بھڑکاتے
والا خراش پیدا کرنے والا (Irritant) بعدہ
پست کن (Depressant) اس کا دوا استعمال اگرچہ

تھوڑے خوراک میں کیوں نہ ہو بتدیج اندر ہی اندر تحلیل کر کے
 آخرش قویٰ کو توڑ دے گا۔ اس طریق پر تو اے حیاتی کارس
 یا لعاب بتدیج یکساں خشک ہوئے جا رہا ہے وہ نظام عصبی
 کو کمزور کرتی ہے اور امراض اعصابی کے لیے بالخصوص اجسام
 نسوانی کو مہیا آمادہ کر رکھتی ہے جیسے احتناق الرحم۔ رعشہ
 مرگی۔ جنون۔ اسی طرح سے شراب ایک ہو نہا رہنیا د امراض
 رسل و دق و ذیابیطس، سرطان امراض کلیہ و دیگر مہلک بیماریں
 جن کا وقوع بہ باعث نقص و خرابی پرورش اعصابی کے
 ہوتا ہے قائم کئے دیتی ہے۔ انات و ذکور جو کہ باعث ال
 استعمال کرتے ہیں کوئی نقصان و خطرہ سردست نہیں پاتے
 مگر یقیناً آہستہ آہستہ قویٰ کا انحطاط ہوئے جاتا ہے۔ پس
 کسی نہ کسی شدید مرض کے حملہ کے شکار ہو جاتے ہیں۔
 جس مرض سے کہ ایک صوفی منش اپنی منتشر کچھری صحت
 کو از سر نو قائم کر کے صحت یاب و فائز المرام
 ہو سکے گا۔

ابتداء خمر نوشی کی بشراب خواری کا آغاز

The beginnings of Alcoholism.

فقرات متذکرہ بالائیں ہم نے فزری یو لاجیکل عمل میں
 پر بحث کی ہے تاہم یہ سوال حل طلب رہتا ہے کہ اس مخدر
 دارو سے حصول اشتہا کے لیے ابتدائی مراتب کیا کیا ہیں
 اس کے اصولی جواب کے لیے ہمیں غذا کے ہدایتی انتظام و
 اہتمام کے جانب توجہ مبذول کیا چاہئے۔ بشراب خواری سے
 پہلے انسان کھانوں میں علی العموم ایسی بے اعتدالیوں سے
 اغذیہ کی اس صحت دہی جو اس کی راستی کے طریق سے بھٹک
 جاتا ہے جس کا لازمی نتیجہ شراب خواری پر اس کو لاچھڑتا ہے
 انگریزی ڈنرس جو کہ قطعی تارکٹ الشراب سوسائٹی ٹنیر کے
 ممبرس کے یہاں ہو کرتے ہیں دے بھی شراب خانوں میں پہنچانیکا
 اثر رکھتے ہیں عام طور پر خوب ہی مصالحو دار بطبی الہضم مرعن
 حیوانی اغذیہ وغیرہ جو باعث از دیاد تولس ہو کرتی ہیں اور

جن کی پیاس بجھانے پانی کے سوا اور کوئی تیز نشے
درکار ہوا کرتی ہے خسران کرنے والے ذالقیہ بخش حار
بگھار جیسے رائی مرچ سرکہ درسمٹ ٹائرساں۔ غرض
اس طرح کے متذکرہ بالا اشیاء نہ صرف مصرت وہ
آلات ہضم ہی ہیں بلکہ ودیعت پیاس شراب کی خاصیت
رکھنے سے ناگوار بھی ہیں، کثرت استعمال کچھ بھی ایک نام
سبب طلب شراب کا ہے۔ حیوانی گوشت سے اخذ شدہ
سم جو تاثیر تحریک رکھتے ہیں اور ان کا استعمال
وہی عمل پیرا کرتا ہے جو کہ محرک دواسے ہوا کرتا ہے
اولاً ایک نوع کی تقویت و فرحت محسوس ہوتی ہے۔
متعاقب کا یا پلٹ و مدافعت ہوتی ہے اس میں شک نہیں
کہ گرم مصالحہ و مرچ کا کثرت استعمال گوشت کے
سالنوں کے ساتھ اس محرک عمل کو اور تیز کئے دیتا ہے
جو کہ کُلّیہ کھمی غذاؤں میں بلا ان کے مشمولات و لوازمات
کے جبّلہ موجود ہے۔

شراب و کباب

Alcohol and flesh food.

اس مضمون پر نظر غائر ڈالتے ہوئے یہ ایک مشہور بات ہے کہ وہ اقوام جو بہ کثرت گوشت استعمال کرتے ہیں وہی شراب خواری کے بلا نوشی میں بھی معروف ہیں؛ یہ اور بھی صحیح ہے کہ یہ موجودگی کباب شراب کی طلب یہ مشکل تمام رفع یا مغلوب کی جاتی ہے مگر بہت سارے عادیوں کو اناج نو اکھات پھل پھلاری مغزیات وغیرہ بخوبی چبا کر کھانے دے جائیں تو اس کی خواہش کم ہوتی جاتی، بلکہ چھوٹ جاتی ہے۔ اکثر کر کے گنوار مجموعہ اکٹھے کھانین یا انحصار پر وٹید تناسل دار غذاؤں کا استعمال خواہ کسی قسم کی ہوں محرک مشروبات کا میلان پیدا کرتے ہیں، ان سے ایک حرارتی کیفیت جسم میں ہوتی ہے جس کی یہ دولت معمولی توئس سے جدی طرح کی پیاس بہ شدت لاگتی ہے

علاوہ ازیں اشتہا مفقود ہا صممہ غیر درست و بہت ہی کم سارا جسم اتار کی حالت میں پایا جاتا ہے۔ ویسے وقت بہ ذریعہ محرک دارو جسم کی سنبھال و روک ٹھام کی ضرورت دائمی یا محسوس ہو ا کرتی ہے۔

اثرات شراب پر تہذیب و اخلاق

Moral effects of alcohol.

اخلاق انسانی پر شراب کے متعلق بہت کچھ کہا جاسکتا ہے مگر اس باب یا فصل کی محدودیت صرف چند الفاظ کی اجازت دیتی ہے۔ ڈاکٹر پارکس لیک نامور ممتاز واقف حفظان صحت نے بیان کیا کہ اگر شراب سے انسان کو لاعلمی رہتی۔ یہ بالکل سچائی کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ نصف گناہ اور افلاس و رنج و مصائب دنیا کے نیت و نابود ہو جاتے۔ کیونکہ حد شریف میں نہ فرمایا گیا کہ ”دوامی شراب خوار مانتدبیت پرست کے ہے“ مَدْمِنًا لِحَبْرِ الْكَأْبِدِ وَثَنٍ۔ اہلی حالت کا خسا کہ

کھینچتے ہوئے طبیعت کی ذلت و حشت ناک مبتلائی گئی ہے۔
 جو کہ ہر جگہ لازمی نتیجہ اس کے تجارب سے حاصل ہے۔ لندن کے
 ایک روزانہ پرچہ سے اخذ کیا گیا ہے بالکل تشفی بخش ثبوت
 دے کر قایل کرتا ہے۔

”شبِ شنبہ اور خیانت“

A Saturday night down cast.

ایک عام مکان جو کہ خاص کر کے جہاز بنانے والے
 استعمال کرتے تھے کسی ایک شب کو گھنٹہ دیر گھنٹہ تک
 نظر بند رکھا گیا یا دیکھا گیا۔ نگہبان یا دیکھنے والے نے اس
 عرصہ میں (۷۹۵) نفوس اس گھر کے دروازہ میں داخل ہوتے
 پایا یا منجملہ جس کے (۲۰۹) مرد تھے اور (۳۸۰) عورتیں (۸۳) نوجوان
 اور لڑکیاں اور (۱۲۳) چھوٹے بچے اور شیرخوار گود میں سات
 پراسپیو لیٹرس یعنی بچکانی گاڑیاں اندر لی گئی تھیں جنہیں سے
 بعضوں میں دو بچے بیٹھے تھے۔ سیکدہ کے باہر کوئی گھڑی حادثہ

قصہ سے خالی نہ تھی تین عورتیں اور پانچ مرد باہر نکال دے گئے تھے ایک بُری طرح کی لڑائی اور چھ دنگا فسادیں دہنگامے ہوئے تین سترہ سالہ لڑکیاں مدہوش نکل آئیں جو ہمیں اشخاص بہ شمول ایک خطوط رساں باڈریس اور انیس عورتیں اس مکان سے حالت نشہ میں ڈلتے گرتے پڑتے نکلے دو عورتوں کے بغل میں بچے تھے دس بجکر پچاس منٹ پر مکان مذکور مجبوراً بند کرنا پڑا باستثناء ایک دریکچہ کے جو یہ باعث ایک خطرناک دنگے کے کھلا رہا اس کے بعد ایک پولیس والا میخانہ بند ہونے کے وقت تک باہر ٹھہرنے کی ضرورت لاحق رہی۔ قول استاد:۔ ہمارے استاد کرنل لاری صاحب ناظم طبابت سرکار عالی ورزیڈنسی سرحین وغیرہ اپنے لکچر میں ایک مرتبہ بیان فرمائے کہ یہ مقابل اور ایام کے اتوار کے روز زیادہ چوٹ زدہ اور زخمی ہسپتال میں آتے دیکھا جو بوجہ تعطیل و فور شراب نوشی کا لازمی نتیجہ پایا گیا اکثر نشہ میں اپنے ہاتھ کا تکیہ بنا کر سیرانے لیکے سونے سے

اعصاب دیکر سیٹروڈے نائیٹ پر الی سس ہوتا ہے۔

افسون ناک تغیر

Sad transformations.

پیارے چاہتے مہربان شوہروں کو نشہ بیوقوف جالوز
سا بنا دیتی ہے اچھی خاصی جو روؤں اور ماؤں میں نشہ
بے ڈھب بے ستری عریانی پیدا کر دیتی ہے اور بے رحم
بنائے دیتی ہے جو اپنے بچوں کو فاقہ رکھنا اور اپنے تن کے
لباس بیچ ڈال کر ہوائے نفسانی اور شراب کی طلب بھلنے
کو کشتش کرتے ہیں۔

شراب کا دیو حتیٰ کہ نھنٹے بچوں کی حیثیت بگاڑ دیتا
ان کے پوزیشن پر سٹل ہو جاتا ہے حال میں ایک صغیر سن
بچہ کسی ایک لندن کے ہسپتال میں جس کو نصف پنی کسی نے
دی تھی اسی وقت اس نے لوگوں سے استدعا کرتے لاگا کہ
براہ مہربانی اس کو تھوڑی "جن" لادیں یعنی ایک قسم کی

شراب کا نام ہے۔ ایسے سم قاتل نجیث کے متعلق جو کہ
 غریب مفلوک مزدور پیشہ سے پا حصہ ان کی اجرت کا
 لے لیتا ہے اور جس کے عوض بجز خرابی ناتوانی جسم اور
 کمزوری دماغ بلکہ بسا اوقات ایک آجڑا مکان کے اور
 کیا دیتا ہے دیوں کے لیے یہ لاقیمت نصیحت فائدہ مند ہی
 نہ چھوٹے نہ چکے نہ ہاتھ لگائے (کیوں مقدس شرع محمدی
 میں یہ تینوں احکام ہیں کہ نہیں جس کی حقیقت حال غیب
 مذاہب والوں کے منہ سے نکل رہی ہے بریں ہم بقولہ فیض
 پاس آتے ہیں سب اپنے پیغمبر نہیں آتی

یا اس میں شک نہیں کہ فی الحقیقت شراب تضحیک
 گویا منہسی کرانے والی طیش آور تیز مشروبات سے ہے
 اور جو کوئی اس کے قریب میں آ پھنسا پھر وہ کہیں کا نہ رہا۔
 اس کی عقل سلب ہو گئی۔

مے نوشی اور موت کا ناچ ایڈیٹر سید محمد علی الدین

مندرجہ اخبار رہبر دکن جلد (۷) مورقہ ۲۰ شعبان ۱۳۴۵ھ
 م ۲۳ فروری ۱۹۲۶ء م ۲۱ فروری ۱۳۴۶ھ ف ۱۱۹ نمبر چہار شنبہ
 پاریس کی ایک نوجوان خاتون اس جارحیت سمعہ (۲۱) سال
 اتوار کے روز جو کہ ان کا مقدس دن جس میں دنیوی امور
 بند محض عبادت چاہئے۔ سہ پہر میں اپنے بعض احباب کے
 ساتھ سیر کے لیے سوٹر میں نکلی۔ پانچ بجے یہ سب کے سب
 ایک ”کیفے“ (تہوہ خانہ) پر پچھکے اتر پڑے جو ”بائٹس“ کے
 قریب ایک احاطہ میں تھا اور جہاں انھوں نے چائے
 منگوائی اس کے ساتھ ہی شراب کے کئی جام اڑا گئے۔
 جب یہ جماعت تہوہ خانے سے پھر سیر کے لیے روانہ ہوئی
 تو دیکھا کہ مس صاحبہ کے پاؤں میں لڑکھڑاہٹ پیدا ہو گئی
 ہے اس پر سے احباب نے ان کی کچھ منہی اڑائی۔ منہی
 انھیں ناگوار سی گزری تو شرط کی وہ اب بھی رَم کا ایک
 پورا شیشہ پی سکتی ہیں اس کے بعد ایک شیشہ خریدا اور
 پورا خالی کر دیا گاڑی ابھی ”بائٹس“ ہی سے گزر رہی تھی کہ

یہ رک گئیں اور نیچے اتر کر دیوانہ دار "چائلسٹن" رقص میں مصروف ہو گئیں کئی منٹ تک ناچنے کے بعد تھک کر زمین پر گر پڑیں اور تھوڑی ہی دیر بعد روح اور بدن میں کوئی رشتہ باقی نہ رہا۔ شیشے میں مئے مئے میں نشہ میں نشہ میں ہوں۔ میں ہوں ہو گئی۔

عادت شراب کس طرح ترک کی جائے

How to get rid of the drink habit
 شراب کی عادت چھوڑنے کا طریقہ یہ ہے کہ مطلقاً اس کو ترک کر دیا جائے اور سادہ غذا دی جائے۔ یا اختیار کی جائے جن میں خاص کر کے اندج مغزیات و فواکھات رہیں خصوصاً میوہ جات کا کثرت استعمال حصول نظام حالت صحت و ری کے لیے درکار ہے جس کی بدولت وہ طلب قدمیہ کہنہ کلیتاً سلب ہو جاتی ہے مستقل مزاجی کے سوا پارسائی بھی درکار ہے اس کام کے لیے بجز نماز کے

اور کوئی شے استحکام بخش نہیں ہے کیونکہ جو شخص اس
 خطرناک عادت کے پھندے میں پھنس گیا ہو ویسے کی
 خلاصی و رہائی کے واسطے تائید ربانی درکار امدادِ غیبی کی
 ضرورت ہے جو کہ نہایت عاجزی سے بارگاہِ الہی میں
 گناہ کی عذرخواہی اور بہ کثرت عزم باجزم خدا کی تعظیم
 و تکریم حمد و ثناتِ من سے ادا کی جانے پر رحمت کے ساتھ
 نزول ہو ا کرتی ہو **كُلُّ شَيْءٍ مِّنْهُمَا فَاَكْلٌ مِّنْهُ حَرَامٌ** شراب کا استعمال
 یہ طور دوا کے کچھ عرصہ تک کیا جائے تو بھی مرضِ نقرس
 پیدا کرتا ہے اور دوائی شراب خواری کی وجہ زبان کے
 ورم کا مرض ہوتا ہے۔ نیز صغیر الکبد۔ ہیپاٹک اثر دنی سروس
 آف لیور کا۔ اگر یہ خیال کیا جائے کہ اکثر حکماء و ڈاکٹر
 ذی علم وغیرہ شراب چائے۔ سگار۔ حقہ وغیرہ کا استعمال
 کرتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ ”عالمِ بے عمل کو مشعلہ دارا“

عادت۔ طلب

Habit.

ضمیمہ در صفحہ (۱۵۲)

بعض لوگ عادت شراب ترک کرنے افیون شروع کرتے غرض ایک ایک نہ ایک جھگڑے میں پھنسے رہتے۔ (شعر)

تجہ پر ظفر یہ تلخ بلا کیا ہی پڑ گئی ہو زلفوں سے چھوٹا چاہ زخماں میں رگیا
اگر کسی مقام پر فتنہ لاگ جائے اور اس کو پشیا ب سے دھو دیا جائے تو ہرگز پاک و صاف نہ ہو سکے گا۔ بلکہ نجاست تعفن علیٰ حالہ قائم رہے گی یہی نوبت ایسی تبدیل تشہ کی ہے۔ اس لیے کہ ہر دو میں مخدراتی سہمی تباہ کن کالیہ حیوانی اثر میں گو طالب نجات اس میں اپنی برات سمجھا کرے حقیقت شناسی کے لحاظ سے مہو کا سہ مہو آتش کا مضمون ہو یا ہے (شعر)

اگر غفلت سے باز آیا جفا کی تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی
مبتلاء آلام ہو کے چند اشخاص شراب کی شرکایت کرتے کہ کلیجہ میں بلا کی آگ پھونک دی۔ اس لیے اب خشک آب شجر کے احتمال پر اکتفا کیا جا رہا ہے جس سے تسکین رہتی۔ (شعر) شراب امت بزمیں سیدی برا فلاح
چہ نسبت فاک را با عالم پاک۔ مگر یہ خیر ندارد کہ ان تماموں کا جدا علیٰ الکواہل ہے اور سپہوں میں اسی کے موروثی اثرات حسب حال بجالا ہیں۔ تاکہ کی

یہ انگریزی متن سوزندہ و جلیبے والی شے ہے
combed out of the hair
صفت خود بخود ان میں ان پر ہے اگر تمام کے علاوہ یہ
تو ہر سوزندہ و جلیبے والی شے ہے

”طلب کی تعریف“ بعض اشیاء کا کثرتِ استعمال
 و مساواتِ معینہ مدت تک ایک قسم کا احساس پیدا کرتا ہے
 جس سے اس شے کی مانگ بالطبع ہوتی ہے اگر استعمال نہ کریں
 تو ہر طرح کی تکلیف محسوس ہوگی پس اسی کا نام طلب ہے
 طلب دو قسم کی ہے۔ ایک فطرتی اصلی خواہش جیسے،
 جھوک پیاس، آرام پانا وغیرہ جس سے پرورش و صحت
 جہانی و قویٰ و البتہ ہے اگر کسی کو اشتہا ہو غذا کسی قسم کی
 دیکھئے سیری حاصل ہو جائے گی۔ عمر بھر تو اکہات ترکا رہیں
 وغیرہ موسمی کھاتے ہیں طلب پیدا نہیں کرتے مگر طلب لے
 کے لیے بجائے اس کی مطلوب شے کے یعنی طلب کی
 چیز کے دوسری چیز ہرگز اس طرح کی تشفی نہ دے گی۔
 ”ہوتا تو ہوتا وہی سلونا“ اس دوسری قسم کی طلب کے
 متعلق طبی مسد ذہن نشین رہے کہ تمامی ایسی چیزیں
 جو کہ آدمی کو خوگیر۔ عادی۔ لت لیل۔ طلبی بنا دیتے ہیں
 جیسے افیون۔ شراب۔ گانجہ۔ بھنگ۔ چرس۔ تمباکو۔ چائے

قہوہ - کوکو - سنیڈھی - تاڑی - کوکین - مار فیہ بوجہ مدک، مہمو
 ان تمامی اشیاء میں سمی - مخد راتی مادے و جوہر و عمل بھرے
 ہیں جن کا وجود و اثر خواہ مخواہ ہی پھیلے چنگے انسان کے
 جسم کو خراب کر کے اپنا محتاج بنا لیتا ہے - استعمال کریں تو
 بکالی - نہ کریں تو نڈھالی ہو ا کرتی ہے - پس یہی بھید
 طلب میں ہے اس سے قطر تا جسم کو کوئی ضرورت و مقدار
 نہیں زبردستی علت ڈال لی جاتی ہے - بعدہ مجبوری ہو جاتی
 ہے - ایسی اشیاء کا کیف دسروران کی بکالی فرحت و
 تقویت و تازگی اصلی نہیں عارضی ہے جس کا زوال لازمی ہے
 بلکہ ان کا اثر زایل ہوئے بعد سابق سے زیادہ سستی ضعف
 و تلون پیدا ہو جاتا ہے - اہتیں وجوہ سے یہ چیتیں ہمارے
 اسلام میں بدنام ہیں ان کا چکار کھنے والے صحت میں
 ناکام ہیں ۵

می رہائی ہر دمے مارا و باز سوئے دامے می رویم اے بے نیاز
 حدیث - صِرْ حَسْبُ اِسْلَامِ الْمَرْءُ تَرَكَ مَا كَالِ عَيْنِي

بے ضرورت شے کا ترک کرنا خوبی اسلام سے ہے سبحان اللہ
 ترکی میں باوجود انگریزیت اور اقلیم امریکہ میں عیسائیت ہوتے
 ہوئے ترک شراب کر دے اور حماقت استعمال کیا۔ در آمد و
 برآمد الکول ایک سخت بند بلکہ یہ مقام بندر گاہ پانچ میل تک
 اندرون دریا نہ لانے حد بندی سختی کے ساتھ عمل میں لائی
 جا رہی ہے اور افغانستان میں تو زمانہ سابق سے ایران
 میں ابتداً جہاں شراب ایجاد ہوئی یعنی نوشدارو بنکر نکلی
 وہاں سے بھی حال میں نکال دی گئی اب بالکل متروک ہے
 مگر مسلمانان ہند کے ہاں مذہبی حرام ہوتے ہوئے شیر و شکر
 بنی جا رہی ہے (پھر آزار و ادبار کیوں نہ گھیرے بار بار) منہ میں
 غذا چبکر دلیہ ہو کر حلق سے ہوتے ہوئے مری یعنی (ایسا فلکس)
 کے ذریعہ معدے میں داخل ہوتی ہے۔ مری ایک تیلی عضلاتی
 چھپٹروں سے بنی ہوئی نلی (۹) انچ کی طول ہے جو یہ حالت
 خلو و چکی رہتی ہے۔

”مضمّن فی المعده“

معدہ گویا الیمٹری کنال کا پھولن ہے (Dilatation) معدہ مستدیر شکل کا ہے، اس بھتلی کے عضلاتی ریشے تین قسم کے قدرت سے بنے ہیں کھڑے آڑے اور ترچھے اس غرض سے کہ چو طرف سے اچھی طرح غذا کو مسل دیا کرے لعاب دہن سے نشاستہ شکر میں مبدل ہونے کا عمل دہن سے معدہ میں غذا جانے کے بعد تخیناً نصف ساعت تیزاب سے موثر ہوے تاکہ جاری رہتا ہے اور رطوبت ہاضمہ گیا سٹر جیوس جس کا (ثقل ۱-۲) ترکیب میں پانی، نمک، موسین و دیگر انہضامی اجزا ہیں) اس میں جو تیزاب ایڈمیڈ روکلورک بھی ہے وہ غذا کے ہاضمہ میں مدد دینے کے علاوہ غذا کے ہمراہ جب قدر جراثیم معدہ میں داخل ہوں انھیں تلف کئے دیتا ہے۔ رطوبت ہاضمہ معدہ کا عمل صرف پروٹینڈاغذیہ پر ہے جنہیں وہ پیپٹون میں متبدل کر دیتا ہے اور یہ عمل بدولت ایک خمیر یعنی فرمنت کے ہے جو پیپین کہلاتا ہے اور یہ موجودگی ایڈمعمل ہوتا ہے۔

دماغ کے سنگدالنے کے اندر کا مہین استر اور بکروں کے
 اور جڑی نبوتوں وغیرہ میں سے چھیل کر جو سفوف اطباء سویڈمضم
 صنف معدہ میں دیتے ہیں وہ یہی پیپین مادہ ہے۔ نیز
 ولایت میں اکثر جانوروں کے معدوں کے اندر کا استر چھیل کر
 گلا کر اس سے سویڈمضم دو اباتے ہیں یہ وہی پیپین ہے اور وہ
 لحمیہ اغذیہ پیپٹون میں بدل جانے سے یہ ذریعہ عروق جاذبہ
 خون میں جذب ہونے کی صلاحیت پیدا کر لیتے ہیں دوسرا
 خمیر معدہ میں رہتا ہے۔ جو کہ دودھ کو منجھ دہی بنا دیتا ہے
 معمولی غذا کے ہضم کے لیے تین سے چار یا پانچ ساعت
 درکار ہوں گے۔ مگر اس کا یقین سب کے لیے یکساں نہیں
 یہ تو ہر شخص کے صحت و قویٰ - معدہ کی تقویت و تیزی
 اور قوام رطوبت ہاضمہ و اقسام اغذیہ جیسے کہ بعض غذائیں
 سریع الہضم ہوتی ہیں اور بعض کے تحلیل کرنے گھنٹوں کی
 مہلت درکار ہوتی نیز موجودگی و عدم موجودگی و تداول و
 عادت مکمل چبانے کی موسم کا اثر آب و ہوا کی خاصیت

بہ کثرت آب خوری در اکل خصوصاً مارالبرف و سرد آٹھلے
 وغیرہ وغیرہ پر موقوف ہے معدہ میں غذا پر جو عمل ہوتا ہے
 وہ کاسیم کاسیموس کہلاتا ہے۔ معدہ کے عمل کے بعد غذا
 کاسیموس بنکر (مصنوع فی الاسعاء) اسعاء صغیر میں گزرتی ہے۔
 جہاں غذا پر پتہ سے صفرا ٹپکتا اور پیانکر یا ٹانک جو کس
 لینے بلبے کی رطوبت ملتی ہے جس میں تین خمیر یا جوہر ہیں۔
 جن میں سے ہر ایک کا عمل علیحدہ علیحدہ جملہ اجزاء غذا پر ہوا
 کرتا ہے اس میں سے ایک امی لاپٹین نشاستہ دار غذا کی تحلیل مکمل کئے دیتا ہے
 جس کا آغاز لعاب دہن سے ہوا تھا۔ دوسرا ٹریپٹن جس کا عمل پروٹید پر ہے جو کہ
 معدہ میں آغاز ہوا تھا تسیراجوہر یا خمیر اسٹپٹین ہے اس کا عمل خاص
 فیاٹس لینے چرب اشیاء پر ہے جو اس وقت تک اچھوٹے
 رہے لینے کہیں کچھ اثر نہ ہوا۔ تباہید صفراء چربی امی فائیڈ
 گھل جاتی ہے اور عروق جاذبہ کے ذریعہ تحلیل کے لائق بن جاتی
 ہے علاوہ ازیں اسعاء کے غدود سے ایک اور خمیر پجرتا ہے
 جس کا نام انورٹن ہے اس کا عمل کین شکر۔ شکر پر ہے

جس کو وہ گریپ شکر میں بدل دیتا ہے جس سے وہ آسانی
 امعاء کے یرت میں حلول کر جاسکتی ہے اور وہاں سے
 خون میں شامل ہو جاتی ہے۔ مثل چرب یعنی فیاٹ کے
 کین شکر پر بھی کسی خمیر کا اثر یہاں تک نہ ہوا تھا۔ امعاء
 صغیر میں جبہ عمل ہاضمہ کے تکمیل پا کر یہیں سے زیادہ و اکثر
 جزء غذا کا جذب و مضغ ہوا جاتا ہے۔ غرض چرب شیریں
 اغذیہ سب کے بعد مضغ ہوتی اس لیے بطبیۃ المضغ میں حضرت
 عطار کا قول ہے ۛ

اہل دنیا راز رو سیم آیدش لقمہ ہائے چرب شیریں بایکش
 المحصل امعاء اثناء عشرہ میں بایل پیا نکر بایک جوں
 رطوبت امعاء جو خود چھوٹی آنتوں میں سے رستی ہے یہ ہر سہ
 رطوبات شور ہوتی ہیں چنانچہ حموض جزء رطوبات کے
 شور اجزاء سے ملکر تحلیل ہو جاتی ہے ذرہ ذرہ قطرات
 بن جاتے اس مرکب کو ساپونی فیکشن السیفیکشن صابون بننا
 کہتے ہیں صابن اور گلیسرین جیسے جیسے بنتے جاتے ویسے ویسے

امعاء کی دیواروں میں جذب ہوتے جاتے جذب ہونے کے بعد آنتوں کی دیوار کے اندر ہی پھر دونوں کسی نہ کسی صورت آپس میں ترکیب پا کر دودھ کی طرح سفید شکل اختیار کر لیتے ہیں اس سفید عرق کا نام کائیل ہے کس لیے کہ دودھ جیسا ہے اس لیے امعاء صغیر میں ہضم ہو کر غذا کیلوس کہلاتی کائیل خاص قسم کی باریک رگوں میں دورہ کرتا ہوا صدر کے قضا میں سے گزر کر گردن میں پہنچ کر سیکلیوین اور جو گلر وریڈ کے ملنے کی جگہ خون کے اندر داخل ہو جاتا ہے اور جزء خون بن جاتا ہے

ایمی لیشن

Assimilation.

تحلیل ہوئے بعد جزء بدن ہونا غذا اس درجہ تک جسم کے باہر منظور کی جائے اس لیے کہ اصل مقصد ہضم کا جس حد تک سمجھا گیا ہے وہ یہ ہے کہ غذا بہ ذریعہ ہضم اس حیثیت پر لائی جائے کہ اس میں ایسی صلاحیت اور رقت

پیدا ہو کہ وہ بہ آسانی اسماء کے پرتوں میں اور خون کی رگوں
 میں رواں ہو سکے اس فعل کو اسمی لیشن کہتے ہیں یا جذبہ ہونا۔
 معدہ سے بہت ہی تھوڑا حصہ یا اجزاء غذا و پانی کے
 جذب ہوتے ہیں اور زیادہ حصہ غذا کا اسرار میں پہنچا سکے
 پرتوں میں سے خون کی رگوں میں سلب ہوتا ہے۔ یعنی
 عروق شعریہ کے ذریعہ جذب کر لیا جاتا ہے جن کا جال اسرار
 کے اندرونی استر میں بچھا ہے یہ جذب ہونے کا عمل
 کس طرح ہوتا۔ تا حال ہمیں ٹھیک طرح اس کا عقدہ
 و انہ ہوا بجز اس کے کہ وہ ایک فعل زندگی ہے جس طرح
 کہ آزموز یعنی مسامات سے کسی مہین لطیف شے کا
 دخول و خروج ایک نوع کا فیلٹریشن یعنی چھننا ہے پوری
 غذا خون میں شامل نہیں ہو سکتی اکثر و بیشتر حصہ چرب
 و چکنا ذریعہ لیا کٹیلس (عروق جا ذہ) (یہ ایک قسم کے
 عروق ہیں جن سے دہنیت جذب کر لی جاتی ہے اور
 یہ ہضم کی تالی کے اندرونی حصہ میں قائم ہیں) اور توسط

ایک خاص نل کے بڑے اور دہ میں چرب مادہ پہنچا دیا جاتا ہے
 البتہ شکر اور پیپوں خون میں شامل کیا جا کر بہ غرض تنفیج و زروڈ
 اکھٹے رکھنے جگر کے گودم میں پہنچا دیا جاتا ہے یعنی مفرد شکر
 اسماء میں سے جذب ہو کر عروق ماساریکا (ورید باب)
 (*Tortal Vein*) کی راہ جگر میں پہنچتی ہے جگر بمنزلہ
 اسٹور ہاؤز و تنفیج ساز کے ہے اس کا کام اگر خون میں حد
 اعتدال سے زیادہ شکر آجائے تو اپنے میں بہ حیثیت
 لیور اسٹارچ اس شکر کو جمع رکھتا ہے لہذا یاد رکھئے کہ
 جس قدر چرب و شیریں اور دیگر ثقیل اغذیہ کھائیے
 اسی قدر ورزش محنت اوٹ دوڑ اکسر سائز کر کے
 اس کو تحلیل کئے جائیے ورنہ امپر فلٹ غیر مکمل الی منیشن
 صرفہ نہ ہو کر جسم میں رہ کر باعث امراض جیسے ذیابیطس
 زیا میطیس وغیرہ ہو گا۔ دوسرا عمل مصرت رساں مادے
 دقابل گرفتاری (*Contra band*) جو بہ سمیت
 غذا کے داخل ہوئے ہوں انہیں ہٹا دینا رفع دفع کر دینا ہے

اور سب سے اہم کام ۳ جگر کا تولید صفرہ ہے۔

صفرہ - پتہ

یہ سبز بھورا گاڑھا سخت کڑوا ہوتا ہے جو مضہم و جذب کرنے میں اغذیہ کے مدد دیتا ہے اس کا ایک عمل تلیں بھی ہے یعنی مجیب ہے اور اسماع کو حرکت میں لاتا ہے جس سے قلعن نہیں رہتا اور ایک حیثیت سے فصدہ یعنی کثافت اندرونی کو بہا لیجاتا ہے اس کا عمل خراش کنندہ بھی ہے یعنی اگر کایا لپٹ ہو جائے اوپر معدہ میں چرہا تو شدید ایکاکیاں آئیں اور استقراغ ہو جائے اور ایک صفت اس کی یہ ہے کہ یہ اتنی سپکٹ بھی ہے اگر یہ غذا کے ساتھ نہ شریک رہے تو شکم متعفن ہو جائے۔ زہریلے مادے بن جائیں اور بدبو دار و بد رنگ دست آئیں دیکھئے مرض عرقان (جان ڈس) میں جبکہ صفرہ خون میں مل جاتا ہے تو تمام جسم زرد کئے دیتا ہے۔ آنکھ کا

ڈھیلا زرد جلد زرد پسینہ پیشاب زرد نگر برازیں زردی
 ندارد سفید یا بھورے رنگ کے دست آتے ہیں اس لیے
 کہ بعض امعاء میں ٹیکنے کے خون کی طرف رجوع ہوا ہے
 گائے روہن اسی کا ہے صفرا جما ہوا گلے کے پتہ میں سے
 ذبح کے بعد قصاب لیکر فروخت کرتے ہیں جس کا ڈاکٹری
 میں بھی استعمال ہے فل بونیم پیوری فیکے ٹم پیوری فایڈ
 آکس بائس۔ بوڑھٹیں بچوں کے مرض میں ذرا چورا اس کا
 دودھ میں گھو لکر پلا تیں صاف دو ایک دست آکر جبہ
 ہوشیار ہو جاتا ہے۔

معدہ ایک عضلاتی پھیلی ہے

معدہ کی وسعت (کیپاسٹی) دو سے چار پائنت تک
 ہے یعنی اس میں ۰.۲ ڈھائی سیر سما سکتا ہے۔ مگر یاد رہے
 کہ غذا پانی کے سوا خلو بھی رہے نہ کہ پورا ڈچا ڈچ ٹھوس دیا
 جائے۔ اس لیے کہ معدہ کی چکی چلنے غذا الٹ پلٹ ہونے

گنجائش رہے ورنہ لینے کے دینے پڑیں گے۔

سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

معدہ چوں پُرگشت و دروں دروختا سود ندارد ہمہ اسباب راست
 بیان کیا جاتا ہے کہ کسی بادشاہ نے ایک حکیم وانا
 آنحضرت صلعم کی خدمت یا برکت میں معالجہ وغیرہ کے لیے
 روانہ کرنے کا فخر حاصل کیا وہ حکیم ایک مدت تک حاضر
 حضور رہا مگر کبھی اس کو معالجہ کا اتفاق نہ پڑا اس نے
 ایک روز بارگاہ مقدس میں نہایت ادب سے معروضہ
 کیا کہ میں جس کام کے لیے حاضر کیا گیا اس کی ضرورت
 تاحال داعی نہیں ہوئی اس لیے اگر حکم ہو تو واپس روانہ
 ہو جاؤں۔ حضرت نے اس کو اجازت عطا فرمائی۔ وہ
 واپس ہوتے ہوئے التماس کیا کہ ناچیز کے فہم میں بحیثیت
 ماہر فن ہونے کے یہ بات خلش کر رہی ہے کہ یہ گروہ محاب
 جو خدمت مبارک میں حاضر رہا کرتے ہیں کیوں علیل نہیں
 ہوتے اس کی وجہ معلوم نہ ہوئی۔ آپ مسکراتے ہوئے

ارشاد فرمائے کہ ہمارے لوگوں کی عادت ہے کہ جب تک
 بخوبی اشتہا نہ ہو لے کھانے کا ارادہ نہیں کرتے اور
 اشتہا ہونے کے بعد جب کھاتے ہیں تو کسی قدر بھوک باقی
 رکھ کے اٹھ جاتے ہیں یہی وجہ ان کی صحت درمی کی ہے
 کہہ کر واپس ہوا۔“ سعدی۔

خوردن برائے زلیتن و ذکر کردن است
 تو مستعد کہ زلیتن از بہر خوردن است
 سادہ ہلکی غذا مستون ہے مستعد ثقیل اغذیہ کا اختلاط
 ممنوع ہے (Bad Combination) از روئے
 طب بعض غذا ہیں مجروح خوش ذائقہ و مہتمم ہونے والی ہوتی
 ہیں مگر ان کے ساتھ دوسرے اغذیہ کا ملاپ و شرکت
 (Adultration) تکلیف دہ مہتمم ثابت ہوتی
 یا یوں سمجھئے کہ اغذیہ میں بھی انکمپسیائی پٹی ہو ا کرتی ہے۔
 یعنی ایک غذا کے عمل مہتمم میں دوسرے غذاؤں کی شرکت
 غل فعل مذکور ہو کر نقصان دیتی ہے گو یا اس کے اجزاء کے

تحلیل کے مادے اس دوسری غذا کے اجزاء پر موثر ہوتے
یا ان کا عمل ویسے شرکت سے نکمّا یا ضعیف ہو جاتا ہے
اور بعض غذا دوسری غذا کے ساتھ عمدگی سے ملکر مہضم
ہو جاتی ہے چونکہ ہر کس و ناکس کو اس کا علم کہ کونسی غذا
کس کس غذا سے اچھی طرح ملکر مہضم ہو جاتی ہے۔ امر ذرا گزرا
اور فن طلب بات ہے۔ اس لیے بہترین مدبر صرف
ایک ہی شے آن واحد میں استعمال کرنے مستون فرمادے
چنانچہ میرے والد رحمۃ اللہ علیہ ثنوی بیان محشہ میں
تحریر فرماتے ہیں۔

(از کتاب یادگار دستگیری)

بارہا سلطان دین فرماتے تھے یا صحابہ چھوڑو دنیا کے مزے
کھاؤ مت دو تین نعمت اکیلیار ٹھنڈے پانی کا بھی ہو و لگا شمار
ہے روایت ایک دن زہرا کے گھر چار نعمت تھیں بہم ایک جائے پر
دودھ تھا تھوڑا سا قندے گھی بھی تھا ستیرا شہد اور چوتھا حکم تھا
بی بی اور حسنین اور حضرت علیؑ ایک دسترخوان پر تھے باخوشی

بی بی نے حسنین سے ایسا کہا
 نعمتیں ملکر نہ کھانا دو بہرہم
 گوشت بی بی دودھ مولیٰ نے لیا
 شہد تھا آگے حسین پاک کے
 اٹھ کھڑے چاروں وہی تعظیم کو
 اس طرح فرمائے اے آل بنی
 رو کے س دم فاطمہ نے یوں کہا
 بیٹھے ہیں چاروں الگ لے چارے
 سن کے یہ خوش ہو گئے حق بنی
 نعمتیں ملکر نہ کھانا تین چار
 ساتھ مہاں کے ہو یا دعوت کہیں
 سیکڑوں کھاتے ہیں نہمت پیٹ بھر
 سیروں کھاتے ہیں مزرعہ یا مزا

یاد رکھو ہے حدیث مصطفیٰ
 بانٹ لینگے ایک ایک شے چاروہم
 گھی دھرا حضرت حسن کے آگے تھا
 مصطفیٰ ناگاہ گھر میں آ گئے
 دیکھ کھانا شاہ دیں نے ختم ہو
 عادتیں سیکھو نہ یہ فرعون کی
 بہم اسی اندیشہ سے یا مصطفیٰ
 حشر کی پرش کا ہم کو خوف ہے
 فاطمہ کے ساتھ کھائے آپ بھی
 پرش اسکی ہو دے گی روز شمار
 نعمتیں ہوں پرش اسکی کچھ نہیں
 ہے حساب حشر کی کچھ بھی خبر
 کہتے ہیں میٹھا بنی کو پیارا تھا

عیدین - مہمان داری صیانت وغیرہ اس سے مستثنیٰ

ہیں اس لیے کہ یہ گاہے ماہ ہیں *Simplicity*

is the crowning virtue of a really well set table.

حقیقت میں عمدگی و بہتری کے ساتھ چنے ہوئے دسترخوان یا میز کی خوبی کا تاج سادگی ہے یعنی سادہ غذا۔ بعض مذاہب میں اس قدر کھلانا کہ آدمی مر جائے ثواب مانا جاتا ہے چنانچہ ایسے کھانے والے برہمن چوبے کھلاتے ہیں اکثر تیر بھتوں کے جگہ رہا کرتے ہیں قصہ مشہور ہے کہ ایک شخص کو پیٹ بھر کھلایا گیا بعدہ پیسے دیکر چند نوالے زیادہ کھلائے۔ اس پر روپیہ دینے پر اور کھایا اس کے بعد اشرفی فی نوالہ لیکر کھایا بعدہ دو اشرفیاں فی نوالہ لیکر اس قدر کھایا کہ حلق تک بھرا یا۔ ایک مرد سلیم الطبع وہاں اس کی بے چینی و کرب پر ترحم کھا کے اشارہ سے کہے کہ تھوڑا عرق پو دینہ لا دوں جو ہضم میں مدد دے سکے اس نے اشارتاً بتلایا کہ اگر اس قدر گنجائش عرق پیتے رہتی تو اور دو اشرفیاں نہ مار لیتا۔

ہندوستانی دواشخاص اور حیدر آبادی ایک آدمی
 پانچ سیری طقب و مشہور تھے۔ ایک انگریز کوٹہ خانہ یا کسی
 محکمہ میں میں نے دیکھا کہ میر بازو دھرا ہے اور کھانے کی
 شے رکھی ہے تھوڑے تھوڑے فاصلہ سے کچھ نہ کچھ کھاتا رہتا،
 مجھے یہ دیکھ کر تعجب رہا، ایسے لوگ اگر ایک وقت کا کھانا
 نہ ملے تو مرے۔ سعدیؒ فرماتے ہیں ۷

تنور شکم و مبدم تا فتن مصیبت بود روز نا یافتن
 گنوار کسان اور لیبر و مزدور پیشے یا غریب ملازم جبکہ
 گھر سے نوکری پر جاتے قدح بھر کے انیل یا جوار کا گٹک
 یا روٹی کھانا خوب کھا کر لوٹا بھر پانی پی لیتے ہیں اسلئے
 ایسے لوگوں کے پیٹ نکلے ہوئے اور معدے پھیلے ہوئے
 رہتے ہیں اگر چیکہ خوب محنت کر کے پسینہ ٹپکا کے اس کو
 تحلیل کر لیتے ہیں مگر آن واحد میں کثیر غذا کی بھرتی ہونی سے
 قعر معدہ ضرور عمیق ہو جاتا ہے۔ سعدیؒ فرماتے ہیں ۷
 نہ چنداں نخور کزدہانت برآید نہ چنداں کہ از صنف جانن برآید

حدیث :- خَيْرُ الْأَمْرِ إِنْ سَطَّهَا -

بھوک

ہر انسان کے کھانے کے وقت مقررہ پر رطوبت ہاضم معدہ میں غددوں سے پھرتی جس میں ایڈمیٹرو کلورکٹ فی صدی (۲۲) رہتا ہے اس کا احساس بھوک ہے۔ اگر کچھ عرصہ تک غذا نہ کھائی جائے تو یہ رطوبت جذب ہو جاتی ہے جس کو لوگ بھوک مر جانا کہتے ہیں۔ حقیقت اشتہا ایک فطرتی تقاضہ ہے کہ اجزاء پرورش جسم کی پھرتی کی جائے جو کہ کام درزش محنت وغیرہ سے صرف ہو گئے ہیں ورنہ موازنہ میں کمی واقع ہو کر طبیعت میں ضعف و ناتوانی پیدا ہوگی جو لوگ محنت درزش نہیں کرتے بلکہ مسند و گاؤں تکیہ سے لگے رہتے بلا سواری نقل و حرکت مشکل وے غذا زیادہ کھا نہیں سکتے اگر کھا بھی لیں تو ہاضمہ دشوار ایسے لوگوں کے جسم بطنی معدہ ضعیف ہو اسیر

وغیرہ دل کمزور رہا کرتا ہے شکم بڑھا ہوا بھدا اپنا دکھلائی
 دیتا ہے ذرا چلے تو سانس پھولتی دم چڑھتا اور یہ لوگ
 پانی بہ کثرت پیتے ہیں اس لیے کہ آکسیڈیشن فیاٹ کا
 ہوتا رہتا ہے (water) پانی مَاءُ الْبَارِدُ آبِ سرد
 - cold (water)

(ف) صاحب کشت زار تحریر کردہ (دوائے دیگر بڑا
 حفظ صحت مجرب است اگر مداومت بآن نماید از بیماریا محفوظ
 خواهند ماند و نہایت سہل است مجربین ہند نوشتہ اند کہ
 ازین عمل انسان سہم می گردد یا یہ کہ وقت طلوع آفتاب
 یک جرعه آب شبنہ بنوشند بر این مداومت سازند
 بعونہ تعالیٰ صحیح خواهند بود) اطباء کا اتفاق اس بات پر
 ہے کہ برسات کے پانی کے بعد جاری چشموں کا آب شیریں
 حفظ صحت کے لیے نہایت عمدہ ہے (عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
 كَانَتْ أَحَبَّ الشَّرَابِ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ الْمَاءُ الْيَارِسُ) حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں۔ حدیث

کہ رسول مقبول صلعم کے لیے سقیات نامی ایک چشمہ مدینہ منورہ سے دور و ز کی راہ پر ہے۔ سیٹھا پانی لایا جاتا تھا اور باسی پانی مستعمل رہتا۔ پانی رکھا رہنے سے ثقیل اجزاء تہ نشین ہو کر ہوا سے بے خنک بھی ہوتا خوش گو ار بن جاتا ہے۔ بعض قرآن مجید۔
 وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَابَّةٍ مِنْ مَّاءٍ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَمْشِي عَلَى بَطْنٍ وَ مِنْهُمْ
 مَّنْ يَمْشِي عَلَى سَرَجَلَيْنِ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَمْشِي عَلَى آرَاجٍ يَخْلُقُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ
 اِنَّ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ (سورہ نور آیت ۴۵) وَ جَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ
 كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اَفَلَا يَذْكُرْنَ۔ بنائی ہم نے پانی سے تمام زندہ چیز
 پھر کیا یقین نہیں کرتے۔ حیوانی اجسام میں طبائی فی صدی ہر
 جسم میں ستر حصے پانی ہے یا بقی تیس حصے میں تمامی اجزاء
 جسمانی ہیں۔ ع آدمی بکبلا ہے پانی کا "اَنْ كُنْتَ كَرُوْثٍ ثَلِيْسٌ
 یا اجزاء و ذرات یافت جسم ہمشہ ایک سیال میں بہتے
 رہتے ہیں وہ لمف ہے جسم رطوبت کا دوا ما خواہاں ہے
 اور رطوبت بہترین خوش گو ار پانی ہے۔ حیوان ہو کہ انسان
 ہر ایک کے لیے اس میں شک نہیں کہ ایک معتد بہ حصہ

پانی کا جسم میں درجہ غذیہ و فو اکہات و ترکاری و نباتات کے ہم پہنچایا جاتا ہے۔ غرض پانی بلا تکلف پیا جائے نہار صبح میں بستر سے اُٹھتے ہی قدرے پیٹا اور سوتے وقت اور کھانے میں ایک دن میں ایک جوان آدمی چار پائونڈ (یعنی ڈھائی سیر) تک پی سکتا ہے۔ آبوشی موسم متم غذیہ اور جسمی حالت پر موقوف ہے یعنی حار و کجی گرم مصالحہ و مرچ کے غذیہ وغیرہ کے بعد اور بلغمی اجسام والے زیادہ پانی پیتے ہیں۔ قطرنا ضرورت داعی ہے۔ بعض لوگ غذا میں یک سخت پانی نہیں پیتے بلکہ دو ساعت بعد غذا کے پانی پیتے ہیں اور بعض لگاتار پیتے پانی کا گلاس ہاتھ سے نہیں چھوڑتے جس سے کھانے کے دانے پانی میں بہ طور بادام کی تراش شربت پر ہوئے جاتے ہیں یہ ہر دو قرنی اصول سے بے بہرہ ہیں بہ کثرت آبخوری معدہ کے رطوبت ہاضم کو ڈایلیوٹ کر کے کمزور بنا دیتی ہے اسلئے ہضم میں ضعف پیدا ہوتا ہے اور تکلیف اور بالکلہ نہ پینے سے

۱۔ نباتات غذا کا سلکشن روکش لینے حل ہونا اور اس کے اجزاء
 نئے ہمار یہ خوبی پنا اور باسانی گھٹنا کس طرح سے ہو سکے۔ ہاؤن
 وقت میں جو شے آپ گھوٹتے ہیں اس کو باریک پیتے حل کرنے
 اپائنٹ ہر مرتبہ قدرے پانی چھڑکتے جاتے ہیں ورنہ وہ خشکی سے
 متم اغذیہ جیسا کہ چاہئے اس طرح نہ پسے گا اور اس کے اجزاء علیحدہ
 مصالحت ہو سکیں گے۔ ایسا ہی معدہ خشک روٹی یا چاول گوشت
 لے زیادہ وغیرہ کب تک رگڑ مسکے پتی بنایا کرے گا تھک کر
 غذا ادا دھور افعل ہو رہے گا۔ غذا تحلیل ہونے جزو بدن ہونے
 کے پانی عروق شعریہ میں گزرنے کے لایق بن جاتے بہترین و
 تھکے خوش گوار سیال لینے پانی درکار ہے۔ ایسے موقع پر
 بہ طور اس کی روک تھام بیکار ہے۔ بالطبع جو اشتہا میلان
 ہر دو کسی شے کا ہو وہ قدرتی فطرتی پکار ہے۔ ایسے ضرورتی
 معدہ کے تشنگی میں پانی کا روکنا نیریدانہ کار ہے جس پر اندرونی
 ہے اسلئے یعنی الصنمیر پھٹکا ہے اس لیے کھانے کے درمیان تھوڑا
 یہ نہ پیئے اور بعدہ حسب عادت و پیاس پانی پینا لازمی ہے جس سے

علاوہ سیری و تشنی کے ہا صنفہ اچھی طرح و جلد ہو سکے بگر
 بھوک کے وقت خلور میں غٹٹا کے بہت سارا پانی نہ پیو
 گیا سٹرکٹ جو س ڈائیلوٹ ہو کر جذب ہو جاتا ہے۔
 اس لیے بھوک مر جاتی ہے بہت ٹھنڈا پانی یا ماء البیض
 ایک دم سے پیو تو معدہ کے تحتی اعصاب کے جان پر
 صدمہ ہو کر برا اثر کرتا ہے بلکہ تندرست جرعہ جرعہ بیٹھ کر
 نوش کریں سیدھے ہاتھ سے ظرف تھامے ہوئے چونکہ
 اسلام میں طہارت کی تمیز ہے اور حفظ ماتقدم کا لحاظ
 اس لیے پاک و ناپاک کاموں کے لیے ہر دو ہاتھ تقسیم
 کر دے گئے ہیں چنانچہ رواج اسلامی بقول سعدی علیہ الرحمہ
 ”کہ دار و فضیلت سین بر لیار“ اگر بلا امتیاز احدے ہر دو ہاتھ
 سے سب کام لیے جائیں۔ نجاست سے ملوس ہونے کا
 احتمال۔ لہذا فقہ کا مسئلہ حضرت عطار فرماتے ہیں۔

گر تو بینی ز راست افشانی در میان کراہیت مانی
 اور بیٹھکر پینے سے شکی آلاش کی حرارت خون

سرد پانی کو سیکھا پہنچا سکتی اور پانی کے ثقل سے فتق
 کی آنت اترنے کا خدشہ بھی نہ ہو گا۔ آہستہ گھونٹ گھونٹ
 بہ سہولت پینے سے اثناء راہ میں گنگنا ہو چلے گا۔ حدیث میں
 آیا ہے کہ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے
 آبِ خنک طلب فرمایا اور نوش فرمائے۔

ثُمَّ دَعَا جَاءَ بَادِرٌ فَشَرِبَ فَقَالَ تَسْلُنَ عَنِّي هَذَا لَعَلَّيْهِمْ الْقِيَامَةُ
 دوسرے کا رخو دکھانے کے بعد نوش فرمائے اور حال کے
 حکماء اور علم قزیا لوجی جس میں ہضم کا علم ہے خود ظاہر کرتا ہے
 پھر ہم کو نسی روش اس سے بہتر سمجھیں خود رائی تو ٹھیک
 نہیں غرض ”پانی پیا ہو گا پلانا ہو گا“ یہ توصف ظاہر ہو گیا
 بلا پانی کے زندگی دشوار و محال اگر کوئی عادت پانی
 نہ پینے کی کر لے اور مہینوں دنوں ساعتوں آبنوشی رو کے
 رہے اگرچہ کہ ان کا دودھ چائے فواکھات و ترکاری وغیرہ
 سے کام چلتا رہتا ہے مگر ویسے حضرات کے اجسام کی
 حالت دیکھئے۔ منقہٗ ۱۔ کھجور خشک چوبارے یا دھوپ لیمو

نبے رہتے ہیں تو تازگی تو درکنار جسمانی رطوبات
میں محط کے آثار نمایاں رہتے ہیں۔

حضرات شہداء عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے
مستعلق آج تک گواہی دیتی گزری سب سے زیادہ امر رنج
پانی نہ ملنے کا ہے جس سانحہ کے سماعت پر آنکھوں سے خون
پانی بکھر ٹپکتا پڑتا ہے اس سے پانی کی اہمیت کا پتہ
چلتا ہے جن کی یاد دہردی میں سیلیں آبدار خانے عموماً
عشرہ میں خصوصاً ہمیشہ لگائے جاتے ہیں۔

(۱) پانی طلب جو کرتے تھے سلطان دو جہاں
شاعر نے یوں لکھ لے کہ کتے تھے شاہیاں
(۲) حاکم کا حکم کہ یہ پانی شہر میں
گھوڑے پانی سوار پانی اور شہر میں

وہ کہہ رہا ہے کہ انگریزوں نے ہندوستان میں جو کچھ کیا ہے اس کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔
 ہندوستان میں جو کچھ کیا ہے اس کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔
 ہندوستان میں جو کچھ کیا ہے اس کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔

(دوال اطباء یونانی) جب پانی قواعدِ طب کے موافق مرقق اور میدرق اغذیہ نباتیہ اور حیوانیہ کا ہے اور نفوذ کرنے والا اخلاط کا عروق ضیقہ شعریہ اور اعماق بدن میں اور مرطب بدن ہے اور مسفرح ارواح اور معین تاثیر فعل و افعال اغذیہ اور ادویہ کا ہے اور مسکن البتہاب دتیری و کاسر گرمی معدہ و کبد گرم و ملین طبع مرقق اخلاط لزجہ غرض مجموعہ فوائد عظیمہ کا ہے اور دنیا کے نعمتوں میں شامل ہے۔
 صاحب مخزن الادویہ نے لکھا ہے کہ آب سرد خیر دار کرنے والا بھوک کا ہے اور مضبوط کرنے والا الیاف معدہ کا پستور گرم پتوں کو دور کرتا ہے خراب پانی کے استعمال سے حذیل

امراض لاحق ہوتے ہیں :-

آنٹنائی نل ورس - کرم امعاء - گنی ورم نارو - یونیور
 جھے اصغر - ریل کالک درو گردہ - روٹیزم - وجج المفصل
 گاوت نقرص - گائٹر غیب کی رسولی - کالک امہنیہ - ڈسٹری
 پچیش - ڈائریا سوئے مہنی واسہال - ڈسپیشیا صفت معدہ کے
 خلل - ٹائی فائڈ فیور تپ حرۃ میعادہ - وساکیو لریا لکوس
 سنگ متانہ - فقہ میں معمولی شناخت پانی کے لیے تین صفات
 پر رکھی گئی ہے - رنگ - بو - مزہ - پانی میں دو طرح سے
 اشیاء ملی رہتی ہیں - ایک تو حل شدہ دوسرے مخلوط جیسے
 سپینڈڈ امپورٹیز کہتے ہیں - غرض اس کے سوا آرکیانگ
 امپورٹیز جدا ہیں جیسے جرمس کیڑے وغیرہ اور بعض پانی
 میں زہریلے نکلیات وغیرہ - ثقیل پانی میں معدنی مادے
 رہتے ہیں الحاصل جہاں کہیں خلاف عادت مشتبہ پانی ہو
 اس کے لیے محض قلم سے کام نہیں چلتا اس لیے کہ قلم کے
 ذریعہ پانی میں تیرتے اشیاء چھینکے مگر محلول } *Suspended*
(۱) *(۲) Dissolved*

چیزیں کس طرح الگ ہو سکیں گے اور ہر جگہ فلٹر لئے رہتا
ہر غریب سے ممکن نہیں اور یاد جو فلٹر کئے کے کافی صفائی
پانی کی لا حاصل ہے اور فلٹر میں یہ خدشہ ہے کہ اس کی
صفائی کرنے کے طریق سے ہر شخص ناواقف اور لا پروا
اس واسطے فلٹر میں چند ہی روز میں پانی صاف کرنے کے
عوص مضرت رسانی کی صفت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لیے
بالکل معمولی آسان بہترین طریقہ جو ہر کسی سے ممکن ہے اور
ہر طرح سے یہ اصول طبی اطمینان بخش ہو سکتا ہے۔ وہ
بائٹلنگ ہے یعنی جوش دادہ پانی ہے جس کو شب بھر
ٹھنڈا ہونے رکھ کر استعمال کریں۔ ہر سفر و حضر میں یہ طریقہ
بہت سارے امراض کے حلوں سے بچاتا ہے اس طریق
میں زہریلی ہوائیں کا فور ہو تیں جسے اسٹیم ناکارہ مردہ
بن جاتے ہیں۔ نمکیات تہ نشیں اور بہت سارے کیمیاوی
طور سے خلط ملط ہو کر لیے اثر ہو رہتے ہیں اور یہ کام بلا کسی
آلہ کے ہر جگہ ہر وقت ہر کسی کے لیے آسان ہے۔ پانی بہترین

مشروبات ہے۔ کسے سیال و دودھ و شربت وغیرہ سے
 تشنگی کی سیری ویسی نہ ہوگی جیسا کہ پانی سے ہو ا کرتی ہے یہ
 فطرً تا پانی پینے کے لیے کس قدر معقول ثبوت ہے۔ اگرچہ
 پانی انسان کے لیے آبِ حیات ہے۔ مگر اس میں ڈوب جا
 تو موات ہے۔ پانی میں تیرے تو سیری نہ ہوگی بلکہ اور تشنگی
 گو ایک نوع کی خنکی ہو۔ چنانچہ ”دریا میں پیاسا“ کہاوت ہے
 اس لیے کہ وہ پانی محاصرہ میں ہے نہ کہ جزو بدن۔ پانی دو
 ہواؤں سے مرکب ہے (H₂O) ہائیڈروجن دو حصے
 اور آکسیجن ایک حصہ۔ آگ بجلی آفتابی حرارت سے پھر
 پانی ہو ا جاتا ہے۔ بلندی کرہ زہریہ پر خنکی سے ایشل برت
 بن جاتا پھر باران رحمت بنکر زمین پر نزل کرتا۔ یہ دور و تسلسل
 از ابتداء تا انتہائے زمانہ ہے۔ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزِجُ
 سَحَابًا لَّمْ تَرَوْا لِفَ بَيْنَهُمْ مَّحْمَلَهُمْ كَمَا فَا تَرَالَوْ رَاقٍ يُخْرِجُ
 مِنْ خِلَالِهِ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ جِبَالٍ فِیْهَا مِنْ بَرَدٍ فِیْصِیْبُ
 بِهٖ مَنْ یَّشَاءُ وَ تَصْرِفُهُ عَنْ مَنْ یَّشَاءُ (سورہ نور ۴۳ آیت)۔

از روئے تہذیب کسی سے کوئی شے طلب کرنا ایک
 امر خفیف مانا جاتا ہے اور اسلام میں تو مانگنا سخت منع ہے
 مگر پانی کا سوال اس حکم سے مستثنیٰ ہے۔ پانی مانگنا معیوب
 نہیں اور پلانا احسان ہے۔ پس پانی کس حد تک مبارک
 و قابل قدر شے ہے۔ دنیا کی ساری نعمتیں زمین سے حاصل
 ہوتی ہیں باستثنائے پانی کے کہ آسمان کے طرف سے
 نزول و سود کرتا اس لیے خاص خدا کی رحمت سے ملقب
 اور یہی علو مرتبتی و رفعت شان کا سبب ہے۔ پانی
 محض پرورش حیوانی پر اکتفا نہیں کرتا چونکہ وہ ایک
 لطیف شے ہے ذی روح و جمادات نباتات حیوانات
 وغیرہ بلکہ ہوا ان سب کی نجات کثافت گندگی آلودگی
 وغیرہ سب کو دھو دیتا ہے درحقیقت اس پاک پروردگار کا
 لطف احسان ہے برسات کے منتظر میں کس درجہ دبدبہ
 و شان ہے بجلی کی چمک رعد کی گرج پانی کی سنناہٹ کا
 ترانہ یَسَّالِحُ الرَّعْدُ مَجْدًا ۝ أَمْلَأَ الْيَمَّةَ مِنْ خَلْقِهِ ۝ كِيَانِكَ

گانا ندی نالے کا بہہ جاتا نہر دریا سمندر کا متوج تلاطم و
 طوفان میں آنا۔ اس سببان رفیع الشان کے ادنیٰ کرشمے کی
 شان ہے۔ وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُوًّا لِّخَلْقِیْ بِیْ بَلَدٌۭ
 مِّثْلَآءِ نُسْعِیْہٖ مِمَّا خَلَقْنَا اَنْعَامًا وَّ اِنَّا سَیِّدٌۭ کَثِیْرًا۔

ازد قمر پنجم مولانا رومؒ

ابریہر آن یبارد از سماک	تا پلیداں را کند از خبت پاک
آب چوں بیکار گردد شد خن	تا چنباں شد کاب را رد کرد جس
حق ببردش باز در بحر صواب	تا لبشتش از کرم آں آب آب
سال دیگر آید او دامن کشاں	ہیں کجا بودے بد ریائے خوشاں
من بخش ز نجاست دم پاک آیدم	بستدم خلعت سوہ خاک آدم
ہیں بیایداے پلیداں سو من	کہ گرفت از خوئے نیرداں سو من
در پیریم حبلہ زشتیت را	چو ملک پاکی دہم عقریت را
چوں شوم آلودہ باز آنخبار دم	سوئے اصل اصل پاک ہا شوم
دلچ چرکیں بر کتم آنخبار سر	خلعت پاکم دہد بار دگر
کار او این است و کار من ہیں	عالم آراء الیت رب العالمین

گر نبودے میں پلیدی ہائے ما
 کیسہ ہائے زرد و زیدہ است او
 تا بریزد بر گیاه رستہ
 تا بگردد بر سرا و حال وار
 صد تہراں دارد اندر کوہاں
 جان ہر درد و دل ہر دہانہ
 زو تیمان زمیں را پرورش
 چو نماند مایہ اش تیرہ شود
 نالہ از باطن بر آرد از خدا
 رنجیم سرمایہ پر پاک و پلید
 ابر را گوید مبر جائے خوشش
 راہ ہائے مختلف می راندش
 خود غرض زین آب جان اولیت
 مسافرت میں اگر پانی کھوڑا رہ جائے اور غسل یا وضو
 کی ضرورت رہے تو اولاً جان بچانے پانی پینے کا حکم ہے

کے بدے میں یا زنامہ آب را
 میرود جو یان مقلس سویہ سو
 تا بشوید روئے ہر نامستہ
 کشتی بے دست و پا را در بچار
 زانکہ دارد زرد و پید در جہاں
 میرود در جو چو داد در خانہ
 تشنگان خاک را از دے خودش
 ہمچو مہ اندر زمیں خیسرہ شود
 انچہ دادی دادم و ماند مگدا
 اے شہ سرمایہ دہ تل من مزید
 ہمتو خورشید آب بالا برکشش
 تا رساند سوئے بحر بحیدش
 گو غول تیر گیہائے شہاست

اور تنیم سے ادائی قریض کرنے فقہ ہدایت فرمائی ہے۔ پانی سے اجتناب وزن ثقل بدن گٹھا دیتا ہے۔ تول میں آدمی ہلکا ہو جاتا ہے۔ پانی سے خون کا قوام رقت روانگی ہے ورنہ یک تخت تختہ ہے۔ نیز ریزیشات و رطوبت بدنی میں جز اعظم پانی ہے۔ اجسام حیوانی سے فضلات کے اخراج کا بڑا ذریعہ پانی ہے جس سے فضلے زہریلے مادے ذریعہ مسامات پسینہ سے اور ذریعہ گردے پشیاپ سے اخراج پاتے۔ پانی کی روک ان فضلات کے بدن میں جمع رکھنے کا سبب ہے جس کا نتیجہ امراض و حج المفاصل و تقرس و گندگی پسینہ و ثبور متصور۔ مرض ہسینہ کے درجہ دوم میں جبکہ تشنج عضلاتی پیدا ہو اور برد اطراف ہونے کی نوبت یہ وجہ کثرت اخراج مامیت خون متودار ہو ویسے حالت میں نمکین پانی یعنی سلائین الفیوزن اور وہ یا اعمار مستقیم میں روال کرنے سے صرف غلظت قوام کا مرقق ہو کر خون کی روانی درست کرنا اور نمض پھر چالو و حرارت قائم

ہو جاتی مریض کی حالت اتیری سے بہتری میں مبدل ہو جاتی
دوبارہ تن بے جاں میں جان آ جاتی ہے

از قبلہ گا ہی در فضائل درود شریف

جو دعائیں درود کے پہنچے نہیں کھلتے فلک کے دروازے

جیسے کہ دعا بلا درود شریف کے مستجاب نہیں ہوتی

ویسے دوا پلا پانی کے جسم میں بہ خوبی بہ عجلت حلول نہیں
کر سکتے۔ سب سے اعلیٰ بدرقہ پانی ہے۔ کرہ ارضی میں حصہ

بھری برسی سے بہت بڑھا ہوا ہے۔ سقائے ازلی نے

پانی اعلیٰ پیمانہ پر رکھا ہے جبکہ پانی اس قدر سفید و ضروری

ہر ذی روح کے لیے ہے۔ پس اسی کی بالطبع مانگ و طلب

احتیاج و احساس کا نام پیاس ہے کیا پیارا انتظام اور

کیسا قدرتی تقاضا درپے انسان فرما دیا گیا ہے کیا یہ احسان

نہیں مگر ہمیں دھیان نہیں۔ اور سنئے مہربان اکثر بچوں ان بلا

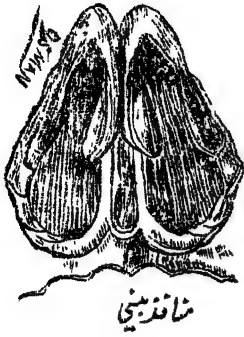
پانی کی مدد کے پکے نہیں سکتا۔ اغذیہ معدنی ہو کہ نباتی یا

میوانی۔ سخت پتھر جیسے نمک و مصری پانی میں فنا ہو جاتی

گوشت چونکہ حیوانی مادہ ہے آگ سے ناریت داخل ہو کر
 حیوانی نارسی ہر دو مادے زور پکڑتے ایٹمنے اکڑنے سے
 ہونے لگتے۔ آبِ رحمت کے چار چھٹیے اس کو سرنگوں نرم
 کئے دیتے۔ تباہات پتے پالے پانی سے مثل مسکہ ہو جاتے
 غرض کہیں اپنی خنکی سے انھیں ملا گھلا لیتا ہے۔ کسی موقع پر
 اوتٹ کر غضب ناک کف آلود ہو کر بھانپ سے گلا دیتا
 اور کبھی کھو لکر پاش پاش بنا دیتا یہی پانی بخار بنکر لو کو موٹیو
 انہیوں میں صد ہا جان و مال جنگل و کوہسار پر لیے چڑھتا
 اترتا منتر لیس طے کرتا دیاؤ سے بڑے جرّ ثغیلی کام کرتا
 بجلی پن چکی وغیرہ چالو کرتا چ (دیکھو پانی سے پرہیز اچھا نہیں)
 ثقل الذہب طلاء کا تول پانی میں صحیح وزن بتلاتا ہے۔

”اشم“

قوتِ شامہ۔ ناک۔ مرثم۔ مینی۔ الف۔ توز صالح
 مطلق نے ناک میں دو سوراخ تخلیق فرما کر اس آلہ کے صفات



خفہ نہایت سنجیدہ صدا و قدرت آواز انسانی کے آلات۔

مشترکہ ظاہر فرمایا جس سے دو کام نکلتے ہیں۔ سانس لیتے کی راہ کا متقد ابتدائی اور اقسام کی بو بائس کا امتیاز کیا جاتا ہے یہ دوسری حس خاص حیوانات کے چہرہ پر سب سے آگے بڑے ہوئے آلہ کے توسط سے محسوس کی جاتی ہے جس عضو کو ناک یا بینی کہتے ہیں جس کے معلومات کی پیش بینی خالی از باریک بینی نہ ہوگی۔ کھادت مشہور ہے کہ چہرہ پر ناک نہ ہو تو کچھ نہیں۔ انھیں ناک کہاں بمعنی شرمندہ کے ہیں۔ ناک پھلانا عضو میں آنا محاذیہ پلاسٹک آپریشن کے ذریعہ ناک بنادیتے ہیں۔ مگر وہ بات کہاں توڑ جوڑ سے کچھ عیب پوشی ہو جاتی ہے۔

”تشریح“

انسان و حیوان کے چہرہ کے وسطی حصہ میں دو مجبوت سوراخ مثل دو ضربی یعنی ڈبل بیارل کے شروع ہو کر حلق کے اوپر کے حصہ میں ختم ہوتے ہیں سامنے کے طرف

سوراخوں کی ابتداء پر بطریق سائبان یا ڈھانکن مثلثی شکل کا جس کا بالائی حصہ استخوانی زیرین مڑمری ہڈی سے ڈیڑھ انچ سے آٹھ انچ دی باڑی جس کو کارٹ لیج کہتے ہیں بنا ہوا ہے۔ اسپر عضلات پرے میڈالس نیزائی لیوسٹریلیائی۔ سوپریارس ایلیاک نیزائی ڈایلیٹریس انٹیریئر۔ ٹوٹلیٹریس پوسٹیریئر۔ کمپریس نیزائی۔ کمپریس نیزم میڈیڈ پر لیسر ایلیا نیزی مختلف حرکات کے لیے چمپیدہ ہیں جن کے لیا تنی اسماء سے ان کے حرکات کا معنی استخراج ہے۔ ناک کی نتھنیاں مچھلانے والی چپٹے والی سکرٹالے والی نیچے دبانے والی وغیرہ وغیرہ باہر وار پوسٹ مٹرا ہوا اندر اسٹریسوکس کا فرش بچھا ہوا جس کا نام خاص طبی اصطلاح میں پیوٹی ٹری یا اشنائی ڈیرین میمری عصب شاملہ یعنی الفیا کٹری ٹرو کے خاص ہیشے ناک کے اندرونی و اعلیٰ طبقہ میں مثل اداق استخوانی طبقات پر ہمین مرطوب چھٹی میں جس کی ساخت خاص طریقہ کی ہے سلس آف شٹلز میں جمے ہوئے ہیں اور یہیں پر قوت شاملہ

جس سے مختلف شمیم اور نگہتوں کی میتز و امتیاز ذریعہ ذرات
 پڑان و طائرات بودار مادوں کے ہوا کرتی ہے جیسا کہ
 بجلی کی گرفت کے لیے بلند مقامات پر الکٹریک کنڈکٹریلی
 نکل رہتی ہے بس ویسی ہی بومع ہوا لینے کے لیے ناک
 چہرہ کے دیگر عضو سے سبقت لیے ہوئے آگے بڑھی ہوئی
 امتیاز بوجبکہ ہوا کے جھونکوں سے طائرات خوشبو کے
 ذرے ناک میں داخل ہوتے سے بوباس کا احساس ہوتا ہے
 لہذا بو کی میتز کے لیے آکسین ہوا کا ہونا لازمی ہے اگر
 کسی کی ناک میں گلاب بھر دیا جائے یا اس کی بوبساد
 جائے یا اور کوئی خوشبو یا بدبو، تو پھر دوسری بو کی میتز
 کرنی دشوار و امتیاز لاجمل ہوگا۔ یہی وجہ ہے جو کہ عطر کی
 کوئی ایک بونجوبی میتز ہوتی بعدہ ناک کا ادراک
 ویسا نہیں پالتے۔ البتہ تھوڑے وقفہ سے جبکہ آکسین ہوا
 ناک میں بھر جاتی ہے تو پھر دوسری بو کے امتیاز کی قابلیت
 ہو جاتی ہے (میر)

سب سے چھپا کے بھیدے ایجان بوزلف جاسوں ہرزہ گر و صبا کو خیر نہو
 بوئے کیا بے نہ لگائے کوئی پیتہ یوں دل جلایئے کہ ہوا کو خیر نہو
 کیسی ہی تیز بو کی شے کسی ایرٹائیٹ بوتل یعنی
 ہو ایندیشہ میں بند رکھئے۔ آپ ہزار منو گھیں ہرگز بو نہ آئیگی
 کیونکہ بو کے ذرات ہوا میں منتشر ہو کے جو مشام تک پہنچتے
 تھے بوجہ قطع تعلق ہوائی وہ موقوف ہے۔ غرض سماعت
 و شامہ ہر دو کے لیے ہوائی تعلق بہر حال۔ ان دونوں حساں
 خلا میں محال ہے۔

تنبیہ

ہمیشہ تنفس ناک سے لیا جاتا ہے اس میں تین فوائد مضمّن
 ہیں۔ سانس جبکہ ناک سے لی جاتی ہے تو وہ ہوا چھین کر۔
 مرطوب بن کر۔ گرم ہو کر۔ پھیپڑے یا پھیپے میں جاتی ہے
 منہ اس غرض کے لیے نہیں بنایا گیا ہے اگر منہ سے دم لیا جائے
 زبان و حلق خشک ہو جائے اور کبھی مچھر اندر گھس جائے۔
 بار بار ٹھسکہ ستائے اور منہ کھلا ہوا ہوا ہوتی نظر آئے۔ اور

کثیف ذرات جراثیم منہ و معدہ میں طرح طرح کی شکایتیں پیدا کئے جائیں جس کا بندر وہی نچائے دوسرا نچائے تو بچھاڑ کھائے الحاصل جس آلہ کا کام اسی سے موزوں و مناسب ہو

حسنِ شامہ

جس حیوانات میں بھی بڑھی ہوئی ہے اسی کی بدولت جملہ حیوانات سونگھ سونگھ کر اپنی غذا آٹک پہنچ اور مضرت رسال اشیاء سے دوری حاصل کر لیتے ہیں۔ صانع ازلی نے اپنی حکمت بالغہ سے اتحاد و اتفاق آلہ شامہ و ذائقہ منہ و معدہ میں ذریعہ اعصاب ہمدردی ایسا جمع رکھا ہے کہ خوشبو اور ذائقہ دار اشیاء سے تولید قف دہن میں ہوتی ہے اور معدہ بھی ویسی ہی چیزوں کو قبول کرتا ہے اور جس قدر رغبت سے کھائی جائے اسی قدر ہاضمہ درجہ اتم کو پہنچتا ہے۔ اس لیے خوشبو دار خوش گوشت گوشت پر ذائقہ اغذیہ و فواکھات سے طبیعت پر فرحت اور ہاضمہ میں مدد

ملتی ہے۔ ادھر بوناگ میں پہنچی اور توالہ منہ میں لیا گیا دم سے
 رطوبت ہاضم قعر معدہ میں پکرنے لگی۔ حال کی تحقیق میں ثابت
 ہوا کہ بلا تو وسط منہ کے صرف معدہ میں غذا پہنچانے سے
 رطوبت ہاضمہ نہیں پیدا ہوتی ہے۔ لیجئے بے راستہ کام
 نہیں چل سکتا۔ میا میلیا۔ یعنی دودھ پلانے والے حیوانات
 اپنے اپنے شیرخوار کی شناخت بوقت رضاعت اسی
 قوت سے بہم پہنچاتے ہیں۔ شکاری کتے خرگوش وغیرہ کو
 درختوں کے پودے، زمین کے سوراخ و پتھر کے دروں میں
 سونگھ سونگھ کر نکال لیتے ہیں۔ نیوفونڈ لینڈ کے بڑے کتے
 برف میں پھنسے دیے ہوئے اور زیر انبار برف چھپے ہوئے
 انسانوں کا سراغ اسی آلہ سے لگا کر برف کھود کے
 مستغرق برف کو مصیبت سے نکالتے اور اپنی پشت پر لیے
 ہوئے مکانوں کو پہنچاتے ہیں۔ ناک کے منفذین میں قدرتی
 جو بال کا جال بچھایا ہے اس میں مسکت ہے۔ ہوا میں اڑتے
 ہوئے مہین درتے گرد و دیگر سمی امراض مستعدی دق و چھوت

وغیرہ کے مادے اس جال میں مثل ماہی کے چپس کر رک جائیں
 چھلنی مذکور کے ذریعہ ہو کسی قدر چھن کر شش میں داخل
 ہوتی ہے تنفس کے روزے اگر کسی مسم کے ذریعے منفذ
 ہو این کھینچ لیے جائیں تو چکٹ لیس دار آب مبنی جیسے،
 ریتھ اینٹ کب آگے بڑھنے دیتا ہے۔ بلکہ وہیں لپیٹ
 لیتا ہے۔ سعدی فرماتے ہیں :-

سگ و درباں چو یافتند غریب ایں گریباں گرفت و آں دامن
 علاوہ ازیں آب مبنی باعث رفع خشکی ہے اگر یہ نہ ہو
 ناکھ جلنے لگے۔ اس کے ماسوائے و تلخ ڈھانس اگر جرأت
 کر کے ناکھ دمنہ میں گھس پڑے تو فطرتی محسوس کتدہ
 جاسوس پولیس زجر و توہین کی گدگدی سے چھنیکوں و
 ٹھکے کی بوچھاڑ اور کھل بل مجادے۔ ناچار داخل شدہ
 ذریعے عرق خجالت و ندامت کی ریزش میں غلطی کھاتے
 ہوئے بطور شیمنی ناکھ سے جھڑ جائیں یا بدست و گرے
 دست بدست و گرے کی طرح لوٹا دے جائیں۔ ماشاء اللہ

کیسے خفیہ پیرے لگے ہیں۔ جو کارآمد شے چھوڑنے و ناکارہ
 روکنے میں جتنے ہیں قرآن مجید میں ایسے مفید خوشنما عضو کے
 بارے میں حکم تورات کا حوالہ فرمایا گیا۔ اَلْاَلْفَ بِالْاَلْفِ
 ناک کا بدلہ ناک ہے اس لیے تے ساتھی فلکس و ڈاکٹر س
 اس مقام کے بال بالکل نہیں کتراتے کہ یہ کارآمد ہیں اور
 اسلامی مہذب طریقہ اس کے کترانے کا یوں ہے قَصَّهٖ قَصٌّ
 یعنی برآمدہ توکیں چھات ڈو نہ یہ کہ فرسودہ مختصر سا ستر
 ناک میں پھرا دو اور صفا چٹ میدان بنا دو قص الثارب
 اختصار ہوتے ہوتے ناواقف عرب بدوی خط صرف طول ہے
 بغیر عرض کے بنا دیتے ہیں اور رواہل خاں صاحب عین وسطی
 حصہ مونچھ کا منڈا دیتے ہیں تاکہ ریش بلوٹ نہ کرے
 بعض نیو فیشن جنٹلمن اسی کے برعکس صرف اسی وسطی حصہ
 ناک کے نیچے کے بال بطور جٹو کے چھوڑ کر باقی مونچھ
 ادا دیتے ہیں اور اسطرکی وضع قطع والے برہمنی سوتاک کا سوانگ
 لاتے ہیں ۵

عجب کرشمہ ہے صنمِ خدائے عالم کا کہ ہاتھ پاؤں تو مردوں کے چہرہ خانم کا
 ورنہ تھوڑے لوگ بالب لیے مونچھ دیسے کے دیسے لائے رکھ
 مجھنڈ رہن جاتے پیشل بال نہ نکھوانے والے لوگوں کے بڑھا
 دیتے ہیں۔ اور کھاتے پیتے وقت مونچھیں دوسرے ہاتھ سے
 اٹھا لیتے ہیں۔ کیونکہ بالائی وغیرہ مونچھ پر جگر بدتمائی پیدا
 کر دیتی ہے۔ ایسوں کے لیے نیم و اموسٹیاں کپ بنائے
 گئے ہیں۔ اوپر سے ڈاڑھی نیچے سے لپٹیں بڑھائیں گے۔
 دونوں کانٹھ باندھ دو تار اچانٹیکے دل نادان کو یوں بہلائے جائینگے
 مگر اسلام ہے کہ تہذیبی وضع میں حکمت سے مستمع کئے دیتا ہے صورت
 وحشی بدشکلی ہونے نہیں دیتا بلکہ ریش سے مرد کیلئے وجاہت و عیب امتیاز جنس
 قائم رکھتا اور خلق جیسا مقام جہاں مختلف نازک آلات کا قیام ہے بلا محتاجی
 گلوبند گرم رکھتا ہے نیز بیج وقتہ وضو کرنے میں پانی ناک کے اندر و ڈرایا جا کر
 ناک میں کی ریش بخوبی پاک و صاف کر لینے سے یہ مطلب عہدگی سے حاصل ہوتا ہے
 علیٰ ہذا القیاس وضو کا ہر کن بہتر مصالح پر مبنی ہے جس سے طہارت و نازکی جسمی و دینی
 و حفاظت از امرِ نجس و متصور ہیں جہاں بلا مہمتی ٹیوب و گلوب کے صرف ٹین کے

پیشیوں میں کیا روکن آئیل جلایا جاتا ہے۔ اس کمرہ میں
بود و باش و خواب کرنے والوں کے ناک و حلق سے
سیاہ آلود ریت و بلغم نکلتا ہے ایسے چراغوں میں انکمپلیٹ
ادھورا کمیشن اختلاط کیمیاوی یعنی اختلاط روغن کامل
طور پر دوسری شکل و نہایت میں تبدیل نہیں ہوتے نہ ان
چراغوں کے شعلوں میں سفیدی و نورانیت روشنی رہتی بلکہ
کاربان اسموک دھواں زیادہ رہتا ہے۔ غرض ان سے
مرکانات پارچے فرش ظروف اجسام وغیرہ سب کے
سب سیاہ ہو جاتے ہیں اور ہزار ہا نفوس جس میں اکثر بچے
شامل ہیں۔ داعی اجل کو پروانہ دار لبیک کہتے ہیں۔ اس لیے
بعینہ گلوب کے چراغ اس طریقہ کا محذوش و مضر ہے ہرگز
استعمال نہ کیا جائے۔ غیر مستطیع اشخاص کے لیے۔ قدیم دیسی
فانوس بدرجہ اولیٰ ہے۔ حضرت فرید الدین عطار کا مقولہ ہے۔
نیک نبود گر گشتی از مچہ سراغ رہ مدہ دو و چراغ اندر دماغ
کیونکہ وہ دھواں چراغ کا کاربانکٹ ایسڈ کا ریان

ڈائی آکسائیڈ زہر ہے۔ شاہان ہند کے محلات اور یورپ کے رائل پیالیس میں کیا ٹڈل ماہی بچی کا رواج رہا ہے۔

پھول سونگھنا

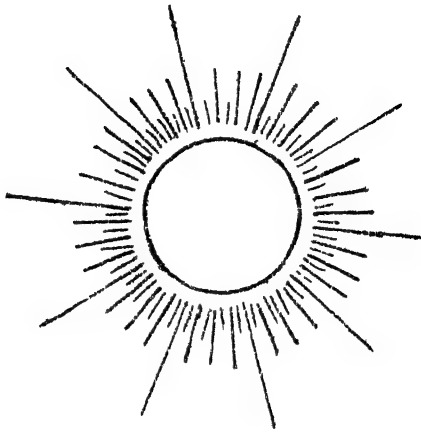
بعض لوگ پھولوں کو ناک سے بالکل چپان کر کے زور سے ان کی بو باس سونگھتے ہیں۔ اس کی بھی حماقت کی گئی ہے۔ پھولوں کے اندر قدرتی سفوف اقسام کی رنگت کے وسطی حصہ میں مثل گرد کے ممکن ہے اور طرح طرح کے مہین ذی روح کیڑے دما دے وغیرہ کم و بیش دم کی ہوا کیسا تھ شش میں داخل ہو کر ویسوں میں جن کا پھیپڑا مرض سل ودق و دہ کے لیے پریڈ سپوزڈ یعنی آمادہ و ہیا ہے امراض مذکورہ نمودار کرتے ہیں۔ حیوانات ناک سے سونگھ کر مادہ کے حل وغیرہ حل کی شناخت کر کے جفتی کرتے ہیں جبکہ وہ اس قابل رہے۔ موجودہ حالت زمانہ کے لحاظ سے عورت مثل پھول کے مانی جاتی ہے بایں وجہ

کوئی سونگھے کیا مضائقہ ہے متصور کرتے ہیں۔ مگر حال ہی کی طرزِ معاشرت میں ہر متنفس کے لیے کیا حضور کیا سفر بڑی و بھری بلکہ تمامی مہمان سراے و تفریح گاہ اور ضیافت وغیرہ میں ماشاء اللہ طبیعت کی صفائی ملحوظ رکھتے ہوئے (ٹیل، میز پر آب نوشی کی گلاس علیحدہ منہ پاکٹ کرنے نیاپکن (دستی)، جدی دورانِ طعام میں پلیٹ پر پلیٹ کا کایا پلیٹ چچوں چھری کاٹوں کی الٹ پلیٹ مسٹر کا فنکر کپ خاص سگار الگ غرض ساری اشیاء مایحتاج مختص مگر اصل معاملہ مشترکہ اس آزادانہ ہمدردی کا مٹھا ایسا واہے کہ بند ہی نہیں ہوتا۔

اثموسفیر ہوا (ایر۔ ریج۔ باد) (سعدی؟)

نہ برباد رفتے سحر گاہ و شام سر پر سیماں علیہ السلام
 باخزندی کہ برباد رفت خنک آنکہ باد انش و دادرقت
 جو ہوا ہم سانس کے ذریعہ لیتے ہیں جیسا کہ کسی زمانہ
 میں سمجھی گئی تھی وہ سفر و معقر جزء نہیں بلکہ کسی ایک ہوا و ٹکا

۱۰



صفای آسمانی می دیا قسم قدس شایسته دینیانی شکی تری کی مقدار مکره جراتی اطراف و یخ سکن با حصه شکی بولن همه پانی چو طرف گرداگرد کر که واسطه دنیا گویا جوی می باشد در
یقین مقدار علی قدر خود است و احتیاج قائم و دائم است۔

مرکب ہے جن میں کے اجزاء غم حسب ذیل ہیں :-

Chief of which are the following.

Nitrogen. 79.15 = نیٹروجن ۷۹.۱۵ -

Oxygen. 20.81 = آکسیجن ۲۰.۸۱ -

Carbonic acid gas. 0.04 = کاربانک ایسڈ گیس ۰.۰۴ -

منجملہ ان ہواؤں کے آکسیجن اور کاربانک ایسڈ ہوا

یا مخصوص ہمارے متعلق ہیں اور نیٹروجن یہ حیثیت انفرادی

جزء جسم کے لیے غیر مفید محض اس کا عمل بطور ڈائیلاکسٹ

(دمرق) ہواؤں کو ملارکھنے کا ہے۔ آکسیجن ہوا سب سے

زیادہ کارآمد پرورش کن ہر ذی روح ہے جس کے بغیر

حیوانی و نباتی حیات کا قیام ہے بلکہ اسکی موجودگی میں

قیام آتش و شعلہ ہے *Supporter of combustion*

نسیم سحری سے ہر گل نودمیدہ یازہے

نگہت گل را چہ کنم اے نسیم بوئے ازال پیر منہم آرزوست

باز ہوا بے چمنم آرزوست جلوہ سرد سمنم آرزوست

ہوا اے کز آبِ حیاں چکد چکد فٹارند کیمشت صد جاں چکد
اکرم ایک کے بدلے سویتا، ہوا سے نبات کی تخم افشانی پر دہ کا جہاز و کشتی رانی۔

مثنوی
اہل کشتی ہچیاں جو یائے باد
جملہ خواہاںش ازاں رب العباد

ہوائی مشن سے موٹ چلائی، اتنی بازی چلائی، آواز اکوڑ (گو بچ) سنائی طوفان سے
تلاطم تہلکہ مچانی بینکٹ اڑانی وابستہ ہے ہوا کے بدولت
سوٹر و سیکل باوجود نقل سبکتر روند، اگر نیچر سے ہوا نکل جائے
گاڑی وہیں ٹھہرتی کھائے، منٹرل کھوٹی ہو جائے، ہوا میں خوش
و طیور نغمہ سنج، ایر و پلین۔ اڑان کٹورہ، بلوں، پیارا شوٹ
کی پرواز ہے الکٹرک کرنٹ و بادل کی تگ و تازا ہے
کسی وقت پیاہٹ ابر ہوا کی ہل چل سو قوف رہے جس
جو کر جی گھبرا اٹھے ابتدا آفرینش دنیا سے اسرافیل صور
منہ میں لیے ہوئے عرش کے طرف دیکھتے کھڑے ہیں کہ
حکم ہوتے ہی تمام موجودات عالم و ساری دنیا و مافیہا
چھونک دوں اس حاصل مخلوق کا دنیا میں زندہ ہونا اور مینا

”جو رُکڑا تر ترست از ہر باد و روتا“۔ یہ حس حالت میں آرام سے ٹٹانا
 دنیا کی زندگی سے محروم گرداننا بے رنگ واپس لوٹانا ہے
 ایسا سمجھو اس جہاں میں ایک نئی جان منجانب رحمن سینے
 کے صندوق میں محفوظ پارسل بنکر آئی ہے سمجھ انسان نے
 بلا کھولے و دیکھے کے ویسے ہی رکھ دی عطیہ خداوندی کی
 اپنے جدوجہد کی مستی سے بے قدری بے حرمتی کی نادانی
 جانی نقصان کا باعث ہوئی اس طرح سے ایک جان
 گھاٹے میں رہی طائر روح ہاتھوں آنکھ نکل گئی جدھر کی
 ادھر چلا گئی یٰحْزَنَّا لِلّٰہِ قَاتَا اِلَیْہِ سَاجِدُوْنَ پڑھے کے
 چارہ نہیں آپ نے غالباً دیکھا دیا سنا ہوگا کہ بلند پر دازی کے
 کرتب دکھانے بیالوں کے ذریعہ اوپر چڑھاتے معتد بہ
 بلندی پر کرہ ہوا میں جاتے کے بعد اتر آتے کے لیے
 بیالوں سے قطع تعلق کر لیتے اور اچانک زمین پر نہ گرجانے
 اور دھمک سے نہ کچل جانے پیارا شوٹ کا سہارا
 لگا رکھتے ہیں جوں ہی غبارہ سے الگ ہوئے دُلوں ہی



چھتری میں ہوا بھری سہولت کے ساتھ اڑنے والی
 طائرہ نیچے اتری اس طرح سے جان بچی بس یہ مثال ذی منہم
 کے لیے کافی اس لیے کہ تعلق پر ورشی بوجہ علیحدگی از شکم
 مادری منقطع میثود لہذا بلا تامل سینہ کا بھتہ پھونکتے کی
 ضرورت داعی ہے ایسے وقت کی مروت بڑی ہیروئی،
 قدرت کی کاریگری سے ایک مکمل مشنری دنیا میں
 ہمارے ہاتھوں آپہنچی بوفرضنا کسی وجہ سے اس میں
 رکاوٹ ہو تو اسے الٹ پلٹ کر نا چھیڑنا ہلاتا متحرک
 کرنا چاہو کر کے لطف زندگانی اٹھنا ہماری عقل و حکمت
 زیر کی کا شعار ہے اس موقع پر کہالت و سستی اس کھلنے
 کی مصداق ہے۔

حکایت

ایک جنگل میں دو شخص بیر کے درخت تلے لیٹے ہوئے تھے
 اتفاقاً راستے سے ایک سواری خاص ضروریات پر

گھوڑا دوڑا سے جا رہا تھا۔ ان میں سے ایک نے نہایت عاجزی سے سوار کو پکارا کہ خدا کے لیے ذرا یہاں تک آئے بڑی منت ہوگی۔ سوار اپنے ہم سے اس کی ضرورت اہم جان کر کہ لاچار کی تکلیف دور کرنی انسانی ہمدردی ہوگی گھوڑا روکا اور فوراً درخت کے تنہ سے باندھ کر اتر آیا۔ قریب آنکر پوچھا کہ اے بندہ خدا کیا مصیبت ہے بیان کرتا کہ میں حتی الامکان تری مدد کر سکوں لیٹے ہوئے تھا کہا کہ سیاں وہ بیر جو زمین پر پڑا ہوا ہے میرے منہ میں ڈال دو مہربانی ہوگی یہ کہتے پر سوار پوچھا کہ کیا تو مفلوج یا بیمار ہے جو اب دیا خدا نخواستہ سوار کہا بھڑکیوں کو نے مجھے ناحق تکلیف دی۔ جواب دیا کہ کون اس قدر زحمت گوارا کرے آرام چھوڑ بیڑا اٹھا لائے اس لیے بھتیں بلا لیا سوار غصہ ہو کر نہڑ سے دو بجا دیا۔ تب ایدی صاحب نے تلتلا کر کہا واہ رے انصاف دو سراجو لیٹا ہوا ہے اسکے توشہ میں بہ حسن اتفاق بیر پڑ گیا مگر کھاتا نہیں دیسے ہی

رکھا ہے ذرا دیکھ لو سوار نبطراستجاب اس دوسرے کو
 دیکھ کر پوچھا کہ کھاتا کیوں نہیں۔ وہ تندی سے جواب دیا کہ
 چاہے کون تیرا باوا۔ اب اول کے ایدی نے کہا داہری
 خلق اسکو تو کوئی کچھ نہیں کہتا اور میں کو مارتا ہے۔ سوار
 یہ حالت دیکھ کر کہتا چلا گیا کہ تو ایدی اور وہ ابو الایدی
 کہیں مجھ پر اثر نہ پڑ جائے اپنی راہ لی۔ الغرض قدرت کا
 ساتھ ہم اس قدر بھی نہ دیں تو کیوں ایسے خطاب کے
 مستحق نہ بنیں۔ بناءً علیہ ”کئے جاؤ کوشش میرے دوستو“
 (H20) دو حصے ہیڈروجن اور ایک حصہ آکسیجن ان دو
 ہواؤں سے پانی کا قوام ہے کسی مرض کی وجہ یا کلوروفام
 کے زہر سے جبکہ سائنس رکت جائے مصنوعی تنفس کے
 ذریعہ تازہ ہوا بہم پہنچانی چاہئے ورنہ خاتمہ ہے ۱۰ اُمِّ سَلٰتِ
 ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰
 سورہ مرسلات ۲۹۔ اللہ تعالیٰ ہوا کے صفات ظاہر کرتے
 ہوئے قسم کھاتا ہے۔ بلا غذا کے انسان ایک ہفتہ یا اس سے

زاید، اور بغیر پانی کے چند روز تک زندہ رہ سکے گا۔ مگر کس منٹ بھی بلا ہوا کے رہنا محال ہوگا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہوا ہمارے لیے سب سے بڑی غذا اور بلا قید و لغتین ادقات، بلا کم و کاست بالراست ہر آن و زماں جس کا استعمال ہوئے جا رہا ہے۔ اس قدر پر ضرور و مفید شے کے واسطے خالق الکریم سے بڑی سرکار سے جس کو اپنی عزیز مخلوق کی پرورش درکار ہے کتنے بھاری پیمانے واسکیل پر انتظام مہیا فرما دیا گیا ہے یعنی ہمیں اسی کرہ (Medium) میں چھوڑ دیا گیا ہے۔ جیسے ماہی در آب اور اس کے حصول کی کیسی سہولت رکھی ہے کہ بلا مانگے و کوشش کیے کیا خواب کیا بیداری ہر لحظہ ہوا خوری جاری۔ دینے والا دے رہا اور لیتے والا لے رہا۔ ظاہری احسان کا کسی کے کوئی شرمسار نہ ہو رہا یہ دین لین کب کسی کو دکھے۔ (بیت)

مسیحا تو جلوسے دکھائے چلا جا میں مترارہوں تو جلوسے چلا جا

”فعلِ تنفس“ (*Respiration*) یہ فعل دوہرا گویا ذیل ایکٹ ہے۔ انسپائریشن۔ اکسپائریشن جو ہمارے میں آنا فانا جاری و ساری ہے۔ اس قدر مختصر فعل پر ایسا زبردست و اہم جائزہ معاملہ ٹھیرا دیا گیا ہے۔ سانس چھوڑی مر گئے اور سانس کھینچی جی گئے۔ ایک نفس میں مر گئے اور ایک نفس میں جی گئے۔ فَتَفْتَحْنَآفِئِدَہِ مِنْ رُفُوحِہِ کی شان ہویدا ہے دم چھوڑے یا دم توٹا یا تھنڈے ہوئے، اردو محاورہ اور انگریزی میں بھی اکسپائرڈ کے معنی فوت شد کے ہوتے ہیں۔ شش بھٹیڑا۔ قصبتہ الرئیہ۔ بھیسپا تنگس“ یہ وہ آلہ ہے جہاں تنذکیہ و نقصنیہ خون اور تنفس کی رُوح رواں ہے اور ظاہری اثبات حیات کا علمبردار مہلوگراف و اشارہ صیاد ازل نے طائرِ روح کی جوڑی یعنی پیرآت تنگس مع چند متعلقہ نلیوں کے پھسلوں کے پھرے گویا سینے کے تنفس میں بہ مقام صدر مقید فرمایا جو اپنے بیچوں بیچ متعلق دل کو گھیرے ہوئے ہے۔ شش کی ساخت مسامدا از نرم

پکھڑا ربا فت سے ہے جو پھیل کر ہوا لینے اور سکڑ کر ہوا
 خارج کئے دینے کی صفت آلہ تنفس کو بخشتی ہے۔ شش میں
 ہوا بہ مقدار اپنی چوتھائی کے آکسیجن خرچ کر دیتی ہے۔
 اور مساوی المقدار کاربانک آکسائیڈ ہوا حاصل کر لیتی ہے،
 نیز قدرے فصلات مختلف بافت کے جو آرگانیٹک سٹریکچر
 کہلاتے ہیں اور جن کی بدولت چھوڑی ہوئی ہوا امتصاف ہوتی ہے،
 شش کی پوری وسعت (۳۴) مکعب مکسراخیں کی ہے منجملہ
 جس کے (۱۱) انچس ہوا شش میں رہتی ہے جو کسی طرح سے
 خارج نہیں کی جاسکتی اس کا نام زریڈیول ایر ہے۔ علاوہ
 ازین اور ایک سو مکسراکعب انچس ہوا ہمیشہ شش میں رہتی ہے
 جو غیر معمولی قوت سے خارج ہو سکتی ہے معمولی تنفس سے
 مختصر سی یعنی مین سے تین مکسراکعب انچس ہوا لیجاتی ہے
 ”ٹائیڈل ایر“ مگر غیر معمولی قوت سے اس کے سوائے اور
 (۱۱) مکسراکعب انچس ہوا لی جاسکتی ہے۔ ”کمپلی منٹل ایر“ ان
 سب ہواؤں کی تعداد یہ حیثیت مشمولی (۳۴) مکسراکعب انچس

ہو جاتی ہے۔ وائٹل کپاسٹی مقدار وعت شش در سینہ ہر تنفس کی فزیکل یا جسمانی حالت کا صریح انڈیکس مبیار ہے جو بہ ذریعہ ایک معمولی آلہ کے جس کو اسپا سیرومیٹر کہتے ہیں۔ ناپا و حساب لیا جاتا ہے۔ وائٹل کپاسٹی کم از کم (۲۰۰) کیوبک اینچس چاہئے ہر متوسط جوان شخص میں اس سے کم تنگی سینہ یا مرض شش ظاہر کرتا ہے اگر زیادہ مقدار رہے تو کشادہ و قوی شش کی دلیل ہے۔

”آزمایش“ جس قدر ہو سکے سانس اندر کھینچ لی جائے بعدہ نلی میں منہ رکھ کر حتی الامکان پھونک دی جائے جس کی مقدار اسی پیمانہ پر دیکھی جائے گی بس وہی اس شخص کی وائٹل کپاسٹی ہو گی۔

سانس لینے کے طریقے

یہ لحاظ ضرورت ہر شخص کے جدا ہیں جیسے لیٹے ہوئے بیٹھے ہوئے۔ کھڑے ہوئے اس بشرط سے کہ صاف ہوا

یہ کثرت تنفس کے لیے موجود رہے۔ بند کند کمرے جہاں
 سامان وغیرہ ہو وہاں یہ غرض پوری نہیں ہوتی۔ حکما کی
 رائے ہے کہ گہری سانس دن میں دو مرتبہ پانچ یا دس
 لحظہ تک لینے کی مشق رکھیں یہ ایک اعلیٰ و بہتر عمل و
 عادت ہے جس کی بدولت شش کے ہر حصہ میں صاف
 تازہ ہوا کا گزر ہو کر لقمہ و تذکیہ خون بخوبی ہوتا ہے۔
 اس میں شک نہیں کہ یہ ایک عام علاج کمزور شش کے لیے
 اور ابتدائی سل و دق کے واسطے اکسیر اعظم اور بہترین
 ورزش ہے اور بڑی سہولت یہ ہے کہ اس کے لیے
 نہ کوئی آلہ درکار ہے نہ کوئی خاص مقام و مکان کی ضرورت
 لاحق ہے مگر یہ ذہن نشین رہے کہ سینہ پر کسی مسم کا دیاؤ
 یا رکاوٹ نہ رہے تاکہ شش ہر طرف بہ آسانی پھیل سکے
 مثلاً چپ و راست۔ پیش و پس۔ زیر و بالا۔ اس عمل میں عضلات
 سینہ و شکم کام میں لائی جائیں جس کو کاسٹو ایڈ اسنیل پرتھینک
 کہتے ہیں ہمیشہ ناک سے سانس لی جایا کرے منہ سے بارہ

مرتبہ تک اس عمل کا اعادہ کیا جائے۔ سانس لینے کے بعد دم روکنا۔ پوری گہری سانس لیکر نصف منٹ یا زیادہ دم روک لیں اس کے بعد سانس چھوڑیں۔ اس طریق کا دس بارہ مرتبہ عمل کریں۔ سانس روکے وقت ہاتھ سے آہستہ آہستہ سینہ پر ٹھوکیں دس بارہ مرتبہ سانس چھوڑتے ہوئے فقط آہ نکالیں دس بارہ مرتبہ اکیپلو ز دبر پھنگ۔ آہستہ سانس پوری امکان تک لیں بعدہ ایک دم سے زور سے سانس چھوڑیں اس عمل کے مندرجہ عمل کریں یعنی جلد سانس لیکر آہستگی سے چھوڑیں ان عمل میں اور بہت سی حرکتیں شامل کر لی جاتی ہیں جیسے ہاتھ سر سے اوپر اٹھانا پیچھے ہاتھ رکھنا وغیرہ۔ الحاصل شش میں پوری طرح سے ہوا داخل کرانے۔ شش کو قوی بنانے۔ شش کو وسیع گردانے خون کو مصفی و لطیف و گہری سرخ رنگت دلانے۔ امراض دق ٹیوبرکلوزس سے بچانے۔ شش رستم و شیر۔ بیر کشادہ سینہ قوی، سیکل ہو جانے اطباء یورپ و ایشیا و امریکہ اس مسئلہ پر

متفق علیہ ہیں شرابین و ہوا کی باریک تالیئیں نئی پیدا ہو جاتی ہیں۔ انجارات سے کثافت بدنی دور ہوئے جاتی ہیں اس لیے حکمتاً یہ عمل مستحسن ہے جو لوگ اس کی پراکٹس کئے ہیں ان کے شش و سینے بہ مقابل دوسروں کے وسیع ہیں جیسے تیراکٹ غوطہ زن وغیرہ سرکاری ملازمت میں توج میں بھیمہ کمپنیوں میں سینہ کے سکڑنے پھیلنے کی گنجائش کم از کم دو انچ رہا چاہئے ورنہ قبول نہیں کرتے۔ ورزش جبانی مشی محنت مشقت سے شش کی ہوا میں متوج پیدا ہو کر باعث ادخال و اخراج ایک حد تک ہوتا ہے۔ اور ونڈ پیلنے سے سینہ بے شک کثادہ بنتا ہے اسلامی مشائخی فقرانی طریقہ کلمہ طیب کے ذکر سیری و جہری کا کیسا مبارک ہے جس میں سانس پھلا کر متذکرہ بالا سارے مراتب طے ہوتے ہیں علاوہ صفائی خون و وسعت سینہ کے تزکیہ نفوس بھی حاصل ہوا جاتا ہے ہم خرمادہم ثواب ہمارے یہاں کیا نہیں تحسین و عمل نہیں (از کتاب یادگار ونگیری)

نظم

پڑھیں آواز سے جو کلمہ کو
 گردہ کلمہ لپکا کر پولا
 تب فرشتے بھی نامہ میں سکے
 پڑھے کلمہ جو مد سے روکے دم
 نور سے اس کا دل بھرے ستار
 کھینچ کر مد اُسے پڑھے ایک بار
 جتنے اذکار ہیں فقیروں کے
 بعض کرتے ہیں ذکر اَللّٰہ
 کوئی للہ کا لہ کا کوئی
 محو کرتے ہیں کوئی ہو کو بھی
 ہو میں ایسا فنا ہو ہو نہ رہے
 سیری جہری لسانی اور قلبی
 ان کو دیدار حق کا پہلے ہو
 یعنی ایسا کہ دوسرا بھی سنا
 نیکیاں ساٹھ ہزار لکھ دیں گے
 ایسا کھینچے کہ جیسا پڑ ہو شکم
 جرم بخشے کبیرہ چار ہزار
 بخشے چادیں گناہ چار ہزار
 اسی کلمہ کے سارے میں تکرے
 کہے اللہ فقط کوئی ذبیحہ
 شغل کرتے ہیں کر کے کیسوئی
 ہے یہ تحریر ایک عارف کی
 تجھ میں تیری دوئی کی بوتل ہے
 روحی عینی ہیں اصطلاح جدی
 پھر ہم کیوں کوہ صحرا میں جا کر مثل گرگٹ کے منڈی

اٹھا اٹھا کر مانند مینڈک کے پیٹ پھلا پھلا کر خود تماشہ
 بنے ہوئے ہاتھیں ہلاتے ہوئے خالی دم بھریں یا لفظ آہ
 نکالتے ہوئے واویلا چائیں۔ ذکر الہی کے ضمن ہی میں جبکہ
 یہ مطلب ہمیں از خود حاصل ہو جاتا ہو۔ (رباعی قطبی
 یا دخالت کی دسبدم کرنا دم میں جیتک ہے دم نہ کم کرنا
 پاسِ انفاس کے تسلسل سے عید و معیود کو بہسم کرنا
 عموماً ہر حالت میں خصوصاً سکتہ و مدہوشی (Indicator
 of life) میں حیوانی و انسانی آثار زندگی نمایاں کنندہ
 حرکت تنفس ہے بہترین رفیق و ساتھی اور سخت ترین عدو
 انسانی و حیوانی اسی کی سانس ہے یعنی اس کی صفائی
 دوستی اور اسی کی مسمومیت دشمنی پر وال ہے۔ شعر
 دل کے پھپھو لے جل اٹھے سینے کے داغ سے
 اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے
 سانس رو کے دم گھٹا مجبوراً فوراً سانس لینی پڑی خدا ع
 ”دشمن اگر قوی است تلکیاں قوی تر است“ (فیض)

محبت ہے تو اپنے سے عداوت ہے تو اپنے سے
 ہیں آپ ہی دوست اپنے ہم ہیں آپ ہی اپنے دشمن ہم
 تنفس انسانی فی منٹ اٹھارہ (۱۸) مرتبہ اور حرکت
 قلب بہتر (۷۲)، بارگو یا ایک کو چار کا تناسب ہے۔

دل - قلب

Cardium. Heart.

آلہ گردش خون حیوانی و انسانی مخروطی شکل میں
 عضلاتی قوت کا پمپ یا پمپکاری یا عضلانی خرطیہ پھتلی
 جس میں خونی روؤں کی رو کو اعنی رُمّتی لڑوں سے فیاضی
 کے لیے معمور ہے۔ تقریباً دس اولس وزنی اور طول و عرض
 میں متوسط انسان کی مُسٹھی کے برابر جیھی تو مسٹھی میں دل
 کہاوت ہے اصولاً دل و شریان کی ساخت میں مناسبت
 دل کا مسکن بہ مقام صدر سینہ کی ہڈی (عظم القس) کے چھپے
 ہر دو شش کے مابین و سہری اور چھٹی پسی کے درمیان ہے۔

او کو ناز سے شکل ہے بچا نادل کا دروٹھ اٹھ کے بتاتا ہے ٹھکانا دل کا
 قریب ۲ حصہ اس آلہ کا بائیں جانب اور صرف ۱ حصہ
 دل کا سیدھے طرف خط وسطی کے واقع ہے۔

برساؤ تیر مجھ پہ مگر یہ بھی جان لو پہلو میں دل ہے دلیں تمہارا خیال
 مگر شعراء کے دل کا یہ مقام قیام نہیں وہ دل ہی اور ہے خدا جانے
 کہاں کہاں ہا کرتا ہے بلکہ اتحاد دل عالم خیال ہے (دکشن)

یہ دلو دھونڈو دھونڈو کے پہلو میں تھک گیا وہ ذات شریف بیٹھے ہیں سٹھی میں یار کی
 کتاب علم و عمل طب کے صفحات (۸۷۴) وغیرہ

لفٹنٹ کرنل ڈاکٹر بھولا ناتھ - آئی - ایم - لیس دل کے
 متعلق ترجمہ تشریح یوں کرتے ہیں کہ دل مثلث نما الٹا واقع
 مثلث کا قاعدہ اس مقام سے شروع ہوتا ہے جہاں پر
 بائیں طرف کی دوسری سپلی عظم النفس کے ساتھ ملتی ہے
 اور بھر عظم النفس کے پیچھے ہوتا ہوا اس نقطہ میں ختم ہوتا ہے
 جہاں پر داہنے پہلو کی پانچویں سپلی عظم النفس کے ساتھ
 ملتی ہوتی ہے۔ مثلث کے داہنے اور بائیں ساقیں ان

دونوں مقامات سے لیکر بائیں طرف کو ڈھلتی ہوئی ایک نقطہ میں جا کر مل جاتی ہیں جو بائیں طرف کی پانچویں اور چھٹی پسلی کے درمیان سرسپتاں سے $\frac{1}{4}$ انچ نیچے اور کسی قدر اندر کی طرف واقع ہوا ہے اس مقام پر دل کی نوک ہوتی ہے۔ دل کی دو سطح ہوتی ہیں موخر سطح اور طہ صدری مری اور وہ مفرد صغیر و کبیر اعصاب و گیس اور سمپتھٹک اور فقر آہست کے سامنے کی طرف واقع ہے سامنے کی سطح کا بہت سا حصہ تو دونوں شش سے ڈھپا رہتا ہے اور تھوڑا حصہ برہنہ ہوتا ہے جو عظم القس کے ساتھ ملا ہوتا ہے مثلث کا دامنہ ساق حجاب حاجر یونانی دایا فراغ دیا قرام کے اوپر رہتا ہے دیا قرام کے پیچھے جگر ہوتا ہے جس کی بالائی سطح پر دل کے قیام کے لیے ایک گڑھا بنا ہوتا ہے۔ اور اس گڑھے کے عین نیچے معدہ ہوتا ہے۔ ان تعلقات کے سب سے جب معدہ میں نفخ اور سورمضہ ہوتا ہے تو ہمیشہ دل دھڑکتا ہے اور متالم ہو جاتا ہے۔

از روئے تشریح دل کا عضلہ نہ تو خالص ارادی ہے اور نہ غیر ارادی۔
 یعنی (والنثری والنثری)، بلکہ اس میں دونوں قسم کی خاصیتیں
 پائی جاتی ہیں علاوہ ازیں دل کے عضلہ میں ایک عجیب و
 غریب خاصیت یہ ہے کہ وہ تشنج نہیں کیا جاسکتا برخلاف
 اس کے دوسرے عضلات کو جب مصنوعی طور پر تحریک
 دی جاتی ہے تو ان میں تحریک کے اثر سے فوراً انقباض
 ہو جاتا ہے اور قبض کے بعد پھر بسط ہو جاتا ہے اور اگر
 بسط ہونے کے پہلے جبکہ عضلہ ابھی قبض کی حالت میں ہوتا ہے
 دو تین مصنوعی تحریکیں اس کی اندر داخل کر دی جائیں
 تو قبض کا بڑھتے بڑھتے تشنج بن جائے گا۔ قلبی عضلات
 میں اس طور سے تشنج نہیں پیدا کیا جاسکتا۔ اس مبارک
 اہتمام و حفظ کا مقصد جانی کا جو کہ ہر دل میں پنہاں ہے۔
 کسی منتفی کو کیا احساس غرض دل کی دل ہی میں رہی ہے
 اگر قلبی عضلہ میں مصنوعی تحریک اس وقت داخل کی جائے
 جس وقت اس میں قبض ہو رہا ہے تو دوسرے عضلات

کی طرح اُسے تحریک کا کچھ اثر نہیں ہوگا البتہ اگر سکون یا انبساط کے زمان میں تحریک
 دیکھا دے تو عضلہ منقبض ضرور ہو جائیگا۔ مگر جب سرے سکون کا زمانہ آتا ہے تو اسکی
 کمر نکال لیتا ہے اور زمان سکون کی طویل بنا لیتا ہے۔ اس خصوصیت کی وجہ سے دل
 تشنج کی آفات سے محفوظ رہتا ہے مدہ نہ کنز از ام الصبیان مہضہ ہسیر یا۔ مصرع
 و دیگر تشنج پیدا کر نیوالی بیماریوں میں انسان فوراً ہلاک ہو جاتا اور کسی صورت میں جانبر
 نہ ہو سکتا دل کے ارد گرد ایک باطنی پردہ لپٹا ہوا ہے جسکو شفاف حجاب قلب یا
 پری کارڈیم کہتے ہیں اس پردہ کے دو طبق ہوتے ہیں اور قاعدۂ قلب کے رخ پر
 یہ پردہ اور درہ اور شریان کو بھی ملفوف کر لیتا ہے اور ان کے ساتھ اوپر کے
 رخ جا کر شریانوں کے خارجی پردہ کے ساتھ ملحق ہو جاتا ہے۔

”حرکات قلب کا ضبط و انتظام“

اب اگر حرکت قلب کو عضلات کی حرکت بالذات مان لیں تو اسکی کم بیش
 کرنے و سنبھالنے کا کوئی انتظام ہو جانا چاہیے تاکہ حرکات قلب اعتدال پر نہ رہیں ضرورت کے مطابق
 تیز یا آہستہ کیجی سکیں ورنہ دلکی رفتار ضرورت بعینہ در ہر دو حالات میں ایک ہی قسم کی حرکت
 پر رہیگی۔ قدامتے دل کو تیس الاعضاء مانتا ہے۔ در اصل دل خادم الاعضاء ہے و اکثر بھولا
 اور قدامت کے مقولہ کے اختلافات کو اس مصنف نے اسی مصرع سے تصفیہ کیا مصرع

”ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد“

جیسا کہ دل کی عضلات ہر دو صفات ارادی وغیر
 ارادی سے متصف ہیں اس لیے دونوں متذکرہ بالا مقولے
 بجا ٹھہرے۔ جبکہ جسم کے ہر ایک حصے کو خون پہنچانے کی
 خدمت دل کے سپرد کی گئی ہے تو اس قسم کا بھی انتظام
 ہوتا ضروری ہے جس سے دل کو بدن کے اعضاء کی ضرورت
 کی خبر ملتی رہے تاکہ اپنی رفتار کو ان ضروریات کے مطابق
 سرلیج یا بطی بنالے (یعنی تیز و سست یہ دونوں قسم کا
 انتظام نظام عصب کے ارادے میں ہے۔ دماغ مستطیل
 میں ایک مقام ہے جس کا نام مصدر حرکات قلب ہے
 اعصاب جن مختلف مقامات کی اخباریں لا کر مصدر حرکات
 میں پہنچا دیتے ہیں اس مقام سے دو اعصاب نکل کر دل کو
 جاتے ہیں ایک عصب کے فعل سے حرکت قلب تیز اور
 ضعیف ہوئے جاتی اور دوسرے عصب کے عمل سے
 حرکت قلب سست اور قوی ہو جاتی ہے تیزی رفتار کے

احکام عضلات قلب کو سمیٹھاٹ اعصاب سے ملتے ہیں۔
 رفتار قلب کو قوی اور سست کرنے والی عصب دگیں ہے
 اور جیسا جیسا مصدر قلب میں احکامات اطراف و خارج
 اعضاء سے آتے رہتے ہیں ان کے مطابق وہاں سے حرکت
 قلب کو کم و بیش کرنے والے احکامات صادر ہوتے رہتی ہیں۔
 مصدر حرکات قلب کے قریب ایک اور مصدر دماغ
 مستطیل کے اندر واقع ہوا ہے جس میں سے دو قسم کے
 اعصاب بدن کے تمام شرائین کو بھیجے جاتے ہیں۔ ان
 اعصاب کا نام محرک شرائین ہے ان کے ذریعہ سے
 شریانوں کی تجویف تنگ یا پینا کر دی جاتی ہے تو دلیس
 سے خون چونکہ شریانوں کے اندر جاتا ہے اس لیے
 شریانوں کے قبض و ببط کا حرکات قلب پر بھی بڑا بھاری
 اثر ہوتا ہے۔ یہ مصدر بھی اطراف کے اخبارات سے
 متاثر ہوتا رہتا ہے۔ اور ان اخبارات کے مطابق شریانوں
 میں تنگی و توسع ہوتی رہتی ہے اور چونکہ دل و شرائین

باہمی ایک دوسرے کا سلسلہ ہے۔ لہذا اعصاب محرک
شرائین و اعصاب کم دبیش کنندہ حرکت قلب فیما بین عین
مناسبت رکھتے ہیں۔

دل کا مقام قیام۔ تقریباً وسط جسم میں ہے۔ جیسے
ہمارے ہندوستان کا پایہ تخت دہلی ہے جو کہ ہٹائے
نہ ہٹ سکا۔ کلکتہ نہ بن سکا بدن حیوان میں دل ایک نہایت
ضروری چیز ہے اسی لیے اس کو عضو رئیس اور مبادی حیات
کہتے ہیں۔ دل کا بدن کے ہر ایک حصہ سے تعلق رکھا گیا ہے
اور اگر کسی جگہ پر بیماری واقع ہو تو اس کا دل پر اثر ضرور
ہوتا ہے اور دل کے امراض سے تمام اعضا متاثر
ہو جاتے ہیں۔

دل میں جو آواز حرکتوں سے اس کے پیدا ہوتی جسکو
اطباء سینہ بین سے سنتے وہ دل کی عضلات کے سکڑنیک
رگڑ سے اور دل چھاتی سے ٹکرانے کی وجہ اور صمٹام و
کو اڑبند ہوتے وقت پیدا ہوتی ہیں اس کو ڈاکٹری

فریا لوجی میں لب ڈھب کی صدا لکھے ہیں۔ مگر ایسے
 لا قیمت آلہ سے اس طرح کی مہل بے ڈھب صدا کیوں
 نکلتے گی۔ میرے ناقص خیال میں دل عجب نہیں کہ یوں
 افتاء حال کرتا ہو۔ (شعر)

لیا لب است ز خونِ جگر پیالہ ما دمِ نختِ چنیں شد مگر حوالہ ما
 چونکہ دل کی صدا غور سے سننے پر آرہی ہے۔ مگر
 کون چلا رہا ہے پتہ نہیں چلتا۔ طبی سراغ رساں تھک گئے
 اس لیے اہل طریقت کی تعبیر اللہ کی ہے۔ قاعدہ ہے
 جبکہ کوئی عظیم الشان صفت و قدرت کی شے دیکھنے نہ
 میں آتی ہے تو خدا کو برحق جانتے اور مانتے والے اللہ اکبر
 یا اللہ کی صدا بے اختیار نکالتے ہیں یا یوں کہتے کہ
 خود بخود اللہ کی آواز نکلتے آتی۔ بدن میں ہمیشہ چلنے والا
 سب کو پالتے والا اگر پوچھو تو دل ہے۔ پس دل ہی اس
 صانع حقیقی کا ذکر ہے اگر سمجھیں۔ (بیت)

زندہ دل زندہ دلی کا ہے نام مردہ دل خاک جیا کرتے ہیں۔

تندرست آدمی کا دل ایک منٹ کے عرصہ میں اوسطاً ۷۲ یا ۷۰ مرتبہ ضرب کرتا ہے جبکہ یہ معنی ہیں کہ یہ کل واقعات جن کا اتنا لمبا چوڑا بیان کیا گیا ہے ایک منٹ کے اندر سترہ، یا رد واقع ہو جایا کرتے ہیں۔ اس حساب سے ایک ضرب کو $\frac{1}{72}$ یا $\frac{1}{70}$ سکند لگتا ہے اور اذن و لبطون کا زمانہ اس کے کسراۃ ہیں۔

”دل دن رات میں کتنا کام کرتا ہے“

اگر ایک خاص وزن کو کسی مقام سے اٹھا کر کچھ فاصلہ لے جائیں تو وزن کی مقدار کو فاصلہ کی مقدار کیسا تھ ضرب دینے سے کام کی مقدار نکل آتی ہے۔ یعنی اسی وزن کو اس قدر فاصلہ پر اٹھالے جائے میں اس قدر طاقت صرف ہوتی ہے۔ مثلاً اگر ۲۰ پونڈ وزن کو ۲۰ گز کے فاصلہ پر اٹھا کر لے جائیں تو $۲۰ \times ۲۰ = ۴۰۰$ پونڈ گز طاقت اس میں صرف کرنی پڑے گی۔ اس اصول پر ہم دل کی طاقت کا بھی اندازہ کر سکتے ہیں۔ دونوں لبطون مساوی الحجم اور مساوی المقدار ہیں البتہ بائیں لبطن کے دیواروں کا حجم و

نجات کسی قدر سیدھے سے زیادہ ہے جدید تحقیق سے
 دونوں بطوں کے اندر (۷)، اولس خون سما سکتا ہے ایک
 میاں نہ قد آدمی کا طول $\frac{1}{2}$ ۵ فیٹ ہوتا ہے یعنی بطون قلب
 ہر ضرب میں (۷)، اولس خون کو $\frac{1}{2}$ ۵ فیٹ کے فاصلہ پر
 اٹھا لیا جاسکتا ہے اس حساب سے $\frac{1}{2} \times \frac{1}{14} \times 5 \times 60 = 105$
 $24 \times$ کو ضرب دینے سے دل کا دن رات کا کام معلوم
 ہو جائے گا۔

”دل کیوں حرکت کرتا ہے“

پرانی اور جدید حکمت میں بڑا بھاری یہ فرق ہے کہ
 قدیم حکمت کے مسائل اور دلائل زیادہ تر قیاس پر مبنی
 تھے نئی حکمت کی مقدم و موخر دلیل مشاہدہ ہے۔ جس
 مسئلہ کی صحت اور تاہید تجربہ اور مشاہدہ سے نہیں ہو سکتی
 اس کو مستند اور قابل وثوق نہیں مانا جاتا۔ اس میں شک
 نہیں کہ قیاس اور خیال کی بلند پروازیوں کو حکمت اور
 فلسفہ میں بڑا بھاری دخل ہوتا ہے لہذا ایسے مسائل کی بنیاد

آخر وہی اور لیے اعتبار ہوتی ہے وہ روزمرہ زندگی کے کاموں میں عملی طور پر مفید نہیں ہو سکتے۔ کچھ تو تجربہ اور مشاہدہ ذخیرہ اوایل زمانہ میں کافی مقدار میں جمع نہ ہونے کے سبب سے اور زیادہ تر اس وجہ سے کہ اس زمانہ میں تجربہ اور امتحان کرنے کے لیے وہ وسائل اور سہولتیں بہ صورت آلات و ادویات موجودہ نہ تھیں جو آج کل فراہم ہو سکتے ہیں۔ فلاسفہ قدیم نے مسائل حکمت کی تشکیل و تعمیر میں قیاس اور دھم کو بہت وسیع جولان دیا ہے۔ قدیم پرست یونانی طبیب ہی نہیں کرتے چلے آئے بلکہ یورپ میں بھی قدیم پرستی کا رواج صد ہا سال تک جاری تھا اور ان مسائل کا رعب ہزاروں برس تک یورپ کی ترقی کا زنجیر یا تباہ رہا۔

ان خیالات کا رواج و محکم علمائے روزگار ہر دور ہزار برس تک برابر جاری رہا اور یونانی حکمت کی کتابیں جو ہمارے ملک میں آج تک رائج ہیں وہ اب تک ان متروک

اور بوسیدہ مسایل سے پُر اور لیرنری پائی جاتی ہیں یونانی
تھیوری کہ روح سنیم کے ساتھ تحلیل ہو کر مشریانوں میں
جاتی ہے۔ اور نبض پیدا کرتی ہے۔ اس لیے کہ مرنے کے
بعد مشرائن کا ٹٹنے سے خالی پاے جاتے ہیں مرنے کے
ساتھ ہی مرغ روح قفس عنصری سے پرواز کر جاتا ہے
اسی لیے شریانوں کو یونانی زبان میں اس تام سے موسوم
کیا گیا ہے جس کے معنی ہوا ہے۔

ہوا کی نالی

Artergie air in the vessel.

مفصلہ بالا خیالات اس وجہ سے قابل تعظیم و توقیر ہیں
وہ علم طب کے بنیادی پتھر ہیں اور علوم و فلسفہ کی ترقی
سفر کی کنستروں کے نشانات ہیں ان کی عظمت اور
بزرگی ہماری نظروں میں دلیسی ہونی چاہئے جیسی کہ عمارات
اور آثار قدیمہ کی ہوتی ہے مگر ہمارا استعجاب اس حد تک

ہنیں ہوتا چاہئے کہ ان بزرگوں کے اغلاط و اسقام کو ہمیشہ کے لیے ہم اپنا چراغ ہدایت سمجھتے رہیں ورنہ آثارِ قدیمہ کے کھنڈرات ہماری ترقی کی راہ میں سدِ سکندر بن جائینگے۔

”عروقِ شجر یہ“

شرائین کی انتہا اور آوردہ کی ابتداء ان سے ہوتی ہے ہر دو قسم متذکرہ کے رگیں باریک بال کے برابر ہو جا کر اس سے زیادہ باریک ہونے سے نظر سے غائب ہو جاتے ہیں۔ ان رگوں کی ہستی قدما کو معلوم نہ تھی۔ اور آلہ خوردہ کی ایجاد کے پہلے ان کا نظر آنا ممکن نہ تھا یہی سبب ہے کہ قدما پر دور ان خون کا راز عیاں نہیں ہوا۔ رگوں کے شاخ در شاخ ہو جانے کا ایک فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اور طہ میں سے ٹکڑے خون ایک وسیع سطح میں پھیل جاتا ہے جس سے خون کے بہاؤ کا زور کم ہو جاتا ہے یہاں تک کہ عروقِ شجر یہ میں پہنچ کر حرکتِ نبض موقوف ہو جاتی ہے۔

عروقِ شعریہ کی دیواروں کے باریک بنانے کا یہ
 فائدہ ہے کہ خون کے اجزاء دیواروں میں سے مکمل کر
 خارج از عروق ہو جاتے ہیں اور اعضاء کو تغذیہ کا سامان
 پہنچا سکتے ہیں اور خارجی فضلات ان دیواروں میں سے
 چھنکر داخلی عروقِ خون کے ساتھ مل جاتے ہیں اسی ترکیب سے
 آکسیجن اور کاربانک ایسڈ کا رد و بدل ہوتا ہے جس کو
 اندرونی یا حقیقی تنفس کہتے ہیں۔

دل کی پرورش

یہ ایک عادی خاصیتی امر ہے کہ جس طرف سے
 ندی گزرتی ہو، اولاً اس کنارے پر لینے والے بستی کے
 فائدہ اٹھاتے اور جس جس زمین پر سے بہتی ابتداً وہ
 زمین سیراب ہو لیتی تب کہیں آگے بڑھنے دیتی جن جھاڑوں
 آس پاس سے رواں ہوتی ان کی جڑیں اپنے میں پانی
 کھینچ لیتی جو تالاب کنٹے اس کی راہ میں آجائیں اولاً اپنے

آپ میں حسب حوصلہ پانی بھریں بعد ۲۰ گے بڑھنے دیں
مگر دل کا یہ قاعدہ نہیں وہ اس رسم و رواج سے بری ہے
اس مصنف کا یہ خیال ہے کہ دل امر رب کی ملازمت سے
نامور ہو آیا چونکہ رب العزت اپنی صفات کلام با برکات
میں ارشاد فرماتا ہے اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ لَا
نَوْمٌ۔ (ترجمہ) زندہ اور قائم ہے نہ اس کو سستی گھیرتی اور
نہ نیند آتی

لہذا در عالم زندگانی اعمیٰ تا حکم ثانی مثل اور اعضاء
و آلات کے ایک لمحہ بھی سطل نہیں رہتا۔ شدید القویٰ
کا حکم ہے اس لیے ادائی فرض منصبی میں محکم ہے اَحْسِنَ الْجَنَّةِ
کے اس حسن انتظام کی خوبی تو دیکھئے کہ خون سے سارے
اجزاء اعضاء و آلات و جوارح بدنی کی پرورش تمام بابت
کی نشوونما۔

یہ غلط کہتے ہیں بے آب و خویش جیتے ہیں
نحت دل کھاتے ہیں اور خون جگر پیتے ہیں

غرض خون ہر جزء بدن کے لیے بے حد مطلوب مگر
 واہ رے انتظامِ قدرتی کہ دل سب اعضاء سے زیادہ
 محنتی اس لیے سب سے زیادہ اس کو ضرورت پرورشی
 یا وجود اس کے یہ اعلیٰ حوصلگی کہ دل میں خون بھرا رہتا ہے
 اور ایک خطرہ تک اپنے لُحْز میں نہیں لاتا یعنی اپنی
 آپ پرورش اس اپنے بطنی خون سے وہیں کا وہیں نہیں
 کر لیتا جس طرح کہ اور اور اشیاء۔ البتہ اپنی قسمت کا
 جو کہ کارد نری شریان سے حصہ پاتا اسی پر اکتفا کرتا۔
 ملازمین خزانہ جن کے ہاتھ میں شبانہ روزانہ رقومات
 ریل چھیل رہیں ایک حَبّہ اگر اس میں سے لیں تو قانونی
 اور خدائی مجرم بنیں۔ دفعہ خیانت مجرمانہ میں پھیں مجبُور
 ان کی مقررہ ماہواری مشاہیرہ تنخواہ کے جو کہ سررشتہ سے
 پاتے بھٹتے بدبیتی کر کے سزا بھگت جاتے۔ دیکھئے دل
 ایسا نہیں بلکہ مطیع رب العالمین ہے اور امین ہے باتباع
 فرمان حسب الحکم اندر کا اندر سارا خون تقسیم کر دیکے بے لوثی

ایمانداری دیانتداری اطاعت گزاری کا ثبوت دیر ہا ہے
دل کی ایسی بہتر روش قناعتی پر اگر ہم عمل پیرا رہیں تو ہوا
وہوس نفسانی کے پھندے میں کیوں پھیں۔

طمع راسخ حرف است دہر سہ تہی ازال نیت مرطامع را بہی

کتاب علم و عمل طب صفحات (۷۸۰) وغیرہ

خون۔ انسان نے تجربہ سے معلوم کر لیا ہے کہ مال
تجارت درآمد برآمد و بار ہائے گراں کو پانی کے ذریعہ کشتی
اور جہازوں پر حمل و نقل کرنا آسان اور سستا ہوتا ہے۔
اجرائی احکامات حکومت خطوط و ٹپہ کی مراسلت بحری
جنگ و جدال بہ وجہ خصوصیت بحری میٹرہ جہازات و فوج
کی سکونت بعض امراض دقتی و عینہ کی معالجت علاوہ
اس کے دریا کا پانی سیکڑوں کام میں آتا ہے۔ کھانا۔ پینا
نہانا۔ دھونا۔ آبیپاشی۔ آبرسانی۔ شہروں کی صفائی۔ بڑے
کارخانوں و گرنیوں کی سربراہی بجلی کی تیاری و اٹرقال پانی

بلندی سے گرا کے اہلی زد میں نہ تھک کی جاتی ہے اس بناء پر
 بڑے بڑے شہر و ریا کے کناروں پر تعمیر کئے جاتے ہیں شعبہ جات
 حفظان صحت ڈرینج سسٹم بد رو کی اور غلامت کی دھلوائی
 اعلیٰ پیمانہ پر مماء جاری سے ہوا کرتی ہے۔

”بدن حیوان میں دورانِ خون کی بعینہ دریا کی مثال ہے“

خون حیوانی زندگی کا مایہ حیات ہے اس کے بعینہ
 حیوانی زندگی کسی صورت میں قائم نہیں رہ سکتی۔
 حیات حیوانی کے اقتصاد میں خون کا مقدم فعل مایحتاج
 حیات کو بدن کے ایک حصہ سے دوسرے حصہ میں
 حل و نقل کرنا ہے۔

جو کھانا ہم کھاتے ہیں معدہ کے اندر جا کر تحلیل ہو جاتا ہے
 مضم و نفع کے درحقیقت یہی ہیں کہ غیر حل شدہ مکث غذائیں
 تحلیل کر دی جاتی ہیں اور پانی میں حل ہو کر لطیف اور سیال
 صورت اختیار کر کے جا بجا آسانی سے حل و نقل ہو سکتی ہیں۔

ہمارے بدن کا کوئی حصہ ایسا نہیں جس میں خون کی رگیں
 موجود نہ ہوں اور جہاں پر خون کی ترشح اور آبپاشی
 نہ ہوتی ہو۔ بال۔ ناخن اور عضار لیف جو بہ ظاہر رگوں
 خالی اور محروم نظر آتے ہیں ان سب کی حوالی اور جڑوں
 میں باریک باریک رگیں ضرور ہوتی ہیں جن میں سے عرق
 نکل نکل کر جذب ہوتا رہتا ہے اور ان کی تربیت کرتا
 رہتا ہے۔ کیجن اور تازہ ہوا شش میں داخل ہوتی ہے اور
 وہاں سے خون کے اندر جذب ہو کر تمام بدن میں دورہ
 کرتی رہتی ہے اور حسب ضرورت سب اعضاء کو تقسیم
 ہوتی رہتی ہے۔

اعضاء کے تحلیل شدہ اجزاء۔ فضلات اور ردی
 مادہ جو انہضامی اور تربیتی و ظالیف کے دوران میں پیدا
 ہوتا رہتا ہے وہ بھی اسی ندی میں پھینک دیا جاتا ہے
 جب خون دور کرتا ہوا۔ ان مقامات میں پہنچتا ہے جہاں پر
 صفائی کا محکمہ واقع ہے تو یہ فضول مادہ نکال کر فوراً خارج

کر دیا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ ہمارے بدن میں داخلی تجارت کے بھی بہت سے کارخانے موجود ہیں ان کارخانوں میں وہ نفیس اجناس تیار ہوتے ہیں جن کی خود وہاں کے رہنے والوں کو ضرورت ہوتی ہے ان کے لیے سامان بھی خون میں سے لیا جاتا ہے۔ ان اجناس کی مثال ہے وہ مختلف رطوبات جو معدہ جگر اور دیگر مقامات میں تیار ہو کر غذا کی تحلیل اور تفتیح کرتے ہیں۔ زندگی کی حالت میں ہمارے بدن کا تنور ہر وقت گرم رہتا ہے۔ اس کی گرمی سے خون بھی گرم ہو جاتا ہے۔ مختلف اعضاء کے افعال اور وظائف کے سرانجام کے لیے ایک خاص درجہ حرارت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لیے گرم خون ہر وقت ان میں دورہ کرتا رہتا ہے تاکہ بدن کے سب حصوں کی حرارت یکساں رہے اور کم و بیش نہ ہونے پائے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو مختلف اعضاء کی حرارت بھی مختلف ہوتی۔

خون کی مقدار

جلد خون کی مقدار مختلف اجناس حیوان میں مختلف ہوتے ہیں مثلاً کتے میں لاکش کے وزن کا (۷)، فیصدی حصہ خون ہوتا ہے یعنی اگر کتے کا وزن ۳۶ پونڈ ہے تو ۲ پونڈ کے قریب اس میں خون پایا جائے گا۔ پرندوں میں خون کسی قدر زیادہ ہوتا ہے۔ یعنی پرند کے جسم کا (۱۰) فی صدی حصہ خون ہوتا ہے۔

انسان کے بارہ میں بہت سے امتحان اور تجربات کے بعد دریافت کیا گیا ہے کہ خون کی مقدار ازروئے وزن ۵ فی صدی ہوتی ہے اگر کسی شخص کا وزن (۱۰۰) پونڈ ہو تو اس میں صرف ۵ پونڈ ہوگا۔

نقصان خون

خون کے نقصان کی مقدار کو مختلف انواع حیوان

مختلف طور پر برداشت کر سکتے ہیں۔ انسان کے بارے میں عام طور پر کہہ سکتے ہیں کہ اگر ایک ہی وقت میں جریانِ خون واقع ہو تو (۳) فی صدی یعنی سارے خون میں سے نصف سے زیادہ خون کھو کر بھی انسان زندہ رہ سکتا ہے اور اگر قلیل مقدار میں جریان ہوتا ہے تو ایک عرصہ دراز تک خون کا نقصان آدمی برداشت کر سکتا ہے اور اس کی صحت میں کسی مہم کا خلل واقع نہیں ہوتا مگر قروح جراثیموں حیض۔ بواسیر۔ نفث الدم کا خون مدتوں تک آتا رہتا ہے مگر صحت میں کسی مہم کا نقصان نہیں ہوتا۔ بہت زیادہ مقدار میں خون نکل جاتا ہے تو آدمی قلت یا عدم افوقہ سے نہیں مرتا۔ غذا کا ذخیرہ بدن میں انبار در انبار جمع رہتا ہے۔ ہمارے بدن کا ہر ایک حصہ فراغت اور وسعت کے اوقات میں اپنے پاس کچھ نہ کچھ تغذیہ کا سامان ضرور جمع کر لیا کرتا ہے تاکہ غذا نہ ملنے کے اوقات اور مشقت کے ایام

میں بدل مایخل ہو سکے۔

اور بعض اعضاء ہمارے بدن میں ایسے بھی ہیں جنکا وظیفہ فقط تغذیہ کا اذخار اور جمع کرنا ہے اور اسی ذخیرہ میں سے وہ حسب ضرورت دوسرے اعضاء کو وقتاً فوقتاً تغذیہ کا سامان پہنچاتے رہتے ہیں۔

تو نقصان خون کے اوقات میں ہوتا اصل میں یہ ہے کہ رگیں اور بطون قلب خالی ہو کر سکر جاتے ہیں اور ان کی تجاویف اور مجاری ایسے تنگ اور ضعیف ہو جاتے ہیں کہ ان میں انبساط کی طاقت نہیں رہتی اس کی وجہ سے دوران خون معطل ہو جاتا ہے۔ اور سامان تغذیہ کا حمل و نقل بھی سو قوف ہو جاتا ہے یعنی نقصان خون میں ضرر جو ہوتا ہے نقصان مقدار سے ہوتا ہے نقصان اجزاء سے نہیں ہوتا ہے۔ قدرت کاملہ نے اس خطرہ سے بچانے کے لیے یہ انتظام کیا ہے کہ خون کا نقصان ہو جانے کے بعد عارضی طور پر خون کی

مقدار فوراً بڑھ جاتی ہے تاکہ غذا کے حمل و نقل کا کام برابر جاری رہے۔ خون کی مقدار
 اس طرح بڑھ جاتی ہے کہ تمام احتیاجات غذا میں سے آبی جز فوراً کھینچ کر عروق کے اندر
 چلی آتی ہے اور خون کے جز بڑھ جاتی ہے۔ خون تپلا ہو جاتا ہے
 مگر تاہم دور کر سکتا ہے۔ خون کے کثیف اجزاء بعد میں
 پیدا ہوتے اور بنتے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جریان
 خون کے بعد پیاس لگا کرتی ہے کیونکہ اعضا میں سے
 آبی اجزاء خچڑ جاتے ہیں۔ مہینہ اور دوسرے اسی قسم کی
 بیماریوں میں جب خون کے آبی اجزاء اسہال یا قے
 کی راہ خارج ہو جاتے ہیں تو بیمار کی بالکل وہی کیفیت
 ہو جاتی ہے جو جریان خون میں ہوتی ہے۔ متضبطی
 اور نحیف ہو جاتی ہے اور محسوس نہیں ہوتی آواز بیٹھ جاتی
 ہے۔ بدن کی حرارت کم ہو جاتی ہے اور شدت
 کی پیاس لگتی ہے۔

۱۶۲۸ء میں جب دوران خون دریافت کیا گیا
 تھا تو بعض حکماء نے یہ خیال کیا کہ نقصان خون کا آسان

علاج یہ ہے کہ مریض کی رگوں کے اندر کسی تندرست آدمی یا کسی حیوان کا خون لیکر منتقل کر دیا جائے۔ مگر بعد کے تجربے نے اس امید کو پورا نہ کیا بلکہ نتیجہ اس کے برعکس ثابت ہوا ہے۔ اجنبی اور غیر مائوس خون جب رگوں کے اندر داخل کر دیا جاتا ہے تو بجائے فائدہ کے اس سے نقصان ہوتا ہے۔

اس کا سبب یہ ہے کہ خون کے اجزاء میں چھوٹے چھوٹے نقاط ہوتے ہیں جن کا ذکر بعد میں آئے گا۔ یہہ نقاط درحقیقت ننھے ننھے حیوان ہوتے ہیں جب غیر جس کا خون رگوں میں داخل کیا جاتا ہے تو یہ ننھے ننھے حیوان آپس میں لڑ کر مریض کو نقصان پہنچاتے ہیں نقصان خون کے بعد اگر ٹمکے، ریوا، فی صدی کا عرق تیار کر کے مریض کی رگوں میں داخل کر دیا جائے تو اس سے خون کی مقدار بڑھ جاتی ہے اور نقصان خون کا علاج ہو سکتا ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ ضرر رزیان مقدار

ہوتا ہے۔ زیاں اجزاء سے نہیں ہوتا۔ اس اصول پر مہینہ و جراحی عملوں اور جراحاتوں کا نیز کثرت سیلان رحم بعد زچگی وغیرہ وغیرہ جن میں زیادہ نقصان خون کا ہوتا ہے۔ اس طریق سے علاج کیا جاتا ہے۔

نمک کا عرق تیار کر کے ۳ یا ۴ پائینٹ کے قریب وریدوں میں یا تحت الجلد داخل کر دیا جاتا ہے۔ احتیاط صرف اتنی کرنی پڑتی ہے کہ عرق صاف اور مقطر ہو۔ اور اس میں کسی قسم کی کثافت ملی ہوئی نہ ہو اور عرق کی حرارت خون کی حرارت کے برابر ہو اور یہ بھی دیکھا جائے کہ عرق کے ساتھ ہوا رگوں کے اندر داخل نہ ہو جائے دل کے اندر چارچیمبر اجواف یا کمرے ہیں مختصر اوپر کے حجرے آریکل کہلاتے جس کے معنی کان (اذن) ہیں اور دو نیچے کے خلوع جو کہ بڑے ہیں۔ ونسٹرکیل بطن کہلاتے ہیں اوپر کے دونوں کمرے پھیل کر خون آوردہ سے اپنے میں بکھینچ لیتے اور نیچے کے ہر دو بڑے حجرے شکر کر خون شریان

میں دوڑا دیتے یعنی پمپ کرتے ہیں۔ مافوق، تختی کمروں کے اجواف کے درمیانی سوراخ (منفذ) پر مضبوط چھپرہ رکھ کر دھاکن یا کیو اڑھیا کئے گئے ہیں تاکہ روانی خون کی واپسی بند ہو کر روک رکھیں اسی طرح کے کیو اڑ بڑے سٹرائپ کی ابتداء پر کسی غرض سے بنائے گئے کہ سٹرائپ کے خون کو مکرر دل میں لوٹنے سے روک دیں اور یہ کیو اڑ عضلاتی اینٹاڈ کی وجہ خون کے دباؤ سے بند ہوا کرتے ہیں۔ ہر سنٹ میں بہتر مرتبہ نبض بہ حالت صحت چل کر دل کی رفتار کے رفاقت اور وابستگی کا ثبوت دیتی ہے یہ چلے تو وہ چلے۔ یہ ہو ساکت تو وہ ساکت دل کی شکل بہ طریق ایک خم کے ہے اور قدرتنا سینہ انسان میں ترچھا رکھا گیا ہے جیسے ساقی ازل سینہ گنجینہ معرفت میں خم شراب عشق و محبت اونڈیل رہا ہے بیت۔ خم دلیں شراب عشق بھردے پیالے چشم کے لبریز کردے شرع اسلام میں حکیم کتاب الہی ہے کہ استطاعت

مقدرت عدل و انصاف ممکن ہو سکنے کی صورت میں اگر
چاہو اور اس قدر قوت ہو تو ایک مرد کو ایک سے چار
اماث تک عقد جائز ہے اس ازدواج اربعہ کے متعلق
ایک سائینس و تشریح داں کا مقولہ ہے کہ دل میں چار
کمرے ہیں ہر ایک حجرے میں ایک محبوبہ جاگزین ہو سکتی
ہے۔ غرض یہ ظاہر ایک دل ہو تو کیا اندر چار کو لیے
رہتا ہے مگر بعض کا مذاق ایسا ہے کہ

ایک سے جب دو ہوئے تو لطف کیٹائی نہیں

اس لیے تصویرِ جانان ہسم نے کچھوائی نہیں

مجمہ صورت کو کیا دخل جبکہ تصویر تک نامنطور اور

بعض طبایع وحدت سے کثرت کی طرف متوجہ بالاسباب

یا بلا سبب ہوتے اب تو اس سنت پر اہل یورپ بھی

ڈھلک رہے ہیں جبکہ تکثیرِ امانات (۱) کو (۱۱) بلکہ بعد

جنگِ عظیم یورپ سلاطین اس سے بھی زاید ریشیو چلا

اندھیری دنیا میں آزادی کی وجہ ستورات اپنے آپ کو

جوان بنارکھنے جتنے پالنے کی تکلیف سے نجات پائے
 عیاشی کی بدنامی چھپانے مختلف اشیاء والے ازسبب
 وعلی ذرایع عمل میں لائیں بعض خصیۃ الرحم بلکہ رحم نکلوادیتی
 ہیں پھر صلہ جسم کہاں رہا مطلق العنانی سے بسر کرتیں
 یہ کمی نسل کا سبب دوامی اور جنگ کے بعد کمی عارضی ہے
 زمانہ سابق میں جہالت سے دنیا کے اکثر حصوں میں بلکہ
 خود عرب میں اولاد اناث کو قتل کر دیتے تھے اور اب
 تہذیب کے مدعی اولاد مفقود ہونے کے وسائل اختیار
 کرتے ہیں۔ واہ رے اسلامی خوبیاں اس وقت اولاد
 کشتی موقوف فرمادی گئی بلکہ پالنا فرض گردان دیا گیا۔
 اور نکاح سے مراد تکثیر نیدگان خدا ہے اس کے خلاف
 میں بجز کمی نفوس اور کیا ہے۔ رہا لطف صحبت ضمناً
 مقاربت کے لیے چاٹ لگا دی گئی ہے۔ صرف حظِ نفس
 ہی کے لیے عقد ناجائز ہے البتہ کثیر اولاد والے طبی
 مشورہ سے عورت کی صحت اگر خطرہ میں ہو جاتی ہو تو ایسے

تدابیر جس سے نقصان نہ ہو اور استقرارِ محل نہ ہو سکے
 عمل میں لائے تو مصلحتاً ناجائز نہ ہوگا۔ ڈاکٹر نشی کانت نے
 ایک عام جلسہ میں اپنی تقریر میں کہا کہ متعصب اقوام
 اسلامی رواج عقدِ اربعہ پر مضحکہ اڑاتے ہیں مگر میں یہہ
 کہہ سکوں گا کہ ایک عورت متعدد مردوں سے ناجائز
 تعلق رکھنے کے عوض ایک مرد چار عورتوں سے جائز
 تعلق کر لینا ناواجبی نہیں ہو سکتا ہے بعض مذہبی لیڈر
 انات کو ترغیبِ اسلامی سے باز رکھنے کی سعی کرتے
 کہ دیکھو جھگڑے میں پڑو گے اگر اسلام قبول کر دو گے
 سو کنوں سے کڑو گے ادنٹ جل کر مرد گے۔ اس لیے کہ
 ہر مسلمان کے لیے (۴) عورتیں لازمی ہیں حتیٰ کہ عابدہ بنے
 رہنے ثوابِ بتلاتے۔ ایک پر وقیر اثنائے لکچر میں ذکر
 کئے کہ ان کے مذہبی پیشوا فعلِ جماع کو گناہ بتلاتے ہیں
 حالانکہ یہ ایک ہولی ایاکٹ پاکٹ کام ہے۔ ایک
 حد تک یہ گروہ بھی کمی اولا د کا سبب ہے۔ قدرِ ثافطرتاً

انسان و حیوان و نباتات اناث و ذکور میں جو انتظام نسل و غیرہ ودیعت فرمایا گیا ہے اس کے برعکس اپنی ناقص عقل سے دخل دیکر روکنا ایک طرف کمی نسل دوسرے جانب از دیاد جبرائیم و گناہ کا باعث یقینی ہے جس بارے میں خود کئی ولادتیں مطبوعہ کتب اس کا بہین ثبوت دے جا رہے ہیں اور اس طرز روش کو عقل سلیم ہرگز تسلیم نہیں کرتی اور نہ ایسی کوشش بار آور د کا میاب ہو سکتی ۔

”گردش خون، دبرۃ الدمویہ“

Circulation of blood.

سرکولیشن آف بلڈ۔ دل کے لفٹ و مٹریکل یعنی بائیں بطن سے (Aorta) صدر شریان کے ذریعہ لطیف خون رواں ہو کر تمامی جسم کے عروق جہندہ میں ساری ہو کر یہ تو سطح کیا پلیمریز یعنی عروق شعریہ حملہ آلات و غدود و دوسارے جسمی باقت دستخواں وغیرہ کی پرورش

کرتا اجزائے غذائی بہم پہنچاتا۔ اس اثناے فعل میں
 تقویت بخش پرورش کن اجزائے خون صرف ہو جائیے
 اور ردی و کثیف فضلات شامل رہ جانے سے سرخ
 رنگت تبدیل یہ نیلیوں و سیاہی آمیز ہو جاتی اب
 خون آوردہ کے عروق شعریہ کی وساطت سے جو کہ متصلاً
 شرائین کے عروق شعریہ سے وابستہ ہیں مکرر دل کے
 طرف لوٹ آتا اور رائیٹ آرکیل اذن راست یعنی
 سیدھے جوف بالائی کی راہ سے سیدھے ڈسٹرکٹ لٹن راست میں
 پہنچ جاتا ہے۔ ”یہ دورہ سٹمک سرکلیشن کہلاتا ہے“ ڈسٹرکٹ
 لٹن راست سے سیدھے بذریعہ پلپوٹری آرٹری شش
 میں پہنچتا، جہاں لطفیہ و تزکیہ بہ وساطت تنفس ہو جاتی ہے
 بعد ایک دم میں یا ایک دم سے دم (یعنی خون) اپنی
 کثافت سمیت فضلات ناکارہ مادے سیاہ روئی ہوا
 کر کے پھر صفت اولیٰ یعنی وہی سرخ روئی حاصل کر کے
 بواسطہ پلپوٹری وینس، بائیں آرکیل اذن چپ ہوتے ہوئے

بامیں دسترخیل بطن چپ میں آ جاتا (یہ سفر بیونی سکرلین
 ہے) الحائل دل سے نکل کے سارے جسم کا دورہ کر کے
 پھر اسی مرکز پر آ جاتا وہی دل میں سما جاتا۔ سفر در وطن
 تن و من ہوئے جاتا ہے۔ غذا و ہوا۔ اور پانی سے خون
 کی تولید و ترکیب کا پتہ جب کہ ہم نے پالیا اب جسم میں
 خون کے سیلان و تقسیم کا خیال کیا چاہئے غرض جسم میں
 خون ذریعہ عروق دمویہ (بلڈ ولس) (جس میں شرایین اور
 عروق شعریہ، آرٹریز، دین کیا پلریز شامل ہیں، یعنی خون کے
 رگوں کے) ہر حصہ جسم میں گردش کرتے ہوئے اجزائے
 غذائی بہم پہنچاتا رہتا ہے۔ خون دو اقسام حرکت اور اس کی
 چال یہ لحاظ مقامات و عروق دمویہ مختلف مدارج پر ہے
 شرایین کبیرین جو کہ سر کے طرف جاتے ہیں خون کی روانی
 بہ حساب فی سکند ۱۲، انہیں ہے، اور پڑے اور وہ میں
 بہ حساب چار انہیں فی سکند اور عروق شعریہ میں صرف فی
 سنٹ ۲ انہیں ہے۔ بالآخر دل سے خون رواں ہو کر سارے

سارے جسم کا چکر لگا کے دل میں لوٹ آنے تک منٹ کا
 ۱۲ حصہ درکار ہوگا، یا یوں کہئے کہ ایک منٹ میں خون
 تمام جسم کا ۳ مرتبہ دورہ کر لیتا ہے۔

”اجزاء دموی۔ کامپوزیشن آف دی بلڈ“

Composition of the blood.

خون ایک متفناد مخلوط سیال ہے (Complex fluid).
 بہ مقابل آبِ مقطر کے وزن میں (۱۰۵) درجہ
 کا ہے۔ پانی کثیف اجزاء لون الدم۔ پروٹین۔ لحمیہ،
 شکر یہ، چرب اجزاء۔ معدنی اجزاء۔ گیس۔ ہوائیں،
 داخلی رطوبتیں۔ انضاجی جو ہرات۔ جراثیمی تریاق وغیرہ
 ترکیب میں شامل ہیں جس میں علاوہ ثلیو لا ریادٹی، اور
 پرورش دہ مادہ و فصلات ہیں عمل میں نیوٹرل یعنی نہ صرف
 کھٹا ہے نہ کھارا بلکہ ہر دو کیفیتیں اس میں پائی جاتی ہیں
 یہی وجہ ہوگی جو ہم ہر ذائقہ کی غذا کھا کے مفہم کر جاتے

وہ شریک خون ہو جاتی ہے کام، کاج محنت، مشقت
 وحرکت، مثنیٰ مطالعہ وغیرہ سے ناکارہ فضلات خون میں
 جمع ہو رہتے ہیں، غرض خون صوح الجہان کی مثال ہے
 پالنے کا مادہ، اور سم قاتل مار ڈالنے کا جادہ جلالی جلالی
 ہر دو کمال لیے ہوئے کار اجرائی کئے جا رہا ہے۔

نظرِ قطبی

رفاقت دلکی شش بھی دیر ہا ہے اگرچہ کام دونوں کا جُدا ہے
 جسد میں قلب تا سم خون کا ہے صفائی خون کی شش کر رہا ہے
 ہیں اپنے کام میں مصروف دونوں تمام اعضا میں ہیں معروف دونوں
 نمایاں ہے نظر میں کام شش کا چھوئے سے مشکف ہے حال لکا
 ہمیشہ کام سے رہتے ہیں دونوں نہیں آرام سے رہتے ہیں دونوں
 شکم میں ماں کے دل ہے کار پرداز ہو پیدائش پہ شش کا کار آغاز
 حمال اکسین اور قاسم الوان بریزشات ایدانِ خون
 میں بہ کثرت روئے لینے مہین جو خور وین سے نظر آتے ہوں

(Oxygen carriers) ویسے بہت سارے
 نثت ہیں، اکثر جس میں کے زردی مائل ہیں اور سرخ روئے
 رڈیلڈ کاربیں نقاطِ احمر کہلاتے ہیں اور بعض سفید وائٹ
 سرخ روئے آکسیجن شش سے جیسی بافت کو پہنچاتے ہیں
 اور ان کا شمار یہ حساب فی کیوبک ملی میٹر خون میں پچاس
 لاکھ (۵۰۰۰۰۰) کے ہے جو کہ ایک قطرہ کی کسرات کے
 برابر ہے۔ یا تخمیناً ۲۴ ہزار ملین جسم میں ہیں۔ یہ گول
 جاذبین مقعر ٹکیاں مثل روپیوں کے کڑ، کے ایک دوسرے
 سے لگے ہوئے اگر تین ہزار دو سو جھے رہیں تو ایک انچ
 کے برابر ہوں گے یہ جال دار نرم نازک ساخت کے
 ہیں، جن کے خالوں میں نیٹر جین رنگین مادہ بھرا
 رہتا ہے جو ہموگلوبن کہلاتا ہے۔ جو کہ خاص آکسیجن کے طرف
 میلان رکھتا ہے یہی اصل مادہ سرخ رووں کا ہے۔

سپاہِ جسم۔ سوکرس آف ذی باڈی،

Soldiers of the body.

وایٹ ٹلٹ سفید روئے یہ سُرخ روؤں سے کیقدر
 بُرے ہیں اور تعدادیں بہت ہی کم ہیں یعنی ان کا تناسب
 فی پچاس لاکھ سُرخ روؤں میں دس ہزار کے قریب ہے
 (نقاط) ابھیں، آنتوں میں سے چکنا اور نجیہ مادہ رگوں کے
 اندر منتقل کر کے خون کا جز بنا دیتے۔ مردود و ردی مادہ کی
 تحلیل و اخراج کر دیتے اس لیے خاکروب بدن بھی
 کہلاتے (*Scavengers of the body*) (عمال
 محکمہ صفائی جلدی)، چونکہ خون کی مدت میں یہ پٹن شدت کا
 کام کرتی ہے اس لیے قدرت سے سپید ڈریس عطا ہو
 تقلید اُسوسم گرما میں باقاعدہ پٹنوں کا سفید سوتی لباس
 رہا کرتا ہے ان کا فرض منصبی جرثیمہ امراض اجنبی آتیاء
 سے صبی حفاظت کرنا ہے یہ امر متیقن کو پہنچا ہے کہ جو
 جرثیم اور خارجی مادے خون میں شامل ہوں یہ اکھیں
 تباہ کئے دیتے ہیں اور اس طرح سے محافظ جسم۔ زخم

رگڑ چوٹ کا نٹا وغیرہ اگر کسی حصہ جسم پر لا گے یہ سفید وردی کی پلٹن وہاں مجتمع ہو کر آہستہ سے نقل و حرکت کرتے ہوئے پہرہ قائم کرتے اور جراثیم کو زخم خراب کرنے کے مانع و مزاحم رہتے ہیں **قَمَایَعَلَمَ جَعْدَرِیَّکَ اَلَا کَلْهَیْ تَهَارَکَ** رب کے لشکر کو سوائے اس کے کوئی نہیں جانتا۔ اس قسم کے کڑوڑ ہا لشکر جسم میں ہیں جو کسی کے حاشیہ خیال میں تک نہیں آ سکتے۔ دیکھنا تو کجا۔ اب ذریعہ خور و بین کچھ دیکھنے میں آ رہے ہیں۔

quantity and colour of the blood.

مقدار خون جسم میں بہ حساب $\frac{1}{16}$ حصے وزن جسم کے ہے۔ فرض کرو جسم کا وزن ایک سو تریالیس پونڈ ہے تو اس شخص میں گیا رہ پونڈ خون ہو گا تمام جسمی خون کا $\frac{1}{16}$ حصہ صرف جگر میں رہتا ہے $\frac{1}{16}$ حصہ عضلات میں اور $\frac{1}{16}$ حصہ دل اور عروق کبیر میں اور $\frac{1}{16}$ حصہ بقیہ تمامی جسمی حصہ میں بٹا ہوا رہتا ہے۔ خون بالکل سرخ رنگت کا

رہتا ہے جو ذرا سا بھی بہت سارے پانی کو سرخ بنا دیتے
 کافی ہے اسی وجہ سے لوگ سیلان خون میں گھیرا جاتے
 مغالطہ میں آتے ہیں کہ بہ کثرت خون بہا ہے خون کی ایک
 خاص بو اور نمکین ذائقہ ہے۔

”انجماد خون۔ کلاٹنگ آف بلڈ“

Clotting of blood.

جسم سے خون بہتے ہی منجمد ہوا جاتا ہے جس کو ”نختہ“
 کہتے ہیں۔ اولاً یہ بہ طور جلی یا گرت کے راب جیسا بنتا
 من بعد اس سے ایک شتم کا ہلکا زردی مائل پانی علیحدہ
 ہو کر یہ سختہ بن جاتا مثل انجماد ایک فرمنٹ جو ہر جمود یہ جو کہ
 زخم کی وجہ نقاط الدم کی بریادی سے بنتا ہے اور بعض
 نمک چو نہ کی موجودگی کی وجہ سے نیز خارج ہونے کے
 بعد ہوا لاگنے یا غیر شئے کے مس ہونے سے وقوع پذیر
 ہوتا ہے۔ اگر ایسا اتہام جسم میں نہ ہوتا تو تھوڑے سے

خون کی روانی حتیٰ کہ ایک ذرہ اس ازخسہ مہلک ہو جاتا
 اس لیے اس نختہ کا دہانِ عروق پر فطرت ڈالت لگا کے
 سیلان خون بند کئے دیتی ہے اور عروق خود اندر کھینچ کر
 دم بخود منہ بند کر لیتے ہیں۔ چنانچہ فزیولوجیکل اصول کو
 پیش نظر رکھتے ہوئے عمل انجام دہ خون نہایت ہی مستحق ہے
 اللہ تبارک و تعالیٰ حیوانات وغیرہ کے اندرون جسم
 و دل خون گردش میں ہر بار اور بار بار ہر ذی روح
 و زمین و سیارگان چکر میں سرشار لیل و نہار صورت پر کار
 بر سر کار پس توقع سکون و آسائش اندرون دنیا بیکار۔
 اَلْمَوْتُ فِیْ كُلِّ نَفْسٍ مِّنْ حَیْثُ مَجِئَ الْجِسْمُ الْاِنْسَانِیُّ۔

توت نامیہ

Metabolism of tissue.

عمل ہاضمہ اغذیہ کے اجزاء کا تحلیل ہوتا اور خون کی
 گردش وغیرہ کا حال پوری طرح سے بیان کیا چکا۔ اب

ہمیں ان طرح طرح کے عملوں کے جانب توجہ معطوف کیا چاہئے جو کہ مختلف آلات اور ہر ایک قسم کی بابت کی ساخت میں وقوع پذیر ہو کرتے ہیں جسم کے تمام قسم کی بابت میں روزانہ کئی طور کی تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ ہمیں (جو کہ آلہ خوردبین سے نظر آتی ہیں) عروق شعریہ ہر جگہ بابت کے روؤں کو گھیرے ہوئے گردش خون سے مادہ غذائی بہم پہنچاتے اور فضلات کو نکال لیتے ہیں جو کہ نتیجہ بابت کی عجلت حرکت کا ہے۔ اگر ایسی تیز حرکت نہ رہے تو مردنی آجائے ہر مقام کے ذرات بابت کا کام بالکل مغایر ہے جیسے معدہ کے روئے رطوبت ہضم کی تولید کرتے اور جگر کے روئے صفرا بناتے جو کہ بالکل الگ سیال ہے عضلاتی لائے ریشے سکڑتے اور اس طرح سے مختلف کام کرتے جیسے بوجھ اٹھانے میں ہاتھ، پیر کے حرکات ہونے سے دماغ کے روئے غور و خوض فکر و سوچ میں کام کرتے اور اعصابی روئے اخبار کی قیاسی رسانی

میں صرف ہوتے۔ ان تمام افعال کے تکمیل کا رگزاری کے لیے ہمیشہ قوت صرف ہو کرتی جس کا لازمی نتیجہ کمزوری و انحطاط و صرفہ ثلثت یا روؤں کا ہے۔ اس عرض سے کہ مختلف آلات جسمی کے افعال میں تفرقہ بیاعت اس زوال و انحطاط روؤں کے واقع نہ ہونے پائے۔ دَقَّافُوتًا فوری ترسیم باقت ہو اچاہئے تاکہ ترسیم و تکمیل باقت دوبارہ ہو رہے الغرض میٹا بالینرم ایک ایسا فعل حیاتی ہے جو کہ حاوی ہے نتیجہ و انتہام ہر دو افعال ذرات جسمانی پر اور جسمی باقت کی زندگی حیات کا ظہور نما ہے۔

تولید حرارت

Production of heat.

جسم کے مختلف حصص کی ایک نہایت ہی مساوی و مناسب حرارت پر نگہداشت کی گئی ہے۔ تندرستی میں معینہ معمولی حرارت ہر تنفس کے منہ و غیرہ کی ۹۸°۶۲ درجہ

یاساڑھے ۹۸ فارن ہیٹ ہے اس سے کچھ ڈگری کا تجاوز
 تب کا اظہار کرتا ہے اور اس طرح سے دس درجہ تک
 پڑھنا موت کو مدعو کرتا ہے اور نارل سے کچھ درجہ پارا
 نیچے اتر جانا جسم کی ابتری حالت بتلاتا ہے۔ ایسے اتار
 سے بھی جان کا معاملہ ٹھنڈا ہوئے جاتا ہے حرارت غریزی
 حیوانی ماکول اغذیہ سے پیدا ہوتی ہے۔ بہت ساری
 غذا میں جیسی ایندھن میں یہ متسرلہ حطب کے کام دیتی ہیں اور
 اخلاط کیمیادی پیدا کرتے ہوئے حرارت کی تولید کرتی ہیں
 اس اخلاط کیمیادی کو قائم چالور رکھتے آکسیجن ہوا درکار ہے
 پس اسی وجہ سے تازی ہوا اور باقاعدہ تنفس کی اہمیت
 لازماً داعی و پر ضرور ہر بار ہے اندرونی حدت معمولی حرارت
 پیدا کر کے تندرست جسم کو گرم رکھتی ہے اور یہ گرمی دوزش
 سے خلل پذیر ہو کے زیادہ مشتعل ہوتی تاکہ زیادہ حرارت کی
 تولید سے تلافی یافت ہو رہے۔

”تقسیم حرارت“

Distribution of heat.

اس کام کے لیے خون اہم حصہ لیتا ہے اور جسم کے مختلف حصوں میں موازنہ حرارتی مساوی کئے دیتا ہے۔ مگر انتظام متذکرہ بالائیں خون کی رگوں کے مقدار کو اس مناسب انداز پر رکھنا جس سے حسب ضرورت خون کا سیلان ہو کے حرارت کا موازنہ مساوی قائم رہے۔ اس امر پر اعصاب اختیار یا قابو رکھتے ہیں قدیم خیال اس بارے میں یہ تھا کہ خون میں اخلاط کیمیائی ہونے کا نتیجہ حرارت جسمی ہوگی۔ مگر اب یہ امر یہی صاف طور پر واضح ہو گیا کہ اخلاط کیمیائی جسم میں ہر مقام پر ہوئے جا رہا ہے اجماع خون قاسم حرارت ہے اور اس صفت کی بناء پر حرارت بدن کے ہر حصہ کا باقاعدہ مساوی موازنہ قائم کئے ہوئے ہے قطر ثنائی جسم میں خون گردش یا سیلان کرتے ہوئے

جلد خشک ہوئے جاتا ہے اس ذریعہ سے بہت سارا حصہ
حرارت کا ہوا ہو جاتا جس کی تکمیل کے لیے اضافہ حرارت
کی ضرورت عاید ہو ا کرتی ہے۔

”تیزی جیتی و چالاک کی پھرتی کا ذریعہ“

The source of energy.

غذا صرف جسمی ترسیم ہی نہیں کرتی بلکہ وہ تمامی
جسم کی پھرتی کا ذریعہ ہے جو کہ اجرائی کام کے لیے درکار
ہے ہر ایک مشقت و عرق ریزی کے کام جیسے کشتی و
سائیکل چلانی قلبہ رانی لکڑی پھوڑنی جھاڑ چڑھنا کشتی لڑنا
زمین کھودنا پتھر پھوڑنا بوجھ ڈھونا وغیرہ میں قوت صرف
ہو ا کرتی ہے۔ یہ قوت اس غذا سے آتی ہے جو کہ ہم
کھایا کرتے ہیں۔ حقیقت یہی قوت مشقت دستی میں صرف
ہوتی اور زیادہ حصہ اس کا بہ صورت حدت نیکر حرارت
بدن کو قائم رکھتا ورنہ مشنری کے اصول مد نظر رکھتے ہوئے

جسم ایک ایسا مکمل مشنری ہے کہ جس میں یہ مقابل مقدار تولید حرارت کے بدرجہا زیادہ کام ہوئے جاتا ہے۔

نبوٹ و بڑھاوٹ

Growth and development.

ہمیں اس کا علم ہو چکا ہے کہ کھائی ہوئی اغذیہ سے قوت حرارت و ترمیم جسمانی ہوا کرتی ہے۔ مگر اس کے علاوہ غذا سے اور کام بھی انجام پاتے ہیں وہ یہ کہ نبوٹ و بڑھاوٹ اجزاء جسمانی خصوصاً ایام طفلی و اوائل عمری میں ہوتی ہے۔ بناؤ علیہ انسانی ہستی کے ۳ مدارج قائم کئے جاتے ہیں (۱) درجہ نبوٹ و بڑھاوٹ پیدائش سے نئی سال عمر تک ہے (۲) درجہ شباب از ستی تا شصت سالہ ۲۰-۶۰ تک جس میں نہ نبوٹ نہ زوال ہے ہر شے جیسی مکمل و ہم پلگی پر رہتی جیسے ساٹھا پاٹھا کہا جاتا ہے (۳) درجہ زوال عمر ۶۰ سے ۹۰ سال بلکہ اس سے زاید حصہ

عمر تک درجہ اول میں خاص مقدار غذا کی تقسیم و ترمیم
جسمانی جیسے استخوان گوشت اور دیگر بافت کی ساخت
کے لیے درکار ہے۔

درجہ دوم میں بہ لحاظ ضرورت نہوٹ وغیرہ کسی شے
کی ضرورت نہیں ہے ہر بافت مکمل اس لیے معاملہ سخت
و بڑھاوٹ ساکت رہتا ہے یعنی عروج و زوال سے
یہ زمانہ محض صرف ہرج مرج چوٹ و استعمال وغیرہ سے
خفیف ترمیم حسب عادت فطرتی ہوا کرتی ہے۔ درجہ
زوال ساٹھ سال عمر یا اس کے بعد ہی آغاز ہوتا آلات
و بافت آہستہ سے ٹھٹھرتا شروع کرتے جس کا احساس
ابتداء میں نامعلوم سارہ کر آخری زمانہ میں بالکل نمایان
ہوئے جاتا۔ جسامت و قد میں ایک علانیہ کمی واقع ہوتی تو
میں بتدریج انحطاط پیدا ہو کر روز افزوں ضعیفی بدن میں
طاری ہوتی ہے۔

اے کف دست و ساعد و بازو ہمہ تو دبیچ کیٹ دیگر مکنید

بچپن کی لہو و لعب میں مشغولیت کہ کھیں کود کے چست
 و چالاک رہنے سے خوشی اُنیں کھائیں و مضمم کریں تاکہ بتوٹ
 و پڑھاوٹ میں وقتاً فوقتاً بخوبی مدد ملے جوانی میں ہر آلہ
 مکمل ہر کام با حسن الوجہ ممکن یہی زمانہ زیادہ تر امتحان کا
 اسی لیے ایسے وقت کی طاعت و عبادت افضل تر تو ہے
 شہواتی و اغوائے نفسانی کا علو و غرض السَّابِ شَعْبَةٌ
 مِنَ الْجَبُوتِ وَالْأَسَامُ کہلاتا ہے ویسی حالت میں دُعا
 کی کس کو سوجھتی ہے حظِ نفس میں = کعبہ کو کون جائے جو گھر
 میں حرم رہے پس ایسے نازک زمانہ میں عقل کی
 عینک چڑھائے ہوئے مذہبی نظر سے دیکھتے ہوئے۔
 غمان قابو معلوماً تجارتی کے ہاتھوں سے تھانے
 ہوئے دیکھ بھال کے تو سن عمر کو ہانکیں تاکہ سہولت و
 صحت کے ساتھ صحیح و سالم یہ راہ و منزل مقصود پہنچے
 چونکہ دنیا مقام گزشتی و گزشتنی است کہیں ایسا نہ ہو
 اس زمانہ کی بد روشی مکلف حصہ عمر آخری تکلیف وہ اولاد

ز امراض موروئی۔ عذاب رسانِ قبری ندامت بخش محشری
 ہو جائے کس لیے کہ در طفلی پستی و در جوانی مستی و در پیری
 سستی۔ آخر اے برادرِ خدا را کے پرستی ہو شیا رب یا بش از
 خواب غفلت بیدار باش۔

منی گویم کہ از عالم جدا باش بہر کارے کہ باشی با خدا باش
 چرا کہ ۵۰ پس از سی سال میں سنی محقق شد بہ خاقانی
 کہ یک دم با خدا بودن بہ از ملکِ سلیمانی
 چالیس سال میں مکمل فہم و فراست ہوئی اور ضبط و
 تحمل تدبیر عاقبت اندیشی حاصل رہتی اس لیے اخروی اعلیٰ
 فضیلت اعلیٰ نبوت اور دنیوی خدمت برتر جیسے ولیر اعلیٰ
 اس سن و سال میں نصیب ہوئی۔ مگر تدا نہ معاشرتی نظر سے
 ”جو پہل آید ضرور نیرد پر وبال“۔ خون سے ماسوا ان سارے
 امور متذکرہ بالا کے ظاہری تروتازگی خوش رنگی و رونق
 بدن ہے اپنی آپ سربراہی کرتا۔ دبیت،

بہارِ عالم خشن دل و جان تازہ میدارد بزرگ اصحابِ صورت را بوزِ با سنی را

منہ کے غدود میں خون سے لعابِ دہن۔ جلدی غدود میں
 خون سے عرق بدن آئسو کے غدود میں خون سے اشک
 چشمِ ناک میں خون سے آبِ بینی گردے میں خون سے
 پیشاب انہیں میں خون سے سنی دیگر غدود میں ہڈیوں سے
 مستورات کے پستان میں دودھ (مہلتے بالیت تا خون شیر
 شد) خون سے استخوانہ و خون سے تولید و بتاد و مٹ نطفہ
 غرض ساری رطوبات و فضلات جسمانی و بدنی میں گرم
 بازاری خون سے ہے یہی خون ہر آلہ میں عجیب و غریب
 نیرنگیاں دکھاتا ہے ہر جگہ نیا روپ لاتا اور
 نرالا گل کھلاتا ہے۔ شعر

بجلی میں آپ چمکے بر سے سحاب ہو کر

اپنی جھلک بتائی موتی میں آب ہو کر

معارف علم تشریح و فنز یا لوجی یہ کہے گا

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش من اندازِ قدتِ رامی شناسم

ولہ
 (قطعی)

جلوے میری نگاہ میں کل جسم و جاں کے ہیں
 ہم سے کہاں چھپیں گے وہ ایسے کہاں کے ہیں
 نازک مسئلہ سمجھنے کی بات ہے درپردہ خون کی
 جوشیلی سرگرمی ہر جانی حاضر باشی و موجودگی کا سماں
 اس سے بڑا بھاری کیا بلکہ سارا معاملہ بندھا ہوا ہے
 مستعدی کا وہ نقشہ بوقت الارم جبریعے صدمہ شاک
 ہیبت پستی ضعف طاری ہوتے ہی اس کی چال مثل
 رجال الغیب حاضر سارے جسم میں محیط بسیط ہر جگہ
 موجود ہر آلہ میں نرالانگ عجیب و غریب ڈھنگ
 جسم کی پرورش عجیب ذات بابرکات صفات رب العباد
 کا کرشمہ ہے گویا ہر مستتر ذرا سی ٹھیس پر مثل فیہ اسکنو تنگ
 ابن فایر برگیڈ (Fire brigad) کے انفاروں دوڑ
 ہوتی ہے۔ اس طریق سے برابر دماغ کو خوشی سربراہی کرتا
 ہر خطہ یہ شکل دگر آں یا رب آمد دل بردو تہاں شد
 ہر شب یہ لباس دگر عیار برآمد کہ پیرو جواں شد

اپنی معرفتِ حبیبی و بدنی سے یہ عقدہ کھلا کہ فطرت
 و قدرت کی عادت و سنت ہمیشہ سے بری اشیاء کے
 عوض اچھی چیزیں عطا کرنا ہے جیسے ہمارے کرتبوں
 و عمل سے خون لطیف کثیف ہوتا قدرتی عنایتی انتظام
 اس کو پھر وہی صفت اولیٰ لطفیہ کر کے نچشتا تختیں عمدہ
 بہتر کھانے میں آتیں۔ ہم اس کو نہیں فضلہ بنا کر خارج کرتے
 تازہ خوش گوشت و آتشفش سے لیتے متعفن غلیظ ہوا چھوڑتے
 آبِ زلال و شیریں نوش کرتے بدبو کا پیشاب پسینہ
 خارج کرتے نفیس ستھرے میوے غلیظ بناتے پاک اجناس رووے میں ناپاک
 براز ہو جاتے تو اے جسمانی بوض طاعت و ادائی حق عبودیت کے منہیات
 عدل حکمی میں صرف کر نیکی باوجود صحت و پرورش و اختیار و آسائش میں کمی نہیں
 لیکن خداوند بالا و لست بعضیاں درِ رزق بر کس نہ لبست
 دو کونش کیے قطرہ در بحرِ علم گنہ بیند پر وہ پوشد بحلم
 اس صفت شانِ جمالی است۔ اے عالم دنیا میں فطرت کا تقاضا بھی
 یونہی پایا گیا کہ لطیف آب بارانِ رحمت نازل ہوتا ہم اپنے استعمال سے اس کو کثیف کئے دیتے

مقدس زمین میں رہ کر اس کو بخش بنا دیتے۔ سفید لباس
 جسم پہیلا ہوئے جاتا وغیرہ حاصل کلام و غایت مرام یہ کہ
 اس کی ذات مقدس ہے اس لیے اس کا عطیہ ہر شے
 ازمنہ ماضی۔ حال۔ مستقبل میں پاکٹ تھا۔ ہے اور ہو گا۔
 ہمارا عمل ناپاک اس لیے پاکٹ اشیاء بھی ہم میں ناپاک
 تو نیکو کاری و مابد کردہ ایم جرم بے اندازہ مجید کردہ ایم
 اور یہ احسان تو محسوس کرو قدرت و قدرت کی
 رفتار تو کثافت سے لطافت تبدیل کرنا بری جنس لیکر
 اچھی شے عنایت کرنا علماً ظاہر کئے جا رہی ہے۔ پس عجب
 کیا ہے یہ مصداق سبقت رحمتی علی غضبی کے گرم بازاری محشر
 میں حسب عادت اپنے اس کے سچے پکارنے والوں کے
 جنس عصیاں تقد آ مرزش سے بدل فرما دئے۔ (مثنوی)
 می گریز و صندھا از صندا شب گریز و چوں برافروز ضیا
 چوں برآید نام پاکٹ اندر ماہاں نے پلیدی ماندو نے آندہاں
 نام حق پاکست چوں پاکی رسید رخت بر بند و برول آید پلید

قدسی ندانم چوں شود سودائے بازارِ حِزنا
 اولقہ آمزش بکف من جنس عصیاں در غسل
 اس تردد کے متعلق سرِ قدس سرہ فرماتے ہیں۔ (رباعی)
 من معنی احسان و کرم فہمیدم میران تا تل شد م و بنیدم
 چشم کر مش عاشقِ حسن گنہ است آنجا سخنِ نیت مکرر دیدم
 اگر در خانہ کس است یک حرف بس است۔ ہ صدی
 آں را کہ عقل و ہمت و تدبیر درائے نیت
 خوش گفت پردہ دار کہ کس در سرائے نیت
 نادان بچے جب اپنے آپ کو کشف کئے دیتے
 تو شفیق والدین سے کب دیکھا جاتا ہر طریق سے اہتیں
 نفیس بنا دیتے۔ از ما خطا و از تو عطا۔ اس لیے قدامت سے
 یہ جملہ چلا آتا ہے۔ (رباعی)

کیا فائدہ فکر بیش و کم سے ہو گا ہم کیا ہیں جو کوئی کام ہم سے ہو گا
 جو کچھ کہ ہوا ہو اکرم سے تیرے جو کچھ ہو گا ترے کرم سے ہو گا
 نیا و دم از خانہ چیزے نخت تو دادی ہمہ چیز و من چیز لست

اپنی چیز کوئی نہیں بگاڑے گا یقین ہے سدھاریگا
 سنوارے گا بشرطیکہ وَحْدُۃً اسی کے ہو رہو قَانِ اللّٰہَ حَیْدَ
 مَلُکُ الطَّاعَاتِ وَ مَحْمُودُ الْعِبَادَاتِ غایتِ آفرینش مبنی بر امر و نہی
 ارشاد الہی ناستنا ہی بضِ قرآن میں اسی طرح جاری ہو
 قُلْ یَا عِبَادِیَ الذِّیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ
 اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذَّنْبَ جَمِیْعًا اِنَّہٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ سپارہ
 فمن اظلم سورۃ زمر۔ جس کی شرح مولائے رومی نے تحریر
 فرمائی ہے۔ (مثنوی)

من فکر دم خلق تا سودے کنم بلکہ تا بر بند گاں جو دے کنم
 خالق کو مخلوق کی تخلیق یعنی پیدائش سے فایز
 کما نا منظور نہیں بلکہ ان پر نوازش کرنی مقصود ہے۔ یہی
 شانِ کریمی ہے۔

”دُرِیادلی“

ایک مشہور کہاوت سخاوت کے اظہار کے سوتھوں پر

برقی جاتی ہے جس سے مراد بڑا دل دریا جیسا بے حساب
بارانِ رحمت سے ہمیشہ ہزار ہا نالے ندیوں جھیلیں وغیرہ
سمندر میں جالتے ہیں۔ مگر سمندر کی اعلیٰ ظرفی ملاحظہ فرمائیے
وہی تلاطم وہی امواج کی شان رکھتا ہے۔ ان ذرائع کے
آمد و رفت سے کوئی تفاوت پیدا نہیں کرتا۔ منشی
امداد علی صاحب علوی فرماتے ہیں ۷

مختار حسن اے جاناں ہے اَلْاَنَ كَمَا كَانَ
وہ تیرا ڈھنگ مستانہ جو پہلے تھا وہ اب بھی ہے
برخلاف اس کے حوض کنویں ابل جاتے آپے
باہر ہوئے جاتے یہ تنگ ظرفی دیکھئے چونکہ ندی زمینات
نباتات۔ حیوانات۔ انسانات کو سیراب و شاداب
کرتی ہوئی نایدہ پہنچاتی جاتی ہے اسی لیے بانیض پرلے
درجہ کے سخی کی شان میں یہ لفظ مستقل ہوا کرتا ہے۔ چونکہ
انسان منظرِ اتم، کل کائنات کا خلاصہ ہے۔ بلا استعارہ
الفاظ کے معنوں ہی سے ذرا غور کرتے پر یہ دریا دلی ابرہہ

آپ ہی میں ملی، وہ یہ کہ دل کی شرائین سے بدن کو فیض ہے
 جسمی حرارت دپروش اس پر منحصر ہے جس حصہ جسم کی
 گردش خون بند ہو جائے یا قطع کر دی جائے وہ عضو،
 مردار پڑ جائے جس وقت کہ خود دل ساکت ہو موت ہے
 محقق کا مقولہ ہے (مثنوی)

جز و از کل قطع شد بیکار شد عضو از تن قطع شد مردار شد

”دل کی بات“

The story of the heart.

دل لگی دل لگی نہیں ناصح تیرے دل کو ابھی لگی ہی نہیں

”راقم کا خیال“

حیوانی و انسانی جملہ آلاتِ جسمانی اگرچہ اسی
 خالق کے بنائے ہوئے ہیں مگر ہم جیسے بے ثبات مخلوقات
 چلاتے ہیں اس لیے وہ چلتے تو ہیں مگر اٹھیں وقفہ آرام

درکارور نہ بیکار مگر دل کی دیوڑے بٹی استقلال دیرپائی
 پائیداری دائمی کیا کہنا۔ اس کی یہی وجہ ہو سکتی ہے کہ
 دل ایک ایسے یکتا و یگانہ فرزانہ استاد زمانہ صالح
 ازلی کی چالو کردہ مشین ہے۔ اس لیے کہ انسانی حیوانی
 دل کی گھڑی قدرتی کاریگری سے چابی دی جا کر شکم
 مادر ہی میں چالو پڑی یعنی فیٹل ہارٹ سوئڈ جنین کے
 دل کی آواز ۴ یا ۵ ماہ میں ماں کے پیٹ سے سنائی
 دیتی ہے جو مانند ایک جیبی گھڑی کے ٹک ٹک چلا
 کرتا ہے اور مثل سیارہ طیارہ موٹر جہاز یا ریلوے انجن
 کے منزل مقصود پہنچتے تک کار گزار ہے الغرض عالم قانی
 سے مقام جادو دانی تک یہ راہوار ہے بیت۔

گھڑیاں کی آواز یہ دیتی ہے منادی
 گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹا دی
 موجد نے اپنی صنعت کا اظہار کرنے کوئی گھڑیاں
 روزانہ کو بجی کی اور کوئی ہفتہ واری اور کوئی دو ہفتہ

یا ماہانہ کی اور بعض سالانہ چابی کی بنادی۔ پس وہ گھڑیں
 اسی موافق اتنی ہی مدت معینہ تک چالو رہتی ہیں البتہ
 موسمی سردی کا اثر بے احتیاطی حادثہ وغیرہ سے کچھ
 خرابی کثافت عاید ہو جاتی جس کو گھڑی ساز درست
 کئے دیتا پھر سابقہ کیفیت پیدا کر لیتیں مگر طویل مدت کی
 چابی کی گھڑی اکثر ناکارہ رہتی جیسے آبِ حیات پئے
 ہوئے) ہندس کوئی تقویم سالانہ اور بعض نصف صدی
 پنجاہ سالہ یا دوامی پر پچوہل کیا لنڈر بنا دیتے جو اسی
 حد تک کارآمد رہتی یہی مثال حیوانی تعداد عمر کی ہے
 صنایع ازلی نے قلب انسانی کو جس قدر مدت کی چابی
 دیکر شکم مادر میں چالو فرما دیا اتنے زمانہ تک بلا کم و کاست
 برابر چلتا رہے گا یہ باعث امراض اگر خرابی پیدا ہو تو
 حکماء اس کی اصلاح کی کوشش کریں گے۔ شافی مطلق
 بشرط حیات اصلی صحت درمی عطا فرما دے گا۔ مریض
 اپنی عمر بہر حال برابر پائے گا بیماری سے کوئی نہ مر سکے گا۔

ختم مدت تکمیل عمر کا نام موت ہے تب کہیں قضاء الہی کے
ادنیٰ حیلے سے فوت ہو سکے گا۔ اِذَا اجَاعَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاخِرُونَ
سَاعَتًا كَمَا يَسْتَقْدِلُ مَوْنٌ۔

انسانی گھڑی سازی کی کارگزاری اور اس کی مدت
چال پر کوئی بے فہم تک معترض نہیں مگر اس کم فہمی پر فہم
ہے کہ خدائی انتظام جس میں انبیاء اور ملأا علی عاثر ہیں
اور ہو اچاہئے ناقص العقل اڑنگس لگاے جاتے کہ یہ
کیوں وہ کیوں ایک شخص کی اتنی دوسرے کی اتنی عمر
یہ الفاف سے بعید ہے ایسے مہل معترض سے پوچھئے
کوئی پر لے درجہ کا صاحب حوصلہ ایک مکان مرضی موفوق
بنالیا اس میں مَنْ بھاتے اپنے کو خوش نظر آتے حب
ضرورت انتظام کیا جس پر کوئی بے سمجھ اعتراض چناں
چین کر بیٹھے تو وہ اس کی پرواہ نہ کرے گا بلکہ مسکرا دیگا
اور صاحب فہم و فراست ایسے معاملہ میں ساکت رہے گا
کہ مالک مکان نے اپنی ضرورت کے لحاظ سے ہر چیز

رکھی ہے ہیں اس طرح نکتہ چینی کا حق حاصل نہیں۔ اور
ایسے اعتراضات کی تو حد نہیں ہوش مند کسی چیز پر
ریمارک نہ کرے گا بلکہ اس کی وجہ دریافت کرنے کی
کوشش کرے گا۔ ہم کیا ہیں انبیاء ان ابواب میں مجبور چنانچہ
ایسی نکتہ چینی کا حال پروردگار نے حضرت موسیٰ و خضر علی
نبینا و علیہم الصلوٰۃ والسلام کے متعلق سورہ کہف پارہ سبجی (۱۵)
میں ظاہر فرمادیا جبکہ اہل اللہ دنیوی امور میں
نکتہ چینی سے نخل و قایل ہو رہے چنانچہ متقدمین کا مقولہ
ہے کہ

روزِ مملکت خویش خسران داشت گدائے گوشہ نشینی تو حافظا فحوش
اور حق تو یہی ہے کہ ہیں ایسا حق نہیں تو پھر اس کی
قدرت ایسے ہی ظہور کی مقتضی ہوا چاہئے۔

کوئی شاہ کوئی امیر بے کوئی بے نوا ہے فقیر ہے
جسے جیسا چاہا تبا دیا تیری شان جل جلالہ

غرض یہ کہ مالک الملک لا شریک لہ۔ وحدہ لا الہ الاہو

ہم آپ کو کوئی استحقاق چنا چہ نہیں چپ رہا چاہئے۔ گو
زبان قدیم دکنی ہے۔ مگر خوب لکھا ہے۔

سب سے کچھ بول نکو عبد اللہ تھا جھاڑ تلے جاؤ نکو حکم اللہ
آدم کو بہشت سے نکالا ابلیس لَاحِقُ لْكَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

دل پر قابو نہیں

No control over the heart.

یہ ناقصانہ شاعرانہ مقولہ خیالی دل سے والبتہ ہے
اس لیے کہ اس کو بھی کاملوں نے مستخر کر لیا جی بھی تو صاحبِ دل
کہلائے۔ مگر حقیقت میں حیوانی دل جو کہ مصنفہ گوشت
جس میں کچھ مضارِ صمامِ عقارِ لیفِ نین سورِ اخیں اور
خون بہہ رہا ہے یہ بے شک بے قابو ہے نہ کسی ذی روح
کے دو کے رُکے دنہ چلائے چل سکے محض قادرِ مطلق کی قدرت
کاملہ کا اظہار کئے جا رہا ہے البتہ اس بھی قلب پر وہ
مقولہ صادق آسکتا ہے تب ہی تو یہ بے عمان تو سن عمر

نہیں رُک سکتا۔ (فیضؒ)

نہیں تھمتی خدا یا کشتی سمندر تلاشِ تا خدا ہے اور میں ہوں
 لو فرضا ہمیں اس دل پر اختیار ہوتا تو مانند نعلِ صاحب
 کے مجاور کے راستہ میں دھڑیاں لیتے لیتے منزل کھوٹی کئے
 دیتا بھولے سبھی اگر روک دیا جاتا سارا معاملہ تھنڈا پڑ جاتا
 سواری کھل جاتی الوداع الوداع پڑھتے واپس ہونا پڑتا۔
 دل کی حرکت کے متعلق بیض کا قیاس کہ اس النخاع
 میں مصدر اس کا ہے اور بعض اطبا خود دل میں ہونا بتلاتے
 ہیں۔ یونانی بقراط ارسطاطلیس جالینوس کا قیاس
 رُوح حیوانی باعث حرکت قلب ہے اس کے بعد ایک
 گروہ نظامِ عصب کا محل ہے ظاہر کیا ہم خیال بقراط کے
 یعنی موخر دماغ بدن کی کل غیر ارادی حرکات کا محرک ہے
 اسی طرح نخاع سمپٹھنگ اعصاب وغیرہ کو منبع حرکت
 قلب قرار دیا گیا۔ خارجی اسباب مثل برقی کهربائی مقناطیسی
 حرارت برودت اندرونی جیسے کیمیادی تبدیلیوں سے

کاربانکٹ ایڈ محرکِ دل جس طرح وہ محرکِ شش ہے
 اور حال کے حکماءِ حرکتِ قلب بالذات ہونا اعمیٰ کیا لیم
 جزء سے انقباض اور سوڈیم پٹاسیم سے انبساطِ قلب
 ثابت کئے ہیں۔ اسپریمینٹ یعنی عملی تجربہ سے حیوانات
 الغرض واہ رے دل کی کارگزاری ماشاء اللہ لائقِ ثبوت
 شکرگزاری، خواب و بیداری سکوت و حرکت ہر حالت
 میں معدومِ القصد، حتیٰ کہ ذریعہ ادویہ بے ہوشی سارے
 اعضاء بے حس ہوں اور خود دماغ جبکہ معطل رہے تب بھی
 یہ چپ نہیں بلکہ چالو رہتا ہے یہ طرفہ تماشہ ہے لہٰذا تم نہ
 روٹھو چاہے روٹھے زمانہ ۵

سرو سامان وجود شریعت لبخت زیرِ خاکستر دل سونہا نم باقیست
 ہاں اسی قدرت سے رُکے گا مَا كَانَ لِنَفْسٍ
 أَنْ تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ كِتَابًا مُّجَلَّدًا۔ اور کوئی جی مرتیں سکتا
 بغیر حکم اللہ کے لکھا ہوا وعدہ ۵
 توفیقِ اعدا کہ شود ہلاکِ تیغ سیرِ دوستان سلامت تو خیر آزمائی

”یہ وقت سیال و قیق شے میں سانس چھوڑنی ناجائز“

انسانات و حیوانات کے خون کا تذکیہ و تصفیہ
شش میں اور گردش خون کا مصدر و مرکز قلب یعنی دل ہے

نظم
(قطبی)

خزانہ عامرہ ہے دل ہمارا اسی سے گرم بازاری ہے تن کی
اسی کے جوش زن لہر و نکلے تل سے حرارت پرورش جاری ہے تن کی
تمام اعضا کو گہ آرام گہ کام دواً ما مستعد کاری ہے من کی
یقینی موت سالت دل کا ہونا حیات تن گہر باری ہے من کی
گہر باری سے مراد بلڈ کارپلز۔ خون کے رووں کو لڑکانا

بہانا چو طرف پہنچانا۔ جو سانس کہ خارج ہوتی ہے اس میں
سچی کثیف فضلاتی مادے، آرگیاٹک، اکسٹر ایکٹیو تشو و لیٹ
میاٹریس کاربانکٹ ایسڈ ہوا بہ شمول دیگر اجزاء کے جو
باعث نقصن متصور موجود ہیں اور جو بیرونی صاف ہوا سانس
سے لی جاتی ہے اس میں زیادہ حصہ آکسیجن کا بحیث دیگر

دیگر ہواؤں کے ہو کر تاپے جس سے خون میں سرخی اور پردہ کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جو حیوانات کے لیے پُر ضرور ہے شیرازی فلاسفر سعدی علیہ الرحمہ صحیح حکمت سے واقف تھے جب ہی تو تحریر فرمائے ہیں۔

ہر نفسے کہ فر و میر و محمد حیات است و چوں برمی آید
 مفرح ذات۔ اب قدرت کی خوبی ملاحظہ فرمائیے۔ اس
 صانع ازلی نے کیسا عمدہ دور تسلسل اس حیوانی سہمی خارج شدہ
 فضلہ مادوں کے لیے جاری فرما دیا ہے وہ یہ کہ حیوانات
 سے خارج شدہ سہمی ہو ایسی نباتات کے لیے باعث
 پرورش ہیں جن سے ان کا نمو ہوتا ہے جو ہی ہوا انسان
 و حیوان وغیرہ سے خارج ہوئی نباتات اس کو جذب
 کر لیے اور درختوں وغیرہ سے جو ہوا نکلتی ہے اس میں
 اکثر حصہ آکسیجن کا ہوتا ہے جسے انسان و حیوان تنفس سے
 لے لیتا ہے اس لیے ایک حد تک درختوں کی موجودگی
 باعث تصفیہ ہوا اور موجب صحت و تندرستی انسانی و

وحیوانی وسیب کثرتِ بارش ہے۔

بند مکانوں کمروں میں ہونا یا رہنا موجبِ خللِ صحت

مدت سے بند شدہ حجرِوں کا دروازہ کھولتے ہی اُغل
 نہ ہونا چاہئے بلکہ چو طرف کے در و دریکے روشنی وغیرہ
 کھول دے جا کر اندر کی ہوا صاف و پاک ہوئے تک
 وقفہ دیکھے اندر جائیں تو مناسب ہے بند گوتوں بھنواروں
 شاہ موریوں زیر زمین نالیوں و گنبذوں و کوٹھوں میں یہی
 خطرہ لگا رہتا ہے جتنی اموات حیوانی و انسانی جس النفس
 یعنی دم رکنے سے ہوتی ہیں جیسے بھانسی گلا گھونٹنا ناک
 منہ بند کر دینا۔ ڈوب مرنا۔ کیچڑ و لدل میں پھنس مرنا۔ یا
 ہوا کی راہ میں کوئی شے اٹکنا۔ وزن بوجھ سے دب مرنا
 دھویں یا چولنے و اینٹ کی بھٹی کے بھاپ سے۔ یا
 کوئلے وغیرہ کی کان میں جو اموات وقوع پذیر ہوتی ہیں
 ان تمام صورتوں میں سمیت و ہلاکت کا باعث اکثر

کاربانکٹ ایسڈ ہوا یہ شمول دیگر مسموم ہواؤں کے ہوا کرتی ہے۔ اس لیے چولنے و اینٹ وغیرہ کی بھٹیوں کے قریب نہ رہنا اور شب کو نہ سونا چاہئے اس امر کا امتیاز و اطمینان حاصل کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ایک پتلی تلی کا بیج یا برو کے قلم کی لیکر کسی صاف کاغذ کے پیالے میں چولنے کا پانی ڈالکے اس تلی کو پانی میں ڈباے چھوکیں تھوڑے عرصہ میں تمام پانی سفید وودہ کے مشابہ ہو جائیگا اس عمل سے وہ "C₂H₅CO₂H" کیا سیم کاربونیٹشنش کی ہوا داخل ہونے سے بنا۔ (حدیث)

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَرَبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَنْقُصُ فِيهِ إِلَّا كَأَنَّهُ - پیتے وقت برتن میں منہ کی ہوا نہ چھوڑیے۔ اسی واسطے تین مرتبہ ظرف سے باہر سانس لیکر چھوڑ کر سہولت سے پانی پینے شرعی حکم ہے تاکہ چھوڑی ہوئی ہوا اس پینے کے سیال میں مخلوط نہ ہو سکے اگر گرم ہو تو نپکھے سے یا کھلی ہوئی

رکھ کر یا سرد پانی نیچے دیکر خٹک کر لیں مگر منہ کی ہوا سے
تھنڈا نہ کریں منجھد اشیاء خوردنی اس حکم سے مستثنیٰ ہیں
اس لیے کہ ہوا ان میں حلول نہیں ہو سکتی اس طریق عمل سے
نہ تو ٹھسکا لاگے گا اور نہ حلق میں کسی نوع کا ہوائی دباؤ سے
درد محسوس ہو گا اور نہ عقب سعدہ اعصابی نازک جال پر
ایک دم سے سردی کا اثر مثل شاک ہلاکت ہو گا۔

طیامشوراً حکماً و حُلماً تو اپنی سانس اپنے لیے مقررہ جائے غیر کے لیے
پس ملیض کیواسطے کسی سیال پر دم کرانا بروئے طریقہ حکمت نا واجب ہے
عموماً دیکھا جاتا ہے کہ ایک شخص کلایا جام یا آنچورہ لیے
ہوئے پارچہ ڈھانپ کر مسجد وغیرہ میں صف اول سے
اس طرف کا منہ ہاتھ سے بند کئے ہوئے ہر شخص کے
روبرو پیش کرتا ہے تو اس قلیل پانی میں بہ کثرت ہوا کی
ٹکلیاں شروع ہوتی ہیں بعد از اختتام اس جام کا منہ
ہاتھ سے دبلے ہوئے تاکہ دم کی چڑیا نہ اڑ جائے دم کا
پانی اس بے دم بیمار کو باصرار تمام پلا دیتا ہے تاکہ دم بھر

آجائے اس موقع پر یہ خیال کرنا ضروری ہے کہ ہر شخص
 کی صحت لازم نہیں کہ درست رہے جس میں بہت سارے
 گندہ دہاں اور کئی ایک آتشکی سوزاکی۔ جذامی و دقتی و دیگر
 متعدی امراض والے بھی ہوں گے ایسے ایسے دہان
 متاثر سے کیا کچھ برکت بچا رہے مریض کو نصیب نہ
 ہوگی رہا اسمائے الہی و کلمات ربانی کے اثرات حاصل
 کرنے کچھ یہی طریقہ لزومیت نہیں رکھتا۔ اگر بعد نماز فرض
 دعائے صحت فلاں کی منادی کر دیں یا بعد قرأت آیات
 و اسمائے تہرکہ التجائے صحت مریض مستجیب الدعوات
 سے کی جائے تو اس سے یہ نتیجہ برآمد نہ ہو سکے گا جو
 اس چلو بھر پانی میں بندھے گو یہ طریقہ بیمار کے حق میں
 مخلصانہ تصور ہو مگر کہیں مخاصمانہ اثری کا احتمال نہ رکھتا
 ہو اس خصوص میں ایک واعظ مولوی صاحب سے
 گفتگو رہی صاحب معز نے فرمایا کہ برکت کلام ربانی سے
 ساری تر ہیں دفع ہو جاتی ہیں میں نے کہا مولوی صاحب بیشک

برکت کلام الہی میں ہے نہ کہ ہر منہ و پانی میں لہذا
 مقدس کلام پڑھ دینا کافی ہے اس لیے اپنا منہ اپنے
 لیے گنہگار دوسرے کا منہ اپنے لیے بے گناہ و معصوم
 یہی وجہ ہے کہ اپنی دعا اپنے لیے و لیے مقبول نہیں
 جیسے کہ دوسرے کے لیے اگر ہر ایک منہ اس قابل ہوتا
 تو برکت سے اول پڑھنے والوں کے شکایات لاحقہ
 دور ہو جاتے مگر ایسا نہیں وہ تو جیسے کے لیے موجود
 ہیں پس دوسرے کو قایدہ ہو بھی تو ایسا کہ بیمار کا مرض
 لاحقہ دفع ہوگا اور پڑھنے والے کے منہ کا مرض
 مرض میں حلول کر جائے گا کس لیے کہ مولانا روم۔
 ایں خورد گرد و پلیدی زو جدا آں خورد گرد و مہ نور خدا
 بی شان والو نکلے منہ البتہ بے مصرت فیض بخشانے لگے ہیں۔

”شنوی امر کردن حق تعالیٰ بہ سوی علیہ السلام دفتر سوم“

بہر این فرمود یا موسیٰ خدا وقت حاجت خوشتن اندر دعا

کائے کلیم اللہ ز من میجو پتہ باد ہانے کہ نہ کردی تو گناہ
 گفت موسیٰ من ند ام آں دہاں گفت مارا از دہان غیر خواں
 از دہان غیر کے کردی گناہ از دہان غیر بر خواں کا می الہ
 آنچناں کن کہ دہاں ہا مر ترا در شب و در روز ہا آرد و دعا
 گر نہ داری تو دم خوش در دعا رود دعا می خواہ ز اخواں صفا

چہیزیکہ بے سوال رسد دادہ خدا اصلاح رد کن کہ فرستادہ خدا
 بلا تحریک و توجہ دہانی و بلا طالب و التماس ہونیکے
 بے لوثی بے تعلقی و بے غرضی کے ساتھ اغیار کی و عاجو کہ
 ایک دم سے دل سے نکلتی ہو۔ علیٰ ہذا القیاس بے لگاؤ
 توصیف و تعریف اور ثناء در غیاب جیسے عطر آنت کہ
 خود بوی نہ کہ عطار گوید۔ دیا سلوک از خود بلا سوال یا
 شہادت کسی امر کی بہ طور خود اصلی بغیر تصنع کے سچی ہمدردی
 میں منجانب اللہ ہو ا کرتی ہے۔ اس لیے درجہ مقبولیت رکھتی
 ہے بہ مصداق۔ شعر۔

یجا کہے جسے عالم اسے یجا سمجھو زبانِ خلق کو نقارہٴ خدا سمجھو
مولانا فرماتے ہیں

صد ہزاراں مدعی سر نیزند گوش قاضی جانب شاہ کند
زیرا کہ مدعی غرضی حبیبہ اللہ شاہ انکشاف سرگزشتِ مصلیٰ
می کند لہذا معتبر ہے۔

چوں غرض آمد نہر پوشیدہ شد صد حجاب از دل برد دیدہ شد
یہ بات اس وقت نصیب ہوتی ہے کہ
تو بکارِ خلق و حق در کارِ تو باد یارب دامنِ بازارِ تو بڑ
سعدی

طریقت بجز خدمتِ خلق نیست بہ نتیجہ و سجادہ و دلِ نیت
قدم باید اندر طریقت نہ دم کہ اصلے ندارد و دم بے قدم
الحاصل قال نہ ہو بلکہ حال ہو تب تو نتیجہ حبِ حال ہو۔

دستِ ہونا

بلی۔ خرگوش۔ گھوڑے کہتے کے اچام کے اجرے

بُو پینہ بال وغیرہ سے صتیق اتفن ہوتا ہے اس کے سوا
اور بھی اسباب ہیں اس لیے ان جالوزوں کو سو ننگھنے یا
پیار کرنے یا منہ لگانے سے محترز رہا جائے۔ "ملاحظہ ہو
اسباب الامراض"

کُتّا

خصوصاً پاکٹ اسلام میں خبں مانا گیا ہے اس سے
سوائے مرض دمہ وغیرہ کے اور بھی مہلک لاعلاج
مرض ہونے کا خدشہ لگا رہتا ہے اور وہ بات کب
پیدا ہو جاتی ہے اس کا علم بچنے بچانے کے لیے معلوم
کرنے بہت کم موقع ملتا ہے۔ اکثر دھوکا ہو ہی جاتا ہے۔
ریمیز یعنی دیوانگی و باؤلہ پن کا مرض بریڈنگ سیزن
یعنے مستی کے زمانہ میں ہوا کرتا ہے۔ پھر تو اس کا کاٹا ہوا
اسی طرح کی علامات پیدا کر کے تکلیف سے مرتا ہے
اس مرض کی سمیت کتے کے تھوک سے دانت کے
ذریعہ خون میں پہنچتی ہے یا کسی زخم وغیرہ صحیح جلد و پورٹ

مقام چاٹنے پر سرایت کرتی ہے۔ اسی واسطے اس جالوز کا
 تھوکت نخس تبلیا جاتا ہے۔ اس حیوان میں گو چڑیاں۔ لپو
 جَوّے اور کدو دانے کی کرم رہتی ہے۔ ٹی نیا کی نوکا کس
 جو باعث ہائی ڈنڈیٹس یعنی جگر کی ایک قسم کی رسولی
 کا ہے ہمیشہ ہانپا کرتا ہے جس کا فرقان حمید میں ذکر ہے ۶
 كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ مَجَلَ عَلَيْهِ يَلْهَثُ اَوْ تَلَوَّكُمَا يَلْهَثُ۔ مانند
 کتے کے اگر تو بوجھ لا دے اس پر ہانپے یا چھوڑ دے اسکو
 تو ہانپے اس کے منہ سے رال ٹپکتی رہتی ہے جو مضر ہے
 دیوانہ کتا کاٹ کھانے کے بعد علامات مرض چند
 ہفتوں سے بیس سال تک کے مدت میں نمود ہو سکتے ہیں
 جو کہ ایک وسیع مدت ہے۔ اس عرصہ کو طبی اصطلاح میں
 انکیوبیٹیو پیریڈ کہتے ہیں کتے کی فطرت میں یہ بھی ہے کہ
 سامان فریچر ٹانگ اٹھا کر اپنے پیشاب سے بحسن متفنن
 اور ناک سے سوگھ کر زبان سے چاٹ کر ریزشات سے
 لوث کئے دیتا ہے گو اب پیاسچر اناکیولیشن کا طریقہ

جاری ہوا ہے۔ ہر شخص بروقت کہاں فوراً اس سے مستفید ہو سکتا ہے۔ تاہم بہت ساری مدد ملی جس کی وجہ مرض کا دفعیہ ہوتا ہے۔ *It neutralises the* —

virus, and prevents the development of the fatal symptoms. یعنی بروقی لیا کیٹو علاج ہے اس لیے۔

یہ عجلت قبل از آغاز علامات موثر و مفید ورنہ بیکار۔

Prevention is better than cure

روکنا منع کرنا علاج سے بہتر ہے۔ کیوں اسلامی طریقہ کتنا پیارا ہے۔ نہ پالونہ اس سے قربت پسند کرو نہ جھگڑی میں پڑو، اور یہ رول یعنی قانون اسلامی سب کے لیے یکساں ہے صرف دے رحمت کے ہے بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم صابون سے اپنا کتا نہلاتے اور ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ ہمارا کتا بازاری جنگلی کتوں کا سا کیوں ہونے چلا، اس کا لفظیہ حضرت سعدی علیہ الرحمہ نے

اول ہی سے فرما دیا ہے کہ

سگ پد ریاے ہفت گانہ لیتو کہ چو پُرشد پلید تر باشد
 خیر عیسیٰ اگر یہ مکہ رود چوں بیا ید ہنوز خربا شد
 مہربان اس آپ کے دھونے دھالنے سے ایک
 طور کی ظاہری صفائی حاصل ہوگی مگر وہ اسباب امراض
 متذکرہ بالا کس طرح دور ہو سکتے ہیں جو ہر ایسے جانور کے
 لیے قدرت سے مختص ہو چکے ہیں جیسے وفاداری کا مادہ
 اس جانور کو دیا گیا ہے۔ ویسے ہی امراض کا خوف
 بھی لگا ہوا ہے یہ بھی دیکھا گیا کہ چند لوگ کہتے کہ
 سرد پشانی پر ہاتھ پھیر دیا کرتے اور یہ کہتے ہیں کہ اس
 مقام پر اس کا لب نہیں لاگتا۔ اس لیے پاک سمجھا گیا
 نص قرآن۔ اَلَيْسَ مَا كُنْتُمْ لَكُمْ دِينًا ۚ اَتَمْنْتُمْ عَلٰیكُمْ نَجْسًا
 وَ تَرْضٰی لَكُمْ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔ کامل مذہب میں جو چیز جس
 بتلائی گئی وہ کبھی پاک نہیں ہو سکتی یہ خیال ناقص ہے ہم
 ابھی بتلائے دیتے ہیں گو وہ نہ چاٹے کیا اس کی ماں اس کے

سرد پیشانی کو نہیں چاٹ سکتی یا دوسرے کتے جو اس کے
ساتھی برادر ہیں اور آپس میں کھیلا کرتے ہیں وہ اس مقام پر
بوسے نہیں دیکھتے پھر اب کہاں پاک رہا ناپاکی کا ثبوت
پہور رہا۔ بعض اہل یورپ اپنے کتے کو گود میں لیکر منہ سے
منہ ملا کے پیار کرتے حالانکہ روز دیکھتے ہیں کہ وہی منہ سے
کھتا، پنا بول دبر از کا مقام صاف کرتا ہے۔

، میڈروفوبیا

Dread of water (خوفزدہ از آب)

اللّٰهُمَّ احْفَظْ لَنَا مِنْ كُلِّ بَلَاءٍ دُفِئَ عَنْ آبِ الْاَخِيَّةِ جب
کوئی اس مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ سردی ہو اگر ج حتیٰ کہ پانی
گی آواز سے مریض کانپ جاتا ہے حلق کے کٹ بند
ہوئے جاتے دیدے باہر نکل آ جاتے۔ اس قدر مصیبت
و عذاب میں مبتلا رہتا کہ دیکھا نہیں جاتا۔ پانی کو ترستا
پانی کے نام سے لرزتا۔ شدت کے تشنجی دورے ہو کر

مرجاتا جس منظر سے عذاب کی شکل ہو یاد رہتی ہے۔
 رحمت و فضل میں تو سکون و آسائش ہے اس لیے رحمت کے
 فرشتے اس گھر میں نہ آنا حقیقت حال ہے جبکہ اس مرض
 کے معنی خوف زدہ از آب ہے اور پانی باران رحمت ہے
 و حیات ہے پس اس سے ہمیشہ و دوری صورت عذاب
 اخبار نامیزات انڈیا مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۷۷ء کے
 صفحہ ۱۰ میں پاسٹر انسٹی ٹیوٹ کی رپورٹ سالانہ نمبر ۱۲ کے
 حوالہ سے یہ عنوان ڈیجیٹل آف دی ڈاکٹ لکھا ہے کہ
 فی صدی انتہی سے زیادہ سگ گزیدہ مریض رجوع
 ہوتے ہیں مابقی دیگر کو چلی وارداتوں کے گزیدہ ہوا کرتے
 ہیں جن کو کتوں ہی سے مرض منتقل ہوتا ہے اسی لیے
 نظما، پاسچر انسٹی ٹیوٹ مسیان کیپٹن اکشن و نو اس۔ آئی ایم
 یس۔ کی تحریر ہے کہ ایسے مرض کی بیج کنی کے لیے کتے
 پالنے کے خلاف قانون ایجاد و جاری ہوا چاہئے حالانکہ
 ان کے یہاں شاید کتا پالنا ممنوع نہیں مگر ماہر فن ہونیے

بلا اظہار اصل حقیقت رہ نہ سکے اور ہمارے یہاں کے سرکاری
جریدہ معمولی جلد ۴۴ مورخہ حکیم شہر لویہ ۳۲۲ الف م شعبان المعظم
۱۳۳۵ نمبر ۵ جزر الاول صفحہ (۶۹۵) رزولیکوشن محکمہ سرکار
صیغہ تعمیرات عامہ شاخ صفائی واقع ۲ رجب المرجب ۱۳۳۵
مطابق ۳۱ امرداد ۱۳۲۲ الف میں شایع ہوا ہے کہ کتے
اکثر صورتوں میں کافہ اناام کے نخل آرام بلکہ بلائے جان ہو
جاتے ہیں اس لیے چھ ماہ سے زاید عمر کے کتے پر دہ سالہ
ٹکس قائم کیا گیا۔ دیگر بازاری کتے صیغہ اتلاف سگال کے
ذریعہ ہلاک کر دیے جاتے ہیں کتا ہر ایک پر حملہ کرتا ہے
بجز ان لوگوں کے جنہیں روزمرہ دیکھا کرتا ہے آپکا دوست
دشمن اپنا پر ایا وہ کیا جانے نئی صورت دیکھی اس نے
دیدے پلٹے اور غرائے لگا کاٹ کھایا دیوانہ نہ ہی زخمی
تو کر دیا اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ - مَرْحُومُ الْاِمَامِ
النَّسَائِي فِي سَنَةِ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى بِالْإِسْقَلِ الْمَقْبِلِ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي الْيَاسَمِ قَالَ سَمِعْتُ

مُطَهَّرًا زَانِمٌ رَجُلٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَبْلِ الْكَلَابِ وَرَخَصَ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ وَالْغَنَمِ وَقَالَ إِذَا هَلَكَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَأَعْلَقَهُ سَلْعَ مَرَاتٍ وَعُفْرَةٍ الثَّانِيَةِ بِالْأَرْكَابِ مَدِينَهُ مَوْرَهُ رَوْضَهُ مَطْهَرَهُ كَمَا سَجَدَ نَبِيُّ فِي بَدِ مَغْرِبِ حَدِيثِ شَرِيفِ كَا سَبِقَ هُوَ تَابِ هَا هَا مَوْلَى حَمْدِ اِبْرَاهِيمَ صَاحِبِ بَرِي زَادَ نِيضًا نَهْمَ سَيِّ هَذَا حَدِيثِ فِي لَيْ سَنِي هِيَ -

مختلف اقوام کے متواہد

ناک میں زیورات پہننے کا رواج رکھتے ہیں ایک عورت کا شوہر ناک میں پہنے زیورات اپنی زوجہ کو لادیا وہ اس زیورات کو پہنے ہوئے خوش و خرم ہر کسی کے روبرو اپنے خاوند کی مداح و مشکور بھتی ایک عارف فقیر اس کی یہ حالت دیکھ کر باعث مسرت و شکر گزاری استفسار کئے اس عورت نے بعد تعریف کے کہی کہ میرا شوہر یہ زیورات مجھ کو لادیا ہے وہ سن کر یہ کہے ماشاء اللہ تعجب تو یہ سنیکے

جس نے بکار آمد اصلی زیور یعنی ناکٹ عطا فرمائی اس کا
 شکریہ کسی روز اتنا نہ کی ہوگی جو کہ اس بیکار عارضی نمائشی
 زیور کے لیے ادا ہو رہا ہے جیسے چور ہمیشہ تک رہا ہے
 اور تکپھڑی کا سوراخ وزن سے پھٹ رہا ہے۔ اس لیے
 چاہئے کہ اولاً خادہ حقیقی کا سپاس بجالائے۔

ناکٹ میں اقسام کی علتیں

اور امراض ہوتے ہیں منجملہ جس کے نیتزل پالی پس
 طرح طرح کی رسولیاں وغیرہ بچے ناکٹ میں خارجی
 (*Foreign bodies*) اشیاء جیسے کانچ و چینی
 کے منکے اناج و پھلوں کے بیج ڈال لیا کرتے ہیں سرد
 ممالک میں فراسٹ بائیٹ پہنے سردی سے ناکٹ کی
 گردش خون کم ہو کر جلدی حصہ مردار ہو جاتا ہے۔ مرض
 آتشک سے ناکٹ کی ہڈی گل کر دب جاتے سے
 ناکٹ بیٹھ جاتی چہرہ بد وضع بن جاتا آواز میں خنخنہ پن

ہو جاتا ہے۔ ”نکیر“ ناک پھوٹنا ناک سے خون بہنے کو کہتے ہیں (*Epistaxis or gena*) (ایپٹیکسس) ”اوزینا“ ناک سے خون آلود بدبو کی ریزش کے سیلان کا نام ہے ”خشم“ قوت شامہ بعض اسباب سے زایل ہو جاتی ہے۔ تارق وغیرہ کے بگاڑ سے اندر گلیٹیں ٹانسو بڑھنے سے بھی خنخنہ پن ناک میں آواز گھوم کر عجیب صدائے غنہ نکلا کرتی ہے یہاں اوقات یہ بات ناس لینے والوں میں پائی گئی۔

ناس کی عادت سے ناک کشیف رومال دستی کالی ہمیشہ ڈبی کی ضرورت کسی دوسرے کو لیتے دھیکر ولولہ ہوا ہاتھ لیے اختیار اس صاحب کے جانب دراز ہوا کہ مولانا ایک جھکیٹی ادھر بھی مرحمت ہو جب عادی ہو گئے بغیر ناس کے کوئی دماغی کام کرنا دشوار۔ بدراس کے باشندے اس کے زیادہ عادی ہوتے ہیں۔ یہ نسبت اور ممالک کے اگر ناس نہ لی،

سر بھاری ناک بند ہو کر ستاتی ہے اور جب ناس لی گئی بے اختیار چھٹا چھٹ چھنیکوں کی دھڑ مار شروع ہوئی نزدیک والوں کے سفید لباس پر سیاہ افشانی مثل خچروں کے برسنے لگی۔ وہ بیمارے نیچے دیکھ کر دم بخود ہو رہے اور چپکے سے ادھر سے کھسک گئے۔ ایک یونانی طبیب صاحب کو ضلع کے دوم تعلقدار صاحب اپنی بیوی کے معالجہ کے لیے بلوائے۔ حکیم صاحب نے کیفیت سنی اور نمض دیکھی۔ مگر نسخہ لکھتے وقت مہربانی نے بیٹھے رہے وجہ پوچھنے پر کہا کہ ناس کی ڈبئی، بھول آیا۔ غرض آدمی کو سیکل پر روانہ کر کے ڈبئی منگوادی تھیں تب کہیں دو چکیٹی ناس لیکر چاق ہوئے اور نسخہ لکھا۔ طلب آدمی کو نیچہ کئے دیتی ہے۔

نقل

دو صاحبوں میں دوستی تھی ایک ناس کے عادی

دوسرے بیڑی کے طلبی کسی صاف ستھرے مقام پر
 دونوں تشریف فرما تھے۔ بیڑی پینے والے صاحب
 تھوکنے کے لیے چو طرف کسی خراب مقام کے متلاشی تھے
 کوئی جگہ سر دست خراب نظر نہ پڑی پس انھوں نے
 ناس لینے والے صاحب کو بچھاڑ کر ان کی ناک میں
 تھوک دیا اور کہے کہ اس سے غلیظ مقام یہاں کوئی
 نہ پایا گیا۔ چونکہ میرے کرم فرما تبا کو ناک سے کھینچتے
 ہیں اور میں منہ سے اس لیے اس مادہ کو بیکار جانے
 نہ دیکر مشفق کے مطلوبہ مقام میں پہنچا دیا۔ کیا یہ دوستانہ
 سلوک نہ تھا۔

کسی بند کمرے میں مچھروں کے لیے بعض لوگ دھواں
 بھر دیتے ہیں جب تک وہ دھواں تکل جا کر ہوا اندر کی
 صاف نہ ہو لے تب تک کوئی ذی روح اندر نہ جاتا چاہے
 CO-CO کاربان مون آکسائیڈ و ڈائی آکسائیڈ کی سمیت
 ہش دم ہونے کا اندیشہ چنانچہ بلدہ حیدرآباد مقام کوچہ

رفت الملک واقع محلہ مغلیہ پورہ کا واقعہ ہے کہ ایک
 پنختہ حمام کے کمرے میں سماور جسے بھیکا کہتے ہیں رکھے
 ہوئے ایک قدیم وضع کے امیر حمام کر رہے تھے۔ اور
 دروازہ اندر سے بند فرمالیے تھے۔ تھوڑے عرصہ میں
 غشی طاری ہوئی پانی کی آواز موقوف نہالنے کی حرکت
 بند، متیز کر کے شاگرد پیشہ لئے گڑ بڑ مچائی، اندر سے جواب
 نہ ملا، دروازہ توڑ کر دیکھنے سے امیر صاحب بے ہوش
 کفن کی انتظار میں نہا کر لیٹے ہیں۔ غرض یہ محبت باہر
 کھینچ کر صاف ہوا میں عرصہ تک رکھنے سے، کچھ دیر میں
 ہوش آیا، ایضاً محلہ کوچہ فتح اللہ بیگ میں ایک مکان
 میں مسماۃ ننھی بی اتنا اسی طریقہ سے بھیکا رکھے ہوئے
 حمام میں بے ہوش ہو گئی جس کی مجھ کو فوراً اطلاع ملی وہ بھی
 مسموم ہو گئی تھی باہر نکال کر مصنوعی تنفس کا عمل کیا گیا۔
 تھوڑے وقفہ کے بعد درست ہوئی اس کی پتلیں پھیل
 گئی تھیں۔ اسی واسطے جس مقام پر دھواں جانے علاحدہ

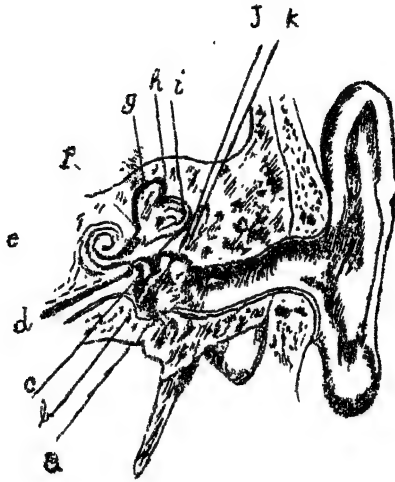
چھتی نہ ہو، اور دہٹی لیٹر نہ رہیں۔ ویسے حمام میں آگٹ
دھوآں نہ رکھا جائے۔ اگر رہے تو ہوا صاف ہوئے تک
اندر نہ جائیں اور کواڑ بند نہ رکھیں تا شمول و خروج ہوا
سد باب نہ ہو سکے۔

قوتِ سامعہ

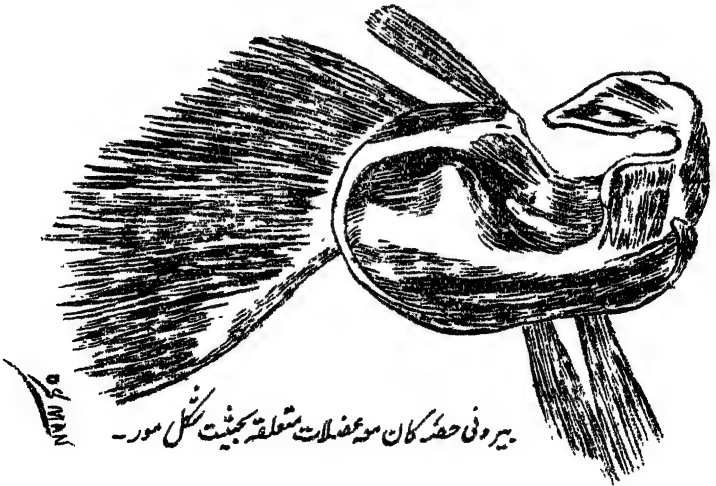
آلہ سماعت

کان۔ اذن۔ گوش۔ ایر۔ آرس۔ انسان اس
آلہ کے بدولت اولاً سن سکر گیا ہوا۔ اس مقام پر
حضرت جلال الدین مولانا رومیؒ کا مقولہ ہے سنوئی۔
اولاً ہرگز اصلی گنگ بود ناطق آنکس شد کہ از مادر شود
ابتداء میرے معائنہ میں آیا ہوا کیس کا حوالہ پیش کیا
جاتا ہے۔ نام ناگو عمر ۱۲ سالہ جنس عورت سکنتہ محلہ
بھینی پورہ شہر گلبرگہ شریف منبر ادٹ پیشینٹ حبٹہ
صدر شفا خانہ ضلع گلبرگہ (۱۲۵۰) خلقتی مادر زاد لگی و گنگی بہری

خارجی حصہ کان -



وسطی داندرونی حصہ کان



بیرونی حصہ کان سے عضلات متعلقہ بحیثیت شکل مور۔

MAN

Congenital deaf and dumb or mute۔ کمسنی ادایل عمری میں بچے اکثر والدین انادوں کھلائیوں وغیرہ سے ہر چیز کے متعلق پوچھا کرتے ہیں کہ یہ کیا ہے اس کو کیا کہتے ہیں۔ غرض یہ قدرتی جو ہر ہے جس سے بچہ اپنی معلومات کو وسیع کیا چاہتا ہے ایسے موقع پر بچوں کو نرمی محبت سے بتلاتا چاہئے چرکھاندھے ہو کر تند مزاجی دھبڑکی سے ان کی جودت طبع ہرگز لپست نہ کرنی چاہئے ورنہ بچہ غیبی ہوگا۔ اس آلہ کی حفاظت و نگہداری کی سخت ضرورت ہے مختلف صورتیں اس کے متعلق عاید ہوا کرتی ہیں جیسے کان میں چیونٹی چلا جائے تو اندر عجیب کیفیت اس کے چلنے اور گرفت کرنے سے محسوس ہوتی ہے ایسے وقت لوگ عجلت سے آب سرد کان میں ڈال دیا کرتے ہیں ایک دم ٹھنڈا پانی کان میں جا کر سردی کا صدمہ اعصاب و دماغ پر کرتا ہے اس لیے شیر گرم قابل برداشت پانی ڈالنا

مناسب ہے اگر فی الوقت شیر گرم پانی میسر نہ ہو سکے
تو تھوڑی دیر پانی اپنے منہ میں رکھ کر کان میں ٹپکادیں سردی
وگدگدائی کے صدمے سے محفوظ رہیں گے۔ مگر ذاتی تجربہ
میں دیکھا گیا کہ بچے کے کان میں گوم بہ وقت شب سونے
میں چلا گئی اور بچہ بہت بے چین ہو گیا۔ آبِ سرد چار کے
چمچہ میں لیکر چراغ پر کٹکنا کر کے ڈالا گیا بے سود رہا۔
لیکایک میرے ذہن میں آیا تو میں تیل ڈال دیا اس
طریقہ سے وہ فوراً ٹپ کر نکل گئی اور باہر آن کر مر گئی
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے حشرات پانی میں مثل
جو نکٹ کے لیٹ کر گرفت کئے ہوئے وہیں رہ جاتے
ہیں مگر تیل میں نہیں رہ سکتے بلکہ مر جاتے ہیں ان کا تنفس
منہ اور جسم سے ایسے میڈیم (دکرہ) میں محدود و محبوس
رہتا ہے اس لیے پہلے تیل ڈال دیں جس سے ایسے حشرات
مر جائیں۔ اس کے بعد پچکاری سے نکال دیں۔ بعض طبایع
کو سرد ہوا نقصان دیا کرتی ہے اس کے بچاؤ کے لیے

ویسے لوگ اکثر کان کے سوراخ روئی سے بند رکھتے ہیں یہ بھی مضر ہے۔ کیونکہ جب روئی کا ڈانٹ نکالیں موسم کا اثر موثر ہوگا ادھر قوت دفعیہ ہمیشہ بند و گرم بند رہنے سے جاتی رہی ادھر ڈانٹ کے باعث حس سماعت کُند ہو چلی۔ پس ایسی عادت ٹھیک نہیں۔

گوشمالی

یسی اساتذہ اکثر اپنے شاگردوں کو تصور پر گوشمالی دیا کرتے ہیں اور یہ ان کے غصہ کے ڈگری پر منحصر ہے جس قدر استاد کو زیادہ غصہ آیا اسی قدر زور کی گوشمالی شاگرد کو نصیب ہوئی اگرچہ کہ یہ ان کا خیال ”جوڑ استاد بہ زہر پیر“ درست ہے مگر یہ نہیں جانتے کہ کیا جوڑ کا یہی بہتر طریقہ ہے یہ تو دوست نادان کا کرشمہ ہے چونکہ یہ ایک ایسا نازک آلہ منجملہ حواس خمسہ کے ہے اس کے اندونی غلات کی یافت بیرونی جلد سے متصلاً

وابستہ ہے اس لیے اس کے اسکرولینے مڑوڑی دینے
 میں اندر کی بافت گھوم کر بوجہ نزاکت بعض جگہ ٹرک
 و شگاف پا کر انفلایشن سوزش جلن اجتماع خون درد
 حرارت پیدا کرتی ہے۔ جس طرح کوئی عضو موچ میں آجائے
 کیفیت محسوس ہوتی ہے۔ بیچارے شاگرد کو ایک ذرا سی
 غلطی کے مواخذہ میں کئی روز سبق ناغہ کرنا ہوتا اور ہر جی
 بنجارے سے خیف ہو جاتا ہے۔ حضرت کسی شاگرد کی ناک
 پکڑتے ہوئے رنٹ سے کراہٹ کرتے لب کی،
 گرفت میں تھوکت کا اندیشہ ہے بال ٹوپی و شملہ میں
 چھپے رہتے ہیں۔ بیچارہ سب سے کنارے خشک و نرم
 سب کچھ سنتے والا مگر کچھ نہ کہتے والا مسکین آلہ ہی کا ہے
 پس حضرت استاد کے دست شفقت کا ہمیشہ ہی زیر
 مشق رہا کرتا ہے اس کی حفاظت و نگہداری تو معلم صاب
 پر سب سے زیادہ مقدم ہے اس لیے کہ تمام حضرت کی
 تعلیم اسی راہ سے دماغ میں جاگزین ہوتی ہے۔ یہ آلہ

ہیں تو تعلیم بے سود ہے بہرے کو راگ سنا کے اندھے
کو آرسی بتا کے کیا حاصل مثل مشہور ہے ۔ دیگر یہ کہ اسی حسّ
خاص کے ذریعہ خدا و رسول صلعم کے امر و نواہی سن کر
بندے معمل ہوتے ہیں اور یہیں سے جملہ علوم دینی و دنیاوی
دماغ میں بستے ہیں اسی آلہ سے انسان کھن داوڑی کا ،
لطف اٹھاتا ہے اور نعمہ و سرود سے مست و مدہوش
و محظوظ ہوا جاتا ہے اسی کے بددلت راہ روی میں انسان
اپنے آپ کو دنیوی دوسروں کو ہر صدمہ سے بچا لیتا ہے
اور حیوانات اکثر اسی آلہ سے اپنی حفاظت دشمنوں و
صیادوں سے کر لیتے ہیں ان میں بھی یہ قوت بہت
خاصی رہتی ہے خرگوش کانوں ہی کے ذریعہ سچل و آہٹ
سن کر اپنے آپ کو بچا لیتا ہے مگر بعض اوقات جیسے کہاوت
مشہور ہے کہ ”دشمن نعل میں“ خاص کر اس جانور کے کان
اسی کے وبال جان ہو جاتے انہیں کانوں کی حرکت گھاس
و پودوں میں سے نمایاں ہو کر بیچارہ نشانہ بن جاتا ہے ورنہ

اس کی تمیز کوہ و صحرا میں دشوار ہے (منہوی)

دشمنِ طادس آمد پیراؤ اے بہا شاہاں بکشتہ فرّاؤ

افسران افواج باقاعدہ زمین پر کان رکھ کر غنیم کی فوج
کی آمد کی آہٹ پالیتے ہیں گویا یہ آلہ جسم کا محافظ جسم
کے لیے کارآمد اور جیسی مشین کا ایک وکن اعظم ہے اس
باڈی گارڈ کی قدر و قیمت ثقل سماعت والوں یا بہروں
سے پوچھئے۔ قدرِ نعمت بعدِ زوال ”دل کے کانوں سے
سنو“ اس کہادت سے مطلب ہمہ تن مصروف و مستوجہ
ہو کر دوسرے طرف خیال نہ رکھ کر سننے کے ہیں اور دلکے
دو حصص بالائی کان سے مشابہہ ہونے سے سیدھا دیا یاں
آریکل کہتے ہیں جس کے معنی خود کان ہے۔ کان میں سلاخیلا
کاڑیاں کان ڈوئیاں کرنا اور بازاری پیشہ ور راستوں پر
پیٹھنے والوں سے میل تھکوانا مضر و تکلیف دہ ہو کر تاہے
تیل یا گلیسرین یا ساچورائیڈ سلکشن آف کاربونیٹ آف
سوڈہ ایک دو روز قبل کان میں ڈال دیں دوسرے روز

پچکاری آہستگی سے کریں کان صاف ہو جائے گا اور
ہیڈ روجن برآکسائیڈ سے بھی خوب صفائی ہوتی ہے
کثرت سیل کی وجہ ثقل سماعت ہو تو وہ بھی رفع ہوگی ؛
کان کامیل ایرسرومن حشرات کے لیے سمیت کا اثر
رکھتا ہے اس میں کیڑے مر جاتے ہیں یہ انتظام دیکھئے
کیا مناسب ہے اور یہ سیل کان کی تدہین کئے دیتا ہے
جب بیکار ہو اختک ہو کر از خود گر پڑتا ہے نکالنے
کی چندال ضرورت نہیں پڑتی۔

کان پڑھپیڑ یا طمانچہ مارنا

یہ بھی ویسی استادوں یا جاہلوں کا طریق ادب آموزی کا
کہ لڑکوں کے کان پر طمانچہ تھپیڑ دے مارتے ہیں جس سے
بعض مرتبہ کان کا پردہ جس کو ممبر انامیانی یا ڈرم بولتے
ہیں شق ہو کر دو اُما کر لینے بہرا ہو جاتا ہے ایسی سزا کے
بارے میں استاد سے معروضہ ہے کہ اگر شاگرد بلا اس

طریقہ کے علم نہ سیکھے گا تو بہ ذریعہ مسعت و مشقت وغیرہ کوئی اور حیلہ سے معاش بہم پہنچالے گا مگر جناب تو اس طرح سے مار پیٹ کر ہو نہا رکھو معذور بنانے کے ساعی ہیں جو آئندہ چل کر کسی کام کا نہ رہے۔ کیا یہ بہ از مہر پد ہو سکتا ہے؟ نہیں نہیں ہرگز نہیں البتہ امپوزیشن دینے کا طریقہ ہذب و مفید ہو سکتا ہے جس سے لڑکے کے تلفظ اڑا ہوا خطاطی درست ہو کر وہ لفظ نقش کا کچر ہو جاتا ہے اور ویسی سزا کی وجہ لڑکوں کو استاد سے تنفر دلی دشمنی قلبی ہوگی اور چپکے سے استاد کو بدعادیں گے اس لیے امپوزیشن لینے غلط کردہ لفظ کی مستعد بار تحریر ہم سزا و ہم تعلیم اس کے معنی البتہ ”جو استاد بہ زہر پد“ ہو سکیں گے۔

”واقعہ“

ہماری جماعت میں علم تشریح کا لکچر ہو رہا تھا استاد انگریز تھے ایک لفظ میں کسی شاگرد سے اڑا کی غلطی ہوئی

لکچرار نے اس لفظ کو سو مرتبہ لکھ لانے کہا اس شاگرد نے
استدعا کی کہ پھر کہیں غلطی نہ رہ جائے اس کا صحیح املا بورڈ پر تحریر
فرما دیا جائے صاحب نے بورڈ پر لکھ دیا دوسرے شاگرد نے
ٹوکا کہ جناب نے اس لفظ کا دوسرا حرف غلطی سے فرو گذاشت
کیا استاد نے مکرر اس کو درست کر دیا تب تو وہ شاگرد
اولیٰ کھڑا ہو کر کہا کہ اب اس امپوزیشن میں آپ کو بھی
شریک ہونا پڑا جس کو استاد صاحب مانتے بنی حالانکہ
انگریز تھے اور وہ ان کی مادری زبان تھی الغرض شاگرد
و استاد دوسرے روز سو سو بار لکھ کر جماعت میں لے آئے
یہ تو نئی تہذیب و فیشن ہے استاد شاگرد کا کیا حفظ تراب۔

مختصر تشریح الہ سماعت

یہ آلہ تین حصوں پر منقسم ہے۔

(۱) ظاہری۔ خارجی۔ یا بیرونی اکسٹرنل ایر۔

(۲) درمیانی وسطی۔ میڈیئم ٹنل ایر۔

(۳) اندرونی لیبرٹھ انٹرل ایر۔

حصہ اول خارجی جو کہ ہیں نظر آتا ہے اور جس کے الگ الگ کئی مدارج ہیں یہ حصہ کم قسمتی سے استادوں ادیبوں وغیرہ کے چکٹیوں میں مسلا کرتا ہے گوشالی کے مصائب جھیل کر سرخ ہوا جاتا ہے۔ اس حصہ کان کی بناؤ مرمی ہڈی مہین خون کی رگیں و اعصاب کی شاخیں پوست غدد وغیرہ سے ہے اس حصہ کے دو درجہ ہیں ایک پھیلا ہوا بالائی درجہ پنا یا آرکل کہلاتا ہے جو آواز کے متوج کو اکھٹا کر لیتا ہے دوسرا درجہ اس مجتہ آواز بہری لہروں کو کان کے پردہ تک پہنچا دیتا ہے اس کو ادٹیری کٹال یا میاٹس عربی میں مینز اب السمع کہتے ہیں۔ یعنی کان کی نالی یا سوراخ ظاہری جو طول میں سوا انچہ سامنے اور اندر کے جانب رخ کئے ہوئے ہے ظاہری حصہ کان کا نشیب و فراز اس خوبی و کارگیری کے ساتھ قدرتی مسیری سے ساخت کیا گیا ہے کہ ہوا میں آواز مشمول ہونے کے بعد

اس کی زور دے ہوئے اس کا زور توڑتے ہوئے اس کا راستہ کاٹتے ہوئے اس کا رخ بدلتے ہوئے اس طریقہ سے اس کا زور گھٹاتے ہوئے دماغ کو دھمک سے بچاتے ہوئے بہت ہی نزاکت سے ان آوازوں کو بھرے ہوئے کرکے ہوا کے موج یا حرکتوں یا جھونکوں یا لہروں کو نمبر نامیابی یعنی وسطی کان کے پردہ پر ٹکرا دیتا ہے تب ہی تو آواز بلا تکان محسوس و تمیز ہوتی ہے ہر حال۔

(Experiment) امتحان بن آریل اسٹنٹس کوپ کان میں جوڑ کر چپٹ پیس کے طرف کسی کے کچھ کہلو کے سنئے تکلیف دہ ناقابل برداشت دھمک محسوس ہوگی اس آزمائش سے کان کا تیرھا بنگا پین سیدھی طرح سے سمجھ میں آجائے گا کان کا اندرونی غلاف نہایت مہین و نازک اور ہڈی سے بالکل چسپیدہ ہے اس لیے ذرا سا صدمہ سوزشی کیفیت پیدا کن ہوتا ہے اس نازک غلاف کے نیچے چربی و دیگر اتصال کستہ ہا فست کی عدم موجودگی و

نیز قربت و ماغ بہ مقابل دیگر مقامات کے ادجاغ کے باعث از دیاد در دو تکلیف ہے چونکہ مادہ فاسد ریم وغیرہ مجتمع ہو کر اس چسپیدہ پوست کو اور زیادہ تانتا چلا جاتا، آریکل بھی سرد ولایت میں نشانہ فراسٹ بائیٹ ہوا جاتا ہے اس آلہ کے رباط دو قسم کے ہیں۔

(۱) اصلی حقیقی ذاتی جو ذات کان کو بناتے۔

(۲) ظاہری عارضی موید یا صفائی جو کان کو کھوپری سے چسپیدہ کرتے ہیں علی ہذا القیاس عضلات بھی دو قسم کے ہیں۔ (۱) اصلی و انٹرنل جھ میں (۲) ظاہری موید یا اکسٹرنل تنک تین ہیں۔ اٹونس آرم کان کو اوپر کھینچنے والا عضلہ اثر آہنس آرم کان کو سامنے کھینچنے والا عضلہ ان عضلات کی چسپیدگی کھوپری کے ساتھ جلد کے نیچے کان کی شکل مثل مور کے بنا دیتی ہے حیوانات میں یہ عضلے بہت متحرک رہتے ہیں وہ جس طرف چاہیں کان پھیر لیتے ہیں بعض انسان بھی مشت کرنے سے کان پھر کا لیتے ہیں

کان کے اندر کی نالی بہ مقام اتصال حصص سخت و نرم
 مرمری ہڈی ایک قسم کا زاویہ منفرد ابھیو زایا نگل بنی ہوئی
 جیسے کہ قلعوں کے دروازوں کے سامنے دروازے مخفی
 رکھنے نہیں غنیم کی زد سے بچانے بطور غلام گردش مستحکم
 مفصل برہین قائم کئے جاتے ہیں ویسے ہی اجنبی تکلیف دہ
 طائرات و ذرات وحشرات و ہوا کے صدمہ و ٹکر سے
 اس حیوانی قلعہ کے دروازہ کے نازک پردہ سماعت
 کی سلامتی کے لیے قدرتی صناعتی سے زاویہ متذکرہ قائم
 ہوا ہے کوئی ذی روح جان پر سے اٹھ کر یا غیر ذی روح
 ہوا سے اڑ کر جبکہ اس تیرے بھنوارے میں اندر تک
 چلا جائے تو پھر غیر ذی روح سٹر کر اور ذی روح مر کر
 نکلے و نکالے بغیر چارہ نہیں اس لیے یہ تنگ و تاریک

تیرہا مقام طلعات خضراہ -
 علم تشریح و جراحی کے ذہن نشین رہا چاہئے
 میاٹس آڈی ٹورس اکسٹرنس یعنی کان کے بیرونی

سوراخ پر پیچدار بالوں کی باڑ لگی ہوئی ہے تاکہ مہینہ در
 کیڑے مچھر دکھی وغیرہ بے تامل اندر داخل نہ ہو سکیں
 بلکہ اس پیچ در پیچ بالوں کے حجال سے مشکیں کسے پڑے
 رہیں لو فرضنا کسی صورت سے داخل بھی ہو گئے تو دوسرے
 چوکیدار اس نالی کے غددوں کی ریزش جسے سرد من
 یعنی کان کا میل کہتے ہیں ”عربی“ سہلخ یا سملوخ جس سے
 پروکشن حفاظت و لیو بریکشن تدہین ہے جیسے قلعہ کی
 خندق میں پانی بھرا رہتا ہے ”اپنی حراست میں جکڑ
 لیتے ہیں اپنے سے بلگا لیتے ہیں اور اس ڈھنگ سے
 پردہ سماعت پر غیروں کو جھنے و چٹنے نہیں دیتے جو باعث
 خراش کتندہ پردہ ہو سکیں اس کے ماورا بہت ساری
 باتیں آلہ کے استعمال و پردہ کی حفاظت اور کچے بڑے
 کے کان کے خلور وان کے رخ کے متعلق ہیں جس کا علم
 سر جن کو ہے ایسے البواب کا ذکر اس میں باعث طوالت
 و برخاستگی طبیعت ہو گا زرخذال پر چوٹ لا گئے یا مار گئے

میالٹس کے کسی طرف ہڈی شکست ہو سکتی ہے۔

دوسرا حصہ نڈل ایروسطی کان ٹمپانم کہلاتا ہے جس کا عرض جانبین (۱/۲ اور طول ۱/۲) ایچ ہے اس میں ہوا بھری رہتی ہے اور یہ کینٹی کے غطبی سخت موٹے حصے میں واقع ہے۔ اس کے اندر کی دیوار میں مختلف سوراخ اور بندھیریں بٹے ابھرے حصے گنبدیں قُبے دار نکال موجود ہیں جنہیں عَضَلَّاءِ اعصاب و رگیں گزرتی ہیں جھلٹیں چسپیدہ رہتی ہیں۔

یہاں اسٹے کین ٹیوب ایک نلی چونکہ ڈاکٹر اسٹے کیس نے پہلے دیکھا، آغاز ہوتی جس کا کچھ حصہ سخت استخوانی (Bony) اور تھوڑا حصہ مرمری ہڈی کا (Cartilage) اور کسی قدر حصہ نڈار (Fibrous) بافت کا بنا ہوا ہے یہ نلی طول میں ایک سے دو یا دیرہ ایچ تک رہتی ہے اس کے اندر کا استر روئین دار ہے (Ciliary) پردہ کان اور فیرگس یعنی حلق کے غذائی راہ کے استر سے متصل ہے یہ نلی ہوا کیلئے ہے

اور یہی اصول ہر راگ مالے میں لزوم رکھا گیا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا ہنگی پٹارابند ہوتا۔ یعنی جب تک بیرونی ہو اسی اتصال نہ ہو ملنے راہ نہ ہو راگ نہ ہو دوسرے اس نلی سے وسطی حصہ کان کا میل خارج ہوتا ہے گویا یہ بدر رو ہے۔ تنصیرے ہوائی موازنہ قائم رکھتی ہے۔ کان کا پردہ درمیانی حصہ کان کا بیرونی حد یا دیوار بناتا ہے اور بیضیادی شکل پر ہے۔ پتلا صاف ٹرائزولوسنٹ یعنی روشنی تو گزر سکتی مگر اشیاء دیکھ نہیں سکتے۔ اس کا بیرونی رُخ مقعر اندرونی۔ سطح محدب۔ کان کے اندر مختصر سی تین ہڈیئیں آرنکلیں مانند زنجیر کے گئی ہوئی ہیں میالس یہ شکل ہتھوڑی انکس بہ طور ستدان اسٹے پس یہ وضع رکاب اسم باسمی ہیں یہ ہڈیئیں پردہ سے ملحق اور آپس میں ایک دوسرے سے مسلسل ذریعہ نازک رباط کے مستطیل جڑی ہوئی متحرک ہیں امدکان کے تنصیرے حصہ میں ایک بیضیادی سوراخ پر آخری یعنی

متیری ہڈی چسپیدہ ہو گئی ہے۔ جہاں سے اعصابی آلات سماعت کا آغاز ہے اور اس ترکیب سے سلسلہ آواز پہنچانے کا قایم ہے۔ مڈل ایر میں کیا وٹی خلور ہوا دار اور جانبین جھلی مڑی ہوئی کا نہ نقارہ ڈرم ڈھول کے مثال ہے۔ اس زنجیری مختصر سی تین ہڈیوں کا فعل پردہ سماعت پر ایسا ہے جیسے کہ ایک سنان کروٹکی حویلی میں ڈٹکے کی چوٹ نقارہ پر چوبیس کے تشہیر بالا اعلان ہو ا کرتی ہے۔ عضلات یہاں کے دوہیں ایک سے کان کا پردہ ٹائیٹ کیا جلاتا تنایا جاتا ہے جس طرح ڈرم طبیلہ ڈھول میٹھے چڑھانے سے چڑا تن کر تیز آواز دیتا ہے دوسری نازک ہڈیوں کو حرکت دیتی ہے۔ انہیں ہول پر حکمانے گرامافون۔ فونو گراف اختراع کیا ہے بعض حالتوں میں کہنہ سراوٹ وغیرہ سے جبکہ پردہ میں سوراخ پڑ جائے مصنوعی پردہ آرٹی فیشل ڈرم سے سماعت میں مدد لی جاتی ہے تیسرا حصہ اس اندرونی حصہ کو انٹرنل ایر پالمیرنتھ کہتے ہیں

جس کے معنی بھول بھلیاں ہیں متعدد پیچ در پیچ خلوئیں اور
نالیئیں گھر بھولی کی سی کیفیت ہے جسے دیکھ کر انسان متحیر و
چکر میں ہوئے جاتا ہے۔

رہ عقل جز پیچ در پیچ نیست بر عارفاں جز خدا ہیچ نیست
یہاں خاص اعصاب سماعت کی سکونت ہے۔

جس کو آڈی ٹوری نرو کہتے ہیں۔ اس حصہ کے تین مدارج
ہیں۔ دسٹی بیول۔ سسی سر کو لرنال۔ کاکلیا اس کا اوپر سے

وسطی قطع یعنی ورنیکل سکشن کرنے سے اس کی کثروم کی وضع
دکھائی دیتی ہے۔ کاکلیا پہ منترل ڈنک نیش وسطی بیول

بحیثیت جسم اور سسی سر کو لرنال سامنے کے پیر عقریب کی سی معلوم
پڑتی ہیں وسطی بیول وسطی بندھاں ہے جو ہر دو درجوں کو مقل کرتا ہے اس میں

سوراخ ہیں سسی سر کو لرنال ان میں بھی عمیرین کی نلیاں جمی رہتی ہیں کاکلیا یہ
گنبدی قتبہ ہے جبکہ اندر سپی جیسا بنگہ یا سکہ کے ویسے چکر دار تالی بعینہ جیسے

کسی برج یا مینار و ٹورو وغیرہ پر اسکر وگی سی چکر دار زینہ ہوتے ہیں یہاں آواز بخوبی گونجتی
رہتی ہے ان تمام درجوں میں نمکین پانی بھارتا ہے جس میں تقریباً تین ہزار

اعصاب سماعت مختلف المقدار ادھر تیرتے رہتے ہیں۔ جیسے کسی سمندر میں ٹیلیگرافک وایر سب مریں کیبل کئی تار گٹا پر چامین لپٹے پڑے ہیں۔ اس کے اندر غلافی ممیریں کے مختلف ٹکڑے ایک دوسرے سے چسپیدہ ہیں اس جھلی کی پھٹلی میں آواز زیادہ کرنے اور ایک انتظام ہے وہ یہ کہ دو بیضاوی مہین ایر اسٹون کیا لکیرس خلقت کے ساخت کے بطور چٹے بٹے اور کچھ ریگت جیسا سفوف جو دھمک سے اچھلکر اعصاب پر گر کے آواز دوبالا کئے دیتا ہے۔ درمیان میں ایک جھلی جسے ممیرانا کورٹی کہتے ہیں آہیں آرگنس آف کورٹی جمائے گئے ہیں چونکہ ڈاکٹر کورٹی نے اولاً اس کی شناخت کی اس لیے اس کے نام سے مشہور و معنون کئے گئے یہی خاص الخاص آلہ سماعت ہیں جو نہایت ہی مہین و نازک ہونے کی وجہ سے آلہ خروبین سے یہ مشکل دکھائی دیتے ہیں ان تمام نبوتوں سے اگر کسی ایک میں سقم رہ جائے یا امراض مثل آتشک

وچپک و غیرہ سے کوئی غیر معمولی بات پیدا ہو جائے
 یا کسی صدمہ و ہرج و مرج و سوزش کہنہ سے پردہ گلکر پھٹ جائے
 یا ناتوانی و ادویہ کے اثرات و یا کثرت سیلان خون سے
 اعصاب میں ضعف عاید ہو جائے تو سماعت میں تفرقہ
 واقع ہوتا ہے و نیز کان کے شدید تعفن پیدا کن شکایتوں
 سے بہ وجہ تعلق دماغی بیماری ہوتی اور سمیّت جذب
 ہو کر ہلاکت کا باعث ہوئی ہے۔ سیلان خون کان سے
 وسطی حصہ کے بیاریوں کی وجہ اور کھوپری کے زیرین
 سطح کے شکست (یعنی فرائچر آف دی بیس آف اسکل)
 سے جاری ہوتا ہے اور حلق کے امراض میں سوزش
 اسٹے کین ٹیوب کے ذریعہ مڈل ایر تک سرایت کر جاتی
 ہے۔ ناک و منہ بند کر کے ہوا چھونکنے سے وسطی کان میں
 ہوا بھر کر ایک خفیف دباؤ کا سادہ محسوس ہوتا ہے وہ
 اس ٹیوب کے ذریعہ ہو آتی ہے اور پردہ کان کا چھوگتا ہے
 عضلہ ٹنر ٹیپائی کی حرکت سے اسٹے کین ٹیوب نلی کی

حلق کے جانب کی انتہا جو کہ بند رہتی ہے نگلتے وقت کھجلا یا کرتی ہے کان کے پردہ کے اندر یعنی وسطی درجہ میں قدرت لئے اس نالی مذکورہ کے ذریعہ جو یہاں ختم ہوتی ہے ہوا مہیا رکھی ہے قریب میں وہیں ناک کے اجوات ہیں جو منہ کے جوف و حلق سے اسحاق رکھتے ہیں اس لیے جبکہ ناک بند اور ریزش سخت رہے بہت زور و جھٹکے سے ناک نہ چھکنی چاہئے۔ پردہ پر اس کا صدمہ ہو گا اور تیز مرچ کے استعمال سے کان میں جو کہ جلن سی محسوس ہو ا کرتی ہے اس کا سبب یہی نالی کا اتصال ہے جو حلق سے کان تک پہنچتی ہے۔ بہت سارے نقل سماعت والے کوئی بات یا وعظ و لکچر ایچ راگ تقریر وغیرہ سنتے وقت اکثر منہ کھولے ہوئے سنا کرتے ہیں ایسوں میں آلہ سماعت تک اس نالی کے توسط سے صدا سننے میں مدد ملتی ہے حلق یا ناک میں جبکہ جلن یا نزلہ سوزش زکام سردی دکھانسی وغیرہ کی وجہ اجتماع خون

ہوتا ہے تب کان میں ایک نوع کی حرارتی کیفیت
 جو پیدا ہوتی ہے وہ بھی اسی نالی کے باہمی تعلقات کا
 باعث ہے جو سوزش کے پھیلنے (*Excursion*
 of inflammation) ایک مقام سے دوسرے میں
 منتقل ہوتی ہے۔ جبکہ آلات سماعت اس قدر مہین و نازک
 واقع ہوئے ہیں تو قدرت نے ان کی حفاظت بھی
 ویسی ہی فرمائی ہے یعنی تمام سر کے استخوانوں میں سب سے
 زیادہ دبیز و مستحکم ہڈی بون کے حصہ میں اس آلہ کو ممکن
 فرمایا جس کا نام سخت پتھر سا (پیوٹرس پورشن ہے) اسکے
 مطالعہ سے آپ کو ایک حد تک اس کے باہمی تعلقات کا
 سرسری علم تشریح ہو گیا۔ اب آپ خود یہ آسانی نقصان
 فرما سکو گے کہ اکدم سے جبکہ استاد کا زبردست ہاتھ
 بیچارے لڑکے کے کان پر بطریق طمانچہ (تھپتھپ) پڑ جاتا ہے
 بسا اوقات حضرت کے انگلیوں کے درمیانی ٹنگاف سے
 ہوا نکل جایا کرتی ہے زہے قسمت صرف زد کا صدمہ

جلد پر ہو رہا مگر جس وقت حضرت کی انگلیاں ملی رہیں اور پسینہ دہنی سے ہاتھ کے جلدی مفصل و ساندیں گئی رہیں اور شاگرد سے متعدد غلطییں ہوتی جائیں۔ اب ضبط کا یا راکہاں رہا اپنی پوری طاقت سے استاد نے شاگرد کے طمانچہ دے مارا پس اس زد کی شدت سے کان میں ہوائی بندوق کا عمل ہوا یعنی پردہ پھٹا جیسے لڑکے ایک کاغذی لفافہ بند کئے ہوئے اس میں ایک چھوٹے سے سوراخ کے ذریعہ ہوا بھر دیتے۔ من بعد وہ سوراخ بند کیا جا کر کسی سخت شے پر رکھ کر ہاتھ سے اس پر مارتے ہیں پٹا تہ کی سی آواز دے کر وہ پھوٹ جاتا ہے چونکہ خلا رحمال ہے اور پردہ کے ہر دو جانب ہوا موجود ہے ایک جانب کی ہوا کا دباؤ زیادہ ہو کر موازنہ تفرقہ پذیر ہونے سے یہ نقصان عاید ہوا انسانی حیوانی ہر ایک کے جسم پر بہ حساب فی اسکوائر انچہ یعنی ۱۵ پونڈ ساڑھے سات آتا رہوائی دباؤ ہے۔

بعد چند روز کے استاد کا غصہ اس لڑکے پر روز افزوں ہو جاتا ہے کہ نالایق سنتا ہی نہیں۔ بکتے چلا تے سر گھوم گیا ایسے کو مکتب سے نکال دیا چاہیے۔ ادھر والدین قیمت سے ذی فہم ہوں تو اس کے تدبیر و معاہجے کے طرف متوجہ ہو کر رجوع شفا خانہ کرتے کہ سابق میں چھٹا اب یکایک بہرا ہو گیا ہے۔ غرض ڈاکٹر صاحب اگر توجہ فرمائے تو اس کے زبانی واقعات دریافت کر کے کان کے معائنہ کے بعد بگاڑ کا اظہار کئے دیتے ہیں۔ لو فرضنا والدین جاہل ہوں تب تو بڑی مصیبت کا سامنا ہے کہتے ہیں جس سے استاد بنیرار اور علم نہ سیکھے ویسے بد بخت کا ہمارے یہاں کیا کام ہر وقت اس غریب پر عین و طعن و ملامت ہو ا کرتی ہے۔ ساتھی لڑکے بہرا بہرا کہہ کر تنگ کیا کرتے ہیں۔ اگر لڑکی ہے تو بہری کا کوئی گاہک نہیں ہوتا بدقت و بہ نصرت کسی لالچ و خود غرضی سے شادی کر لیتا بعد غرض جاتی رہنے کے

دُکار دیتا ہے۔ افسوس ان استادوں اور والدین پر جو ایسے بے بہا آلہ کی اس طرح بے قدری کیا کرتے ہیں قدرتی نبوٹ ہیں اگر کسی طرح کا سقم رہ جائے تو کان کو گھن لاگا کہہ کر لڑکیوں کے لیے ذی ثروت والدین جڑاوی کان زیور سے آراستہ ہونے مہیا کر دیتے ہیں جس میں صرف دکھاؤ ہی دکھاؤ ہے اور اصلی قدرتی بکار آمد و مفید آلہ جو کہ سب سے بہترین زیور ہے اس کی حفاظت میں کوئی حصہ نہیں لیتے۔ کیا یہ احتیاط و سمجھ کی بات ہے۔ قولہ تعالیٰ۔

”اَلَاۤ اُذُنٌ بِالۡاُذُنِ“ کان کا معاوضہ کان کے ساتھ لیا جائے۔ آپ نے اکثر دیکھا ہوگا گوئے قوال رتھیں نوحہ خواں تان مارنے والے مولو و خواں موذن (الاپنے والے) گاتے وقت کان کے سوراخ پر انگلی رکھ لیا کرتے ہیں اس لیے کہ اندرونی ہوا کی زد (الاپنے سے بیرونی ہوا کے بوجھ پر غالب آکر پر وہ پر نقصان نہ پہنچا کر

اور یہ تسلیم قدرتی ہے یہ کہ ایک دردسا محسوس ہو کر
خود سنجود اس گالنے والے کو انگلی سے کان کا بیردنی
سوراخ بند رکھنے مجبور کرتا ہے "کان کے قریب بڑی
آواز" جیسے رعد، گرج، توپ، بندوق، تفنگچہ یا بم کا گولہ
تار پیڈو، ڈائی نامیٹ وغیرہ چھوڑنے و پھوٹنے سے
پردہ سماعت پر صدمہ ہونے کا احتمال ہے۔ يَجْعَلُونَ
اَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ مِنَ الصَّوَاعِقِ حُدُودًا
اس پر خیال کیا جائے ایک آلہ انسانی کے ہوائی
موازنہ کا اختلاف اس قدر نقصان دہ واقع ہو تو
حضرت انسان بوجہ بے اعتدالیوں کے اپنے آمد و خرچ
جسمانی کے بیانس موازنہ کا خیال نہ رکھیں وہ یقیناً نقصان
بجگتیں گے۔ خرچ یا اندازہ آمدنی کن پیش نظر رہے
تب تو آدمی کسی کا دست نگر نہ رہے۔ مضطر نہ رہے
بلکہ اس کی وقعت و عزت سب پر رہے۔ از حضرت عطارؒ
خرچ را بیرون راندازہ کن خشک ریش خویش را تازہ کن

والدین کا خیال کہ لڑکے کو کچھ علم آجائے استاد
 کی دھن کہ شاگرد کچھ سیکھ جائے۔ اس کوشش میں خواہ مخواہ
 کا وہ معذور ہی کیوں نہ ہو جائے۔ بھائیو اس کے ساتھ
 لڑکے کی تندرستی بھی پیش نظر اور اس کی صحیح الاعضائی
 ملحوظ خاطر رکھئے کیونکہ بعد علم سیکھنے کے فی زمانہ معذور یا
 ناقص الاعضاء کو ملازمت ملنا دشوار ہے اب تو ہر
 صیغہ کی ملازمت کے لیے باضابطہ گورنمنٹ میں فزیکل
 فٹنس اور قابل ملازمت ہونے کی صداقت جیب ٹاک
 ڈاکٹر نہ دے تو شریک زمرہ ملازمت سرکاری
 نہیں ہو سکتا۔ بیت)

تندرستی تہرا نعمت ہے بلکہ اس پر تہرا نعمت ہے
 ایمان کی بات تو یہی ہے کہ جو کچھ تم تقسیم دے رہے ہو
 اس سے وہ فائدہ حاصل کرنے کے قابل رہے ورنہ
 آپ کے احسان کا لطف ہی کیا رہا بلکہ دوست نادان کا
 کام کیا ایسی صورت سے لڑکے آئندہ چلکر آپ کے نسبت

۱ اچھے الفاظ کے عوض بُرے جملوں سے مخاطب نہ کریں
 انسان منظر اتم اشرف المخلوقات ہے اس کا چہرہ
 خاص کر یدِ قدرت نے ترتیب دیا ہے ۲ اور اللہ تعالیٰ
 نے احسن الخالقین کا فخر ظاہر فرمایا ہے۔ اس مقام کو
 مصحفِ رُخ کا لقب حاصل ہے یا اہلِ التعلیم اس کو بے ترتیب
 و مصیوب بنانے سے بچو اسی کو عاشقِ متکنت ہیں اسی پر
 لوگ مرتے ہیں خدا را تم اس پر نہ مارو بلکہ ہر صورت سے
 اس کو سدھارو استاد کا کام نہ صرف سبقِ رٹا دینے کا ہے
 بلکہ شاگرد کے کل حالات و خصائل کی نگرانی و ذمہ داری
 کا ہے خصوصاً نئی تعلیم کے بورڈز طلباءِ مقیم تعلیم گاہ
 کے متعلق کافی نگرانی نہ رہنے سے کچھ علم آ بھی جائے
 تو کیا وہ ناکارہ و نا اہل بننے لگے ویسے تو چارپائے
 بروکتا بے چند کے مصداق بن بیٹھے اس لیے استاد
 اتالیق بھی کہا جاتا ہے کہ لڑکوں کی شایستگی ادب
 طرزِ روش خیالات و حرکات عادات سب باتوں کی

۲ (وَصَوَّرَ كَرَامًا حَسَنًا صَوَّرَ كَرَامًا حَسَنًا)

اصلاح و درستی کے ورپے لگا رہے اور مثل ڈٹکیٹو کے
 خفیہ خبر گیراں رہے عادات ناشایستہ شکن نہونے دے
 یہی زمانہ عمدہ بنیاد قائم کرنے کا ہے اور اس کے لیے
 اولاً خود ہر بری بات سے محتر ز رہے کیونکہ مہربان استاد
 اور ماں باپ کے اکثر خصائل و عادات فرزندوں شاگردوں
 میں پائے گئے جن پر لڑکے اپنے بزرگوں کی سنت
 جان کر فخریہ عمل پیرا رہے تعلیم ایک حاوی لفظ ہے
 اس سے مطلب چند کتب پڑھا دینا نہیں بلکہ شاگرد
 کی روحانی ظاہری اخلاقی تہذیبی مارل سوشیل
 فیلنگس "سب کی درستی منظور ہے نہ یہ کہ کالج پر خاست
 ہوتے ہی یا حوائج کے حیلے سے لڑکے باہر جا کر چرٹ
 بیڑی تبا کو پائپ استعمال کریں اور خلافت وضع
 فطری لواطت و حرکات شنیہ کے مرتکب ہوں ۔
 منخلطات و فحش کبیں دھول دھپے کی پراکٹس کریں نمٹس
 اور میاچس کے منصوبے اور کلبس کی تیاری میں ہی اپنا

قیمتی وقت ضائع کریں۔ اپنے آپ کو فیشن ایل بنانیکے
 ساعی درستی لباس و شوز میں ہمیشہ سرگرم مگر اصل مقصود
 گم۔ اس سے کیا نتیجہ نکل سکتا ہے۔ محترم بوقت امتحان
 و ملاقات اہل فضل و کرم کھل جائے گا۔ سارا بھرم انسان
 کے لیے عزت بہت لازمی و بڑی چیز ہے اور یہ
 بدولت علم کے حاصل ہوتی ہے علم ہی ادنیٰ کو اعلیٰ
 کئے دیتا ہے۔ بندہ کو خدا تک پہنچا دیتا ہے۔

مشہوری روم

خاتمِ ملکِ سلیمان است علم حیلہ عالم چوں تن و جان است علم

تنظیم

دولت نہیں نساخ کی کچھ قدر بڑھاتی دنیاے دنی کام کسی کے نہیں آتی
 گو فقر ہو۔ عالیٰ نبی پر نہیں جاتی بینا ہیں وہ جو دیکھتے ہیں جو ہر ذاتی
 محتاجی سے کم رتبہ عالی نہیں ہوتا عزت وہ خزانہ ہے کہ خالی نہیں ہوتا
 نہ اس خزانہ کے لیے پہرہ کی ضرورت ہے و نہ
 پاسبان و نگہبان کی حاجت نہ اسے کوئی چُرا سکتا و نہ یہ

دوسرے کو عطا کرنے سے کم ہوتا وہ آلاں کماکان ہی
 نہیں رہتا بلکہ بحث و مشق سے زرد فرد روز افزوں ہوتا،
 زمانہ سابق میں ایک جاہل صاحب مسمیٰ پیر محمد ساکن یاگیر
 اپنے فرزند مسمیٰ عبد الوہاب کی تعلیم کے بارے میں استاد
 کو اجازت دی تھی کہ اگر یہ برابر تسلیم نہ پائے اور متوجہ
 نہ ہو تو اس کو مار ڈالئے۔ اور استاد صاحب بھی حصہ سے
 جاہل ملے تھے غرض انھوں نے بحالت عنیض یاد نکر نیسے
 شاگرد پر تفنگچہ چلا دیا۔ چونکہ حیات باقی تھی نشانہ چوکا
 وہ شاگرد کئی برس بعد بیاسی سالہ عمر طبعی کو پہنچ کر
 مرض موت سے انتقال کیا۔ علم سے جہالت دور
 ہونا عقلِ سلیم میں زیادتی ہونا طبیعت میں استقلال و
 ثبات قدمی پیدا ہونا مقصود ہے۔ استاد ہی جہالت کا
 سبق دیں تو شاگرد کی نفسانیت کیوں نہ بڑھے۔ سعدیؒ
 زجاہل گر زندہ چوں تیر باش نیا میخنتہ چوں شکر شیر باش
 غرض تعلیم کے لیے بہتر ولایت سنجیدہ طبع استاد

ہر اعتبار سے منتخب کرنا والدین کا فریضہ ہے۔ کیونکہ
 سیکھنے سے سکھانا امر دشوار ہے۔ ہر ایک لڑکے کے
 قوائے ذہنی ایکساں نہیں۔ استاد کھد یا کوئی سمجھا اور کوئی
 نہ سمجھا اسی لیے امتحان میں مختلف نتیجے برآمد ہوا کرتے
 ہیں ہر لڑکے کی سمجھ کے موافق سمجھانا حتیٰ کہ وہ اس پر
 بخوبی قادر ہو جائے اور ان سے اعادہ کرا کے اطمینان
 کیا جائے۔ بعدہ ان سے محنت یاد کرنے کی لینا عمدہ
 نتیجہ خیز ہو گا اس معاملہ میں استاد کو چاہئے کہ قوت
 تمیزی حاصل کرے نہ یہ کہ ایک ہی لکڑی سے سب کو
 ہانکے بعض طلباء بے غیرت بعض غیرت مند، تھوڑے
 غریب المزاج کم سخن اکثر بے حجاب ایدی اس واسطے
 ان دنوں مہذب سرکار ایک امتحان مقرر کیے جس کو
 ایل۔ ٹی (L.T.) بی ٹی یعنی لیسن شپٹ یا بیا چلر اِن
 ٹینچنگ تعلیم دینے میں کامیاب جس میں سارے طرق
 تعلیمی سکھائے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر ہیریٹ اسپنسر جو بڑا

فلاسفہ رکھتا اور جس کا تدبیر لوگ مانتے ہیں اس کا مقولہ ہے جس مدرسے میں جانے سے لڑکا متنفر ظاہر کرے۔ تم اس کو وہیں جانے مجبور مت کرو بلکہ اس کی میلانِ طبع پر چھوڑ دو اطفال کو تصور پرست مارو بلکہ اچھی باتوں سے ان کی غلطی کا اظہار کر دو اور آئندہ ویسے کاموں کی بچنے کی ہدایت کر دو تاکہ ان کے قوائے دماغی اچھے ڈیولپ یعنی مرتب ہوں یا تبیں نہ یہ کہ مارپیٹ کر اپنا دشمن بناؤ کہ وہ سرپرستوں کی صورت سے تیار ہو جائیں۔ ایسا ڈھنگ اختیار کرو کہ لڑکے والدین و استاد سے مانوس رہیں اور ہمیشہ ان کی خیرمتائیں نہ یہ کہ ان کی بربادی کی دعائیں مانگیں عاقلانہ اصول و نرمی تفہیم سے جس قدر علم حاصل ہو سکتا ہے جہالت مارپیٹ ڈرانے سے اس قدر ہرگز حاصل نہ ہو سکے گا بلکہ نقصانات کا اندیشہ ہے یہ مسئلہ عقلا کے پاس مسئلہ ہے فرض کرو کہ ایک خندہ گھوڑا طویلے سے

فرار ہو کر کسی میدان میں شرارت سے کود بھاگتا رہا ہے ایسے وقت کوئی چابک سوار آتش بازی گر پڑ مار پیٹ باجہ وغیرہ سے اس کو مطیع ہرگز نہ کر سکے گا بلکہ وہ اور زیادہ اُجھے گا جب تک کہ نرمی ملاہمیت تلف آئینہ آواز سے نہ بلائیں وہ ہرگز رام و فرمانبردار نہ ہو گا۔ سعدیؒ

یہ شیریں زبانی و لطف و خوشی تو انی کہ پیلے بموے کشتی
وَلَا تُفْلِحُ

بندہ حلقہ بگوش ار نہ نوازی برود لطف کن لطف کہ بیگانہ تر حلقہ بگوش
مغلوب التعصب جاہل استاد کی نقل حقارت سعدیؒ
نے گلستاں کے باب مقہم میں لکھی ہے۔

حکایت

معلم کتابے را دیدم در دیار مغرب ترش روے
تلخ گفتار بد خوے مردم آزار گدا طبع ناپر ہیزگار کہ

عیشِ مسلماناں بدیدن اوتہ گشتے وخواندن قرآنش
 دلِ مردم سیہ کر دے وجمعے سپران پاکیزہ و دختران
 دوستیزہ بدستِ حیفائے او گرفتار نہ زہرہ خندہ نہ
 یارائے گرفتار گہ عارضِ سیمیں یکے را طمانچہ زدے و گاہ
 ساقِ بلورین یکے را شکنجہ کر دے الفصہ شتیدم کہ طرفے
 از خیانت نفسِ او معلوم کردند بزدنش و بر اندند۔

قوتِ باصرہ۔ البصر۔ آنکھ۔ النظر۔ عین۔ چشم۔ آنی

چہرے کے بالائی حصہ میں دو خوش وضع مدور
 آلے مرگان کی چلین میں مستور پوٹوں کے حجاب میں
 محجوب۔ حدقہ چشم میں محفوظ صنایعِ ازلی کی صفت و
 کائنات کے مشاہدات کے لیے یہ قدرت نے
 متکفل فرمایا اور انتظامِ قیام نظر اس نزاکت سے کہیں
 مقہور رکھا کہ باوجود فراوی فراوی دآلے بصارت کے
 ہونے کے منظر میں تفریق و تفرقہ نہ ہونے پائے یعنی

دو آنجھوں سے ایک ہی شے نظر آئے جس سے بعینہ
کو رخِ د کے لیے کس قدر پیاری توحید کا اظہار
مترشح ہو رہا ہے (غالب) ۛ

اُسے کون دیکھ سکتا کہ یگانہ ہے وہ یکتا
جو دُوئی کی بوجھی ہوتی تو کہیں دو چار ہوتا
اور خود کو نہ دیکھتا بلکہ تمامی دنیا و مافیہا کا سیر و
ملاحظہ کرتا اس میں خود بینی کو ترک کرنے سے سب کچھ
نظر آنے کا کیا خوب سبق دیا جا رہا ہے۔ سولاتا روم
فرماتے ہیں ۛ

چشمِ بنید ہر کم و ہر بیش را لیکِ تَوَاتُر کہ بنید خویش را
وَلَا

خود بینی و خوشینِ سرائی رسمے ست کہ رویا رانیت

نِعْمَتِ عَظْمٰی

آنکھیں سب سے بڑی نعمت ہیں بے اُن کے

زندگی آفت ہے ہر طرح کی اذیت ہے کہان کی
 راحت ہے۔ اندھا انسان و عُمّی حیوان جس کا دنیا میں
 رہنا نہ رہنا یکساں ہے۔ مجبوری کے دن بھرنا ہے۔
 لاچاری کی عمر سیر کرنا ہے یا سَاجِلًا اَخْلَدُ بِیَدِیْ راستوں پر
 کہتے ہوئے پھرنا ہے۔ یعنی اے لوگو میرے ہاتھ تھامو
 اور راہِ راست پر لگا دو قدرت ان آلوں کو مدد و تخیق
 فرما کر اس بات کا بدیہی ثبوت دے رہی ہے کہ
 ان آرگنس سے ساری دنیا و کلمہم ثوابت و سیاروں
 کو جو کہ وہ بھی گول گول شے ہیں معائنہ کر سکتے ہو اسی
 آلہ کے اصول پر فوٹو گرافٹ کیمہ موضوع کیا گیا جس میں
 کاٹھ اہلی حالت و صورت کا مثنی قائم و منعکس و منقوش
 ہوتا ہے گو دماغ میں ایک مرتبہ دیکھی ہوئی شے کی
 تصویر چھپی و چھپی رہے مگر آنکھ کے روبرو سے وہ
 منظر سرکتے ہی اس کا عکس بھی برعکس ہو جاتا ہے۔ مدت
 قیام عکس ۱/۲ حصہ سکند کا ہے۔ اظہار کیف الفت و نشہ

محبت بستی و غمزدہ اور جا دو نظری انگشتا تطف و تعنیں رنج
 و غم و احم اپنی چشموں کا کرشمہ ہے
 آنکھوں کے دکھانے سے ظالم تجھے کیا حاصل
 میں تو ترابندہ ہوں جا دو نظری کیوں ہے
 انسانی اگھانا پن و کنگال پن اپنی چشموں سے ہو گیا
 تب ہی تو بعضوں کی شان میں سیر چشم کا لفظ استعمال
 ہوا کرتا ہے یا یوں کہتے کہ دینی دنیاوی بہت سارے
 امور جسمانی مشین کے اپنی دو سنگنلوں دیا انڈیکیٹروں
 یعنی اشاروں پر چلا کرتے ہیں
 میری آنکھوں میں پہلو میں جگر میں دلیں آ بیٹھو
 کہ میری آرزو ارماں تمت اندھا تم ہو
 اسی راہ سے دارالحکومت حیوانی میں صدر اعظم یعنی
 دماغ کو جو کھوپری کے مستحکم قلعہ میں مصنوں و محفوظ ہے
 بے انتہا کیفیتیں اور حالات چپ چاپ معلوم ہوتے رہتے
 ہیں اور اسی راستہ سے بہت سارے عقدہ لائنیل حل

ہو جاتے اور بہت سارے منتظروں کو پیام و سلام رہائی
و گرفتاری کا حکم نافذ ہوتا رہتا ہے یہاں کا ادنیٰ اشارہ
بہت بڑا نتیجہ خیز ہو ا کرتا ہے اسی آلہ کے بدولت دماغ
میں تصور جمایا جاتا ہے۔

عالم خیال

کیا تصور میں مزہ آتا ہے یا ریلے پردہ چلا آتا ہے
معائنہ کردہ اشیاء یہ مجرد خیال کئے کے حاضر
ہو جاتے ہیں۔

دلیں رہتے ہیں آنکھ سے چھپکر ہم سے پردہ نہیں تو پھر کیا ہے
اور ایک حد تک بیان کردہ شے کو بھی خیالی
نظر میں لایا جاسکتا ہے۔ یعنی سفر در وطن خلوت در انجمن
کا سا معاملہ ہوتا ہے۔ شعر

ظاہر میں کہیں رہتے ہیں باطن میں کہیں ہیں
یہ وصف انہی میں ہے کہ ہیں اور نہیں ہیں

بلحاظ صفات منظرہ و حالات مستترہ شعراء آنکھوں کے
متعلق اکثر مضامین باندھے ہیں ۔

سُرک چشمِ محمورت مست و ناتوانی ہاست
فتنہ بانگاہِ او گرم ہسم عنانی ہاست
اور کسی نے آنکھ کی مختلف رنگت و نیوٹ پرلیوں کہا ہے
مزارِ برسات کا چاہو میری آنکھوں میں آ بیٹھو
سیاہی ہے سفیدی ہے شفق ہے ابر باراں ہے

دیکھ

کرتی ہے خون عاشقوں کا سُرخ آنکھ کی
شوقی اڑاے ہے کسی متوالی آنکھ کی
چوری کا پتہ بھی آنکھوں سے چلتا ہے (جامی)
زدیدہ نگندی میں ازاں لگا ہے قربان نگاہِ تو شوم باز لگا ہے

دیکھ

سمجھوں میں کس طرح ادھر دلسے دیکھتے تھیں
دل سے جو دل ملا نہ کوئی نظر ملائے کیوں

شریکیں آنکھ نیچی رہتی ہے۔ شوخ حبشی خود بخود کھتی ہے
 متوالی ریلی آنکھ تشنہ دیدار کو سیراب کرتی ہے (شعر)
 ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا
 بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دلکا
 آنکھ تشخیص امراض میں یہ طولی رکھتی ہے۔ علم ہیئت
 اسٹرانومی جیسے رسد گاہ آبرو و ٹیرمین نجوم شمس و قمر کی
 دید کرتی ہے جہاز رانی ریل چلانی زلیپن ایر و پلین غبارہ
 ہوائی جہاز سمیرن سطح آب کے نیچے چلنے والے جہاز
 ایڈن و موٹر ڈراونگ یہ سب بصارت کے پیرو ہیں
 فن سپہ گری کے اعلیٰ تربیت یافتہ آفسر دور سے
 غبار کی مقدار و بلندی پر تعداد فوج پیادہ و سوار اپنی
 بصارت کے معیار پر جانچ کر ظاہر کر سکتا ہے۔ و نیز
 سیلو گراف و سگنل لائیٹ جنگی عمل ناظرہ ہے۔ یعنی
 آنکھ کے کھیل ہیں۔

تشریح العین بالاجال یا محمل تشریح چشم

نَضَبُ الْعَلینِ

آنکھیں چہرے کے لیے مناسب طبقہ پر قائم کی گئی ہیں جہاں سے نظارہ وسیع پیمانے پر ہوتا ہے گو یا آنکھ دل و جان کا جھروکہ ہے۔ (Window of the soul) نظر فایر ڈالنے سے آنکھیں دوصف نصف مختلف المقدار گولوں کا اجماع ہے جو بہ حیثیت مجموعی مدور ہو گئے ہیں۔ ان کی ایسی گول ساخت میں کئی مصلحتیں ہیں دیدہ بآسانی پھرتا ہے۔ ہر طرف گھوم کر نظر کر لیتا ہے اور زاویہ دارانہ رہنے سے ہر سمت سے عکس تفرقہ پذیر نہیں ہوتا بلکہ صحیح و سالم بلا تشکن کے پڑتا ہے نظریں فتور و یا کسی طرف کی شعاعوں کے لیے مزاحمت نہیں آنکھ کے ڈھیلے کا پانچواں حصہ سامنے کا چھوٹا حصہ بن کر حدقہ چشم کے باہر ظاہر ہے یہی حصہ پرامی تنٹ یعنی نکیلانیکر پیرنگ آئینہ یعنی

دل میں گھسنے والی آنکھ کا خطاب پاتا ہے مابقی ٹرا حصہ
 ۱۰ حدقہ میں چھپا رہتا ہے حقیقت میں سب آنکھیں مقدّم
 میں برابری ہیں چہرہ کی بناوٹ ظاہری حصہ چشم کے
 تفرقہ پرداز ہے جس کا حدقہ کشادہ ہو زیادہ حصہ ڈھیلیکا
 نمایاں ہوگا اور جس کسی کا حدقہ تنگ ہو اس کے
 دیدہ کا زیادہ حصہ اندر رہے گا۔ صورت ادلی میں
 کشادہ چشم بڑی آنکھ ہوگی صورت ثانی میں چھوٹے
 دیدے تنگ چشمی دکھے گی جو عربی میں اخوص کہلاتا ہے
 یلا مد آلہ کے سرسری طور پر قریب میں دبید میں کی
 شناخت کرنے بعلامات ظاہری یہ آسان طریقہ ہے
 جس کے پشانی کی ہڈی سامنے یعنی ابرو کی طرف
 زیادہ بڑھی ہوئی رہے اور سر پشانی سے گدی کی جانب
 لینے سامنے سے پیچھے کے طرف طویل رہے دلیونکی
 آنکھیں بہ ظاہر خود حقیقت میں لائے اور وہ میوپک قریب
 ہیں شارٹ سائیڈ ہوں گے۔ اور جس کا چہرہ چپٹا اور

لانگ آئینس کم لینے دیدہ بھی چٹا لانا نہ ہو گو یہ ظاہر
 آنکھیں بڑی مگر وہ لانگ سائیڈ بعید ہیں ہیرسٹروپک
 ہو گا ہر دو متذکرہ صفات معمولی نارمل یا صحیح نظر کے
 مقابل کرتے ناقص پائے گئے ہیں اگرچہ کہ یہ مرض
 میں شامل نہیں بلکہ نبوئی خلقتی نقص ہیں جس کی صلاح
 بہ ذریعہ چشمہ یعنی عینک کے ممکن ہے جب کبھی
 ایسی صورت واقع ہو یا پیش آئے ماہر فن بصارت
 سے آنکھ کا امتحان بخوبی کر لیا جا کر حسب رائے اس کے
 نمبر و درجہ چشمہ استعمال کریں ورنہ بصارت پر اثر پڑے گا۔
 نقص اول کے لیے کان کیو مقعر سطحین اور ثانی کے
 واسطے کانزکس محدب سطحین چشمے لگائے جاتے ہیں
 جن کے ذریعہ بصارت کا سمیاری اصلی حالت پر لایا
 جاتا ہے اور دماغ پر بار و چکر متلی سر میں درد و گرائی
 آنکھ سے پانی کی روانی وغیرہ سب موقوف ہو کر کام
 بہ سہولت و بہ آسانی چلتا ہے مگر نقص دیدہ میں اس

عمل سکوئی صلاح نہیں ہوتی۔ قدرت سے آ رہی ہے
یعنی مانہ چشمی عظمیٰ میں چربی کی تو شک اور کیا پیشول
آف ٹنٹس کی چادر کچھائی گئی ہے تاکہ دیدہ انتظار کسی کے
فراق میں صورت سیما بستر پر بمقار لوٹتا رہے یعنی
آسانی کے ساتھ متحرک رہے اور بیرونی ضربات
ٹکڑو دھکے سے اندر کے طرف دب جا کر خفیف صدمات
سے محفوظ رہ کر کشن یا اسپرنگ کا فائدہ اس نرم یا
سجدار کمپریل زور شکن گدی سے حاصل کرتا رہے۔ غلاف
چشم "تین ہیں (الف) اسکلیرٹک (ب) اور کارنیا
(۲) کورائڈ۔ آئیرس۔ سیلیری پراس (۳) ریٹینا۔ نظر گزرنے
کے اخلاط تو سطی بھی تین ہیں (۱) اکیوس ہومرس (۲)
کرسٹالین لنس (۳) وٹرس ہومرس۔ پردہ ملتحمہ اسکلرٹک
معینے سخت یہ ایک مضبوط سخت سفید غلاف ہے اس
زبر جیسے پھیلنے کا مادہ ہوتا ہے اس لیے اس کا کام دیدہ کو
گول قائم رکھنے کا ہے اور بوجہ اس کے نورانیت و

جھلک ضیاء و روشنی جسے جوت کہتے ہیں آنکھ کو چھٹی
کا خطاب ملتا ہے صحت و انسان و مرض یرقان وغیرہ
اسی کی رنگت پر جبتا ہے۔

کارنیا۔ قرنیہ۔ یہ مدور شفاف بلاکدورت سب سے
پہلا حصہ غلاف کا ہے جو ۱/۲ انچ دبیر ہے زندہ و مردہ
پن آنکھ سے آنکھ کو یہی باور کرتا ہے جو بطور گھڑی کے
شیشے کے ڈھیلے کے رو برو جا ہوا ہے اس کے جائبین
کا طول مافوق و تحتی طول سے زائد ہے یہ پردہ دیدہ کا
۱/۲ حصہ بناتا ہے اس کی بیرونی سطح بطور شیشہ گھڑی کے
مخدب ہے اس کا ڈھلاؤ ہر شخص میں مختلف ہے بلکہ
ایک ہی شخص میں یہ لحاظ مدارج عمر اختلاف پذیر واقع
ہوتا رہتا ہے ادائل میں بہت نمودار ہو کر ادا خرمیں چٹیا
ہو جایا کرتا ہے اس کی موٹائی سب طرف یکساں ہے
اس کے قطع کرنے سے رہم، پرت پائے جاتے ہیں۔
سب کے اوپر رہنے والی جھلی کنجلیو امہین و صاف

اس پر ڈھیلی ڈھیلی مڑی ہوئی ہے اس میں کاہ کاہ جیسے محسوس ہونے بلال کی حس رکھی ہے تا اجنبی شے نکالے بغیر چین نہ آئے ورنہ وہ مسلسل کھٹکتی جائے اس طرح سے اپنی نین بچائے اپنی حفاظت کے لیے کیسے خیر خواہ دوست اَہْلُ حَمَلِ التَّاحِمِیْنَ سرکار سے اپنے ہی میں موجود ہیں۔ قرنیہ بھی الاسٹک نہیں ورنہ اس میں خون و عروق جاذبہ و غنیہ کی رگیں ہیں بلکہ اس کے اطراف رگیں حلقہ باندہ کر رہیں سے مادہ پرورش چھینکر و بچھکر اس کی پرورش ہو ا کرتی ہے باریک اعصاب نازک شاخ درشاخ بنے ہوئے ہیں کپرسنی میں بعضوں کو اس کے کنارہ پر سفید بلغمی مادہ مثل حلقے کے منجمد ہوتا ہے جس کو سنائییل فیاٹی ڈیجینیزیشن آف دی کارنیا کہتے ہیں اور بعضوں کے اسٹروس ٹیو برکیو لر یا رومیٹک قوی کے صغفے سے اوایل ہی میں یہہ کیفیت نمودار ہوتی ہے "علات دوم" کو رائیڈ

پردہ عنکیوتیہ اس کا رنگ گہرا بادامی یا چاکلیٹ سا ہوتا ہے تاکہ روشنی کی تیزی جذب کر کے نظامِ نظر کا معیار قائم رکھے ورنہ اُن گنٹ اشکال صورت دکھاتے اس میں پرورش کے لیے خون کی رگیں بکثرت ہیں تقریباً آنکھ کا پچھلا ۱/۵ حصہ اس سے بنتا ہے۔ یہ پردہ نہیں ہے اس کے عقب میں آئینک عصب نقب کئے ہوئے ہے اس غلاف کے توسط سے ریٹینا کی پرورش ہے سلیری پراسس کو رائیڈ کے اندر کے موڑ اور تھیون سے بنے ہیں جو قریب ساٹھ یا انٹی کے ہوتے ہیں۔

پردہ عنبیہ - آئرس اس کے معنی قوس و قزح ہیں بوجہ مختلف ممالک و اقوام میں مختلف رنگت ہونیکے یہ پردہ مدور رطوبت بیضیہ میں قرنیہ کے پیچھے معلق آویزاں ہے اور ایک بہت ہی نازک سلف اڈجسٹنگ لینے خود بخود سکر ہپیل کر کام کرنے والا عضلہ

اس پردہ پر کارکن ہے جو اس کے وسطی گول سوراخ
 جس کو پتلی، مُردمک، پیوپل، بولیو کہتے ہیں اس میں سے
 نفس دیدہ میں روشنی مایحتاج کے داخل کرنے کا منتظم
 رہتا ہے اس کے سامنے کارُخ مختلف رنگ کا ہوا
 کرتا ہے مگر پچھلا رُخ گہرے جامنی رنگت کا بمشابہ
 پختہ انگور کے ہونے کے عربی زبان میں پردہ عنبہ
 کہلاتا ہے (ادحج عربی میں سیاہ چشم کہلاتا ہے) اسکا
 منتظم عضلہ یعنی سلیری مسلز غیر اختیاری انسان ہے
 اس کی حرکت کرنی ویانہ کرنی خارج از امکان ہے
 اگر انسان کو اس کا اختیار دیا جاتا تو ہمیشہ نقصان اٹھاتا
 اکثر دھوکا کھا جاتا ہے اس عضلے کے اعصابی ریشے باریک
 سے ہیں۔ اور عضلاتی ریشے دو قسم کے ہیں سرکولر
 ندور پتلی سکڑانے والے۔ دوسرے ریڈیٹنگٹ یہ
 سیدھے مثل چاک کے پتوں کے پتلی کو کشادہ کرنے



(۲)



والے ہیں۔ (۱)

”پتلی“

زیادہ روشنی یا ناک کے جانب دیکھنے و یا
 قریب ترین اشیاء کے ملاحظہ سے اور دواؤں کے
 اثر سے پتلی سکڑتی ہے۔ اندھیرا دور کی اشیاء یا دوا کے
 اثر سے پتلی پھلتی ہے۔ ”پتلی کا جھروکا“ کھوپری کے
 قلعہ کی زنجی ہے اس روزن سے عاشقوں پر تیز نظر
 پھٹکے جاتے ہیں اور دیکھتے دیکھتے ظالم صیاد پنچیر کو
 نشانہ تیر بہدف یعنی دل عاشق گھایل اور لبوے خود
 مایل کر لیتے ہیں۔ حضرت شاہ خاموشؒ کا قول ہے۔

اکٹ ہم ہی نہیں تیر نظر کے ترے زخمی

بہتیرے ہیں ان چشموں کے بیمار مہارے

اور یہ تیر سمولی نہیں زہر لیے ہو اکرتے ہیں جب

ہی تو ٹرپ کے شاعر کہتا ہے کہ۔ شعر۔

زہر ٹپکے ہے نگاہِ یار سے مرگیا وہ جس کو دیکھا پیار سے

در نظر رو۔ در نظر رو۔ در نظر۔ مولانا کا ارشاد ہے ۷
 تیرِ نظر تیرا عجب تیر ہے سانسے جو آیا وہ نچیر ہے
 تیر سے نظر کو مناسبت کی وجہ تیر کے لیے کمان
 درکار ہے نظر کے واسطے بہوں کی کمان ہر بار ہے۔
 قوس کیوں بولتے ہیں ابرو کو تیرا اگر یار کی نگاہ نہیں
 تیر زخمی کرتا ہے نظر بھی گھائل کرتی ہے۔ مگر
 تیر کا زخم کچھ عرصہ میں مند مل ہوتا ہے نظر کا زخم
 دن بدن پھیلتا ہے تیر غیر ذی روح کو توڑتی ہے نظر
 بھی اسی کو بھوڑتی ہے۔

حدیث۔ وَالْعَيْنُ عَيْنٌ تیر سیدھی بنی ہے اور
 سیدھی چلتی ہے تیج و خم نہیں لیتی تارِ نظر بھی سیدھی ہے
 خمی مزاحمت لبہ کرتی ہے چشمِ ناہر سے تیر دکھتی ہے
 اس لیے اس سے سرزد شدہ زخم ظاہر ہے تیرِ نظر
 مجسم نہیں اس لیے اس کا زخم نہاں ہے تیر کے زخم
 سے خن بہتا ہے نظر کے زخم سے آنسو ٹپکتے ہیں۔ تیر

جسم میں چھتی ہے اور نظر دل میں گھستی ہے۔ حذف
تیر بنائے محاصمت نشاء نظر بنائے محبت تیر دل زندہ
کو مردہ کئے دیتی ہے نظر دل مردہ زندہ بنائے دیتی ہے۔
زخم سے تیرے دیں جان آئی تو سیجا نہیں تو پھر کیا ہے
اسی چکے پر کہا ہے۔

سینہ را سپر از مپیشِ ناوِکِ نازتِ شبتِ غمزہ را بجا وقتِ شہِ کمافی ہاست
کو اں نگاہِ ناز کے اول دلم رلود عمت دراز باد ہاں تیرم آندوست
تاثیر الانتظار مسمر نیم نظر سے نظر متاثر ہوتی ہے
آیس کی رنگت پر بھی شعرا نے اپنی نیرنگی جمائی بے رنگ
ہو کر اڑنے نہ دیا

سواد دیدہ حل کردم نوشتم نامہ سوے تو
کہ تانہنگام خواندن چشم من افتد بروے تو
کرہ زمین کے گرم طبقہ کے حمالک کے ساکنین
کی آنکھ میں یہ پردہ حبشی انگو جیسا سیاہ ہوتا ہے اور
مغلانی سیاہی جو روشنائی کہلاتی ہے وہ بھی چمکدار

سیاہ ہے۔ معشوق کو خط لکھا ہوگا مگر تردید یہ ہوا کہ
 سر حصہ زمین کے باشندے جیسے یورپ کی
 سر زمین والے جو کہ کمرنجہ نیلگوں آنکھ ازرق چشم ہوتے
 ہیں تو یہاں شعر کا مطلب فوت ہوگا مگر ایک نیا
 نکتہ فوراً ہم نے نکالا۔ شاید شاعر کا خیال بھی اس طرف
 نہ گیا ہو وہ یہ کہ انگریزی سیاہی جسے رشنگ فلوئیڈ
 کہتے ہیں وہ بھی تو بلو بلاک ہے تب تو ہر فریق کا
 خط ان کی بی لود کو اچھیں کی سیاہی سے موزوں و
 مناسب تحریر ہوا اب ہر صورت سے شاعر کا خیال
 ٹھیک رہا۔ آئے نو ایشیائی لوگوں میں جنہیں سیاہی
 چشم بالکل کم رہا کرتی ہے اس پردہ میں اور جن کی خلعت
 بے رنگت ہے یعنی بھوڑے جنم کے یا کوڑھی، برسی ویسے
 لوگ آفتاب یا روشنی کی دید کے غیر متحمل ہوتے ہیں
 لازمی طور پر رنگیں چشمے یا سرمہ لگانا ہوتا ہے خالق نے
 اسی واسطے روشنی کی تیزی کو جذب کرنے والا مادہ

سیاہی کا اس پردہ میں رکھا ہے۔ جائے غور ہے۔ کعبہ
جو خانہ خدا ہے اس کا پردہ بھی سیاہ ہے۔ قبلہ گاہ
قصیدہ میں فرماتے ہیں ۷

لبھا لیتا ہے دل کو عاشقونکے سیہ پوشی میں کس درجہ میں ہے
وَلَاہُ

اس سیاہی میں ہے پنہاں رنگِ فِات جس طرح ظلمات میں آبِ حیات
وَلَاہُ

گرچہ ہے وہ پوشش بیت الحرام سارے پردہ پر محمد کا ہے نام

”رُٹینا“

ایک مہین اعصابی جھلٹی ہے جو پردہ شبکیہ کہلاتا ہے
اسی پر خارجی اشیاء کا عکس پڑتا ہے اس کے بیچوں
بیچ میں ایک گول محدب ٹپکا ہے جسے بلو اسپاٹ
بولتے ہیں اس مقام پر حس بصر بخوبی ہے اس کے بازو
قریب ہی میں عصب چشم ہے یہیں کسی قدر اعصابی حصہ

اٹھرا ہوا ہے اور پردہ شبکیہ کی وسطی شریان سے
 چھدا ہوا ہے صرف اسی قدر حصہ ریٹی نائیں بصارت
 نہیں ہے۔ ریٹینا اوپر سے قطع کیا جا کر ذریعہ خوردبین
 ملاحظہ کریں تو اس کے دتل پر ت دکھائی دیتے ہیں
 ہر ایک کے جد ا تام ہیں اس کے نویں پر ت میں
 خاص آلاتِ بصر راڈس اور کولس ہیں اس پر ت کو
 جس نے پہلے تحقیق کی اس ڈاکٹر کے نام سے معنون
 کر کے جے کیس ممبرین کہتے ہیں۔ راڈس بطور سلاخوں
 کے اور کولس مخروطی شکل کے ہیں جو بطور کچی کاری کے
 خانہ دار ہتھوں میں کندن کی وضع پر جمے ہوئے ہیں دیویں
 پر ت میں رنگ دیا گیا ہے تاکہ تیز روشنی بنیائی کو
 چمکا چوند یا دھندلا سانس نہ کر دے جو سیاہ رنگ ہو کر
 شعاعوں کو جذب کر لیتی اور یہ قدر ضرورت روشنی
 چھوڑتی۔ آیت شریفہ **اَوَّلُ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ** ”اسلئے
 اپنے بندوں کو تاکید فرمائی ہے کہ بیجا و بیکار ضایع کرنا

کسی شے کا ہوگا اسراف۔ جس کا روز شمار حساب دنیا ہوگا۔ ایک بار صاف صاف رطوبت بیضیہ یا آبی اکوئس ہیو مرس بہ مقدار ۵ یا ۶ قطرے یا ۵ گرین کے ہے اس کا ذائقہ نمکین اور عمل کھارا ہے اس میں نمک خوردنی کا من سالٹ سوڈیم کلورائیڈ ہے یہ رطوبت ایانٹیر وپوسٹیریویمبرس میں لنس کے سامنے وچھے کی طرف ہے۔ وٹریس ہیو مرس۔ رطوبت زجاجیہ تقریباً ۱ حصہ ڈھیلے کا بنتی ہے مثل سفیدی بیضہ کے لیس دار شفاف ہے جیسے پگلا ہوا شیشہ بہ کماظ مقدار ۲ حصہ دیدہ کا یہ رطوبت ہے۔ کرسٹلائن لنس رطوبت جلدیہ مثل ادلے کے منجد اور نازک صاف سخت پھیلنے والے الاسٹک غلاف میں ملغوف ہے اس میں خون کی رگیں بالکل نہیں ہیں اس کے تراشنے سے مستعد پرت پائے جاتے ہیں ۱/۲ انچہ عرض اور ۱/۲ لین رانچہ کا حصہ دبیز وسط میں کنارہ پر تیل مثل چرونجی کے لنس محدب السطحین

ڈبل کا لوکس ہے ایک مدور رباط اطراف و دیگر بافت
 اسے تھامے ہوئے ہے۔ صفت قریب و بید بینی
 اس پر منحصر ہے قریب کی شے دیکھتے وقت لنس محدب
 ہوتا اور تپلی سکرٹنی دور کی چیز دیکھتے لنس چپٹا
 ہوتا تپلی پھیلتی چوڑی ہوتی یہ عمل کچھ تو لنس کی اسٹاک
 قوت اور کچھ سلیری عضلہ کی تائید سے اور کچھ تپلی
 کے بدولت وقوع پذیر ہوا کرتا ہے بالکل اسی اصول پر
 آلہ دور بین و قریب بین ایجاد ہوا ہے۔ سوئی۔ ع

سمہ خوشہ چنیدا دانہ دار۔

لنس بچپن میں کیقدر سُرخی مایل قریب قریب
 گول وضع کے رہتا ہے بہت ملائم جو ذرا سے صدمہ سے
 بھٹ سکے اور جوانی میں عقیقی سطح زیادہ محدب سفید و
 شفاف مضبوط رہتا ہے۔ ضعیفی میں ایک پیری و صدمہ
 عیب چپٹا سا ہو جا کر مدہم زردی مایل ابتداءً نچتر
 ہونے پر بھورا یا بلغنی کہر یا کی رنگت پیدا کرتا ہے تب

”موتیا بند“ کیا ٹراکٹ کہلاتا ہے۔ لیس بذریعہ ایک
 رباط کے تھاما گیا ہے جسے سپنری لگمنٹ کہتے ہیں
 ۳۵ سالہ عمر تک اکثر ادھورے یا نرم موتیا بند ہوا
 کرتے ہیں چالیس سے ورے عمر میں بارہا سخت اور
 کبرسنی کے مکمل موتیا بند بنتے ہیں کبرسنی میں نارل فوکس
 (Focus) یعنی معمولی نقطہ شاعی جو آنکھ میں پڑتا ہے
 وہ لیس کی سطح و شفافیت و لپک متغیر ہونے سے
 اس کے معینہ قاصدے میں بھی اختلاف ہو جاتا ہے۔
 بلکہ نزدیک سے پڑھنا یا کبرسنی کی بعید بینی ہو جاسکتی
 ہے موتیا بند کے لیے سب میں ایک زمانہ مقرر
 نہیں صحت و احتیاط و قوی پر منحصر ہے پس عمر کی قید
 لازمی طور پر محدود کرنی مشکل ہے جاتا ہے تو دو یا تین
 سال یا زیادہ عرصہ میں نچنگلی حاصل کرتا ہے۔ بعض دفعہ
 کسی صدمہ یا چوٹ سے ہو جاتا جس کو ٹراٹاکٹ کیا ٹراٹاکٹ
 نامزد کرتے ہیں تعلقہ یا دگیر میں۔ وینکٹ راؤ نقدی کارنا

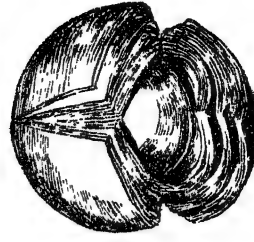
۳۶۳



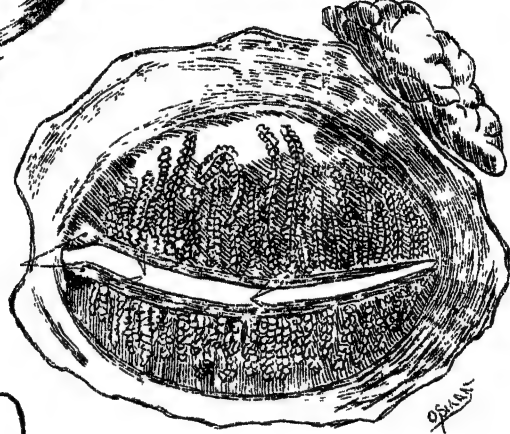
صفحہ ۳۵۲

پودہ خشک

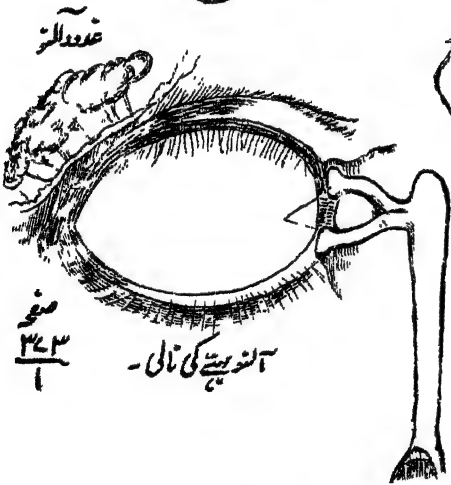
پودہ خشک بوتیہ -



علی - لیس - صفحہ ۳۶۰



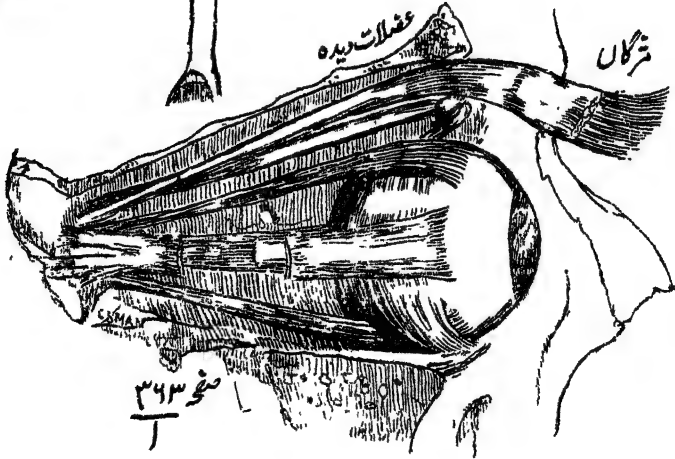
پہچان کے خورد صفحہ ۳۶۲



خود لکڑ

صفحہ ۳۶۳

آلودہ پتہ کی نالی -



عقلاک دیدہ

ترجماں

صفحہ ۳۶۳

آنکھ کی پتی



تحقیل کا باپ جو کہ اتنی سالہ عمر کا تھا اس کے موتیابند کے لیے میں نے آپریشن کیا وہ درست ہو گیا باد جو د اتنی عمر کے ٹراماٹک کیا ٹراکٹ تھا اس مضم کے موتیابند بہت نرم رقیق غرض جبکہ ہو جائے کسی اسپیشلسٹ مشاق خاص ماسفرن بصارت کے ہاتھ نکلوا دیں قطع کرا دیں من بعد اس کی تلافی و تکمیل بصارت کے لیے اسی سرجن کے ملاحظہ کے بعد جو عنبر حسب قابلیت چشم تجویز کر دے تین ماہ بعد وہ منبری چشمہ عینک لگانی چاہئے۔

”عضلات“

ڈھیلکے سات ہیں (۱) رکٹ سوپریر (۲) انفیریر (۳) رکٹ انٹرن (۴) واکسٹرن (۵) آبلکیس اکولی سوپریر (۶) و انفیریر (۷) لیو میٹر پالپی بری سوپریر جن سے دیدہ چو طرف پھرتا و گھوم سکتا ہے۔

مضافات العین۔ اینڈیکس آف دی آئی۔ ٹیوٹامینا اکولی

چارہیں (۱) آئی بروز (۲) آئی لڈس (۳) کنگلیٹوا (۴)
 لیا کر میل اپرٹیں۔ آئی بروز یعنی ابرو۔ سوپرسلیا جلدی
 توسین کے ابھار۔

عشاق کے سجدہ گاہ ہیں عاشق اہیں خم ابرو کے
 روبرو خم ہوتے یعنی جھکتے ہیں۔

نہ نماز آتی ہے مجھ کو نہ وضو آتا ہے سجدہ کر لیتا ہوں جیسا منے تو آتا ہے
 جکا محراب عبادت ہو خم ابرو کیار اسکا کعبہ میں کہو سجدہ ادا کیونکر ہوا۔
 جو حدقہ چشم کے بالائی حصہ کو گھیرے ہوئے
 ہیں ان بلند فصیلوں پر سیاہ گنجان ترچھے بال کی باڑ جیسے
 حبشی ریمٹس ڈٹے ہوئے ہیں ان کا تعلق عضلات ثلاثہ سے
 ہے جن کے افعال سے یہ سکرٹ کر دیدہ میں زیادہ روشنی
 کے گرز کو حد اعتدال پر لائیتے ہیں اور خارجی ذرات
 دیدہ میں جانے کے مزاحم رہتے ہیں معشوق کے بہوں
 کی حرکت بھی عاشق پرستم ڈھاتی ہے۔ شعر
 زخم کشمشیر کا سا ملیں لگاتا ہوا آہ یاد آجاتی ہے حیدم جنبش ابرو مجھے

حکید

یار کرتا ہے اشارے سنیکڑوں ہوتے ہیں قتل
چلتی ہے تلوار گویا جنبش ابرو نہیں

آنی لڈس بجاحتان جانین

یہ دو متحرک کیو اڑ ہیں جو خانہ چشم پر نصب کئے
گئے تاکہ دیدہ کی حفاظت و نگہبانی دیدہ و دانستہ کرتے
ریں اور آنا فانا وقتاً فوقتاً فی منٹ چھ سے زائد مرتبہ
حرکت کر کے ریزشات متعلقہ سے آنکھوں کو غم رکھیں
ورنہ خشکی سے علاوہ فطور نظر کے تکلیف اور خلل پرورش
قرینہ وغیرہ متصور ہے۔ مستورات آنکھ کے پانی سے
مطلب حیا کہتے ہیں۔ ان کیو اڑوں کے کناروں پر سرمہ
کی سیاہ تحریر غضب ڈھاتی ہے حسن کے غمزے کو
اور لبھاتی ہے۔ آنکھ میں سرمہ کی جو تحریر ہے مردانہ
چشم گلو گیر ہے۔ سرگیں آنکھ خود کی رہزن ہوئے جاتی ہیں۔

سرمہ سے بہت سارے آنکھ کے نواید ہیں۔ امراض
 سے بچاؤ کے علاوہ دلیوں کی آنکھ جنھیں البے نو لینے
 جنم زاد بھورے یا جن چشموں میں بے رنگی پھیکا پن ہو
 سرمہ کے استعمال سے روشنی کی طرف دیکھ سکتے ہیں سرمہ
 بہ وجہ سیاہی روشنی کے جذب کرنے میں حصہ لیتا ہے
 کشتہ چشم سرگیں ہستم خون بر گردن کلیم اللہ
 ہمارے سرکار دارین ہمیشہ سرمہ استعمال فرماتے
 ہماری تعلیم کے لیے اگرچہ کہ وہ نظریہ انوار مآذ آغ البصر
 وَمَا طَغَى۔ کی شان رکھتی تھی جب ہی تو مستون ہے
 خدا کو بھی اپنے محبوب کا سرمہ لگانا مرغوب ہو اس لیے
 دنیا میں کھو لا۔ مبعوث فرمایا جس کی خدا کو بھی ادا بھاگئی۔
 محبوب کے ہاں رہنا اپنے معشوق کی آنکھ میں بسنے کیسا
 خاک چھانی ہے۔

غبار راہ گشتم سرمہ گشتم طوطیا گشتم
 بچندیں رنگ گشتم تابچشمیت آشنا گشتم

غرض سرمہ لگانا منظر کو دیدار کا منظر بنا دیتا ہے
 (واقعہ کوہ طور سینا پیش نظر رہے) اوپر کا پوٹیا بڑا ہے
 اِن کے درمیانی خلور کو جو بادامی شکل کا ہے پیا لپا پرل
 فِشر کہتے ہیں۔ اس مقام پر جناب حافظ علیہ الرحمہ
 نے فرمایا ہے ۔

عارض است این یا قمر یا لاله حمر است این

یا دو بادام سیہ آئینہ دلہاست این

اس خلور میں سے جو سیاہ چشم کا حصہ دکھتا ہے
 وہ بعینہ بادام کا سا معلوم دیتا ہے ہر دو پوٹوں کے
 میلانی گوشہ کو کیا نتھس کہتے ہیں۔ ۶

اَلْخَرَّتِ الْعَیْجُ ۔ (ارو) کو یہ بیرونی کیا نتھس زاویہ

حادثہ پاتا ہے۔ اور آنکھ سے متصل ہے مگر اندرونی کیا نتھس
 ذرا سا ڈھیلے سے ٹکرتا کے جانب ایک شلتی
 خانہ بتاتا ہے اور یہ ظاہر دیکھنے میں بادام کے ویٹ
 جیسا دکھتا ہے اس کو لیا کس لیا کر یا لیس کہتے ہیں اس

مقام پر ہر پو پٹے کے کنارے ایک اُبھار ہے جسکو لیا کر میل پیا پلی یا ٹیو برکلی کہتے ہیں۔ اسی کی چوٹی پر ایک سوراخ ہے جس کا نام پنکٹا لیا کر میا لس ہے اور یہیں آلتو کی نالی کی ابتدا ہے جس کو لیا کر میل کنال کہتے ہیں اور وہ کی حبشی رجنٹس ایوان چشم کے باہر کے نگہبان و پاسبان اور پو پٹے دربان صف در صف تیز و متغ سنانِ علم کئے ہوئے ہر آن احیا نایاد مخالف کے اغوا سے ذراتِ خس و خاشاک جس گھڑی آنکھ میں جبالان کئے یہ مٹاؤ لگ سنان پر دھریے یا پیشانی پر سے قطرات پسینہ و باران دیدہ کے سمت ڈھلکے اُھنیں بازو سے بہا دے آنکھ میں جالتے نہ دے۔

”عضلات“

آر بی کلیرس پالپی بریرم کارو گٹر سو پر سیلی آئی
لیوٹر پالپا بری ٹنسر ٹار سائی۔ پو پٹوں کی حرکت انہی عضلات

متعلقہ سے وابستہ ہے۔ جو اسمِ باہمی ہیں یہ حرکت
 اختیاری و غیر اختیاری دونوں صفات سے متصف ہے
 يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ قُلْ لَهُ تَعَالَى. (سورہ بقرہ ۲۱ آیت)
 يَكَادُ سَنَا بَرْقَهُ يَذْهَبُ بِالْأَبْصَارِ. (سورہ نور آیت ۴۳) ترجمہ۔
 ابھی اس کی بجلی کی کوند لیجاوے آنکھیں، جس کی
 تفسیر محقق حکیم مولانا رومی کے شعر کی شرحی تفصیل سے
 منکشف ہے ۛ

برق گر نوری نماید در نظر لیک در خاصیتِ دزدِ لبصر
 انتظامِ قدرتِ دزدِ لبصر سے بچنے کے لیے عمل
 سدِ نظر در لبشر۔ تیز شعاعیں دکھتے ہی آنکھ میں پردہ
 عنبیہ چٹ سے چھٹ جاتا ہے۔ باہر سے اردوں کی
 تیلیں آفتاب گیر سایہ نکلن بجاتی ہیں ہر دوپٹوں کے
 کیواڑ ایک دم سے بند ہو جاتے ہیں مرگان کی
 پلٹن چارچ آف بائیونٹ یعنی سنی نین سیدھے
 کئے ہوئے مقابل ہو جاتی ہے یہ سارے کام آنا فانا

ہوئے جاتے ہیں جس پلک مارنے کو اہل زبان طرفہ العین
 یعنی ادنیٰ التقیم و حصہ وقت کا تام فی المحاورہ بتلاتے
 ہیں۔ وَمَا اَمَرَ نَا اِلَّا قَا اِحْدَاۃَ کَلِمٍ بِالْبَصَرِ (سورہ قمر پ)۔
 اب آپ نے قدرت کی پھرتی دیکھی اور ایک
 حد تک یہ فعل غیر اختیاری رکھنے کی مصلحت معلوم فرمائی
 یہ کیوڑ اسی لیے دزدِ لبصر کے داخل ہونے کے قبل ہی
 بند ہو جا کر نہایت مہین آلات اعصابی جو جزو دماغ
 ہیں ناقابل برداشت روشنی کی تیزی کا بار نور لبصر کو
 بیکار کرنے کے مزاحم رہتے ہیں جیسے بجلی کے
 مشنری کارخانے میں فیوزر رہتا جس میں بجلی سماتی
 آمیزش پاتی۔ اس میں ایک دم سے قوی کرٹ حلول
 کر جائے تو فیوزر جل جاکر روشنی فوراً بند
 ہو جاتی ہے۔ حضرت عطارؒ کا مقولہ ہے

طرفہ العین جہاں برہم زند کس بنی آرد کہ آنجا دم زند
 اس قدر مختصر وقت اور اقل مدت کی مفارقت تک

عاشقِ صادق کو ناگوار ہے جو کہ اس شعر سے ظاہر ہے ۛ
 درِ نریم وصال تو یہ ہنگام تماشا نظارہء جنبیدنِ مژگاں گلہ دارد
 یہی شانِ اصلی سچے دیوانوں کی ہے ”نہ لگی آنکھ جب سے آنکھ
 لگی“ پوٹوں کی مناسبت سے زگین چشمِ زگس بیمار کا استعارہ لیا جاتا ہے
 غلامِ زگسِ مست تو تاجدارِ است خرابِ بادہءِ عمل تو ہوشیارِ اند

دیگد

زگین چشمِ کامت رکھ دل بہا حیاں کیونکہ رکھتے نہیں بیمار کو بیمار کے پاس
 اور بعض پر تر اکتوں میں کسی قدر بوٹی مختصری کی وجہ خواب میں

یہ نیم وارہتے ہیں جس پر وزیر لکھنوی کہتا ہے ۛ
 آنکھیں کھلی ہوئی ہیں عجب خوابِ باز ہو فتنہ تو سو گیا ہے در فتنہ باز ہے

مژگاں سیلیا۔ آئی لیا شس یلکپس۔ (از قبلہ گا ہی ۛ)

نچیر مژہ بن کے زمانے کو بھسایاؤ گو آج یہاں آنکے کانٹوں میں پھنسا ہوں
 پلکیں پوٹوں کے کناروں سے اُدگی ہیں اوپر کے پوٹے پر
 زیادہ شمار میں ولاہنی لاہنی ہیں اور اس عمدگی و خوبی کے ساتھ خمیدہ

کی گئی ہیں۔ کہ پلک مارنے سے بُلک نہ جائیں یعنی۔ طُرُقَةُ الْعَيْتِ
میں اُلج نہ جائیں ۛ دغالب،

صد جلوہ رو بروئے جو مَرگاہ اٹھائیے طاقت کہاں کہ وید کا احال ٹھائیے
مَرگاہی پلٹن کی چلن کسی غیر محرم ذرات کو گوشہ چشم میں داخل
ہونے سے روکے ہوئے ہیں۔ قدیم کہادت ”اکچھ کو پلک کا آسرا“ خالی
ابوصلت نبیر از حکمت نہیں ۛ خاقانی۔

بجوالی دو چشمش چشمِ بلانشستہ چو قبیلہ گردِ لیلیٰ ہمہ جا بجا نشستہ
دیگر

خدا پناہ میں رکھے تمہارے پلکوں سے ستم کی فوج کھڑی ہے پراجا ہوئے
پوٹپوں کی ساخت میں مرمی ہڈی مہین غلاف خون کی رگیں
غزوہ جاذبہ وغیرہ ہیں اور میوہین غزوہ جوشل سلک مروارید کے اندر
کی جانب مستعد لڑیں سچے گئے ہیں ہر لڑی میں ایک نلی ہے۔ جو
پوٹپوں کے کٹاروں پر کھلتی ہے۔ ان غزوہوں کی ریش پوٹپوں کو
سدہین کرتے ہوئے آپس میں چمٹنے سے باز رکھتی ہے اور آنسو خضار پر
جھلکنے نہیں دیتی اور سرمہ سے آنسو کھل کر بہ کر ان منافذ کو پاک و صاف

دھور کھتے ہیں پوٹے ہر نقطہ دیدے کے کھلے سامنے کے حصے کو
مرطوب کئے دیتے ہیں بعض پلکیں مرض برص سے سفید ہو جاتی ہیں۔

بیاض الابدان

کتجگٹیوا۔ آنکھ کے سب سے اوپر کا غلاف ہے۔ بہت باریک
پیاز کی پتی جیسا پوٹوں کے اندرونی اور ڈھیلے کے نمایاں حصص ڈھانپتا
اور یہاں ڈھیلا سا ہے دیدہ سے چسپیدہ نہیں۔ ”پردہ صلبیہ“ پری
کرینیم وہ حصہ غلاف ہے جو حدقہ چشم کے اندر کا استر بناتا ہے۔
ثقبہ یو دیل ٹراکٹ جس میں پتلی واقع ہے اور پردہ غنبہ کے درمیان
رطوبت جلدیہ ناک قائم ہے۔ ”لیا کر میل اپرٹس“ اس میں لیا کر میل
عدود اور اس کو بہا لے جانے کی نالی ہے۔ ان عدودوں سے آنسو
بنکر ایک نلی اکسرٹری دکٹ سے پھرتے ہیں وہاں سے آنکھ میں
گزر کر نفس دیدہ و مضافات کو مرطوب کرتے ہوئے لیا کر میل کنال
کے توسط سے آنسو کی تھیلی لیا کر میل سیاک پہونچکر براہ نمیر لٹکٹ
ہوتے ہوئے ناک میں چلے جاتے ہیں بہوں دپلوں سے بچکر جو جنبی
ذرات آنکھ میں جا بسیں انھیں دریائے اشک بہا لے جاتا ہے

علاوہ ازیں دیدہ کے نمایاں حصہ کو مرطوب شفاف و صاف رکھتے ہیں ورنہ پلا آئینوں کی بیزش کے آنکھ کی آب و تاب مثل ماہی لے آب ہو رہے یہ غرور و حدتہ چشم کے اوپر اور باہر کے گوشہ میں کپٹی کے سمت کی بیڑوں کی انتہا پر یہ شکل بیضاوی وہ مقدار ایک بادام کے رکھے گئے ہیں تاکہ تمام سطح دیدہ پر سے بہیں۔ ان کا لوازمہ مانند اور غرور و دل کے ہے ان سے سات تلیاں آنسو پھرنے کی نکلتی ہیں افراط خوشی و تفریط غم ہر دو کے اثرات ان غرور و دل پر یہ توسط اعصاب سپردی بہ غلبت طاری ہوتے ہیں۔ چنانچہ دونوں حالتوں میں اشک ٹپکت پڑتے ہیں۔

شبکو پہلو سے اٹھا جبکہ خفا تو ہو کر حسرتیں دلی نکلنے لگیں آنسو ہو کر یہی آنسو غمازیاں کرتے ہیں۔

تراصبا و مرآب دیدہ شد غماز و گرنہ عاشق و مستوق رازدار اند
آنسو سے افتائے راز و رسوائی ہوتی ہے سیر

اشک باری مجھے رسوا جہاں کر دیگی یہی آنسو میں مرا نام ڈوبنے والے
چونکہ لپٹپوں کی صدف سے مروارید اشک گرے پڑتے ہیں

اگر خلوص کے ساتھ بلا ریا کے ٹپکیں تو یہی آنسو عشاقِ دلگی اور گنہگاروں کے
دورخ کی آگ بجھاتے ہیں اَدْعُوا لِمَا بَيْنَكُمْ تَضَرَّعًا وَخُفْيَةً اِنَّكَ لَا
يُحِبُّ الْمُتَحَدِّينَ۔ دپس اعراف قبلہ گاہ ۷

شوق دیدارِ پیمبر میں غلامِ دستگیر مثل سادوں کے چھڑی آنکھوں نے برسا ہوا
اندھیری شب میں چپکے سے گزرا ناخدا کو بھی پیار رہا ہے ۷
رونے سے ملتی ہے ہر ایک بلا رونا مرغوب ہے خالق کو بڑا

دپس اعراف کے آخر وَذَكَرْنَا بِكَ فِي نَسَفِكَ تَضَرَّعًا وَخُفْيَةً
قَدْ دُونَ الْجَهَمِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تُلَکْ
مِنَ الْغَافِلِينَ۔ ۷

کلفت نہ مٹی امیرِ دل کی آنکھوں نے ہزار اشت و شو کی
آنسو کی تالی کی ابتدا کا ہم نے پوٹپوٹ کے بیان میں ذکر کر کے
ناک تک اس کا سلسلہ و تعلق بتلا دیا ہے بدیں وجہِ رقت کے
وقت آنسوؤں کی شدت سے ناک پوچھنے کے وقت عاید ہوا
کرتی ہے بعض امراض جیسے ڈیا کریو سٹائی لس جس میں بوجہ ٹیوبرکل
وغیرہ یہ راستہ نید ہو کر آنسو مسمولی حالت میں بھی زخار پر ڈھلکتے ہیں

ایسے شرکایت کے لیے ابتداء میں ذریعہ مہین سلائی کے یہ منفذ صاف کیا جاتا ہے اور بعض صورتوں میں بھٹی آئینہ کی نکال دی جاتی جبکہ وہ بھوگ جاتی اس طرح سے استیصال مرض کیا جاتا ہے آنکھ کے اندرونی گوشہ میں کسی قدر اندر ناک کے ساتھ دبا کر دیکھنے سے ایک استخوانی گوٹرا سا معلوم دیتا ہے جس پر سوپیر بر عضلہ کے لس پھرتی ہے جیسے کہ کسی کلاں ہال کے آویزاں نیکھے کی رسی پٹی لینے چرخی پر گھومتی ہے۔

امراض العین

اگرچہ اس نازک یکارآمد و مفید آلہ کی حفاظت کے ذرائع و اسباب بہت کچھ قدرت نے مہیا فرما دیا ہے تاہم عقل انسان کا اقتضا ہے کہ اس کی خبر داری و احتیاط بخوبی پیش نظر رکھے ہر چھوٹے خلل و بگاڑ کو اس کے چھوٹا نہ جانے ویسی ہی سمجھ سے چھوٹے سے بڑا پھر بڑے سے مہلک مرض ہو جاتا ہے جب آنکھ پر کوئی صدمہ یا چوٹ آوے اکثر غیر ماہر فن کے نظروں میں آگے چل کر کیا خرابیاں پیدا ہوں گی تمیز کرنا امر دشوار ہے کسی حصہ چشم پر زخم نہ دیکھنے اور

خون نہ بہنے سے آنکھ کو درست مقنور کر کے اطمینان دلادیتے ہیں۔ حالانکہ اس طریق کا اطمینان ناقص ہے گو بہ ظاہر آنکھ صحیح نظر آوے تھوڑے ہی عرصہ میں فعلِ بصارت جو کہ اس کی جانی صفت ہے مفقود ہو رہے گا۔ ایسی نقل و بیوں کے حسب حال ہے۔ ایک صاحب بعد جنگِ مردوں کا معاینہ کرتے ہوئے ایک نقش پر پہنچے جس کے چہرہ پر شدید زخم لگے تھے اس کو بہ غور ملاحظہ فرما کے ہمراہیوں کو خوشی سے پکار کر کہے کہ میاں اس کو زخم کاری لگا تھا۔ مگر آنکھ بچ گئی۔ غرض مردہ کی آنکھ بچنا اور زندہ کی آنکھ ناکارہ ہونا ہر دو کا لازمی نتیجہ ایک ہی ہے خارجی صدمے جیسے چوٹ اگر خفیف ہے اور اندر زیادہ ہرج نہ ہوا ہو بلکہ سرخی و درد ہے تو شگرٹ پلبائی اسیٹھ لٹس یا گولڈ سلوشن میں لنٹ تر کر کے آنکھ پر پٹی باندھیں آنکھ کے اطراف آس رہے تو خشخاش کے بونڈے پانی میں بورک ایڈ کے ساتھ گرم کر کے نرم کیڑا تر کرتے سنکیتے جائیں آنکھ سے زیادہ کام نہ لیں مطالعہ و تحریر موقوف رکھیں اور آرام دیں۔

قارن بادیزاندی آئی، آنکھ میں کوئی شے گرنا مثل کچرا وغیرہ کے
 باریک ریتی ریگ لوہے کے ذرے پتھر کے چورے چونی ریزے
 پتھر لوہا لکڑی وغیرہ توڑتے پھوڑتے وقت قرنیہ میں یا کہیں کھلبلاؤ
 میں جاگزین ہو جاتے اکثر ہوا کے رخ سے ریلوے سفر میں انجن سے
 کول پارٹیکل عوارہ اڑ کر آنکھ میں جم جاتے ایسے مواقع پر چونکہ حس
 غضب کی ہے آنکھ کھٹکنے لگتی لوگ یہ عجلت رگڑتے ہیں جس سے
 اگر وہ تیز نیکیلی کھد بگڑی اور سخت چیز کا ذرہ ہے تو بہ غرض خارج
 ہونے کے اور اندر دھسا جاتا ہے اور غلاف دیدہ کو زخمی و
 خراب کئے دیتا ہے اگر زیادہ خرابی پیدا کر دی تو وہ شے نکل
 جانے کے بعد پس از اندمال زخم سفید ٹپکا تحفیت یا شدید لیوگوما
 بنیو لاسچولہ جیسا رہ کر بد نما اور وسط پتلی میں ہو تو سد نظر باز رہے
 تو محل بصر رہتا ہے۔ آنکھ ملانہ کریں۔ صبر و استقلال سے کام لیں
 صاف پانی میں آنکھ کھول سوچ کریں آہستہ پوٹیا پلک پکڑ کے
 اٹھا کر چھوڑ دیں یا صاف ستھرے نرم پارچہ سے کسی ہوشیار کے ہاتھ
 اگر وہ شے دکھائی دیتی ہو تو الگ نکالوا دیں یا اوپر کی پلک چکٹی میں

پکڑ کر پوٹھا اٹھائیں اور نیچے کا پوٹھا فوراً بند کریں من بعد ہاتھ سے
 اوپر کا پوٹھا چھوڑ دیں۔ نیچی پلکوں سے برش جیسا عمل ہو کر ذرات
 جھڑ جائیں گے اس ترکیب سے کھٹک سے نجات پائیں گے ناکامی
 کی صورت میں ڈاکٹر کے ہاں رجوع کریں۔

بلاک آئی۔ سیاہی مضافات چشم۔ کسی صدمہ و چوٹ سے
 آنکھ کے پوٹے کے اوپر کے پوست میں انجاء خون ہو کر جلد سیاہ
 ہو جاتی ہے۔ اس کے لیے نمک خوردنی سوڈہ بیکارب آب صاف
 میں ملا کر ترپٹی باندھیں۔ شکر لڈاقیون کنلنے پانی میں گھول کر بارہ
 کی ترپٹی لگا رکھیں پچھرا ہوا خون پھٹ جائے گا۔

ترجیحی نظر۔ کج نظری۔ کراس آئیڈ۔ اسکونٹنگ

ایسا بگاڑ اکثر خلقی بچپن کا ہے اور بعض وقت پردہ قرنیہ
 کے سطح بیرونی کے غیر ہموازی باعث کج نظری ہوتی ہے اس کو
 اس انداز مشوقانہ سے تمیز کیا چاہئے جو بطور ”ادا“ لیبر
 (L) ادا کیا جاتا ہے جس بارہ میں کسی دلدادہ نے کہا ہے

ترجیحی نظر و لئے نہ دیکھو عاشقِ دلگیر کو کیسے تیرا نذر ہو سیدھا تو کرلو تیر کو
جبکہ ہر دودید کے کسی شے کے جانب ایک دم سے ایک ہی
وقت پلٹ نہ سکیں تو ایسی صورت میں احولی پیدا ہوتی ہے۔ اس کے
اور اسباب کثرت استعمال چشم صفت آتشک اور فاجع عضلات
خارجی ہیں۔ مہر اہل بصیرت کی نظر میں جو ایک شے مسلمہ ہے وہ احول
کے منظر میں دودکھ رہے ہیں۔ اس لیے جو دوئی کے جھگڑے میں
چھنس جائے اس کو توحید کے باغ کا سیر کس طرح نظر آئے
یہ دوئی میں کر رہے ہیں احولی مثنوی میں لکھ دے ہیں مولوی
دو گوئی و دو مداں و دو لخواں بندہ را در خواہی نہ خود محدوداں
گر جدا بینی از حق این خواہی را گم کئی ہم متن و ہم دیباچہ را
دانشج بہ زنا کشیدن آموز اقبال گرنگا و تو دو ہیں است ندیدن آموز
محمد سر وحدت کوئی مزا سکے کیا جانے شریعت میں تو بندہ ہر حقیقت میں خدا جانے
ایسے بگاڑ کا علاج صلاح سب سے ہو کر رہا ہے اگر آتشک کے
باعث ہے تو اس کا علاج کریں اور فاجعی مادہ ہو تو اس کے تدابیر
عمل میں لائیں۔ بجلی لگائیں ادویہ کھائیں۔ کسی عضلہ کے مختصری سے،

تو اس کا انقطاع ورنہ اوویہ اثر وہیں اسیرین ٹپکائیں چشمہ لگائیں
اسٹیار اس کا پاکٹ اکسر سائز و پرنٹر م مشقی محب شیشہ کی عینک
وغیرہ سے یا صیج آنکھ پر پٹی باندھ کر غیر صیج آنکھ سے یہ صا دیکھنے
کی مشق کریں ایک دو مرتبہ دن بھر میں۔

نسٹیا گلس۔ دیدہ گھومتا

شکایت ہذا قرنیہ کے السر لیتے پھوٹے وغیرہ کی وجہ نظر
برابر نہ جمنے سے ہوتی ہے۔ کیا لومل ڈسٹنگ کا شک یا زنگلوشن
سے اصلاح ہو جائے گی۔

ہارڈ یولم۔ اسٹائی۔ گوہانی۔ انجی، یہ بطور بھینسی کے پلاک کی
جڑوں میں پوٹوں کے کنارے ہو جاتی ہے اس کے لیے بورک
ایڈ گرم پانی میں ایک کو بیس حصے ملا کر ملائم پارچہ سے سکیں آرام
ہوگا اور پاکٹ کر رہ جائے گی۔

سورائی کھنکٹے والی ٹس۔ اچھا ملایا۔ آشوب چشم آنکھ آنا۔
ایسی شکایت ہر حصہ عمر میں ہر جنس کیا بڑا کیا بچہ حتیٰ کہ نو مولود کو
لاحق ہو جاتی ہے۔ اور یہ مرض کئی قسم کا ہوتا ہے مگر وہ قسم جس میں

پہلا گاڑھا چکٹ ریم کی سی ریزش چرکٹ زیادہ سُرخ و درد ہو یا مادہ سوزاک سے آنکھ آئے جسے "گائزٹل اسپتھالمیا" کہتے ہیں یہ ہر دو بہت مستدی ہو کرتے ہیں۔ ایسے مریض کا ریزش آلو رکھ لیا یا دستی در و مال و ٹول سے یا چھونے سے یا ایلوں کو چھوئے بعد بلا ہاتھ صابون وغیرہ سے دھوئے ہوئے اپنی آنکھ کھالیں یا کسی نازک مقام یا منافذ کو چھولیں یا دیر تک متاثرہ شخص کے قریب بود و باش کرنے سے امراض متذکرہ منتقل ہو جاسکتے ہیں چھوت سے *Contagious* اور خفیف سا آشوب چشم تو غلیظ انجراثیم گھڑ و یا نجاست کے اور سردی خراش پیدا کنندہ خارجی اشیاء اِری ٹنٹ کمیکس جیسے چونا تیزاب نباتی ترنس چوٹ تحریک نزلہ یا کئی دقتی طبایع اور دھویں وغیرہ سے ہو یا کرتا ہے۔

علاج۔ معمولی حالات میں اس کا علاج ہم گرین زنگ سلفس ایک اولس آبِ مقطر میں شامل کر کے صبح و شام آنکھ میں ٹپکائیں یا اسم بورک ایڈ بھی اس میں شریک کر دیں آرام ہو جائیگا البیڈس۔ حموضات۔ الکلائین۔ کھارسیال وغیرہ آنکھ میں گرین او

علاج میں غفلت ہوئے بلکہ آنکھ بند رکھیں تو پوٹپوں اور ڈھیلے کا کچنکلیو آپس میں جھپٹ کر سمبلی فران یعنی اڈہنیزن ہوگی۔ عینک نئی روشنی کے ہونہا چشمہ دوست عینک کا استعمال باعث زہر و بائکین بقور کر کے بطور فیاشن بلا ضرورت مہین زنجیر و طلاء سلائیوں کی عمدہ عینک دیکھا دیکھی لگاے رہتے ہیں زبردستی کا بار اٹھائے پھرتے ہیں ضرورت پر عینک نہ لگانی اور بے ضرورت عینک لگانی جرم ہے اس لیے کہ دونوں صورتوں میں آنکھوں پر ظلم ہے۔ ایک تو صرفہ دوسرے آنکھ ناکارہ تیسرے بیرونی عضلات میں تشنج خصوصاً بلا کارٹیوں کی واحد العین چشمہ سے پیدا ہونے کا خدشہ ہے جو لوگ مجبوراً بے ضرورت حب رائے طبیب چشمہ لگاتے ہوں وہ محذب السطحین چشمہ لگے رہے سو حالت میں قرص آفتاب بغور دیکھیں یہ شیشے آتش گیر ہونے کی وجہ آنکھ جل جانے کا ڈر ہے۔

الکٹک لائٹ و دیگر تیز روشنی
جیسے پوڈر کی لائٹ یا سنٹل وغیرہ منظر کے مقابل نہ دکھاجاے

و نہ مطالعہ ایسی روشنی رکھ کر کریں بلکہ لیا مپ عقب میں رہے
 اور اس کی روشنی کتاب پر پڑے گلوں پر کسی ہلکے رنگ کا کاغذ
 یا حریری پارچہ کی چھتری دھری رہے تاکہ شعلہ اور چشموں کے
 مابین حجاب ہو کر خیرگی بصارت کے مانع رہے اور کٹا دہ چشمی سے
 بے تکلف دے لے ٹکان کام چلے چونکہ مقتدین نے آنکھوں کو چراغ
 بدن بتلایا ہے۔ اس لیے الصِّدَّاقُ لَا يَحْتَمِلُ فَرْيَکَ لَا۔ یعنی
 اصول ہے کہ ایک ہی قسم کی بجلی کے مقابل اسی قسم کی بجلی لگائے
 یا قریب لائے تو جھٹک دیتی ہے اگر دوسرے قسم کی بجلی اس سے
 ملائے تو اپنے میں کھینچ لیتی جذب کر لیتی قدرت تو یوں بتلا رہی ہے
 اور بوالہوس انسان باغوائے شیطان خلاف فطرت اپنی ہی جنس
 میں عقب زنی عمل دخل کے درپے نوعیت تو ایک ہی جنسیت
 جدا ہونے سے اگر لفظ چراغ کہنے سے ایک ہی سمجھا جائے تو
 بھی نار و نور کا تفاوت ہے یہ نوری ہے وہ ناری ہے اسی
 لیے یہ اس کو دیکھنے سے عاری ہے۔

سواری میں بہ حالت زقار مطالعہ مضر بصارت ہے بوجہ

حرکت نقطہ شعاعی یعنی فوکس بھی متحرک رہنے سے آنکھ کو نظر
 قائم کرتے بار پڑتا ہے و نیز شب کا زیادہ مطالعہ بہتر نہیں یہ امور
 بصارت کی تیزی کو قبل از وقت دہندگی کئے دیتے ہیں۔

انتشار الامداد بٹینیا نارسائی۔ اس مرض میں بالوں
 کی جڑوں میں ایک قسم کے کیڑے ہو جا کر پلکیں جھڑنے لگتے ہیں
 جس کو عوام بمبئی کہتے ہیں اس کے لیے پلکیں کسی ہلکے لوشن سے
 دھو کر یلو اکسائیڈ آف مرکوری آئیمنٹ سلائی سے پھیر دیں۔ فائدہ
 ہو گا جائے غور ہے ذرا سی چیز نکل جانے سے پوٹپوں کا حسن
 زایل ہو جاتا ہے۔

مصنوعی آنکھ۔ آرنی فٹل آئی۔ صناعتان یورپ نے
 مصنوعی چشم بنائی ہے اور بہت ساری صنایع شدہ آنکھیں نکال دی جا کر
 ان کے حدقہ میں کانچ و چینی کی بنائی ہوئی آنکھ بٹھالیتے ہیں۔ بڑے
 بادی النظر میں کانپن تو رفع ہو جاتا ہے مگر اصلی اصلی ہے۔ اور
 کام کی ہے۔ نقلی تقلیدی دکھاوے کی ہے اس میں نور کی شعاع
 مضمر ہے، اس میں ظلمات کی تاریکی منظر ہے، اس سے کائنات

دکھتی ہے اس کو کائنات دکھتی ہے اس سے آنکھ والا فایز
 اٹھاتا ہے، اس سے بچنے والا نفع کھاتا ہے، یہ کامل حکیم کی حکمت
 بالغہ کی اہل بصیرت کو داد دے رہی ہے وہ ناقص حکیم کی عارضی
 کارگزاری سے اندھے کے چہرہ پر زیب دے رہی ہے، یہ اپنا
 آپ لطف اٹھا رہی ہے۔ وہ کور چشمی کی بے لطفی ڈھا رہی ہے یہ
 حقیقی دائمی ہے وہ نمائشی عارضی ہے یہ آنکھ دیکھنے کی ہر وہ کلچ دکھائی ہے
 اس کی نظر سے وہ پھوٹتی ہے (والعین عین) اس کے مقابلہ سے
 یہ کب توٹتی ہے، یہ جزو لانیفک چراغ بدن ہے، وہ جزو لایصل
 بیشک مغایر بدن بلکہ داغ بدن ہے یہ جسم کے ساتھ بنی ہے
 جسم کے ساتھ مٹے گی۔ وہ کارخانہ کے سانچے میں ڈھلی ہے نیچے
 گرتے ہی پھولے گی، یا جو اس نزاکت کے اسے پائیداری کا
 ناز ہے اس کی ہمہ سہم ہلکی کی نندیدگی سے اس کے غیر استواری
 کا دیدہ باز ہے، حقیقت میں سوچو تو اس کا لطف بھی اسی اصلی
 آنکھ کو نصیب ہے جس کی خود وہ صانع ہے بعض صورتوں میں
 مصنوعی آنکھ سے بوجہ اجنبیت خراش پیدا ہو کر اصلی آنکھ کی

و بال جان ہو گئی یہ خدشہ لگا رہتا ہے۔ غرض انسان کے لیے آنکھ
 نعمت غیر مترقبہ ہے۔ تب ہی تو ارشاد الہی تھا وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ
 یعنی آنکھ جو پھوڑے تم بھی اس کی آنکھ پھوڑو ہرگز مت چھوڑو
 کلام پاک ہے قُلْ كُلُّ نَفْسٍ اِلٰی اَعْمٰی وَّ الْبَصِيْرَا (کہہ کیا برابر
 ہے بنیا اور نابنیا) پس یہی صفت کل مصنوعی اعضاء کی ہے۔

نظر

زر سے گل کا غزل تر ہو نہیں سکتا سر پر جو ملمع ہو تو زہر ہو نہیں سکتا
 قلعی سے کچھ آئینہ قمر ہو نہیں سکتا ہر قطرہ بے مایہ گہر ہو نہیں سکتا
 جس پاس عصا ہوا سے موسیٰ نہیں کہتے ہر ہاتھ کو عاقل یہ بھینا نہیں کہتے

مغالطہ نظر۔ قمر و نظر کے مابین جبکہ ابرو ان رہتا ہے تو
 اکثر چاند چالو و متحرک دکھتا ہے، حالانکہ ہوا کے پتھیرے و دھراکے
 سے بادل خود دواں ہے، مگر دراصل بادل کی سرعت رفتار قوت
 تیزی ہاصرہ کو امتیاز حاصل کرنے کا موقع نہیں دیتی یا ریل کی روانی
 میں موجودات ساکن متحرک پائے جاتے ہیں جیسے جھاڑ پہاڑ
 عمارات وغیرہ یا جس اسٹیشن پر دو گاڑیوں کا ٹلپ یا کرکس یا

جنگشن ہو ویسے موقع پر اس طرح کا منظر پیش نظر ہو کر تا ہے
 چالو گاڑی ساکت اور ساکت ٹرین متحرک معلوم دیتی ہے اور اُسکی
 وجہ یہ ہے کہ سرعت رفتار سے دماغ کو ان اشیاء کے قایم کرنے
 اور بخوبی تمیز کر لے نہلت کم ملتی ہے چونکہ وہ آنا فانا کیے بعد دیگرے
 بدلتے جا رہے ہیں اسی تیزی تبدیل سے وہ متحرک محسوس ہو رہے
 ہیں یہی سیکریٹ یعنی رمز آلہ ”سائی نو میو گراف“ میں ہے کہ
 جاندار کی لقوادیر متحرک سی پائی جاتی ہیں وہ لقوادیر اب رک جیسے
 سلیو لائیڈ کی پٹی جسے فلم کہتے ہیں ذریعہ مشن گھمائی جاتی ہیں اور بواسطہ
 ایک محدب شیشہ جس سے لقوادیر بڑی ہو کر نمایاں ہوتی ہیں،
 یعنی لنس کے توسط سے اور تیز روشنی کی مدد سے مقابل کے
 پردہ میں عمل ظاہر کیا جاتا ہے اور جب اس مشن کا گھمانا بند
 کر دیا جاتا ہے کوئی ایک موجودہ لقویر ساکت روشنی کے ٹپکے
 پر قائم رہتی ہے لقوادیر کی پٹی میں ایک ہی شے کی مستعد وصالوں
 کی کئی ایک لقویریں ہو کر تہی ہیں، جیسے ایک ہی آدمی کھڑا
 ہوا ذرا سا خا ہوا پورا رکوع میں جھکا ہوا سجدہ کرتا ہوا قاعدہ

بیٹھا ہو اسلام پھیرتا ہوا دعا مانگتا ہو۔ جس طرح نماز میں ایک ہی شخص کی مختلف حالتیں ہوتی ہیں، اس قسم کی ہر شے کی تصاویر موجود رہتی ہیں، انہیں گھمانے سے ایک ہی شخص ویسی حرکات کرتے ہوئے دکھائی دیتا ہے، ساکن ٹرین میں بیٹھے ہوئے متحرک ٹرین کو دیکھنے سے وہ تو ساکت اور بیٹھے سو ٹرین چالو نظر آتی ہے، اس کا سبب یہ ہو سکتا ہے کہ گاڑی کے ساتھ دماغ خود حرکت میں ہے، جیسے اگر تم کسی مقام پر چلتی گاڑی سے کچھ پھکیں یا کوئی گاڑی میں سے کو دپڑے تو جھوٹ سے درے جا پڑیگا چونکہ دماغ کو سکون نصیب نہیں اس لیے سامنے کی چیزیں دوڑتی دکھتیں جیسے چکر مار کر یا گھوم کر ٹھہرائیں تو سارا مکان گھومتا نظر آتا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ سامنے کا دریکچہ ٹرین کا مختصر ہونے سے گاڑی کا کوئی ایک جزو دکھتا ہے اس لیے مثل سائینو میٹو گراف یکے بعد دیگرے آنے جاتے سے حرکت میں پائے جاتے ہیں باہر کے طرف نظر پڑھا کے چاکوں کی طرف دیکھ لیا جائے تو ساکت و متحرک کا تصنیف ہو جاتا ہے، اور جب کہ

وہ آلہ جس سے نظر کی جاتی ہے خود حرکت میں شامل و شریک حال ہے تو لازمی طور پر منظر بھی متحرک نظر آئے گا، اشکال تمیز کرنے اس کو تھوڑا وقفہ لازم ہے اور یہی سبب ہے کہ آنکھ تو صرف تصویر لیتی ہے مگر اس کو معلوم و تمیز کرنا یہ قوائے دماغی ہیں، کسی معاملہ کے سمجھنے کے لیے اس آلہ کو اپنا فعل مکمل کرنے کچھ تو سکون ضرور ہے، یا تو تمام جسم کے ساتھ دماغ بھی چکر میں ہے یا یکے بعد دیگرے مناظر کا مشاہدہ بہ سرعت کرتے کرتے آنکھ کو خود مہلت نہیں اس لیے کہ قیام عکس اشکال کیلئے ۱/۵ حصہ سکند کا درکار ہے اس سے تیز حرکت میں رہے تو اس خستے کا احساس و تمیز و شواہد اور یہی وجہ انتظام قیام نظر کی تفرقہ پر داری کی ہے۔ جھولنے گھومنے چکر پھرنے یا بند سواری و ریل وغیرہ میں سفر کرنے اور ایرو پلین میں جبکہ ہوا نا موافق رہے جہاز و کشتی میں جبکہ دریائے راف رہے اور جہاز تلاطم میں چکر اٹا رہے جیسے "اولنگ" (Rolling) طوفانی ہوا کے زو سے بازوؤں پر ڈھلکتے چلنا "وینچنگ" (Pitching) طوفانی آگے یا پیچھے کی ہوا کے

زور سے اوندھانا سیدھا چلتا جس کے باعث بعضوں کو بلکہ اکثروں کو
ہیجان و غلبہ صفرے کا درد سر (Headache) چکر
(Vertigo) متلی (Nausea) تے (Vomiting)
ہوا کرتے ہیں جو یہ حیثیت مجموعی "سی سکس" (Sea sickness)
اس کا سبب لیبرنتھ کے "سمی سرکیولر کنال" والے "انڈولف"
میں کھلبلی اور یہی ہل چل بتوسط "سٹی بیولی" عصب سماعت
"سری بلم" تک پہنچ جاتی ہے، چونکہ مصدر آغاز آنکھوں جو عصب کا
مصادر اعصاب تے، غشی، چکر وغیرہ کے بالکل قریب ہے اسلئے
فورتحہ و تشریکل کے فلورمین کثرت حرکت سے بے ترکیبی ہوتی
اور نفس و ماغ کا سکون تفرقہ پذیر ہو کر محسوس کنندہ حصص دماغی
میں گڑبڑ سی مچنی باعث "سی سکس" (Sea sickness)
ہوتا ہے، رد و بدل مساوات دماغی یعنی "ایک ویلی پریم"
میران ہم لگی میں زوال تناسب سے نقص واقع ہوتا ہے
مگر اس سے ہر متفق موثر ہوا چاہئے بعض اس تلاطم سے بلا قید
جنس بے اثر رہ جایا کرتے ہیں، حالانکہ حرکت رطوبتی انڈولف

سب میں موجود ہے مگر نتیجہً عملی صورت میں اختلاف کیوں۔
 لہذا علاوہ ازیں اور اسباب ضروریوں کے! وہ حال کے ٹیکل
 گزٹ والیوم (LXIV) نمبر ۹ کلکتہ مورخہ ستمبر ۱۹۲۹ء میں ڈاکٹر
 اے ساہا (A. Saha) شپ سرجن برٹش انڈیا اسٹیم ناویگیشن
 سرس میکینری انڈیا کو کلکتہ۔

اپنے دن سالہ تجربہ کا اظہار کرتا ہے کہ یہ سہرحی اثر چھ ماہ سے
 کم عمر معصوم بچے اور گنگے دہرے اشخاص پر نہیں ہوتا عورتیں بمقابل
 مردوں کے زیادہ متاثر ہوتی ہیں (مصنف) مگر میرے ذاتی تجربے میں
 بعض عورتوں پر بالکل یہ اثر نہیں ہوا۔ حالانکہ ان کا یہ پہلا دریائی
 سفر تھا! یہ صورت شاذ ہے جہاز کے ملاح کی چال جو کہ دو اماجہاز
 پر دریا میں بسر کرتے، خشکی پر بود و باش کرنے والوں سے متاثر
 رہا کرتی ہے۔ وہ جانبین ڈھلکتے چلتے ہیں۔ اس لیے عادی اور
 جہاز کے ڈھلکا و چال کے اثر سے ان میں نمایاں تغیر ہونے نہیں پاتا۔
 کچھ دنوں قبل کئی ایکٹ یورپین امریکن "لائینرس" جو کہ بحیثیت
 اکسپرٹس "ماہرین" بیوکیمسٹری سفر دریا کی متلی تھے وغیرہ کے کھوج و

تحقیق میں مشغول کئے گئے تھے ان کے رپورٹ سے حسب ذیل مواد ملا ہے، بعض کے تو دم خون میں یہ لحاظ معمولی حالت کے اختلاف پیدا ہوتا یعنی تخینائی۔ سیج ۶۶ ۷ کھارے معینہ اجزاء دموی کا "اسیڈوسیز" میں تبدیل پانا۔

(۱) محفوظ کھارے اجزاء دموی میں کمی ہونے سے اسیڈوسیز بنتا ہے (۲) معینہ حموضات کا اجتماع خون میں بہ معیت کمی بوجہ سی۔ او۔ (CO₂) کے۔

A change from the normal alkalinity of about $P^H=7.6$ of the blood towards an acidosis. (۱)

Acidosis is produced by lowering of the reserve alkali of blood.

(2) Accumulation of fixed acids in the blood with the lowering of CO₂ pressure.

سی سکس کے محرک وسائل قبض و قاطہ (قبل از سفر دریا) پائے جاتے ہیں۔ پس عازمین سفر دریا کے لیے بہتر و مناسب ہوگا کہ وہ قبل از قبل رفع قبض و معدہ خالی نہ رہنے کے تدابیر عمل میں لائیں بلکہ مقوی و مناسب اغذیہ سے معدہ مملو رکھیں اور بہ طور پُر و فی لیا کس "مداوا حسب ذیل مفید پائے گئے۔

(۱) ہم گرین سوڈا ابیکارب، ہم گیلن پانی میں حل کر کے "ایاڈ لے بیٹیم" یعنی بے دریغ پیویں۔

(۲) کان کامیل نکلو اڈیں اور کان کے سوراخوں میں روئی کا دانٹ جمادیں۔

(۳) برومائڈ یا ٹریپل برومائڈس ابتداء سفر سے تھوڑی مقدار میں استعمال میں رکھیں۔

(۴) خالص کلوروفارم کا ایک قطرہ ماء البرت کے ہمراہ کارآمد ہوگا۔
(۵) کلوری ٹون، اڈری ٹیلین اور کوکین سب ملا کر استعمال کرنا قایدہ مند ہوگا۔

(۱) نسخہ کلوری ٹون (۲۰ گرین) کوکین ہیڈرو کلورائیڈ (۲۰ گرین)

سلوٹن اڈری ٹیلین ہیڈرو کلورائیڈ (۲۰ منیم) سمپل سرپ (لیک ڈرام)

اکوایا ڈ (ایک اونس) ترکیب استعمال“ اس کچر کے دو یا تین قطرے
ایک چار کے چمچہ بھر ریف کے پانی کے ساتھ ہر نصف ساعت کو استہما
کریں ۵ یا ۶ مرتبہ حسب ضرورت۔

(۲) نسخہ۔ ٹنگچر پلاڈونا۔ ایڈھیڈروسیانک ڈل۔ لکرمافین پو
لکراٹروپین، بعض شدید حالت میں دیتے مگر ماریفیاٹروپیا سے حالت
خراب ہوتی ہے۔

بعض شدید حالتوں میں مہینہ کی سی دستیں کالریاک ڈلایا
ہوئے جاتا ایسے موقع پر ۵ قطرے ٹنگچر کلورو فارم ایٹ مافین کے
ہر نصف ساعت کو دیں نہ ۵ خوراک میں بہتر نتیجہ حاصل ہوتا ہے۔
کیا مفرمونویرومیتھا (۵۲ گرین) ٹنگچر جلسی میائی وغیرہ (۱۲ ڈرام) پانی و
شربت (ایک اونس) میں ملا کر ایکٹ چاء کا چمچہ بھر ہر نصف ساعت
کو پلائیں۔

”سَرَب“

Morax.

بالو ”ریتی“ دھوپ میں پانی جیسے معلوم دیتی ہے اس کو انگریزی میں

مراز کہتے ہیں۔ تیز دھوپ کے وقت جنگل کے وسیع میدانوں میں نظر ڈالنے سے پانی تالاب جسیا دکھائی دیتا ہے۔ حالانکہ وہاں بالکل پانی نہیں رہتا۔ یہ بھی نظر کا دھوکا ہے جیسے شاعر کہتا ہے۔

ہستی اپنی حُباب کی سی ہے یہ نمائش سراب کی سی ہے
یہ ایک الطف ہوا ہے جس کو استہجر کہتے ہیں اس استہجراؤزوں کے
لہروں کی تہوج سے ایک مستم کی سفید روشنی پانی کی چمک جیسی معلوم
دیتی ہے، لُتِ دوقِ ریتیلے صحراؤں میں مسافروں کو بعض وقت یہ نمائش
دھوکا دیتی ہے۔ (فصیح)

دھوکے میں آب کے ہونا کیوں ستر ہیں ہے امتیاز شرط حیات و حباب میں
بہ اصولِ علمِ فزکس و کمیٹری یعنی علمِ طبیعیات و مادیاتِ روشنی
کی شعاعیں لطیف سے الطف کرہ میں داخل ہوتے اور ٹکلتے ہوئے ہر وقت
خمی پیدا کرتے ہیں اس لیے منتظر کی شئے تہہ سے ضخیم جیسی پانی کی سطح
کے قریب بوم پڑتی ہے۔ - *Typical law:-*
Rays of light passing from
a rarer in to denser medium

are bent twice ancient -
and emerging.

بعض تو شیخ حکمتی شیعہ ضرور رکھتے ہیں عوام کے اعتقاد بڑھانے
کی غرض سے جیسے آئوہ آمارتا، ایک سلیمانی کنکری تانبے کی انگوٹھی
میں بٹھا کر پانی میں ڈیالے آنکھ میں پھیرتے جاتے طلوع آفتاب کے
وقت آفتاب کو بتلا کر کا پر سلفیٹ سچ کرنے کا عمل ہے اور کوکرے
صاف ہو کر آئوہ مندل ہو جاتا رگڑے۔

لور

اس کے لغوی معنی روشنی اور اصطلاحاً کنایہ ہدایت کے لیتے
ہیں اور قرآن مجید میں خداوند عالم نور سے مراد قرآن مجید لیا ہے۔ اور
ذات محمد مصطفیٰ صلعم۔ ارشاد ہے نص قرآن۔ فَاصْبِرْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ
وَالتَّوَّابِ إِلَهِی أَنْتُمْ كُنَّا وَاللَّهُ بِمَا الْعَمَلُونَ خَبِيرٌ (آیت ۸)
سورہ تغابن۔ بعض جگہ لَوْ تَرَىٰ كِتَابُ مُبَیِّنٍ۔ فرماتا ہے۔ بیشک روشنی
کا کام راستہ بتلاتا پھیلے برے کی تمیز پیدا کرنا نفع و نقصان سے آگاہی
بخشنا ہے۔ اور فرماتا ہے۔ وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ لُفًّءًا فَمَا لَهُ لُفًّءٌ

(آیت ہم سورہ نور) وَمَنْ كَانَ فِي هَذِهِ اَعْمٰی فَحَقَّ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی
وَ اَقْلُ سَبِيْلًا۔ مصرعہ ترجمہ۔ قطبی

جو یہاں اندھا وہاں اندھا رہا۔ دین اور دنیا میں نامیوار رہا۔
نور کی ایک اور صفت یعنی عالمگیر ہے جو شانِ ظِلِّ الہی ہے اس کا
پر تو سب پر کیاں اور بسیط ہے مگر جو قرب اختیار فرمائے ان پر
بہ مقابل دُور والوں کے یقیناً زیادہ ہے اور جو منہ چھپائے سامنے سے
ہٹ گئے ان پر تاریکی کا اندھیرا ہے (آیت ۱۸) سورہ نور۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اللّٰهُ نُورٌ السَّمَوٰتِ وَ الْاَرْضِ مِثْلُ نُوْرِ
كَمِثْلِ اَوْ فِیْہَا مِصْبَاحٌ الْمِصْبَاحُ فِیْ سَاجَاۃٍ۔ النَّجَاۃُ كَاثِمًا لِّی
دُرِّیْ لَوْ قَدْ مِّنْ شَجَرَةٍ مِّثْلَ كَلْبَرِیُّنَ لَاشْرَیْقَہٗ وَ لَا عَرَبِیَّةٌ یَّكَا
رُیْتُمْ اَلِیْفِیُّ وَ لَوْ لَمْ تَمْسَسْہٗ نَاسٌ لَوْ رُءِیَ لَوْ یُہْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِ
مَنْ یَّشَآءُ وَ یَضِیْبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَ اللّٰهُ یَكِلُ شَیْءًا عَلِیْمًا

اس آیت سرایا بدایت کا تطابق اشرف المخلوقات حضرت انسان
میں جو حامل بارالمانت رب ہے یہ کماط علم تشریح آنکھ پر صادق آتا ہے
روشنی کیلئے چراغِ دین آنکھ مناسب رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

الندروشنی ہے آسمانوں اور زمینوں کی مثال اس کے نور کی ایسی ہے جیسے کہ ایک محراب یا طاق ہے۔

یہ سمجھئے آپ کا حدقہ چشم ہے جسے آرٹ کہتے ہیں۔ اس میں چراغ ہے اس کو آنکھ تصور کیجئے (گلوب آفڈی آئی) اور چراغ شیشے میں فرمان باری ہے۔ وہ آنکھ کی رطوبت زجاجیہ ہے جو شل پچھلے شیشے کے ہے اور بوجہ شفافیت و صفائی و ٹریس ہیومرس سے متور ہے کَفَا کَبْ دَرِّی تیل جلتا ہے۔ یَقَا قَدْ صِیْتُ شَجَاةٍ مَبَارَکَةٍ رَیْقَانَةٍ مَبَارَکٍ وَرَحْمَتِ وہ زیتون ہے نہ وہ شرق میں ہے نہ وہ غرب میں۔ وٹریس ہیومرس رطوبت زجاجیہ کی پرورش نیوٹریشن دل سے ہے۔ لَا شَرْقِیَّةَ وَلَا غَرْبِیَّةَ۔ اس سے مراد اسماء یعنی کسی سمت جسم کے نہیں نہ عین و لیار میں ہے نہ پیش و پس و نہ تحت و بالا بلکہ عین وسط جسم میں قلب ہے اور اس کے مہین شران تک بالراست اس جھلی میں جس میں وہ رطوبت محفوظ ہے نہیں جاتے بلکہ بالواسطہ سیلییری پراسس اور ریٹینا پر وہ شبکیہ کے شران سے مادہ پرورش پھر کر چھین کر اس تک پہنچتا ہے جس طرح پیٹرول پمپنگ و حرارت سے ہوا بن کر گڈسن لائٹ کے

متل کو منور تیار رکھتا ہے بلا تعلق وسائل و اسباب کے اور دل کی شرابیں بہ صورت شجر شاخ در شاخ تل در تل ہیں اور ہمیشہ کار گزار پروردگار کی شان کا اظہار کرتے ہوئے سب کی پرورش کرتا ہے اس لیے لفظ مبارک سے یاد فرمایا گیا **يَا كَاذِبًا نَبَتْهَا يُضَيِّقُ لَهَا لَكُمُ حَسَنَةُ نَّامٍ**۔ آگ لاگنے سے قبل سلگ جاتا ہے جو انسان میں کیمیائی طور پر ورشی حالت کی وجہ گردش خون سے حرارت ہر وقت پیدا ہے۔ یہ اس کا بچپن ہے۔ افر و خشکی جلنے کی حالت۔ جلنے کا فعل۔ گویا چراغ جل رہا ہے اس کو دوسرے چراغ سے یا کسی آگ سے مطلب نہیں بلکہ نور سے نور سلگتا ہے اور روشن ہو جاتا ہے یعنی اہل نظر کی پر تودید مجلی ہو کر سب کچھ نظر آنے لگتا ہے **نُفُوسٌ عَلٰی نُفُوسٍ** روشنی پر روشنی ایک نور آنکھ کی روشنی دوسرے آنکھ کا حاصل جو دماغ میں تصویر دکھائی دیتی ہے وہ نور ہے۔ ظاہری انسانی آنکھ کا نور بلحاظ عبادیت نور محمدی جانو اور دماغ میں چھپا ہوا نور نظر و نور الہی مانو جیسے آنکھ کی روشنی سے دماغی روشنی محسوس ہے ویسے ہی اس نور محمدی صلعم سے نور الہی دیکھئے بلا اس واسطے کہ دید محال ہے چونکہ بجلی ایک مخلوق ہے

اس کو دیکھتے آنکھ خیرہ و عاجز ہے اس قوت کی بصارت چاہئے تب
 شاید دیکھ سکیں پس نور الہی کی دید کے لیے نور محمدی کی عینک درکار ہو
 تب تو بلا چکا چونند مزے کا دیدار ہے بغیر اس کے کوشش بیکار ہے
 اس لیے کہ ایسے اولوالعزم مقرب نبی حضرت موسیٰ علی نبیا وعلیہ الصلوٰۃ
 والسلام خرموسیٰ صحتاً ہو گئے۔ کوہ طور سینا، دیبا پہاڑ تاب نہ لا کر حل گیا۔

رباعی

اے برق حسن یار یہ اچھا ظہور تھا دیدار کو کلیم تھے جلنے کو طور تھا
 میرے سیاہ خانہ میں شب کو وہ حور تھا تیلی کی طرح پردہ ظلمت میں نور تھا
 دیکھو اس برزخ محمدی کے حجاب میں بے حجابانہ نظارہ ہے
 آن آنکھوں کی آنکھوں نے لوں میں بلائیں میسر ہے جن کو نظر ارا تمھارا

دیگر

سراپا نور کی فتویٰ یہو نام خدا تم ہو دو عالم آپکا شیدا ہے ایسے دلربا تم ہو
 بِكَهْدِي اللَّهُ لِلْمُؤْمِنِينَ نَزْلًا مِنْ شَأْنِهِ نور تو سب میں ہے مگر جسے اللہ چاہتا
 ہے اسے اس نور کا پتہ دیتا ہے یعنی پیر بردار مرشد کامل سے ملا دیتا ہے
 پھر تو وہ سب کچھ بتا دیتا ہے شہیدی۔

ادھر اللہ سے وصل اور مخلوق سے شمول خوں میں بزمِ کبریٰ میں حرفِ شد و کا
 وَصِيْبُ اللّٰهِ الْاَقْتَالُ لِلنَّاسِ ۚ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ اور انسان کے
 سمجھنے کے لیے خدا نے مثال دے رکھی ہے اللہ ہر چیز کو جانتا ہے۔ قطبی
 دل کی آنکھوں سے وہ دکھتا ہوں شاہد معنی نظر کیوں آ کے
 ایک پیر طریقت حضرت خاموش کا مقولہ ہے۔

موسیٰ کو سلامت رکھا کہ طور جلا یا معشوقوں کے اندازِ مسم اور ہی کچھ ہیں
 عشقِ آنِ شعلہ است کو چوں برفِ خجستہ ہر چہ خیر معشوق باقی جملہ سوخت
 کی طرح اس برقِ تجلی الہی کا اثر مودت و خاصیت ہے فرض
 کر کسی مکان میں ایک شخص نے اپنی عمر گزار لی اور دوسرے گھر میں منتقل
 ہوتے ہی اس کو علم ہوا کہ اس سابقہ مکان میں ایک بے بہا خزانہ محفوظ
 تھا اس اطلاع سے اپنی بے خبری و لاعلمی پر وہ انسان کس قدر نفوس
 و مال کرے گا اور اپنی بد بختی پر کس درجہ کفِ نفوس ملیگا۔ فیض
 مدقوں جس کی رہی باہر تلاش تو نے کیوں گھر میں سے دھونڈا نہیں
 اور جس نے اپنے گھر میں قرابین سے خزانہ تار کر دولت حاصل
 کر لی وہ مالا مال ہو کر خوشی سے پھولے نہ سمائے گا۔ رباعی سرمد

سرمد غم عشق بوالہوس راند نہند سو پر پروانہ گس راند نہند
 مدت باید کہ یار آید بکنار ایں دولت سرمدیت ہمہ کس راند نہند
 غرض نظر تو سب ہی کو ہے مگر چشم بصیرت حاصل کرنے ایشاہ
 چونکہ حضرت موسیٰ میں نور محمدی تھا اس لیے انھیں بچا لیا، مگر وہ
 جسم محمدی نہ تھا جو تاب جلوہ جاناں لاسکتا، دیدارِ یار سے بیہوشی
 طاری ہو گئی سے داغ۔

اس کے جلوے کو تو کیا کہنا مگر دیکھنے والے کو دیکھا چاہئے
 آفتاب کے دیکھنے کی تاب کہاں، البتہ مہتاب کی دید ہے
 آسان مگر سمجھو تو اس میں اسی کا نور ہے عیاں اور اسی کے فلکشن
 (Reflection) یعنی پر تو (معکوس شعاع) سے ہی متاں

چشم امید از کہ دارِ اکیم ما فیض قبلہ توئی روی بکہ آریم ما
 تصور آپ کا ہے اور میں ہوں خدا کا سامنا ہے اور میں ہوں
 الحاصل نور محمدی نورِ الہی سے الگ تصور کرنا منترِ ل مقصود
 سے بھٹکتے پھرنا ہے سے خورشید

ذکرِ دینی تو کیا یہ وہ نازک مقام ہے جس جا کہ اپنے آپ میں انحرام ہے

آگے نہ بڑھ کہ فکر یہاں پر حرام ہے آنکھوں میں لوز ذاتِ خدا کا مقام ہے
تلاشِ غصہ بہرِ شہرِ شہرِ مقصد نہ کر سودا کوئی خود رفتگی سے راہِ بہرِ بہر نہیں ہوتا
قَدْ جَاءَكُمْ نَصَائِدُ مِّنْ رَبِّكُمْ فَصَمُّوا بُصْرًا فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ عَمَلَى

فَعَلَيْهَا وَمَا أَنَا عَلَيْكُمْ بِمَحْفِظٍ ؕ (پ سورہ النعام آیت ۱۰۵) ع

کوئی معشوق ہے اس پردہ رنگاری میں

گیرم از ہر دو جہاں چشم بہ چشم صائب دل دیوانہ معشوقِ طلبِ اچھے علاج
حُسنِ ناصین۔ لفظ ”حُسنِ نما“ اسمِ فاعلِ ترکیبی ہے جس کے معنی
خوبصورتی دکھانے والا اور ”حُسنِ نما“ دوامی خوبصورت کے ہیں۔ بحسنِ انتظام
فطرتی انتخابِ حسن کا دار و مدار محض آنکھ پر منحصر و موقوف ہے اور بلا کی
خوبصورتی آنکھوں ہی سے نمایاں ہے۔

مست و سرشارِ ریلی ہیں تمہاری آنکھیں نشہ میں چوہیں مخمور ہیں پیاری آنکھیں
انہیں آنکھوں کو ترستی ہیں ہماری آنکھیں

بلا آنکھ کے حسن کا انتخاب لاجواب کسی طرح کسی سے بھی ممکن نہیں ہے

ورنہ جس صورتِ حال کا انکشاف جنابِ سعدیؒ فرمائے۔

شاہدے درمیان کو راستہ مصحفے در کشت زندقہاں

کیا نرے کی بات ہے کہ آنکھ مُتَّصِف یہ مستعد صفات ہے، جس پر
 عاشقوں کی فریادِ طالبوں کی داد، حسن پرستوں کی صداد ہے آنکھ طالب و
 مطلوب ہے، آنکھ صید ہے صیاد ہے، چنانچہ مولانا روم ثنوی شریف
 میں دفتر اول کی حکایت اولیٰ سے اس کی حقیقت حال ظاہر فرما رہے ہیں۔
 در بیا باں کز پئے صیدے قِتَاد ناگہے در دام صیاد اوستاد
 ایک بادشاہ شکار کرنے جا کے خود شکار ہو گیا، تیر اندازی کے
 شوق میں نشانہ بن گیا ۛ غالب

کوئی میرے دل سے پوچھے تیرے تیر نیم کش کو
 یہ غلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا پو
 دیکھئے آنکھ دیکھتی اور دل کسی کا نشانہ بن جاتا، پھر دی آنکھ

پُر خم و اشکبار انتظار جلوہ یار ہوئے جاتی ۛ
 فرض کردم کہ بیاد تو دم خرنده است لیکن ایں دیدہ دیدار طلب لہجہ علاج
 اسکو ب چھڑتے ہیں مجھ کو تانے کیلئے پائی کو دوڑتے ہیں آگ لگانے والے
 کا مضمون اول آنکھ آتش عشق بھڑکاتی پھر اشکباری کی جھڑی
 سے کلیجہ تھنڈا کرتی ۛ

یہ منادی ہے کشورِ عشق میں کوئی بواہوس آہیں رہا نہ کرے
 جو رہے بھی تو صاحبِ درد رہے کوئی درد کی اُسکے دو آنہ کرے
 آنکھ سے دل گھایل ہوتا اور آنکھ ہی سے زخمِ دل مندِ دل و ٹھنڈا
 پڑتا جیسے آنکھ سحرِ جن ہے ۵۵ سعدیؒ

چو گرزن کہ جراح و مرہم نہ است درشتی و نرمی بہم در بہ است
 امیرِ نیائی کہتے ہیں ۵۶

عشق بازی کا اگر حوصلہ رکھتا ہے آئیر دل جو لوہے کا تو پتھر کا جگر پیدا کر
 باوجود ایسی سنگدلی و استواری کے نظر کی چوٹ سے ڈرتے ہوئے
 کہے ہیں ۵۷۔

ہمارے شیشے دلوں کو سنبھل کر ہاتھ میں لینا نزاکتِ آہیں اتنی ہے کہ جو نظر وٹنے گرا ٹوٹا
 بالآخر یہ گلہ پیش ہوا کہ ۵۸

میرے دل کے شیشے کو بے وفا تو نے تکرے تکرے ہی کر دیا
 میرے پاس تو وہی ایک تھایہ دوکانِ شیشہ گراں نہیں
 شعرا و دل و جگر کو سختی جھیلنے لوہے و پتھر سے مناسبت دیتے اور
 نزاکت میں شیشہ سے استعارہ (مجنئی چیزے بجا ریتِ خواستن) لیتے جہلا کی

حیوانی زندگی معنی سے تہی نظر برظاہری وہ تو مضنۃ مابین جنید پر محدود
رہتی ہے ۷

کچھ اور ہی مقام ہے فہمید سے پرے سمجھے ہیں جس کو یار وہ اللہ ہی نہیں
وائے نادانی کہ اپنے دل کا حال فیض فہم میں کچھ آج تک آتا نہیں
حکماء کے نزدیک دو دل ایک ظاہری جس کو خاص و عام جانتے ہیں
دوسرا معنوی جس کو ذہن ضمیر عقل مائد فہم ادراک کہتے ہیں وہ دماغ ہے
نہ گفنتہ نہ وارد کسے باتو کار ولکین چو گفنتی و لیش بسیار
ایک دل مادی جو دکھ سکتا سینے کے پھرے میں طائر تشش کے
پکھوٹوں میں مثل انڈے کے رکھا ہے محض مضفہ گوشت کا ہے دوسرا دل
اعنی دماغ یہ تو اور نازک دماغی سے ملقب کھوپری کے گولے میں (کاٹا)
اخروٹ (برقی حباب یا منٹل جالی کی طرح شکن ہے اس بھی دل سے نازکتر
ہے نزاکت موم دلی کا اطلاق اس لیے ایک حد تک دماغ پر عاید آسکتا ہے
مگر لوہے و پتھر کا ثبوت کہاں اس کے پاسخ میں یہی جواب ملے گا کہ سختی کی
برداشت کا عادی ہونے کا محاورہ اس طرح سے ادا کیا گیا۔ ماورا اس کے
اور کوئی مطلب کسی کے حاشیہ خیال میں نہیں (مثال) ربُّ ایک رخت کا

گوند ہے اور بڑا کارآمد ثابت ہوا ہے۔ مگر ناپائیدار ہے۔ اس کو مضبوط بنانے سن دیا سوت کیا نو لیس وغیرہ کی آمیزش سے ایک قسم کا جسم قوم بنا لیکر بار کا تحمل بنا لیتے جس سے موٹر و سیکل کے ٹیرنٹے جس کے شکم میں خالص ربڑ کی ٹیوب بہ حفاظت پائیداری کے ساتھ کام دیتی اب ہم آپ کو ایک نئی پتہ کی بات بتائے دیتے ہیں وہ یہ کہ خون میں لوہا موجود خون میں پتھر جیسے نمکیات مشمول لوہے کی خاصیت گرم خون بھی گرم خون سرخ غام لوہا بھی یہ حالت حرارت آگ جیسے لال سیال لوہا وزنی خون کا ثقل بھی بھاری سنگین۔ دل ایک دبیز لحمی بھٹلا ہے۔ جس میں صرف خون، ڈچا ڈچ بھرا ہے اس کے سوا اور کیا رکھا ہے جو حقیقت میں لوہا پتھر بھرا ہے اگر یہ مادوں میں کمی ہو جائے مرض اسکلے روس انیمیا نمودار ہو جائے۔ اور فولاد کی خون میں زیادتی سے سرخ روئی ہوگی لوہا پتھر سب کو علم ہے بہت بوجھ اٹھا سکتا ہے اور دل بھی اسی لوہے دھچک کی بدولت تحمل باز گراں ہو سکتا ہے کہ نہیں ایسی تو استواری اور اس کے کٹا نازنین اس قدر کہ کسی خبر کے اثر سے ساکت جیسے شا کسے ہارٹ فیل پس لوہا پتھر اور نشیے کا دل ہوتا ثابت۔ اب ائرن میان لوہے کا آدمی کہئے

زیبا۔ لوہے جیسا سخت تبہی بنے جبکہ انسان میں بلڈ پریشر رہے اور کثرت
تولید خون ہو کر اسی سے قدرتی مینٹی تنس شبانہ روز عمارت جیسی
کا قائم و دائم ہے۔ اگر فولادی انسان بنادیا جاتا مچھر کا جھڈ ہا لا
جاتا تو بھی گھائے میں رہتا یہ پائیداری نہ پیدا کرتا یہ فطرتی مسالہ
اور قدرتی ترکیب عمل ہے۔ کب کسی کو اس میں دخل ہے۔

تبصرہ

جو شے کسی آسرے یا بند آلے میں رہے اس کو دیکھنے کے لیے
خاص آلے ماہرین فن بنائے جیسے حلق سے نیچے کی حالت لیرنگکوپ
سے اور مثانہ کی اندرونی کیفیت سسٹس کوپ اور کان کی آرس کوپ کے
وساطت سے مشاہدہ و معائنہ کی جاتی ہے ریلوے اسٹیشنوں پر ڈسٹنٹ
سگنل باادقات آڑہ میں کسی چیز کے آجاتا ہے اسٹیشن ماسٹر اپنے ہی
مقام پر بیٹھ ہوئے دیکھنے کے لیے وہیں ایک چوبی ڈبہ مختصر سادیلو اڑیں
جمادیا جاتا ہے جس کو کھول کر اندر کا کھٹکا دباتے سے سامنے کے آئینہ
میں سگنل کی حالت عکس فلگن ہو رہتی ہے، ایسا سگنل یعنی ہاتھ گرا کہ
دیا ہی کھڑا ہے، اس آلہ کو محادرہ میں پریس کوپ (The scope)

اور معمولی زبان میں ٹیل ٹیل لائیٹ (Telltale light) کہا جاتا ہے۔ اور بعض ٹھینوں پر بجلی کے تار سے تعلق کر دیا گیا۔ پس گنل وہاں گرا دینے سے روم میں گھڑی کا جیسے کانٹا سرخ گرجاتا ہے ان آلات میں ہر خم پر فلکٹنگ رفرکٹنگ۔ مِرورس پر ریزس کانکیو کانکس یعنی مقعر محدب مثلثی شیشے مناسبت کے ساتھ جمائے گئے ہیں جن میں سے شعاعیں خمیدہ ہو کر ادھر کے حالات ادھر منعکس ہوتے ہیں ایسا ہی تصور کیا جائے کہ آنکھ کی سنیری دماغ میں ذریعہ اعصاب محسوس ہو جاتی بعض صورتوں میں مثلاً دماغ وغیرہ کی اندرونی تاریکی روشنی سے متور کی جاتی ہے تب کہیں منظر میں علانیہ نظر آتی ہے۔ نفس دید میں سیاہ غلاف اور دماغ بند اندھیری کھوپری میں ہر دو مقامات ظلمات ہیں چونکہ اُجالے میں اُجالا ماند ہوئے جاتا کہ طبیعت کو بھاتا ہے بلکہ عین اندھیرے میں اُجالے کا لطف آتا ہے۔ اس لیے مصوّر حقیقی نے یہ تھاات ظلمات بنے رہنے کا انتظام کر رکھا ہے۔ دیکھئے اندھیرے میدان میں ایک دوسرے کو فاصلہ سے دکھائی نہ دے گا ان میں سے اگر ایک شخص قتل قتل روشن رکھے تو البتہ دوسرا اس کو دیکھ سکے گا۔ مگر خود قتل والا

بے قندیل والے کو دیکھتے نہ پائے گا جب کہ ہر دو کے ساتھ قندیل ہے
 برابر ایک دوسرے کو نظر آتا ہے عکس ریز (X-rays) کی
 شعاع آٹھ (۸) فیٹ تک کے دبیز ٹرانس لیوسنٹ اجسام۔ پوست
 گوشت رگ وریشہ وغیرہ میں سے پار ہو جاتی البتہ ہڈی یا اور کوئی
 سالڈ سخت چیز میں گزرنے نہیں پاتی۔ اس لیے استخوانی حالت گولی
 چھڑے، کاٹا، سوئی بعض امراض کے سمجھ شدہ مادے اس روشنی سے
 شناخت کئے جاتے اس موقع پر بعض خطرات ضعیف الاعتقاد و قلوب
 میں دہمہ فگن ہوں گے کہ لیجئے مَا فِي الْأَكْمَرِ حَامٍ کا علم ہو سکے گا، خدا
 کلام اور پھر دعوے کے ساتھ مذاق نہیں معلوم رہے اور علم ہے کہ
 آلات تناسل میں ہڈی نہیں لہذا مونث مذکر غیر ممیز واللہ اعلم
 بالصواب کا دعویٰ علیٰ حالہ باقی رہا۔

قُوْتِ لَامِسَہ

حس پنجم انس آف شیج چھو کر تمیز کرنے کی حس اس قوت کے
 آلات کا مسکن جلد حیوانی ہے جس میں ماوراء اس حس خاص کے
 اور اور فواید شامل ہیں وہ تمام گہری بافتوں کا حفاظت کرنوالا

غلاف اور فصلات اجسام خارج کنندہ و مادے جذب کرنے والا آلہ ہے
 بیاد کنگڈ کٹر مرنے کی وجہ سے حرارت جسمانی کا سوازنہ بلحاظ موسم و
 اوقات ایام برابر رکھتا ہے۔

جلد کے ذریعہ بھی تنفس ہو کرتا ہے، بہت سارے ادویات کا
 عمل جلدی توسط سے ہوتا ہے موسموں کا اثر جلد ہی سے موثر ہوتا ہے
 علم فارنسک ٹیس۔ ٹیکل جیورس پر ڈنٹس یعنی طب متعلقہ ضابطہ
 فوجداری میں جلد سے زخم و ضرب کی حیثیت آلہ جارحہ کا پتہ۔ زندگی
 یا بعد وفات صدمہ پہنچنے کی تمیز ٹوب مرنے کی دلیل بہم پہنچتی ہے
 جلد کے داغ و نشانات اور رنگت سے آدمی کی شناخت ذریعہ عمل
 پوسٹ مارٹم یعنی معاینہ و تشریح بعد وفات ہوتی ہے۔ انات میں
 شکم کے زیرین حصہ کی جلد سے صاحب اولاد یا لادلدی پائی جاتی ہے
 جلد کے بدولت دولت حسن ہے۔ گلفام۔ سیاہ قام۔ طبع و صبیح۔ گورا
 کالا۔ بھورا۔ سانولا۔ سرخ و سفید۔ چمپائی۔ گلابی۔ رنگ کا کہلاتا ہے
 بعض اجسام کی جلد ایسی مہین نازک و صاف ہوتی ہے کہ جسم کو سمیت
 و گلبدن بنا دیتی اور اندر سے خون کی سرخی گلرخی۔ گلوئی کا لقب بنتی ہے

اور شل مشقلہ کردہ شے کے دیا گھوٹا کی ہوئی چیز کے صفائی آئینہ
 روئی چمک و دمک آفتاب و مہتاب کا خطاب دلاتی ہے داغ
 یوں کہتے ہیں بلبلِ سودہ گلِ ہاتھ میں لیکر تو دیکھ ملا کر بسے گالوں سے ہمارے
 انگریزی میں روزی چیک فارسی میں گلغدار رخ درخشاں
 حضرت آصفؑ

گئے تھے تفریح کو چسپن میں وہاں ہوئی اور حشمتِ دل
 کسی کے رخسار یا دآئے کھلا ہوا جو گلاب دیکھا
 خار بے گلِ قہر اک موئے شرہ ہے اُنکا بھنی دو نو عارضِ گلِ بے خار نظر آتے ہیں
 کلام پر ذوق ہے

روئے تو گلِ ولب تو غذاست گلقتد علاجِ درو مند است

دلورہ شوقیہ

بہنِ برآں گلِ رویت غزلِ سرکیم دیں کہ عندلیب تو از ہر طرف ہزار اتند
 از قبلہ گاہی

تھے چاہ میں بوسے کے سیرِ یوسفِ مصری جس رذر سے میں خود گلِ تخرماریا ہوں
 بہت سارے اندرونی ادویات در دین سوزشی مادے جن عصائی

درد وغیرہ جلد پر تکمید یعنی سلکھنے سے کم ہو جاتے ہیں یا امالہ سے اس مادے کو جلد کے طرف منتقل یا لوٹا دیتے ہیں جیسے ایوڈین۔ بلبٹر رائی۔ خراش۔ پیدا کنندہ ادویہ بھنلاواں بعض درخت کے دو وسیڈ بڑھ آگ وغیرہ کو نثر اڑی ٹیش کیا کرتے ہیں اصلی یا مصنوعی جنکیں۔ پچنی کپنگ۔ سنگیں وغیرہ۔ آٹی فلو جیٹن زہریلے حشرات الارض کی سمیت جلد میں سے اثر کرتی ہے ذریعہ اعصاب و خون۔ آوزولن (O₂O) یا (O₃) کا اثر جنگل میں رہنے سے جلد پر مدہم پنا پیدا کرتا ہے اثر تیزاب بر جلد کاربالک ایڈ کا داغ سفید گندہک کے تیزاب کا سیاہ او شورے کے تیزاب کا زرد۔

جلد کے نیچے انکبشن ادویہ کا عمل کیا جاتا ہے۔ جلد کے توسط سے چیپک کا تخم بدن میں سٹھول کیا جاتا ہے (تنبیہ) یا درہے جس بچے سے تخم لیا جاتا ہے اس کی صحت کلی کا اطمینان حاصل کر لیں ورنہ اس بچہ سے اس بچہ میں منتقل منہ سے منتقل الیہ میں یقیناً امراض منتقل ہوں گے اسی خیال سے تندرست گائے کے بچھڑے کا لمف ان خدشوں سے نمٹتا ہے۔

تشریح

جلد بطور غلات کے سارے جسم پر مٹیری ہوئی ہے ایک متوسط
جوان انسان کی جلدی مساحت تخمیناً (۲۵۰۰) کسرا اچھ ہے۔ ایام گرم
میں جلدی مسامات کھلے رہتے اور غدود لیسینہ سرگرم کارگزاری رہا
کرتے یہ غلات اس کے موسم سرما میں جلد تنگڑی ہوئی اور فضلات جسم
گودے اخراج کرتے ہی وجہ کثرت نشاں ہے۔

جلد انسانی کے دو بڑے پرت ہیں

ایک بیرونی پرت جس کو اپی ڈرمس یا کمیوٹیکل۔ فالس اسکن۔ اسکار
اسکن بمعنی دوپٹہ اور صحتی۔ ہارنی لیئر کہتے ہیں یہ اپنی تحلیل کو رنگ ہے
اس میں خون کی رگیں نہیں اس لیے اس اوپر کے حول کے خفیف خراش
ورگڑوں سے صرف بطور بھوسے کے مچھلکے نکلتے ہیں اس کے نیچے کے
حصہ میں رنگت کی تہ ہے جو کہ گورا۔ کالا۔ سانولا بناتی ہے ہم نے
قبل ازیں آنکھ کے بیان میں تیلادیا ہے کہ سیاہی روشنی کے اثرات کو
جذب کرنے میں حصہ لیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آفریقیہ میں مبشتانی سڈیو

دو دیگر باشندوں کی جلد فطراً سیاہ بنائی گئی ہے تاکہ دھوپ کے متعل
 رہیں اور سن اسٹروک دھوپ کی جھال و لو سے بچیں جیسے کول میسین
 معدنیات زغال میں کول گیس مشتعل نہ ہونے لیا نٹرس کے اطراف
 وائر گائز مہنی جال لگی رکھتے ہیں اور جس قطعہ زمین پر برف و پانی کی
 ترشح ہمیشہ رہتی ہے وہاں بے رنگی سفیدی صباحت بلا ملاحظہ عموماً
 یورومین میں ہوا کرتی ہے۔ جہاں زیادہ بار درگڑے وغیرہ پڑا کرتے
 ہیں وہاں کی جلدی یافت دینر و سخت دبا و بالو قفہ یعنی انٹرٹینٹ
 پریشر سے بطور گھٹے کے بن جایا کرتی ہے۔ پیر کے گٹھوں کو ہارڈ کارن
 کہتے ہیں جو کہ تنگ جوتے پہننے کی وجہ سے ہو جایا کرتے ہیں جلد میں رنگت
 بہت سرعت کے ساتھ سرایت کر جاتی ہے اور بعضے رنگ انڈر کی گہری
 تہ میں ممکن ہو جاتے ہیں جن کے نکلنے ہوئے عرصہ لگتا ہے۔ جیسے
 رنگ حنا و حناب اور بعض جو کچی کر کے ڈالے گئے ہیں نکلنے ہی نہیں
 جیسے گوند کے نقوش جو آہل فیاشن ہو گیا ہے عیب جاکر منہر
 بن گیا ہے۔ ج و شہما۔ گودنا۔

گوند ازمانہ سابق میں نو مسلمیت پر استدلال ہوتا تھا جبکہ کسی

مسلمان میں پایا جاتا تھا ورنہ کھڑکی میں گویا کمینوں میں علامت و شناخت تھی۔ نئی تہذیب والے کنواریوں کی تاک چھدانی معیوب جانتکر ایسا رواج کم کر رہے ہیں حالانکہ یہ مقابل اس کے وہ اس درجہ معیوب نہ تھا سو ہم نامعلوم سا سوراخ رہتا ہے اختیار ہے۔ زلیور پہنیں یا نہ پہنیں مگر یہ تو تمام جسم نقوش اقسام کے حیرت آراہ و پرند و حیوانی اشکال کا البہم بنا لیتے ہیں۔ اس کا کچھ مضائقہ نہیں۔ غیر مسلم سپاہ جنگ میں مقتولوں کی شناخت کے لیے (آئی ڈی فلکیشن مارک اپنا اپنا نقشہ جسم پر گوندے میں ڈال لیتے ہیں ان کا دیکھا دیکھی یہ لوگ بھی گھر میں بیٹھے بیٹھے بلاوجہ خاصے جسم پر گوندے کے اشکال جا لیتے ہیں زندگی ہی میں جسم پر سانپ بچھو دوڑا لیتے ہیں گوند اڈوٹکی چبن و تحلیف کا مزہ جسم کو چکھا لیتے ہیں حالانکہ گوندے کی موجودگی باعث مزاحمت نجات و بخشش دائرہ اسلامی میں تبلائی جاتی ہے اس لیے کہ شدید حرام ہے نماز میں بندہ کو خدا سے اس قدر قرب حاصل ہوتا ہے کہ میں کا کوئی فرق نہیں بتایا جاسکتا۔ اسی لیے الصلوٰۃ معراج المومنین اور مذہب اسلام میں حالت جنابت تقویٰ رکھنا ان تین چیزوں کی

موجودگی سے نہ جھٹ کے فرشتے نازل ہوتے اور نہ نماز ہو سکتی بلکہ کرامت کے بعض ملت میں لَامَدْ خَلَوْنَ الْمَلَائِكَةُ بَعِثَ فِيهِ صَوْرًا نَحْوَ مَا لَاجِبٌ نَحْوَ الْكَلْبِ۔ جب سے خود تاپاک۔ تصور پتلے سے مشابہت۔ صنم پرستی محل خمشوع و خضوع نیز سب خیالات فاسد۔ کلب باعث پلیدی امراض۔ پس جبکہ انسان کے جسم پر محسوس تقادیر انسانی حیوانی چرند۔ پرند۔ درند وغیرہ ثبت ہوں جو کسی طرح سے علاحدہ نہیں ہو سکتے دلیوں کی تماز کس طرح ادا ہو سکتی جائے غور ہے۔ اگر یہ خیال ہے کہ کپڑے سے ڈھانپ لی جاتی ہے تو وہی صورت ہوگی جیسے خالق غیبِ دل کی حضوری میں خلافِ دوزی حکم کرتے ہوئے جیب میں چوری کی شے چھپا رکھی ہے جو کہ اس پر عیاں نہیں سے نہاں ہے۔ یا یوں تصور کیا جائے کہ مسجد میں ایک دو اسٹامبو یا ماڈلس یعنی مجسم پتلے غلات ڈھانپ کر لارکھیں مگر شارع اس کو ہرگز نہ روا نہ رکھیں گے۔ مسجد کو بیتِ خانہ نہ بننے دیں گے۔

دلِ خانہ خدا ہے نہ دے ان بتوں کو جا۔ ادبے تینز کچھ بھی کچھے اتیا رہے
دل سے مراد ذہن و دماغ ہے جبکہ عالم خیال میں بتوں کو جائے
نہ دینے موصد کہتے ہیں تو مجسم پر دوا یا چسپاں تنقوش شرک ال حال رہتا ہے

کریں کس بت کی پوجا اور چڑھائیں لکھنچین ہم
 فیقن صنم ہم دیر ہم تنجانہ ہم بت ہم برہمن ہم
 سے کب خالی ہو سکتا ہے۔

صورت گری بت تراشی شبیہ عکسی لیتے جاندار کی تصویر لینی
 مذہباً ممنوع گوئندے سے جسم پر زیروح کی صورت کندیدہ نقوش
 قبر و حشر میں ساتھ موجود ہے

روز قیامت ہر کسے در دست گیر دلائل من نیز حاضر مشیوم تصویر حیواں بر بدن
 کے مصداق ہوتا ہے۔ اور پروردگار کی حضوری میں ایسی حالت
 سے حاضر ہونا اپنے آپ پر فرد جرم لگائے جاتا ہے۔

چہ دلاور است دزدے کہ بکت چراغ دار
 بلاگو اہ کے منتتبہ نقوش سے ثبوت جرم ثابہت۔
 آہرا کہ عیالنت چہ حاجت کہ بیان است

از دزدے طب گوئندے کے عمل کے ساتھ حسب ذیل مزمن
 امراض لیتے کا پہلی کمیشن ہونا پایا گیا۔

۱۱، سپیک الفلاشین۔ سمیتی سوزش ۲، آبس گڈے (۳)

اری سپلس۔ سرخ بادہ (۴)، گیا نگرین۔ مردار (۵) حتیٰ کہ اٹک لیتے
سفس ہو گئی ہے۔

نوسلم عورتیں اپنی قوم و ذات چھپانے کو ندا اوڑانے کی ادب
کے خواستگار ہوتی ہیں تاکہ اس طریق سے ان کی عیب پوشی ہو سکے
مگر بعض مادر زاد مسلمانوں کے ہاں یہ عیب نہ ہو گیا ہے ایسے گروہ
فیض کے زرد میں اڑوب ہو گئے ہیں کسی شاعر نے خوب کہا ہے
”گد کفر ہم کامل نئی ز نار رار سوا کمن“

لَعْنَةُ اللَّهِ الْوَاسِطَةُ وَالْمُسْتَقْ شِمَّةُ اللَّهِ کی لعنت گو دے
اور گو دوائے والی پر ہے چونکہ اس زمانہ میں عورتیں گو دواتی بھتیں
مگر اب جنس مذکور بھی اس لعنت میں حصہ لے لیے تکلیف کے ساتھ بلا
تکلف ملعون بننے کی سعی کر لیے بعض ذی علم ذی قدرت ذی مرتبت
لوگوں کی کلامیوں پر اسمائے مقدس محمد علی وغیرہ منقوش رہتے
جنہیں طہارت وضو کے ساتھ بولا چاہئے اور درود و رضی اللہ تعالیٰ عنہ
پڑھنا لازم آتا مگر ایسی لیے حرمتی وقوع پذیر رہتی کہ العیاض باللہ
آبدست کے وقت کیا یہ حصہ انتہین وغیرہ سے محاس کرنا نہ ہوگا۔

ساختہ

شہر گلبرگہ شریف میں مسماۃ سکومان ایک مسلمان عورت کی
 نقش کا پوسٹ مارٹم میں کر رہا تھا چونکہ ایسی رپورٹیں منجملہ اور
 اسباب کے گوندے کے نقوش بھی درج کرنا ہوتا ہے بہ حیثیت نشا
 شناخت (as a mark of identification)
 اس وقت ایک پولیس افسر میرے سوال پر کہ ”گوندے کے نقوش
 دیکھ لو“ یہ نظر متوجہ کیا کہ جناب عالی مسلمانوں پر گوندا کیسے ہو گا۔
 میں نے کہا مہذبوں میں تہذیب و فیاضی و محبت سے معشوقہ کا نام
 اس کی نقویہ اور عوام میں مہنود و کفار سے روابط و مساوات اور
 بعضوں میں درد کے افاقہ کے لیے ڈالتے ہیں اس پر وہ پولیس منر
 چونک کر کہہ اٹھے کہ حضور مجھے خود گوندا موجود ہے۔ عالی جناب
 ارشاد بالکل بجا ہے۔

سمیہ۔ سکیٹرکس۔ نشان۔ داغ۔ اسکار

اگر جلد ہی اوپر کی تہ میں رگڑ و گھسٹ از خم خفیف ہو اور بفت
 کا کوئی دوسرا لوازمہ ضایع نہ ہوئے تو اس کا داغ پیدا نہ ہو گا۔

البتہ جبکہ اصل پوست لینے دوسرے پرت میں سے کسی قدر حصہ باقی
جاتا رہے تو اس کے اندام کے بعد سکیٹر کس داغ رہے گا ایسے
داغ کی استقامت اس کے گہرائی کے مدارج پر منحصر ہے جس قدر
عمیق رہے گا اسی قدر پائیدار ہوگا۔

لالہ رویوں سے کب فراغ رہا اک نہ اک گل کا دل پہ داغ رہا
کب مٹا عشق کا نشان دل سے جسم اچھا ہوا تو داغ رہا
ایسے سکیٹر کس میں بال و غدد پسینہ و دہشیت نہیں۔

جلدی ویرٹیئر۔ لینے چمڑے کے اوپر کی ہتھیں ہمیشہ کے استعمال
ورگروں سے چونکہ جسم نامی ہے گھٹی پسٹی گھٹی بڑھتی رہتی ہیں جلدیں
پھیلنے کا مادہ بھی موجود ہے جو حرارت و سردی میں نمایاں اور امراض
و دیگر وجوہات عارضی سے بعض حصص جسمی بڑھ جاتے اور بعد زوال
سبب سکڑ کر حالت اہل پر آ جاتے جیسے رسوکی۔ نزول مائی۔ اور آم
جلد ہر۔ جل۔ ہڈی روئیل وغیرہ میں۔ بہا باعی۔

دنیا بھی عجب سرے فانی دیکھی ہر چیز یہاں کی آنی جانی دیکھی
جو آ کے نہ جائے وہ بڑھا یا دیکھا جو جا کے نہ آئے وہ جوانی دیکھی

در بارِ رب العزت سے سرفرازیوں کے خلعت ہمیشہ عطا فرمائی
 جارہی ہیں۔ لباسِ پوستی ہر وقت تازہ بہ تازہ نوبہ نو پہنا یا جارہا ہے
 آلات کے اندلیونی حصص میں قلعی میو کس و لائی تنگ ممیرین کی
 پھیر دی جارہی ہے جو کثافت جمنے نہیں دیتی ہر آلہ کے غلات بدل
 رہے ہیں بال ناخن و قنّا قنّا بڑھا دے جاتے ہیں مسامات
 و اجوات دہل رہے ہیں خلد و شش و گردے فضلے خارج کئے
 جارہے ہیں یہ فضل و انعامات یہ عنایات و احسانات کا شکریہ
 حاشیہ خیال میں کبھی نہیں آتا اس لئے ارشاد ہوتا ہے وَ مَا قَدَّرُ
 وَ اللّٰهُ حَقٌّ قَدْرُہُ یعنی جیسی کہ خالق کی قدر کرنی چاہئے تھی نہ کی
 و اسے غفلت کوئی عارضی تین ٹولی کی چیز مہر انسان دے تو تھیا نکٹ
 سے اظہارِ تشکر کیا جاتا ہے اور سمجھے ہوؤں نے جو بتلایا ہے کہ
 درہر نفس و نعمت موجود است و برہر نعمتے شکرے واجب (آیت ۸۶)
 فَادْكُرْ فِیْ اَیِّ ذٰكُمَا كُنْتُمْ سٰكِنٰی فِیْہِیْ وَ لَا تَكْفُرُوْا ۝

نفس جز بشکر خدا بر میار کہ واجب بود شکر پروردگار
 عبارتِ رنگینی کتابی شاعری سمجھی گئی ہے۔ واجب کیا بلکہ مثبزلہ

فرض ہے کہیں وَ اَشْكُرُهُ اور کہیں اَعْلَمُ آلَ دَاوُدَ شَكَرًا قَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ کا اشارہ ہے۔ گوہر کسی کے متعلق جو کچھ لکھا جائے بہ لحاظ مذاق شاعرانہ مبالغہ و تعلیٰ اس میں شامل ہو مگر ذات نامتناہی کے لیے مبالغہ و تعلیٰ کمی کی صفت رکھتا ہے اس کی اور اس کے حبیب کی نسبت اس سے برتر ہے کُنْ فَكَلِمَتٌ مِّنْكَ مِثْلُ عِلْمٍ کے متعلق وسوسہ شیطانی یا منکر یہ خیال کرتے ہوں گے کہ یہ کائنات صرف اس قدر مختصر لفظ کہہ دینے پر اکیم سے کس طرح قائم ہوئی ہوگی دنیاوی ذرا میں آپ نے دیکھا ہوگا کہ ایک ذرا سی گھنٹی کے اشارہ پر نائک کا پردہ بدلتا نیا عالم تیار منتظر دیگرگوں معاملہ ہو جاتا ہے، ہر وقت نیر الاچمن کھلتا ہے، حکومت کے زور سے اشاروں پر لکھا مخلوق کٹ مرقی ہے موجزن لشکر ساکت ہو جاتا ہے طلسمی فوں سازی شعبہ بازی ہاتھ چالاکی کیسے عجیب و غریب بعید از قیاس کامیں کر دکھاتی ہے تو سب سے بڑے قادرِ ستعال کا حکم سب سے کمترین و اقل مدت میں سب سے بڑا و پائیدار و چالو کام پیشک کر دکھا سکتا ہے (والدم)

موفت جبکہ ہو وہ دیکھے تماشا تیرا ایک اک ذرہ میں موجود ہے جلوہ تیرا

پس ان لوگوں کو سمجھنا چاہئے کہ اس کا منہ خود ہم ہیں اور ہمیں
 میں اس کی مثال ہر وقت موجود ہے۔ غور سے سمجھیں تمامی متحرک
 انجین و مشین۔ ہوا۔ آگ۔ آب۔ بجلی۔ اسٹیم۔ پٹرول۔ مقناطیس وغیرہ
 کی قوت سے چلائے جا رہے ہیں۔ سوچیں تو یہ ساری چیزیں ہمیں
 میں سوجزن ہیں۔ سع و قطبی،

”حرارت ہے برودت ہے بخار و برق قائم ہے“

ستے سانس لینی گویا کن ہے اور چھوڑنی نیکون ہے۔ پس
 اتنے ہی میں سارا معاملہ طے ہو رہا ہے۔ چپ چاپ بہ کثرت کا رٹالنے
 جسم میں چالو ہیں اور بے گنتی مشین چل رہے ہیں اور نہراں و نعمتیں و
 سرفرازئیں و نوازشات آنا نا بخششی جا رہی ہیں مٹ اٹھ رہی
 کا ظہور ہوتا جا رہا ہے ہم کو رخر دیے خبر اس کو ایک عادی بات کثرت
 کی وجہ سے جان بیٹھے ہیں بڑی شان والوں کی داد و دہش دکھاوے
 کی نہیں ہوتی۔ منیر کہتا ہے ۷

یوں دیکھیے کہ دست گدا کو خبر نہ ہو {
 یوں بخشش کی آبرو نہیں ہوتی نمود سے
 یوں بخشش دو کہ اہل خطا کو خبر نہ ہو {
 احساں اگر تبا کے کیا بھی تو لطف کیا

ذرا حکم کن موقوف فرما دیا جائے تو یہاں سارا کام بند ہو جائے
 ذیروح ڈھیر ہو جائے۔ ہر آلہ و کار خانہ سانس پر ہے جب ہی تو کہاوت ہے
 کہ سانس ہے تک اس ہے دنیا آس پاس ہے ورنہ ستیا ناس ہے (ع)
 دیکھا جو غور کر کے تو بندے ہوا کے ہیں۔

کافی ہے تیرا دم کوئی ہو ہو، نہ ہو نہ ہو تو ہو تری قسم کوئی ہو ہو، نہ ہو نہ ہو
 نفس، موجِ محیطِ بے خودی ہے غالب تغافل ہائے ساقی کا گلہ کیا
 دل ہر قطرہ ہے سازِ انا الحجر ہم اس کے ہیں ہمارا پوچھنا کیا
 ہوس کو ہے نشاطِ کار کیا کیا نہ ہو مرنا تو جینے کا مزا کیا
 بلائے جاں ہے غالب اسکی ہر بات عبارت کیا اشارت کیا اد کیا

نکتہ عبرت افزا

ایک مقدس حضرت مقرب بارگاہِ الہی نے اللہ تعالیٰ سے معروضہ
 کئے کہ خوشی فائدہ کے وقت تو تیرا شکر بجالانا واجب ہے، مگر تکلیف
 میں کس طرح ممکن ہو اور کس امر کا شکر ادا ہو۔ ارشاد ہوا۔ فلاں جنگل کے
 پہاڑی درے میں جا کر اس کا امتحان کر لو، غرض وہ حضرت یحییٰ بن تہام

اس لق و دق پہاڑ کے درے میں جا کر دیکھتے کیا ہیں کہ ایک بندہ
خدا سے پیر تک سٹر گل گیا ہے کیڑے پڑ گئے ہیں، کوئی وہاں اُسکا
غمنخوار ہے نہ مددگار ہے صرف زبان چل رہی ہے اور کچھ زندگی
والنسانیت کی حیثیت باقی ندارد وہ صاحب ان کے قریب جا کر
سُننے کہ کیا کہہ رہے ہیں، بغور سننے سے معلوم ہوا کہ وہ خدا آگاہ حق
شناس اپنے خالق کا سپاس ادا فرما رہے ہیں۔ یہ دیکھ کر اس حشر
پر ایک حالت طاری ہو گئی اور باوا از بلند فرمائے کہ آپ اس
بے وسیلی اور اس تکلیف و مصیبت و بیماری میں کس چیز کا شکر ادا
فرما رہے ہیں، تو وہ جواب دے کہ بھائی اگرچہ میرے جسم سے
کچھ بھی باقی نہ رہا ہو مگر ابھی تو زبان چل رہی ہے۔ کیا یہ اس کی
دی ہوئی نعمت نہیں ہے، پھر کیسے کفرانِ نعمت کروں۔ یہی بہتر
ہے جب تک میں چل سکے ذکر رہے اسی کی یاد میں شاکر رہے
حق عبودیت و شانِ معبودیت کا اظہار کرتی رہے۔

یادِ جیب سے کبھی غفلت نہ ہو جلیل چلتا رہے یہ کام بھی جتکے ہاں چلے

”سرگزشت“

چنانچہ ایک روز میں پیدل جا رہا تھا، راستہ میں ملاقاتی
افسروں سے سحاظ اور طبیعت پر بارعاید تھا اس اثناء میں میرے
بازو سے ایک شخص سر سے پیر تک مرض جذام میں سڑھا ہوا انگلیں
جھڑی ہوئی، گھوڑے پر سوار، ہاتھ پیر لٹکائے ہوئے گزرا اس منظر
کو دیکھتے ہی مثل سعدی علیہ الرحمہ جو کہ اپنی بے کفشی پر صبر فرما
تھے، خوشی کے ساتھ شکر خالق اپنی صحت تامہ پر کرنا پڑا۔ اَنْظُرْ لِمَنْ
هِيَ دُرٌّ كَتَّ - فَكَأَنَّهُمْ لَمِنْ هُوَ قِيَّ كَتَّ قطبی۔

بہن کمتر از خوشیتن را میں برتر از خوشیتن را
جب ہی ہو گا شکر روا۔

”حکایت“

ایک بزرگ، دزدے کے زخم سے دریا کے کنارہ پر عرصہ تک
رتجور تھے مگر ہمیشہ شکر گزار رہے۔ جب ایسی شکر گزاری کی ”وجہ“
ان سے دریافت کی گئی۔ فرمائے۔ شکر آنکہ یہ مصیبتے گرفتارم۔ نہ
بہ مصیبتے۔ ہاں صداقت ایمانی و استقلال مزاجی کی یہی دلیل اور
یاخبری کے تیقن کا اقتضاء یوں ہی ہے۔

دکلو روفارمٹ

یعنی بے ہوشی کی دوا سنگھانے والے کا فرض عین ہے کہ ہمیشہ تنفس کی حرکت دیکھتا رہے، یہی اصول قطعی ہمارے پروفیسر کرنل لاری کا تھا، جس بارے میں حیدر آباد کلوروفارم کمیشن کے ذریعہ بڑے بڑے ولایتی مستند ڈاکٹروں کے بالمواجمہ جس میں ڈاکٹر لاڈلیرن ٹن، لندن کے اور ڈاکٹر بیا مفورڈ و لیر اے کے اسٹاف سرجن شریک تھے اس عمل کو تیز و ماعلاً ثابت کیا گیا۔ دوسرا پرت ڈراما کوریم۔ کیولش۔ ویرا۔ ٹرو اسکن۔ دبیز۔ مضبوط سخت۔ پچکار اعلیٰ درجہ کی ریر کی سی خاصیت کا ہے تاکہ دب کر نیچے کے حصہ کو ضرب وز کے صدمہ سے محفوظ رکھے۔ اس میں خون کی رگیں موجود ہیں اس لیے اس حد تک زخم پہونچے تو لہو نکلتا ہے۔ اس کے اوپر کی سطح پر قوت حس کے آلات یعنی اعصابی جھٹٹیں یا بوتلے جیسے انتہائیں ابھرے ہوئے سنسیٹیو پیپلی (Sensitive papillae) ہیں جس کے نیچے گھرے ہوئے خاص آلات ہیں جن کا فعل بھی مخصوص ہے۔ وہ غدود لپینہ "سوٹ گلائڈس" و غدود دہنیت "سبے سیکلڈ"

بالوں کی تھیلیں، ہیر فیا لیکس ہیں۔ یہ حالت صحت جلد سے نامعلوم سا
 پسینہ ہمیشہ نکلتا رہتا ہے جو کہ پوست کو نرم و ملائم رکھتا ہے مگر زیادہ
 مشقت و حرارت سے کثرت عرق نمایاں ہوا کرتا ہے اور تاوانی پستی
 خاص خلل و مرض سے بھی پسینہ آیا کرتا ہے۔ بیضوں میں ہاتھ پیر بغل
 سے بہ کثرت پسینہ بہتا ہے۔ انڈیلیب یہ مستطیل مخروطی شکل کے اُچار
 آنچھ کے کچلیٹو اسب سے اوپر کی جھلٹی میں منھ کے میوکس ممبرن میں
 اور بیرونی پوست اور اندرونی استر میں آلات تناسل ذکر و اناث
 کے جیسے پینس و جاکٹنا کلیٹورس بطور وغیرہ میں ہینٹیا کٹائل کا رپلز بمیادی
 شکل کے دست و پیر کے جلد میں جیسے پہنچے سے کہنی تک سامنے کے
 طرف جدھر بال نہیں لبوں کے پوست میں زبان کی ٹوک کے استریا
 پوٹوں کے کنجک ٹوا میں اور نلیس، پیتاں کے بوندوں کے پوست
 میں نرم رحم آس یوٹرائی اور فاسس حلق کے استر میں لازمی طور پر
 موجود ہیں۔

اگرچہ کہ ہر ایک پیالٹی میں یہ نہ پائے گئے مگر وہ مقامات
 جہاں سنجی حس رہتی ہے ان کا وجود اغلب ہے بصورت عدم موجودگی

اُن کے یہ پتہ ملتا ہے کہ کچھ انہیں پر حس کا دار و مدار نہیں ہے۔ بعض تشریح دانوں کا بیان ہے کہ ٹیا کٹائیل کارپلز یعنی مس محسوس کنندہ روے پرند کے چونچ و زبان میں بھی واقع ہیں اور بعضوں کا متقولہ ہے کہ انسان و حیوان کے پوست میں بالخصوص جس طرف بال نہیں یہ پائے جاتے ہیں۔ پیاسی نین کارپلز صرف انسان کے ہتھیلیوں و پیروں کے تلووں میں اور ذکور و انات کے اعضاء مخصوص میں مفصل یعنی جوڑوں کے اعصاب میں ہیں۔ حیوانات کے پیر و دیگر مقامات میں بھی پائے گئے۔ پیانلی بہ کثرت چھوٹی بھنیاں بے انتہا کی حس الی خون سے بھری ہوئی ابھار سطح سے نمودار۔ یہی خاص آلات حس دار ہیں جن کی شکلیں محروطی اور انتہائیں گول و کند بعضے دو یا زیادہ حصوں پر منقسم طول میں یا اچھے اور پنیڈے کے پاس اچھے قطر ہے جس حصہ جسم میں حس کم بخشی گئی ہے یہ بھنیں وہاں کم اور تپے مہین مختصر سے خال خال ہیں مگر مقامات مختص جیسے ہتھیلیں انگلیاں پیر کے تلوے یا تپے انگلیاں پستان کے بوندوں کے گرد یہ لائے اور بڑے مقدار کی کچ بچ ہیں بہ کثرت خمیدہ جلد کو اقطار لکیر دار کرتے ہوئے ہر لکیر پر

جانبین دو ٹرے پیالہ ہیں اور وسط میں چھوٹے درمیانی فاصلہ
 لکیروں کے نالیوں میں صرف عدد و لپینہ کی نالی کا سوراخ ہے۔ آگ
 و یکسی گرم سیال سے جبکہ جلد جل جاتی ہے جس کو طبی محاورہ میں حرق
 و حرق۔ برن و اسکا لڈ بولتے ہیں۔ اگر جلنے کا اثر آلات حس تک ہوگا
 تو نہایت سوزش و تکلیف ہوگی۔ اگر آلات حس تک نہ پہنچے بلکہ
 اس کے اوپر کے پرت کے حد تک جلن کا اثر ہو کر رہ جائے تو چنداں
 سوزش و درد نہ ہوگا یا آلات حس کو جلا دیتے ہوئے نیچے کی بافت
 کی خبر لے لے تو بھی اس قدر جلن نہ ہوگی۔ (ع)

دردِ سر کیا ابھی سر ہی نہیں

معلوم رہے کہ سر۔ چھاتہ۔ و شکم کے مقام کا چلتا خطرناک و
 مہلک ہو اکر تا ہے۔ ہاتھ پیر چوڑ و غیرہ کا جلنا چنداں مخدوش نہیں
 البتہ وسیع و عمیق حصّہ میں ہو تو زخم سے زہریلے شرعے مادے
 جذب ہو کر سٹپک ہا یا نیرنگ کریں تو مہلک ہو سکے گا یا طویل مدت
 کے لیے اکثر ہاچمن سے دردِ خطرناک نہیں ہے تن کے قدرتی متافذ و اجزاء
 کے اندرونی حصص میں مخلی ملائم مہین سرخ رنگ کا نرم و تازک اسر

مُزاً ہوا ہے جو ہمیشہ اس مقام کو تر رکھتا ہے۔ اس اسٹر کو لائی تنگ
 یا میو کس ممیرین نامزد کرتے ہیں۔ پوست جسم سے نکال دیا جائے تو
 زندگی محال ہے چنانچہ جاہلانہ سزائے موت کندیٰ کھال ہے جو
 فی الحقیقت جان کندی کا آل ہے۔ حیوانات میں جلدی جس اچھی ہے
 بیل یا ہرن وغیرہ کے جسم پر مکھی لگتی وغیرہ بیٹھے تو پوست کو حرکت
 دے کر اڑا دیتے ہیں۔ گدھے، خچر کو لگتی لپٹ جائے تو ان کے نکلنے
 تک بے چین و مضطرب رہتا دوڑتا پھرتا ہے۔ غرض ہر ذی روح کیلئے
 پوست بے انتہا کارآمد زندگی پایا گیا۔ یہ قدرتی جامہ بچے رنگ کا ہے
 جس کو تبدیل نہیں۔ اس لیے کہ جس بارگاہ لم نیری سے بخشا گیا ہے
 اس کو تغیر نہیں۔ اس جامہ کو پیوند لگ سکتا ہے جیسے اسکن گرافٹنگ
 طمانحہ دے سکتے ہیں۔ سوچ رنگ رفو بھی ہو سکتا ہے یعنی ہیلنگ انڈر
 اسکیاب مگر الٹ پلٹ نہیں کر سکتے۔ ۵

تن عریانی سو بہتر نہیں دنیا میں لباس یہ وہ جامہ ہو کہ جبکہ نہیں سیدھا الٹا
 قلب اعیانت اکسیر محیط اعتلاف خرقہ تن بے محیط
 اس بے سئے ہوئے تن کو بھی قدرتی سیون ہے۔ مَا شَاءَ اللّٰهُ۔

نباتات سے اگر چھپال نکال دی جائے تو وہ خشک ہو جائیں گے درختوں میں گل و ثمرہ کے لیے باغبان پوسٹری کے ذریعہ گرافٹنگ یعنی پیوند قلم و گره باندھا کرتے ہیں۔ آم۔ انجیر۔ سنگترہ گلاب وغیرہ پیوند ہمیشہ اعلیٰ نامور قیمتی لذیذ ترین میوے و نمایاں بہت بڑے خوشنما خوش رنگ خوش وضع خوشبو۔ خوبصورت پھول کے درخت سے لیا جاتا ہے۔ اس طریق عمل سے معمولی درختوں میں وہ قابلیت صورتاً و معنواً حاصل کر لی جاتی ہے اور ویسے ہی پھول پھل پیدا کر لیے جاتے ہیں۔ پس کیا ہی پیاری تعلیم ہے کہ اگر مسلمان انسان اس نور الہی اعمنی نور محمدی سے اپنا بے لوث سچا تعلق و اثن قائم کر لے تو اس میں وہ اثرات و برکات کیونکہ محول نہ ہوں گے۔ مولانا کا ارشاد ہے۔

گر تو پیوندی بدال شہ شہ شوی ذرہ گر بودی ولیکن مس شوی
وائے بر حال ما چونکہ ہمارا تعلق اس ذات سے جیسا کہ چاہئے
حالا۔ قالہ۔ ظاہراً۔ باطناً۔ علماً۔ عملاً۔ خالصاً۔ مخلصاً نہیں ہوتا کچھ نہ کچھ ریائی
و نیوی تفانی غرض و مطلب متتر رہتا جس سے اس نسخہ ہمنگی کا اثر
ہوتا۔ باعث اڈلٹریشن یعنی کھوٹ کیمیائی ترکیب میں غیر آمیزش گویا

انکمپیائیٹیٹی سے دو اکا عمل بگڑنا جیسے بلا قلم کئے اور چھیل کر کپ کئے کے ہر دو شاخوں میں تعلق پیدا نہیں ہوتا ویسے ہی بلار یا منت و مجاہدہ و پرہیز کے بندے کے قوائے روحی بھی وہاں تک رسائی نہیں کر سکتے وہاں چاقو سے پوست تراش کر غلاف باندھنے کی ضرورت ہے اور یہاں عشق سے دل جلا کر حجاب غیریت اٹھا دینے کی حاجت ہے جیسے وہاں طرفین کے درختوں کی پرورش ملاپ اور یکائی ایک کر دیتی ویسے یہاں ادنیٰ کوشش پر اعلیٰ کشش جیسے کاہ کو کہر یا لوہے کو مقناطیس کھینچ لیا کرتی ہے ۛ

آہن کہ پیارس آشنا شد بے مثل بہ صورت طلا شد

جھاڑ کو قمر صدار لاگنا

دش و طیور درختوں پر دوسرے درختوں کے پھل منقار میں پکڑ لاکر بیٹھے کھایا کرتے ہیں اور بیج پھلوں کے کھا لینے کے بعد ویز پنچال سے درختوں پر گرا دیا کرتے ہیں جو کسی شگاف یا قعر چھال وغیرہ میں چٹکاؤ سے پلگے رہ کر ہوا بارش کے پانی

نشوونما پاتے ہیں وہ اس درخت سے بالکل علیحدہ ہوتے ہیں حقیقت میں اس درخت سے کوئی تعلق نہیں رہتا صرف اوپر ہی سے اپنے تخم سے اوگتے ہیں ایسی شاخوں کو چھاڑ کو قمر صدار لگنا نامزد کرتے ہیں ان کے پتے الگ اس کے برگ جدے اس کی رنگت ان کی رنگت سے نرالی اس کا ٹمرہ ان کے پھل سے علیحدہ ان کی بو باس و اثر اس سے مغایر کوئی آنکھوں والا اس شاخ کو اس درخت کا جزو ہرگز نہ بولے گا جھوٹا تعلق دکھاوے کا لگا رکھا ہے پس۔
 دورنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا سراپا موم ہو یا سنگاٹ ہو جا
 بلکہ اس ڈھنگ پر آ جا

اے ہلشیں خیر کن کز جذبہ محبت لیلیٰ شدہ است مجنوں مجنوں خبر نداد
 غرض ہو بے خودی پس اتنی کہ اپنے کو سمجھے غیر۔

طیور و حیوانات میں صہم و پوست کی حفاظت کے لیے بال و پر عطا ہوئے ہیں اور حضرت انسان کو بوجہ اشرف المخلوقات ہونیکے عقل جس کے بدولت وہ اپنے ملبوس مہیا کر لیتا ہے۔ بلغمی اجسام میں پوست کے نیچے چربی کے دل جھے رہتے ہیں اس لیے ایسے

جیم لوگ سردی کی پروا نہیں کرتے اور حرارت جسمی چربی کی
 موجودگی سے محفوظ رہتی اور جسامت زیادہ ہونے سے پانی
 بھی نہیں ڈبا سکتا۔ انگلیوں کی انتہاؤں میں اعصاب حس بہت
 ہیں ان سے ہمیشہ آگ مچھوئیں یا سخت مشقتی کام کریں تو جلد سخت
 موٹی ہو کر ان کی حس بلیٹ یعنی کند و سند ہو جائے گی اس لیے
 آگ یا جلتی ہوئی روٹی وغیرہ اکثر ہاتھ سے نہ لینی چاہئے و نیز
 اڑموٹ کام اطباء حکماء نباض وغیرہ اختیار نہ کریں تاہاتھ کی
 نزاکت ہاتھ سے نہ جائے بلکہ ہاتھ کے ساتھ رہ جائے میں نے
 تعلقہ نارین پیٹھ میں دیکھا ہے کہ اہل حرفہ ریشمی پارچہ یا فندے
 اپنے مستورات کے ہاتھ با احتیاط رکھتے ان سے رف یعنی موٹے
 کام نہیں لینے دیتے تا انگلیوں کی جلد کھد گبڑی نہ ہونے پائے
 اور ریشم صاف کرنے میں پھوسٹری نہ نکل آئے انگلیوں کی
 انتہاؤں پر انسان میں ناخن (وجہ لہتمیہ ناخن چکے منہا خون نہیں)
 اور حیوان میں کہر اور سروں پر شاخیں سنگلیں ہو ا کرتے ہیں جو کہ
 جلد ہی ہارنی لیر سے بنی ہیں ناخن درندوں میں پرندوں میں بڑے

زبردست نوکدار بطور ہتیار عطا فرمائے گئے ہیں تاکہ وہ دشمنوں سے مقابلہ کر کے اپنے آپ حفاظت کر لے اور اپنا دُور کھلتے وقت نائیف چھری و فارک کانٹے کا کام اسی سے پورا کر لے انسانات میں یہ پتلے اور نازک بنائے گئے ہیں اس لیے کہ یہ بزور عقل ہتیار کا خود مخترع ہے یا وجود اس کے یہ حریف ایک دوسرے کو خصوصاً اناات و اطفال غصہ میں تو جھگڑتے ہیں "بریں عقل و ہمت بیاید گر لیت" ناخن کے نیچے اکثر میل-جراثیم، جلدی ناکارہ ہانت کی بھوسہ وغیرہ جمع رہتے ہیں کچھ بہ وجہ کھجلائے کے اور کچھ کام کاج سے اس لیے ناخنیں ہمیشہ کترادیا جاتے ہاتھ کے گول اور پیر کے سیدھے وضع پر روٹندو اسٹریٹ تاکہ انگریزنگ نیپفل ٹوئیل نہ ہو" اور بہت دیا کر ناخن نہ نکلوائیں جس سے علاوہ تکلیف کے حس سندہ ہو جاتی مجہم صلاح سازی کی کاریگری ہاتھ کی قابلیت و صفائی ناخن کٹوائی پر ظاہر ہو جاتی بڑے ناخن امراض کا آشیانہ اور زہریلے مادوں کا ملجا و مادہ بنے رہیں گے جن کے وجود سے خود اس شخص کو اور دوسروں کو ایسا نقصان کہ جس سے وہ بے خیر ہوں بلکہ اور اسباب پر ان امراض کو

محول کرتا رہتا ہے۔ بے گمان صابن و برش اور گرم پانی سے خوب رگڑ کر ناخن صاف دھوئیں۔ مثل مشہور ہے کہ ”خدا گنجے کو ناخن ندے“ میں تو کہوں گا بلکہ سرخین و دایہ کو بھی نہ دے اس لیے گنجے کا فعل لازمی اور سرخین دایہ کا مستعدی ہوئے جاتا ہے۔ محتاط ڈاکٹر عمل جراحی سے قبل ہاتھ و ناخن کا تھمتی حصہ صابن و برش سے اچھی طرح صاف کر لیتے ہیں مین بعد ٹرپن یا اسپرٹ ل لیتے یا بر کے دستائے اسٹریلائر کر کے پہن لیتے ہیں۔ (ایسی مہین ربر کی چیزیں ہند میں بیاعت حرارت ناپائیدار ہوتی ہیں) تاکہ زخم میں کسی قسم کے زہریلے مادے و جراثیم سے سٹراٹ و خرابی پیدا نہ ہو لے اور خود حیوانی جلد سے ٹلس لینے ذرے نکلتے رہتے ہیں اسی لیے فقہ میں بانی کی طہارت انگلیوں اڈبوں سے مکروہ گردانی گئی ہے۔ تیرہ سو سال کے قبل ہی رسالت مآب نے اسٹیک طریقہ کی تعلیم سے ہیں فیض یاب فرما دیا ہے استخوانا دیکھ لیجئے آپ کو طبی بے خبری کے ساتھ اس کا علم ہے کہ مرہ اچار چٹنی کوئی میٹھا جو عرصہ تک محفوظ حالت میں رکھا جاسکتا ہو یہ عوض پاک و صاف خشک چمچے کے اگر ہاتھ سے چھو لیا جائے۔ پھیوندی فنگس

آنکھ حیلہ ناکارہ ہو جائے گا جس سے ہاتھ و ناخن کے کثافت کا پتہ چلتا ہے۔ اور دھوپ سے تپا ہوا پانی استعمال کرنے نہانے وضو وغیرہ کرنے علماء منع فرماتے ہیں۔ حال کی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ بعض امراض کے جراثیم دھوپ میں نشوونما پاتے ہیں جن کی تولید و تکثیر کے لیے ایک حد تک حرارت آفتابی درکار ہے جیسے مہیضہ کے اجرام و جراثیم (ککس کو مایا سلیس) اور بعضے جو انڈوں میں ہیں حرارت سے پیدا ہو جاتے ہیں (تولید پاتے ہیں) اور امراض نمود کرتے ہیں۔ مگر یہی کیڑے جبکہ پانی بخوبی جوش دیا جائے تو مر جاتے ہیں۔ ہر ایک کی زندگی کا تخمینہ کہ کتنی ڈگری کی حرارتیں یہ جراثیم زندہ رہ سکتے ہیں وہ علم بیاکٹریالوجی میں درج ہے۔ یہی وجہ ہوگی جو ایسا تپا ہوا پانی استعمال نہ کرنے حکم فرما دیا گیا۔ ہر بات میں تمہاری خیرمانی گئی اور ہر پتہ میں تمہاری سلامتی چاہی گئی۔ کیا یہ ستر ماؤں کی مہر سے زیادہ نہیں مگر قدر نہیں معلومات نہیں۔

بعض مقامات جہی ایسے ہیں کہ جلد وہاں کی پتلی ہے اور اس کے نیچے خون کی رگیں عروق و غدود جاذبہ زیادہ ہیں۔ ایسی جگہ

ادویہ مالش کرنے سے جلد جذب و سرایت کر جاتی ہیں اور حرارت
بدنی ذریعہ پتھر ماسیٹر آلہ مقیاس اشحرارت انداز و تمیز کی جاتی ہے
جیسے نعل - چڈہ - کہنی کے اندر کارمخ و گھٹنے کا پچھا بگ اندرونی
حرارت جیسے منہ، اندام نہانی - سبرز - وغیرہ سے تخمیناً پون و یا
ایک درجہ حرارت کم رہتی ہے - ہیاٹس - کیا پس - ٹوپیں - برش
کوئیس بنگلیس - ٹوس - توال - رد مال - دستیں وغیرہ - ان کا منس،
یعنی عام ایک دوسرے کے استعمال کرنے سے امراض ٹریکوفائن - ٹی
نئے ٹی - ٹینیا ٹیا لنورنگ - رنگ درم آف دی ہڈ اکسٹرا (سرو وغیرہ
کے داد) ڈیا نڈرف اسکرف سائبر یا سکد - گنجہ - اس کے بنیز خارش
اکزیمیا - (ہیمیم یا اسم) اور اور بجا رعلدی - چھوت متعدی امراض و امراض
جبشہ - وق - جذم - آشوب چشم - ایریہ - بفا - ٹیوبرکل - وغیرہ ہو جاتے
ہیں اس لیے شرعاً ایک دوسرے کے اشیاء مافوق الذکر استعمال کرنا
منع ہے عطار۔

کم زن اندر ریش نشانہ مشترک زائخہ آن خاص تو باشند خوشترک
باششی چند مختص مقامات حس وغیرہ کے تمام جسم پر بال بطور بار کے

آگے ہیں اور سارے منافذ و مسامات اس باڑ سے گہرے ہیں جس طرح کھیت باغ محفوظ رکھنے مزارعین کاٹی وغیرہ لگالتے ہیں اسی طرح کا یہ قدرتی حصار ہے کوئی گرد و غبار ذرات جراثیم و بائی، مصرت رساں طائرات پرال ہو کر جسم پر آسین تو اس باڑ میں پھنسیں اگرچہ بالوں کی سیاہی سے کسی قسم کا نفع نقصان نہیں، بجز ظاہری نمائش کے مگر اس قدر نعمت کا زوال بھی بڑے وقتوں میں ڈالے دیتا ہے، اسپر ہر نعمت کا اندازہ ہو سکتا ہے، علیٰ ہذا بہوں ریش و برود یا سر کے بال چھو۔ وغیرہ سے جھڑ جائیں قلندر نظر آئیں کس قدر بے رولقی ہو (دشو ا قشعرار) تن کے رونگٹے کھڑے رہنا۔

کسی خوف و دہشت یا صدمہ ہیبت و شاک اور حالات غیر تاک میں جسم کے بال کھڑے ہو جاتے ہیں (دع)، ہو گئے سب رونگٹے تن کے کھڑے۔

اس کام کے لیے ایک عضد ہر بال کی تہ میں موجود ہے جو کہ ہر ایسے مواقع پر کھینچ کر بال کو کھڑا کر دیتا ہے جس طرح مطلع کرنے (سگنلر) اسٹیشن پر ہاتھ گرتا کھڑا کرتا ہے، اس عضد غیر اختیاری کو آرکٹورین یا ملی

علم تشریح میں کہتے ہیں۔ حیوان میں اس طرح کا عمل لمبی لڑتے وقت دم میں اور علیٰ ہذا پرند میں مرغ سے مرغ مقابلہ کرتے گردن کے پروں میں نمایاں ہوتا ہے جلدی پوشاک حیوانی زرہ بکتر بلکہ قدرتی خود معطر اور جسمی حصار بمنزلہ گڑھی و قلعہ کے ہے جس میں طرار خونی افواج مثل مورد مخ تڈیوں کے تڈیاں پڑا داکتے ہوئے ہیں اگر کوئی غنیمت جیسے بھانسن۔ کیدہ۔ کاٹا شیشہ چہرہ یا دیگر قارن باڈی اجنبی شے جو جسم سے بے تعلق ہو جسم میں داخل ہونے راستہ کرے و سائل جاسوس جس کی بگل و درو کے الارم سے مآلقات الدم کا رپید خونی روئچی پلٹن اس اجنبی شے کو گھیر لیتی ہے اور اس قدر جنگ و جدال ہوتا ہے کہ کیمیائی انقلابات سے جنگ کی حرارت یعنی ہر جی بنجار انفلاشن ہو کر پیدا ہو کر تھوڑے عرصہ میں اس کے اطراف و کائنات ریم پڑ جاتی ہے پس لاچار ہو کر وہ داخل شدہ شے حریمیت پر حریمیت پاتی اس کو بیپ و خون کی ندی بہا لے جاتی۔ فطرتاً ایسے انتظامات آپ میں ہر آن موجود ہیں اور ضرورت پر ہوئے جارہے ہیں تب تو ہم آرام سے سو رہے ہیں مگر غفلت کی گہری نیند لے رہے ہیں۔

” دشمن چہ کند چو مہرباں باشد دوست “

عہد پیری میں بھی غفلت ساتھ ہے نفی دن نکل آیا ابھی سوتا ہوں میں
 کچھ مقامات جیسے زخم یا جلد دریدہ پوست بریدہ اور میوکس وہ
 استرجو منافذ قدرتی میں مٹا ہوا ہے بطور مہین و مرطوب نرم ملائیم پوٹ
 کے اجواف آلات میں جیسے خلور دہن یعنی آنکھ مسبر ز اندام نہانی حلیل
 آماش و زکور خروج امعاء و تنقیہ اسی وجہ سے کالج نکلتا کہلاتا ہے کہ وہ نازک
 مثل کالج کے ہے ذرا سے صدمہ سے پھٹ کر خون نکلے آتا ایسے مقامات
 سے مستعدی امرہن کے اثرات بجلت سرایت کرتے ہیں۔ علاوہ زیادتی
 خون کے یہاں پوست نہین اور غدود جاذبہ وغیرہ بہ کثرت ہیں حرارت
 بھی زیادہ رہتی ہے۔ اس مقام پر یہ خیال پیدا ہوا کہ کچھ ایسی بحث
 امرہن خباثت کے متعلق کی جائے کہ جس سے خاص و عام پر اس کے
 برے نتائج منکشف ہوں یہ بحث نہ صرف کتابی ہوگی بلکہ لیس الاخبار
 کالمعاذینہ شنیہ کے بودا تذویدہ اکثر اس کے مقدمات چشم دید و صحیح
 واقعات سے متعلق ہوں گے (کہاوت)

” سندرسی نہر لغت ہے “ بلکہ اس پر تیار نمٹے “

ہچکچاہٹ قدرِ عافیت کسے داند کہ یہ مصیبت گرتا آید۔ آپ خیال کر سکتے ہیں کہ جب کسی عضوِ انسانی کا فعل بگڑ جاتا ہے جس کو مرض یا عِلّت قرار دیتے ہیں تو تمام جسم بوجہ تعلق عصبِ ہمدردی اس تکلیف میں حصہ لیتا ہے چو عضوے بدرِ آرد و روزگار دگر عضو ہارا نما ند قرار چہ جائے کہ عضوِ مخصوص خاص کر کے امراضِ خبیثہ میں مبتلا ہو جائے تو پھر سارے جسم کو خاص حصہ تکلیف لینے میں تخصیص کیوں نہ ہو جائے علاوہ ان سارے پوشیدہ خرابیوں کے جسے چشمِ حکمت دریافت کر سکتی ہے معمولی نقائص یہ پائے گئے کہ مذہبی مجرم و گنہگار مقدس نظر و بین ذلیل و خوار طہارت کا رہنا دشوار رہے تو کس طرح سے رہے چشمہ فیض ہے کہ جاری ہے ہر بار منٹوں و صورتوں میں ہر نماز کے لیے تازہ وضو کر رہے ہیں کوئی عضو پر کیسے چڑھاتا ہے اور کوئی نہ پوشی پا جا رہا ہے جہاں کہیں امامت کا موقع پڑ جائے تو بیچارے جان چھپاتے ہیں آپ پڑھتے آپ بڑھتے کی صدا سناتے ہیں اصرار کرنے پر مجھ کو عذرِ جناب پڑھائیں۔ فرماتے ہیں یہ ایک ایسا عذر ہے کہ ہر ایسے طہارت کے موقع کو ترک کرنا ہے اس لیے پنج وقتہ نماز سے جی چراتا ہے بلجوس

زرد دھبے وغیرہ بد نما دکھائی دیتے ہیں بدنامی و لحاظ عاید رہتا ہے
 قریبین کے شرمگاہ یعنی اعضائے تناسل میں خرابییں مقامی نمود ہو کر
 بدننگی بد شکل اور بد وضعی کر یہ منظر اکثر منفذ وغیرہ بگڑ جاتے ہیں۔
 خیزی اس کی عجیب و غریب کیفیت ہو کرتی ہے بعضوں میں بہ باعث
 سوزش خراش مقامی بار بار خیزی ہوتی رہتی جبکہ حلیل میں قرح تنگی
 ضیق کچھ پن زیادہ ہوتا ہے تو ایسی حالت میں آلت کی خیزی کا ہونا ایک
 آفتِ جان ہوا جاتا ہے جس وقت خیزی ہوتی حلیل کے تن جانے سے
 ناگفتہ بہ تکلیف محسوس ہو کر شہوت فوری منقود ہو جاتی ہے ایک دو
 مرتبہ ایسا واقعہ گزرنے پر غوطہ کے خیال سے جان کا نپتی ہوئی نعوذ
 پڑھنے لگتی اب فرمائیے بچا رہ کیا مجامعت کر سکے گا۔ فعلِ انزال عمل
 اعصابی ہے جس طرح بار بار حلق میں انگلیوں سے رگڑتے رگڑتے
 ایک دم سے قے ہو جاتی ویسے ہی مسلسل رگڑ کی تحریکات کی لہر سی یکے
 بعد دیگرے ہونے پر انزال ہو جاتا پس قے و انزال آغاز ہونے پر
 روکے نہیں رکھتے غیر اختیاری ہے۔ انزال کا وقت جو نہایت لذت
 محسوس ہونے کا اور ملذذ عیش و شہوت کا آل کار و حاصل ہے وہ ان

میسبت زدوں کو بوجہ سوزش و جراثیم حلیل دینے جلن محریہ
بول کس طرح نصیب ہو سکے چونکہ مہنی نگیں ہے اور جبکہ ایسے زخمی
کچے مقام سے گزرتی و رواں ہوتی ہے وہ تکیر جراثیم پاشیدن
کا مرادیتی ہے چلتے ہوئے چرکہ دیتی ہے ۛ

جان دیکھی تن بسمل میں جواتے جاتے اور چرکہ دیا جلا دے آتے جاتے
پیشاب کے وقت کی تکلیف تو ناگفتہ بہ ہے اور وہ مقامی

خرابی پر موقوف ہے جس درجہ کی خرابی پیدا ہو اس قدر تکلیف
ناک ہوتی ہے۔ قرح والے کا تقاطر اور ضیق البول مشہور ہے
دیوار سے سر لگا ہے بلکہ ہر قطرے کے ساتھ آنسو ٹپک رہا ہے
اور دیوار سے سر ٹکرا رہا ہے دنیا ہی میں اپنے کئے کی سزا بھگت
رہا ہے۔ جسمانی حسن کو کیا کہا جائے اندر تو سٹر جاتا ہے باہر مرض
اپنے نیرنگی گونا گونی کے جوہر دار گل کہلاتا ہے ۛ سوز

سوراخ چاک لاکھوں داغونکی کون گنتی گلشن دل و جگر ہے گو صورت خزاں ہو

صورت خزاں سے مطلب یہاں بی باعث مرض اجسام پیلے

پڑ جاتے ہیں جیسے برگ درختاں سبز خزاں کے صدمہ سے زرد و پھر مردہ

ہوئے جاتے ہیں اس لیے یہ تاویل مناسب رکھتی ہے دوسروں کو تیرک پہنچانا۔ زیادہ استقلال سے کام لیتا اور طول طویل معمول علاج و پرہیز کی تاب کہاں چند روزیوں تیوں مختلف علاج کرائے تھوڑا افاقہ پا کر بس اڈے پر بیٹھنا شروع کر دے پھر تو بیوی خواص آشنا داشتہ وغیرہ جن جن سے مقاربت ہوئی ایک ہی ملاقات میں سینہ یہ سینہ نعمت عطا کر کے اپنے ویسا کر دکھائے ان امراض سے اکثر حمل وضع ہو جاتے ہیں اور آلات تناسل کے بعض حصص ناقابل ہو جانے سے مفقود الاولاد ہونا ضروری اگر قسمت کی یادری سے وہ مقامات جس جس کے بچ گئے اور یہ موجودگی مرض حمل قرار پا گیا تو صحبت کا اثر تخم کی تاثیر کا گل کھلتا ہے یعنی اولاد میں سوروشی مرض نمودار ہوتا ہے۔ نہچہ بچہ ہر دو کا وبال جان بن جاتا ہے۔ یا اندام نہانی سے مرض کی ریش نو مولود کو بوقت تولد لاگ جائیے بیچارے معصوم کو سوز کی آشوب چشم گانریل آفتہا لمیا ستا ہے سرٹرا بنکر زچگی کے مزاحم ہوئے جاتا اور فارسیں کی توبت لاسا، بسا اوقات اس کشاکشی سے ماں کا سیون بھٹ جاتا ہے (رپچر

آف دی پرنسیم ۱ امراض الصبیان کی بچوں پر مصیبت لاتا ہے۔ اکثر معصوم جانوں کو ماں باپ کا کرتب تلف کئے دیتا ہے۔ لوفر ضنا خوبی قسمت سے جو بچے بچ گئے بد شکل بد مہیت اُلواڈیٹ رہ جاتے ہیں بعض جہلاؤں کا قول جس سے حمقاء اتفاق کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ "سوزاک مردوں کو ہوتا ہے جسے سوزاک نہیں مرد نہیں" اس کے جواب میں ذرا دیوں سے پوچھئے تو سہی کہ کیا یہ مرض عورتوں کو نہیں ہوتا۔ بلکہ ابتداء اس مرض کی تیاری میانی فیا کچری اثاث میں ہو کر ذکر کو سنجشی جاتی ہے جس سے ان کم فہموں کے قول کی تردید ہو گئی بعض یونانی اطباء کا مقولہ ہے کہ یہ مرض مختلف طبائع اور مختلف خوں کے ملنے سے پیدا ہوتا ہے اس ہتیری کی اصلیت میں نہیں کلام ہے فی الحقیقت ایسا ہوتا تو ایک مروجہ شرعاً چار عورتیں کر سکتا ہے دیا ایک عورت کے بعد دیگرے متعدد دشوہوں کے عقد میں آسکتی ہے مگر ہر دو فریق سے کیا اثاث و کیا ذکر کسی ایک میں بھی مرض مذکور نہ پایا گیا عقیداً سمجھو تو یہ امراض شامت اعمال بہ صورت خبیث لپٹے ہیں ابتداء طب میں یہ مانا گیا تھا کہ

مقامی غلاظت ریز نشات کا اجماع اور بعد جماع مقامی ناکافی صفائی
 جیسے صرف آبدست لینے سے بیرونی شرم گاہ کے اندرونی نالی
 سے چسپید ہمنی وغیرہ بہنیں دھلتی بوجہ چکٹائی وہیں لپٹی رہتی ہے
 علاوہ ازیں کثرتِ حجامت یا ریزش لکوریا (سفید پلو) یا رہا سہا
 خون حیض مرد کے اعلیل و مجریہ بول میں داخل ہونے سے سوزش
 کیفیت پیدا کرتا ہے اس کو سہیل بور تھرائی لسٹ بولتے ہیں دینے
 سادہ سوزش اعلیل جو جلد اور آسانی علاج پذیر ہے مگر حال کی
 تحقیق میں آلہ خورد میں کی تائید سے یہ پتہ چلا کہ سوزاک و آتشک
 کے خاص سستی مادے جراثیمی جداجد ہیں (اسپیٹک ڈیزیز) جن میں
 وہی مرض نمودار کرنے کی صلاحیت ہے۔ سوزاکی جراثیم گول گول
 سے ہیں جنہیں گالو کا کس کہتے ہیں۔ آتشکی جراثیم اسپارو جیٹیا پلٹا
 لائے چکر دار سپولے جیسے (اور مچھلیکاف ثابت کر دکھایا کہ یہ آرگینیزس
 ایسے ڈیلیکیٹ (یعنی نازک) ہیں کہ جسم سے باہر نکلتے ہی
 ان کی سمیت زایل ہو جاتی) جو معمولی آنکھ سے نہیں دکھائی دیتے
 بلکہ اعلیٰ درجہ کی لیس کی خورد میں میکروسکوپ کے ذریعہ رنگ دیگر

کیسیاوی ترکیب سے آئینہ پر تیار کرنے سے مشاق آدمی کو نظر آتے ہیں اچیل کے نازک استرکٹنگ ممبرین پر مادہ امراضِ جدیدہ کی ریش لگ جائے یا ویسے مقامات چھونے کے بعد رطوبت آلود ہاتھ یا کوئی شے نہ دھوئی جا کر آنکھ ملی جائے یا کہیں کسی منافذ میں کھجائیں یا ایسے مریض پر عمل جراحی کرتے وقت عامل یعنی ڈاکٹر سرجن کو چرپٹا لاگ جائے یا غیر صحیح جلد ہاتھ کی رہے جس طرح چاپ کراک جگالی وغیرہ یا بوسہ لینے و دینے آتشک والے بچوں و بڑوں سے یا موردِ فتنی مریض بچوں کی رضاعت سے اناؤں کی پیتال کے بونڈوں پر یا اناؤں کے چوچی کے بونڈوں سے بچوں کے لبوں پر ایسے امراض والوں کے چھوٹے سے جس طرح لب لگا ہوا پائپ یا حقے کا مستہال و گلاس آبنوشی وغیرہ سے وہی مرض منتقل ہونے کا خدشہ ہے اس لیے کہ یہ امراض بالواسطہ ایک دوسرے میں سرایت کرتے ہیں سفلس انسانیم (Syphilis) (insanitionum) ایسی صورتوں میں ابتدائی مادہ مرض لینے پر امکری لیشرن بجائے آلات تناسل کے کسی دوسرے

مقامات پر رہتا جسے اکسٹر جنٹیل ٹانگی کہتے اور بے گناہی و انجانی سے گویا انٹوسٹیلی تذکرہ بالا بے احتیاطیوں کی وجہ مرض مذکورہ منتقل ہوئے جاتا اس لیے ایسی جائیداد منقولہ کے لیے متاثرہ و ذمی اثر اشخاص سے بے تکلف خورد و نوش وغیرہ احتیاط و مصلحت کے خلاف ہے بعض حضرات جن کا تقدس و عمران افعال کی مقتضی نہیں انھوں نے ایک عذرِ لنگ و حید بے اصل بنا رکھا ہے وہ یہ فرماتے ہیں کہ میاں پٹیاب خانہ میں شاید کسی سوزا کی کے پٹیاب پر میں نے دھا لگائی پس جب ہی سے یہ سوزش و جلن پٹیاب میں پائی اس موقع پر یہ بات انھوں نے جمائی کہ سنا جاتا ہے کہ ایام برشکال میں پر تالہ کی دھار سے مچھلیں گھروں کے چھتوں پر چڑھ جاتی ہیں پس ویسا ہی گا تو کا کس زمین پر سے استنجا کی دھار کے ذریعہ نشانہ تک پہنچ کر گئے کچھ لوگ یوں کہتے ہیں سوزا کی کا پٹیاب اٹکلا اس وجہ سے مرض ہو گیا قصور معاف جناب نے پٹیاب پر کو دسچا نہ نہیں فرمائی ہے بلکہ کسی سوزا کن کے پٹیاب کی جگہ پر خوب ٹھیک باندھی ہے تب ہی تو یہ نوبت آئی ہے اکثر دل کو

ایسے مریض دیکھے ہوئے یہ خیال ہوتا ہوگا کہ اس نے خوب عیاشی
 کی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے ایسا خیال ہر اس طرح کے مریض کے
 لیے صادق نہیں آسکتا بعض ان میں ایسے بھی ہیں جیسے کہ برس یا
 چھ مہینے کا ملازم تحفیف میں آجائے اور گھر بیٹھ جائے سمجھ لیجئے تھوڑے
 ایسے پائے گئے کہ پہلے پہل رنڈی بازی عیاشی سے اس مرض کی
 بھونی پائی ہے یعنی ابتدا کی ہے اور جب ہی سے نشانِ علامت
 بن بیٹھے آغاز ہی میں کیڑہ لاگ گیا آئندہ پینا مشکل ہو گیا زندگی
 دبال جان ہو گئی یہ ان کے درد زبان رہتا ہے

دم گیسو میں پھنسا دل پاؤ نہیں بخیر ہے وہ ہمارا راز تھا یہ راز کی تہمیر ہے
 غفلت آرتھرائٹس انکیلوزائٹس جوائنٹ ہونے سے
 قدیم طریقہ پیر پکشنشن کرنے موئی لوہے کی زنجیر لپٹے کا ہے
 کل چین میں چار کلیاں خنکے جرم بنگے آج صحرا میں سراہہ خارد ہنگیر ہے
 ذرا سی لذت کے لیے دنیا کے امراض اور مطعون اور کئی
 ایک تھوڑے دنوں کی کوشش میں مرض مذکور کا مثرہ حاصل
 کر لیے غرض ایسوں کی ناؤ کا پار پڑنا دشوار ہے

دریں درطہ کشتی فروشد ہزار کہ پیدائہ شد تختہ برکنار
 اسی بھنور و گرداب میں گرفتار و چکر لگاتی رہتی ہے ہر بار
 اس بارے میں حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمہ کو نصیحت کئے تھے
 ان کے والد بزرگوار رحمہ شہنوی۔

پدر چوں دورِ عمرش منقض گشت مرا ایں یک نصیحت کرو و بگذشت
 کہ شہوتِ آتش است از کو پیہر ہیز بخود تو آتشِ دوزخ کن تیز
 در آں آتش نیاری طاقت سوز بہ صبر آبلے بریں آتش زن امروز
 دنیا کی ذرا سے حرارتی موسم کی وجہ ماہ تیر میں تعطیلات
 لیتے گرمیوں سے پہاڑوں میں گریزاں ہوتے دوزخ کی حرارت کا
 ذرا بھی بہ وقت عصیاں خیال نہیں رکھتے ورنہ کیوں کر لے
 بجلیے نرم برش سے گرد و عبا ر صاف نہیں ہو سکتا جب تک سخت
 کرخت نہ ہو رواں اس کا البتہ درشت برش سے گرد و کثافت ادنی
 پارچہ کے روئیں سے نکلتی ویسے ہی تشدد درامروہی اور ریاضت
 عبادات میں سختی مبنی بر صفائی قلبی علت غائی منشاءِ خدائی ہے
 تاکہ ہم پاک و صاف ستھرے جنتی ہو جائیں۔ اس لیے کہ جو زہریا

خراب شے مضر بدن ہو فطرت اس کو جسم سے خارج کئے دیتی کسب
بدن میں رہنے دیتی عصیاں سے جبد و روح تا پاک نار و وزخ سے
تنقیہ۔ تصفیہ منظور اس لیے (سعدی)

تو پاک باش برادر مدار از کس باک زند جائے ناپاک گا ذراں برسنگ
کھولتی بھٹی میں ڈال کر آبا لے تک کپڑا سفید نہیں ہوتا۔
جو ظاہر ہے پس مبہم کے لیے وہ بھٹی حیم ہے۔ کَلَّا فَتَمَرَّ لَبُ الْبَرِّ تَانَا
كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا کی رحبت ہے عین مزے کے زمانہ میں
بد مزگی کی کھنڈت ہے عیش و لطف صحبت تو انھیں کے حصہ میں ہے
جو احتیاط سے رہیں اور یہ بات پابند احکام شرعی کو تضییع ہے
فریقیں انات و ذکر کی صحت نامہ خاصی اولاد و تندرست و خوبصورت
نبوٹی تقالیں بہت کم چہرہ نورانی نیک نام ان تندرستوں کی تعداد
مقاربت آوارہ بد معاشرے سے بدرجہا متبریں زیادہ پائی جاوگی
اور بدچلن فریق اغوائے شیطانی و موس نفسانی خسر الدنیا
و الآخرات۔ بن بیٹھے بیماری شریف بیویں شوہروں کی بد اعمالیوں
سے بلا وجہ شکیں۔ الصَّحْبَتِ تَأْتِرُ وَلَوْ كَانَ سَاعِدَةً کے مصداق

مرض مستعد درکار ہے ورنہ غفلت سے بعض حالتوں میں عمر بھر کے واسطے لاعلاج بنکر رہا ہے۔ بتاریخ ۱۸ فروردی ۱۳۳۹ء سہ ماہی بھونیا عمر ۳۵ سالہ ذات جنہا رسکنہ موضع سانتی پورم جاگیر دھرم آباد نمبر رجسٹر اوٹ پشیمبٹ (۴۵۳۰) صد شفاخانہ ضلع نظام آباد میں بغرض معالجہ حاضر آیا میرے استفسار کرنے پر بیان کیا کہ اس کی زوجہ فوت ہو کر تین سال گزرے اس کو ایک لڑکا دو سالہ موجود ہے بیماری لاگنے کے ایک ماہ بعد علامات نمودار ہو گئے مدت علامت تین سال کی ظاہر کیا معائنہ کرنے میں آتشکی ٹانگی - *Syphilitic chancre*۔ تمام عضو مخصوص کو جڑ تک چرگئی تھی یعنی فوٹوں تک کچھ بھی حصہ باقی نہ رہا تھا (امیر)

”جڑ کٹ گئی نقل آرزو کی“

اس حد تک دنیوی گرمی و عذاب ہے..... آخرت کا تو جداگانہ نصاب ہے..... اور چالیس امر من کا سبب شرابی اس لیے اس کا لقب امّ الخبیات ہے یعنی اس کو مسخہ لگاتے ہی اس کا عمل و عمل ہوتے ہی خبیث پیدا ظاہر و حاضر ہو جاتا ہے

شراب اور زنا سے اسی لیے عمر گھٹ جاتی ہے۔

Alcohol shortens life.

صرف ہندوستان میں ایک کروڑ بیس لاکھ اکتالیس ہزار
چھ سو ستیالیس گیلن (۱۲۵۴۱۶۶۶) شراب استعمال ہونا معتبر
اکسائزڈ پیارمنٹ سے اخذ کر کے لکھا ہے۔ اسی مناسبت سے
تمام دنیا میں کس قدر شراب کا صرفہ ہوگا اور اس کے کیا کچھ نتائج
ہوں گے خیال کیا جائے تجربہ سے یہ بھی پایا گیا کہ فریقین سے
کسی ایک بیماری رہے اور دوسرے کے قوی اس بیمار سے زبردست
ہوں تو مرض کم تر دل کرتا ہے مگر ایسے حالات شاذ و نادر ہیں
تاہم مداومت سے مرض کے منتقلی کا خدشہ لگا رہتا ہے اس لیے
کہ ہر حالت میں انسانی قوی و مزاج یکساں نہیں رہتا اور ڈگری تو
حاصل ہی ہے کسی نہ کسی موقع قابو پا کے سمیٹل ہو جائے گی مابقی
بیس آزار دیگر وجوہات سے ہوتے ہیں ”حفظ ما تقدم“

(*Trophylaxis*) طبیب حاذق ادلاً تشخیص مرض

بخوض و فکر کرتے من بعد تجویز ازالہ مرض کے لیے رفع سبب کی

صفحہ (۲۵۸) سطر ۱۱ ہوتے ہیں کے بعد سے اس سلسلہ مضمون کو پڑھئے۔

قبل ازیں باصولِ حکمت زنا و شراب باعث فی صدی چالیس چالیس
امراض نیز اول الذکر سے عمر انسانی گھٹنے کے وجوہات طے پا چکے۔ مگر
یارانِ طریقت کے ہاں از روئے عقیدت و از براہ حقیقت مقررہ عمر کیسے
گھٹے یا بڑھے جبکہ ہر شخص کی عمر لکھی ہوئی اور سانس گنی ہوئی ہیں
اس کے متعلق اس طرح سمجھئے کہ دو اشخاص مساوی العمر ہیں یعنی فی کس
(۵۰) سالہ ہر دو ۵۰ سال کی عمر میں بالغ ہوئے جن کا حصہ عمر ۳۵ سال
باقی رہا جس میں ایک شخص ۲۵ سال اپنی حصہ عمر کا بہ حیثیت محبوبِ عی علی
رہا صرف دس سال صحت و رہی سے گزرے تو یہ لحاظ لطف زندگی
اس کی عمر کس برس کا آمد مانی جائے گی۔ اس لیے کہ شدت تکلیف
میں لوگ زندگی سے تیار بلکہ بعض نا عاقبت اندیش خود کشی کر لینے
تیار غرض مرضِ ذی روح کو نکھانا کارہ دینی دنیوی امور سے تیار
کئے دیتا اس لیے اصولاً اگر دکھا جائے وہ زندگی زندگی نہیں
اس کے اور دوسروں کے لیے وبال جان ہوتی۔ پس وہ حصہ عمر

در اصل عمر نہیں مانا جائے حساب سے خارج کیا جائے دوسرے شخص کی صحت مکمل سن بلوغ سے پورے ۳۵ سال صحتوری کے ساتھ امور دارین اچھی طرح ادا کیا اور لطف زندگی اٹھایا خود فائدہ کمایا دوسروں کو نفع پہنچایا گویا اس نے اپنی ۳۵ سالہ حصہ عمر جس طرح کہ چاہئے تھا ویسے گزارا اب آپ مناسبتاً کہہ سکیں گے کہ دونوں میں سے کس کی عمر لطف و آسائش سے گزری گوہر دو کی عمر ہو کرے مساوی بس اسی کے معنی عمر گھٹنے بڑھنے کے سمجھ لین اہل معنی یا یوں کہتے کہ لازماً دلیوں کو جن کی عمر کو نماہ ہو ایسے لغو مشتکے سوچتے۔ محفی نہ رہے نہ والدین سے مرض کے موروثی اثرات معصوم بچوں میں قیام پذیر ہونے سے کم سن شیرخواروں کے معالجہ کے وقت اطباء کو مصیبت اور نومولود اطفال کو دوا خانہ کی ضرورت ہر وقت عاید حال رہا کرتی اور یہ سلسلہ علالت محل صحت بجا دست اکثر یا گیا۔ تداون و دروس خریدن کا مضمون ہو یا اولاً عیاشی میں صرفہ من بعد تیار داری وغیرہ کا خرچہ اچھے لوگ عمدہ مقوی ثمتیں کھاتے محبوب مرض ترستا حیانا اگر کچھ طاقت کی ثمت کھالے تو مرض بھڑکرتا سرخ پھیلی۔ آندا جلا وغیرہ کا پرہیز کرتا۔ غرض بچے نقصان مایہ دیگر شہادتت مہمایہ سہتا۔

کوشش (Remove the cause) اور یہی بہترین علاج و تدبیر سمجھالے رکھنے صحت ور رہنے کے لیے درحقیقت ہے پس اس قدر ذلت و بیحیائی بدنامی و بدنامی، امراض کی وجہ بدشکلی انسانی جنگ و جدال و قتال و جراحات و مقدمات و نفقات و اخلاقیات تہذیباً علماً جن افعال و اشیاء سے پیدا ہو پیدا ہوں دیے باتیں یک نخت سچے و سچے مذہب میں قطعاً حرام فرمادی گئیں۔ غور کیجئے کس قدر تراکت حکمتی سے شرع شریف حملو ہے بستیہ بھی کوئی عمل نہ کرے تو آلو ہے حقیقت میں آتشک سے بہت سارے مادے دماغ میں جمع ہونے سے دباؤ ہو کر مہین سادہ لوح احمق ہو لے سے بن گئے۔

آتشک و شراب سے بصارت مفقود ہو گئی ہے۔ گولن بلا ہر سیکھتے آکھ ٹھیک معلوم پڑتی ہے مگر نظر نہیں آتا۔ یاد رہے بدروشی سے صرف دولت ہی نہیں لٹ جاتی بلکہ سرمایہ زندگانی اعمیٰ قوائے جہانی و روحانی کا تاراج ہے جان و مال کا اخراج ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّٰهُ

خَفَّفَ مِنَ اللَّهِ حَيْمًا سِالِ عَمْرَانَ سِالِ سَعْدَى -

خلافِ پیغمبر کے رہ گزید کہ ہرگز یہ منزلِ نحو اہر سید

اس اتباع سے تندرستی ہزار نعمت ہی نہیں۔ لو خدا کے پیارے
بھی بن جاتے ہیں یُحِبُّكُمُ اللَّهُ کا وعدہ ہے اور الْمُحَصَّنَاتُ سورت النسا
میں فرماتا ہے وَمَنْ يَطْعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ
أَنعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصَّالِحِينَ وَالشَّاهِدِينَ وَالصَّالِحِينَ
وَحَسَنَ أَنْ لَكَ مَرِيقًا۔ لیجئے اور مرتبہ بڑھ گیا اسی سورت میں ۱۰ آیت
میں پھر فرماتا ہے مَنْ يَطْعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ غور کیجئے
اس میں تو برابر کر دیا گیا۔ نبی کی شان کی کچھ انتہا ہے نہ معطی
کی انتہا بندہ قلیل البضاعۃ ہے۔

خت

ہمارے نبی کریم محمّدؐ پیدا ہوئے اور یہ طریقہ انبیاءِ سلف
حضرت موسیٰؑ کلیم اللہ و حضرت ابراہیمؑ خلیل اللہ کا ہے جو شرع
محمّدی میں بھی مستون ہے اس سے بہت سارے فوائد ہیں (۱) تو
سیکس پردہ کا تقریباً نصف حصہ کم ہو جاتا ہے جس سے امراض

جذب اور سرایت کرتے ہیں (۲) اس کے قطع ہو جانے سے ایک قسم کی غدودی ریزش جس کو علم تشریح میں سگما کہتے ہیں نیز پیشانی مادے و کنکرے متی کے ذرے دیگر کیڑے جمع و مستمن نہیں ہو سکتے اور عضو پاک و صاف ستھرا رہتا ہے (۳) حشفہ بے غلاف ہو جائیے کسی قدر جس میں رگڑ سے سخت و مضبوط ہو کر کمی ہوتی قوت جاذبہ بھی کندہ ہو کر اساک میں ان اسباب سے فرونی ہوتی ہے (۴) اور بقول ہمارے استاد کرنل ٹی لاری صاحب کے جو وہ اکثر بعد عمل ختنہ کے کہتے تھے کہ ”ناڈاٹ بی کیم رپکٹیل مینس“ یعنی اب یہہ مہذب معزز آلہ بنا داتی بہ مقابل لم چو چنے کے عضو میں خوش وضعگی پائی جاتی ہے (۵) پری پیوز یعنی غیر محتون چڑا لگا رہنے سے اقام کے پھوڑے پھنسیں اسلفنگ فیا جیڈ نیا سکن اجتماع ریزشات پتلا پوست ہونے سے امراض بہ سرعت موثر و سرایت کر جاتے پائیدار طہارت غیر ممکن ضیق البول سد البول صغیفی میں منحوس مہلک رولیوں کا مستقر جیے اپی تھیلیو ماباعت امراض بکلیہ گردے بوا سیر و خردج الامعاء مستقیم و قنق و شقاق الثانیہ وغیر

ہمیشہ سختی، ٹانگی، سافٹ، شاکر فائی موز پیارافائی موزز یوری
 نری کیا لکوس۔ اسٹرکچر اسٹی ٹوزز انفلامیشن وغیرہ کا نشانہ ہے
 فروج ضیق کے ازالہ بکر سے شب زفاف میو کس گھائل ہوا ہے
 علاوہ ازیں ایک متحدہ حصہ پوسٹ نکل جاتے سے پرور سخی
 موارنہ میں پیت ہو کر از دیا ر قوت مقصور ہے جیسا کہ کالنے و
 اندھے کا حافظہ مشہور و مسلمہ ہے یا جس کسی کا ایک عضو ہاتھ یا پیر
 قطع ہو جائے دوسرے ہاتھ پیر میں زیادہ قوت آجاتی ہے
 جو کہ طیاراً و تجربتہ مستند ہے اسی لیے بہت سارے غیر مذاہب
 والے اس کے نکال دینے از خود مصر ہو کر یہ خوشی آپریشن کرا لیتے
 ہیں اور کئی ایک مرض میں مبتلا ہو کر مجبوراً پری میوز نکلا دیتے
 ہیں (۶) یہ چمڑا محل جماع بھی ہوئے جاتا ہے بعض حالتوں میں حشفہ
 سے پسیدہ ہو کر پیشاب کی روانی روک دیتا ہے اس کے
 رگڑ سے اندر کے جانب السرس زخم وغیرہ ہوئے ہیں جب تک
 اس کو الٹ کرتے دھوئیں اندک کثافت جمع رہتی ہے کہ کبھی چلبیلے صفا
 لئے ایک اوپاشن سے دریافت کیا چونکہ تجھ کو ہر قسم کے لوگوں سے

سابقہ رہا ہے یہ تو بتا کہ مخنون و غیر مخنون میں کیا فرق پایا جواب
دی (ع) کہ قلم خط زدہ بسیار رواں می گردد " کیا آپ آنا نہیں
سمجھتے کہ تراشیدہ میخ جس سہولت سے زمین میں گھستی ہے ویسے
غیر تراشیدہ سے ممکن ہے۔

غیر مخنون چمڑا۔ پری پیوس

کے مستحق یہ خیال ظاہر کیا جاتا ہے کہ جب قدرت نے کوئی شے
عبث و بیکار نہ بنائی ہے تو پھر اس کو قطع کر ادینا فطرت کے خلاف
کیوں نہ تصور کیا جائے اگر یہ حصہ پوست کا آمد نہ ہوتا تو ہرگز نہ بنتا
اعتراض ایک حد تک واجب معلوم ہوتا ہے مگر اس کی تفہیم
کے لیے ایک خاص لکچر کی ضرورت داعی ہے وہ یہ کہ حیوان کو تو
ضروریات لاحقہ کے موافق سمجھ عطا فرمادی گئی چہ جائے کہ
حضرت انسان جنہیں اشرف المخلوقات ہونے کا فخر بخشا گیا بہت
سارے امور اس پر چھوڑ دے گئے ہیں تاکہ بزور عقل کام چلا سارے
ادرجن مقامات پر انسانی دسترس نہیں وہاں خود بخود درقی
انتظام جاری ہے جیسے فصلات جسم کے اندر قدرتی طور پر تیار ہوتے

اور از خود بہ تقاضائے بشری اخراج پا جاتے یچہ ہو کہ بڑا چنانچہ
 معصوم لبتر پر اور ذی ہوش علی الصباح یا عند الضرورت لوٹائے
 بیت النخل بھاگتا ہے علی ہذا پیشاب آب نبی فضلات منافذ چرک
 چشم و کثافت کان کا معاملہ ہے خود نکلے آتا چار و ناچار خارج
 کرنا ہوتا ہے۔ لیجئے ناخن و بال یہ بھی قدرتی نبوٹ و روئیدگی ہے
 پھر آپ کیوں کٹواتے و چھڑواتے اگر نہ کٹوائے و چھڑوائے گا تو
 بد صورتی ہی نہیں بلکہ باعث امراض ہوں گے۔ لامحالہ نکلوانا
 ہوتا ہے جس کا نام اصلاح ہے۔ ناخن کے لیے قدرتی لین آف
 ڈیمارکیشن یعنی وہ نشان جہاں تک سرخی و زندگی ناخن ہے دوسرا
 حصہ بیکار نیگیوں جس کے تحت میل کچیل بلکارہ کرنیلا پیلا کالا سا
 مختلف الزنگت ظاہر کئے دیتا اگر نہ نکالیں چھڑ دیں تو ایک حد
 تک بڑھ کر کام کاج سے خود بخود گھسے جاتا ٹوٹ جاتا غیر سہوار
 کھڑ بڑا ہوئے جا کر کھجلا تے وقت کھرا رے کا سا عمل کئے جاتا اور
 ناخن کی موجودگی بمعیت کثافت زہر داخل کرنے والی چین کھرچ
 کن واقع ہو ا کرتی اس لیے لڑو اس کا نکال دیتا خوبصورتی مٹا

صحت بخش مانا جاتا چاہئے۔ علیٰ ہذا جا بجا کے بالوں سے اقسام کی جوئی
 داد، بفا۔ میل۔ کچیل۔ نجاست و غلاظت چمپے رہتی ہے جب تک
 پاک و صاف نہ کرتے رہیں جو کہ ایک طول عمل و تصنع و وقاات
 مع صرفہ لاحقہ کے ہے ورنہ محل صحت پس بلا خاص صورتوں
 و وجاہت کے ہر مقام کے بال رکھ چھوڑنا نامناسب تصور و درجہ
 میں جن جن مقامات کے بال نکال دینے مذہبی طرقت شریعت
 ذاتی تجربت نفاست طبیعت انسانی فطرت، مباشرت حکمت
 طہارت متقاضی ہے اور جس کے رہنے سے بدنمائی بد و صنگی اقسام
 کی خرابی ہیں۔ طرز جدید کے مرد عورتیں ان بالوں کو علیٰ حالہ
 بڑھنے چھوڑ دے۔ دی نیو القریڈ تھیری کل کمپنی بمبئی والی نے محض
 اسی غزل پر جس کو لکھا یا کٹر تبا کر گاتا تھا۔

مزا دیتے ہیں کیا یا ترے بال گھونگر والے

حیدر آباد کے طوائف و امراء سے نہرا ہارو پئے و جو اہر
 غم زلف رسا ہے اور میں ہوں فیض ہر اک شب رنگ ہے اور میں ہوں
 مرے پر بھی نہ چھوٹا عشق گیسو محضیں اتر دیا ہے اور میں ہوں

غرض آج تک شجرِ اعز نے جن بالوں کے لیے سر دے مارا اور عشا
 کے مرغِ دل جن گیسوؤں میں پھنسا کئے وہ بال فی الحال سر سے
 اُتارے گئے۔ مختصر یہ کہ نکالنے کے بال رکھ چھوڑے اور رکھنے
 کے بال نکالے جا رہے ہیں (ع)

سر کو سودا نہیں تو پھر کیا ہے زلفِ لیلیٰ نہیں تو پھر کیا ہے
 انسانی سنسبیل ضمیر خود بخود اندر سے محسوس کر سکتا ہے کہ
 واقعی موجودہ منظر بھلا ہے یا سابقہ سمجھنے کی بات۔ حسن کا بخشنے والا
 یعنی خدائی انتظام ہے کہ حوروں کے سر لانے والے بال ہیں لہذا مزید
 اصرار کا موقع باقی نہ رہا۔ حسن کے لوازمہ کا بہترین نظائر سے فیصلہ
 ہو چکا۔ کسی لیڈی ڈاکٹر نے بیان کیا کہ حیدر آباد زنانہ ہسپتال وزمگی
 خانہ کی یورپین سوپر اینڈنٹ سرجن سے اسی کی ماتحت یوئیشن
 مددگارہ نے مشورۃً تذکرہ کیا کہ مس ہولائیٹ آئی فیل نو۔ ہواؤٹ
 یوکیپ لانگ ہیر آندی ہڈ جس کے جواب میں اس مہتمم نے کہا کہ
 سسٹرائی ڈونٹ وائٹ ٹو انٹرفیر وی نیچر انیڈ فالو دی فیاکشن
 بلائینڈلی (منہا) مس صاحبہ اب میرا سر کتنا ہلکا ہو گیا ہے۔ اور آپ

کس طرح یہ بارگراں گوارا کئے ہوئے ہو۔ اس کے جواب میں اس یورپین مہتممہ ڈاکٹر ٹنی نے کہا کہ مسٹر۔۔۔ میں خواہ مخواہی فطرت میں دخل دیا نہیں چاہتی و نہ فیشنی تقلید کی اندھا دون پیروی کی خواہاں۔ اس پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جو شئے نکال دینے کے لائق ہو وہ بہر وقت نشو و نما پاتی رہتی ہے چونکہ بال ناخن ہر گھڑی بڑھتے رہتے ہیں اور ان کے نکالنے میں تکلیف نہیں ہوتی اس واسطے نکال دینا لازمی ہوگا مگر پری پیوس تو ایک مرتبہ بن چکا ہے جس میں بار بار بڑھنے کا مادہ نہیں پھر کیوں نکال دیا جائے درحالیکہ اس عمل میں کچھ تکلیف بھی سہنی پڑتی ہے۔

جواب

بہت ساری غیر معمولی نبوٹیں آگاہیں مثل اضافہ انگشت دانت پڑے، مٹے رسولیں مانند خرگوش کے پھٹا ہوا لب وغیرہ خوبصورتی کے خیال سے نکلوادینے کی تکلیف ہتے پری پیوس کے نکالنے میں جبکہ کئی فوائد ہیں اور عمر بھر تک لیف سے نجات ملتی ہو تو چھوڑی سی زحمت صرف ایک وقت برداشت و گوارا کریں کیا قیاس ہے

اگر یہ ذہن نشین ہے کہ حشفہ کا غلاف و مجریہ بول کا کورڈ دھکن ہے تو یہ بھی ممکن نہیں اس لیے کہ اس خرطوم میں خود سوراخ خلاصہ موجود حشرات کے مانع و مراحم تو جس اعصابی ہے جو خبر دے کر نکلو اے دیتی ورنہ کان و ناک کے پھوگے منافذ میں کیڑے چیموٹیں گھسے پڑتیں اور پیشاب کا سوراخ کلیا پڈ چپکا رہتا ہے اس لیے راستہ نہیں ملتا اور یہ مُعمّہ سمجھنے کے لایق بلکہ سب پر شکف ہے بہت سارے قوا کہات جیسے ناجیل و تاڑ پھل یعنی منجل کس قدر درخت کی بلندی پر تیار ہوتے زمین پر گریں تو پاش پاش ہوئیں مگر ایسی زبردست نیش قدرت سے کی گئی ہے کہ اندر کا راز فاش نہیں ہوتا بالکل شمرہ محفوظ رہتا سُرّمانا انا حجب نچتہ ہو جاتا اس کا محافظ غلاف از خود شقی ہو کر اندر کے دانے نمایاں ہوتے گویا سخی داتا کے دین بہشتی عطیہ قدرتی فیض بخشی پر فطرتی پہل از خو کہل کہلا کے منس پڑا اسی طرح قالہ موسمی۔ بتائی۔ سنگترہ۔ رنگترہ۔ حسب ضرورت حفاظت و احتیاط کے ساتھ ان میں شربت قدرت نے بنا رکھا ہے کہ اس کے بندے گرما میں تیرید سے خنکی و تفریح

حاصل کریں کیا بوقت استعمال قدرت نے بنائی ہے تصور کر کے
 معہ پوست کھا جاتے ایسا نہیں یقیناً عقل سے کام لیتے پوست
 چھلکا بیکار جان کر نکالے دیتے اور اندر کا پھل استعمال کر لیتے
 آم وغیرہ کے تخم سے مولکا نکلنے کے بعد اوپر کا خول خالی ہونے
 سے تڑک کر علیحدہ ہو جاتا۔ سو سچے قدرت از خود نکال دیکر سبق
 دے رہی ہے۔ اخروٹ، بادام، لپتہ کھاتے وقت اس کا سخت
 چھلکا توڑ پھوڑ کر پھینک دیتے۔ کھا نہیں لیتے۔ اس لیے کہ اب
 یہ بیکار سا ہے۔ لیجئے خدا کی قدرت نے جنت میں بھی اپنے نیک
 بندوں کے لیے میوؤں کا عطیہ مہیا فرما دیا ہے۔ **فِيهَا مَا كَلَّهْتُمْ**
وَالْفَلَاحِشَاتِ الْاَكْهَامِ ۝ وَالْحَبِّ ذُو الْعَصْفِ وَالْمَيْمَانُ فَاَيِّ
الْاَسْمَاءِ تَكُنَّ يَبَازْ ۝ یہ تو نباتات کی حد تک اور حیوانات میں تخم
 مرغ جب بچہ بن جائے اندر سے بچہ باہر سے ماں چونچ مار کر اٹھا
 پھوڑ دیتی اور مرغ نکل آتا چونکہ اٹڈے میں سالم مرغ کی قوت کا
 مادہ موجود ہے یعنی ایک مرغ بند ہے استعمال کے وقت کچا ہو
 کہ پکا معہ چھلکا نہیں کھایا جاتا بلکہ نکال ہی دیا جاتا۔ محض بیضہ کی

محافظت کے لیے چھلکا بنایا گیا ہے جب ضرورت رفع ہو چکی بیکار
 شے نکال دی گئی۔ آنول نال۔ قدرت سے بنا ہے جتنے کے بعد
 جانور تک کتر کر علیحدہ کئے دیتے۔ لوفر متنا چھوڑ دیں خود بخود خشک
 ہو کر جھڑ جاتا مگر اس اثناء میں سٹر کر سمیٹ کا خطرہ رہتا اس لیے
 نکال دینے کی عجلت درکار ہے غرض ویسے ہی شکم مادر میں تخلیق
 عضو مخصوص و تکمیل حقیقہ کے لیے یہ غلات درکار رکھتا جو بعد تولد
 بیکار رہا ہے۔ چونکہ پوست کے کئی فوائد ہیں یہ خیال نہ کریں کہ
 پوست اس حصہ کا بیکار کیسے۔ اس کا لفظیہ یوں ہو گا کہ وہ
 پوست جو جسم سے متصل چسپیدہ و البتہ ہو بے شک مفید اور جو
 متفرجہ علیحدہ رہے ویسے قایدہ بخش نہیں۔ اناث میں فرج کے
 بڑے لب یسایا میجور کی ساخت مرد کے آئین کی سی ہے اور
 ان میں یہ کثرت خون کی رگیں ہیں اس لیے عورت رکوع کی سی
 حالت میں رہے ہو وقت لات یا لکھ ماریں تو رگیں پھٹ کر خون
 جاری ہو گا۔ اور ہلاکت ہوتا ممکن ہے اور جس طرح مرد کے
 خصیوں پر مار سے صدمہ محسوس ہوتا ہے ویسا ہی اعصابی شاک ہو گا

اور بظردانہ۔ کلی ٹورس مرد کے آلہ تناسل سا بننا ہوا ہے جس کو مختصر ساختہ بھی ہے۔ جبکہ ہر دولب اشعران چٹے ہوئے اور بظرمختصر سار ہے ایک سوراخ اندام نہانی کا بنکر آلہ تناسل بیڑنی عورت کا بن جاتا ہے۔ اور جبکہ بظربڑا بنے اور ہر دولبیں الگ لگیں تو اس میں تخم بنکر مرد کا آلہ تناسل بن جاتا ہے اسی لیے بظرمیں مرد کے عضو وحشفہ کی سی حس ہے اور بعض عورتوں میں یہ موٹا اور دراز رہتا ویسی عورت مرد کے ساتھ بہ مشکل رجوع ہوتی اس کے خیالات مردانہ وہ خود کسی لونڈی یا سہیلی کے ساتھ فاعلانہ مساس و مصاحفہ کرنے کا میلان رکھتی ہے۔ ولایت میں ایسی عورتیں میسٹرس کہلاتی ہیں۔ عرب اور بواہیر میں طریقہ ہے کہ ایسی عورتوں کو ختنہ کر دیتے ہیں یہ ختنہ مردوں کی سی نہیں بلکہ نوت یا بظر کے اوپر کے جلد کا حصہ جو زیادہ رہے کتر دیتے تاکہ زیادتی حس و شہوت کم ہوئیں یہی عورتوں کی ختنہ ہے ایسے عمل سے عورتیں مرد کی مطیع منقاد و متنی ہو جاتیں اور خلاق فطرت انات باناث عورت سے عورت کا عمل چپٹ بازی سدود ہو جاتا بلکہ

ایک حد تک عظیم باجھپن بھی اصلاح پا جاتا اس کے بعد عورت
 حاملہ ہو سکتی ہے۔ حق سبحانہ فرقان حمید میں انات کو تمھاری کہتیں
 فرماتا ہے نِسَاءُ لَكُمْ حَآثِلٌ لَّكُمْ قَالُوا حَرِّثُكُمْ اَنَا شِئْنُكُمْ۔ اور فی الحقیقت
 جبکہ فعل جماع کا نتیجہ اسی مشابہ ہے تو پھر پری پیوس کی ترش لہنے
 ختنہ فعل جماع میں تیر بہت ہوگی کسی قسم کی مزاحمت بھی نہ ہوگی
 اور انسانی حیوانی قلبہ رانی میں سنجوپی روانی رہے گی جس سے
 تولید و تکثیر و توفیر نفوس بندگان خدا کا خوش منابغ دکھیتی
 اس گیتی میں جلوہ نما رہے گی جو کہ مالِ کارِ قُطْر و منشاءِ قدرت
 درِ کُستان کے ملک میں ایک متمول شخص کی زوجہ ہمیشہ اپنے شوہر سے
 مسفر رہا کرتی تھی۔ ایک روز اس کے شوہر نے خفیہ طور پر کیا
 دیکھتا ہے کہ وہ اپنی لونڈی سے مردانہ طور پر قاعلانہ ہے مرد
 نہایت غصہ میں حجرے کے اندر گھس کر اسی وقت بظُر کا کچھ حصہ
 پوست کتر دیا اس کے بعد سے عورت مرد کی طلبگار ہو گئی۔ کتاب
 صحت نمائے از دواج مصنفہ ترکی ڈاکٹر میں یہ بیان درج ہے
 مستورات کی ختنہ سے ایسے اموز کی اصلاح ہوتی ہے۔ میا سٹریشن

جلق۔ استہبابا لید مرد کی مشقت زنی جس سے شاید عضو خمیدہ ہو۔
 استمنا بالید عورت کی انگشت زنی اور اناث باناٹ مساسی چپٹ بازی
 سے بظردراز ہوتا۔ یا مہین بیگن و کیا نڈل سوم ہتی یا کھرے سے
 بجائے کیر کام لیتیں اس سے قوی پر صغف کا اثر سراسر مقصور اکثر
 نا تجربہ کاری بڑوں سے خوف مجبوری عدم مسیری مرد۔ گرم مقوی
 اغذیہ کا استعمال بے کاری نفس پرستی عیش بیری مستی بیری صحبت
 ادائی سنت یعنی عقد ہونے میں دیری و طوالت اذیل عمری و فور
 قوائے شہواتی کے زمانہ میں بچے ہو نہار ایسا عمل لاعلمی سے کرتے
 ہیں اس کے متعلق اپنا ذاتی واقعہ ایک مسیم صاحب نے ناصحانہ طور
 پر کتاب میں درج کیا ہے بلا تخصیص یہ بات نسل حیوان و انسان میں
 پائی گئی اور نصیحت کی کہ سر پرستوں کو چاہئے کہ اس کی نگرانی رکھیں
 اور اس کا انداد کریں نیک مشورے و حکمت سے۔

عقب پر نقب

مگر لواطت۔ عیلتِ انبی۔ لونڈ بازی ساڈمی یہ ایک ایسا فحش

مکروہ غلیظ فعل ہے جس سے قوم لوط علیہ السلام مقہور و غارت ہو گئی
 اس کا قرآن شریف میں جایا ذکر ہے خلاف وضع فطری کے لیے شرعی
 و قانونی سزائیں معین ہیں ایسے فریق دنیا میں ملامت کئے گئے اور
 حقارت کی نظروں سے دیکھے گئے۔ غرض اس نکبت میں ایک پر ایک
 کیا گرے یکے بعد دیگرے ہر دوا دندھے پڑے حیرت تو یہ ہے کہ
 بعض ناپاک طبیعت انات کے ساتھ ایسا فعل قبیح کرتے۔ اپنے قوی
 غیر محل و بیجا صفت کر کے چند ہی دنوں میں خود بیکار ہو جاکر فاعل سے
 منقول بن جاتے ہیں۔ ع

سوئی چھیدت ہے سب کو اول خود چھداے

زمین شورسبل برنیارد لوی درو تخم عمل صنایع گرواں
 انسانی و حیوانی عضو تناسل ذکر ایک مضمون کی خانہ دار بافت
 شبک مثل موز کے درخت کا گاہ یا شہد کا پٹھا جیسے اسپنجی ہوتا ہے
 مسمی کارپس اسپنجیو زرم و کارپس کیا در تو زرم سے ساخت کیا گیا ہے
 اور سنگ و خیرس کے عضو میں علاوہ ازیں استخوان بھی ہے۔ اسی وجہ
 سے دونوں میں بدیر گرفت و اساک ہے کتوں میں پندرہ سے بیس

منٹ تک اٹکا رہتا ہے۔ کتو نہیں ایک گاؤں بڑی حشفہ سے متصل جس کے پتلی انی اور کارپس کیا ورنوزم سے کچھلی انی چسپید ہ ہے اور اس استخوان کے تمام لمبائی میں سختی حصہ کے گٹر کھلی نالی ہے جس میں اخیل پیشاب کی (urethra) نلی سما جاتی شیر اور بلی کے عضو میں استخوان ولینے زبردست نہیں ہیں۔ مہین سی ہے اور عضو ڈھیلا رہے سو وقت چھپے کی طرف مڑ جاتا اور تنہی کی حالت میں مثل اور گوشت کھانے والے درندوں کے سیدھا مقابل ہو جاتا مادہ بلی و شیرنی کے بطر دانہ میں ایک مختصر سی بڑی رہتی ہے کتے کے اندام نہانی میں ایک زبردست سکڑ کر پکڑنے والا عضلہ موجود ہے اور نر کتے کے عضو مخصوص کی بڑی کے کچھلے حصہ پر جہاں کارپس کیا ورنوزم سے ملی ہے۔ تاڈیولس یعنی گوڑے سے اطراف بنے ہوئے ہیں جن کی موجودگی کے سبب پہلوانی گرفت کتوں کی پکڑ مشہور ہے (یونانی معاطہ قیاسی تا حال جاری حال ہی میں ایک یونانی طبیب صاحب کا اشتہار دیکھا گیا جس میں تحریر ہے کہ اس طلا کے لگانے سے عضو کی رگوں میں ہوا کا سیلان بہ خوبی

ہمو کر خیزی اچھی طرح ہوتی) دراصل ہوا تو نہیں مگر بواہوسی کی حرص و ہوا شاید گزرتی ۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان و حیوان میں انتشار نعوظا یعنی خیزی کے وقت تحریک شہوت سے خون عضو کے خانہ دار بافت میں بھر کر ذکر کو طویل جسم قریب بنا دیتا ہے ۔ جیسے کہ میپ کرنے سے سائیکل و موٹر کے ٹائر ٹیولس و فٹ بال کا بلاڈر تندرست ہو جاتے ہیں ، بعدہ خون کے واپس ہونے سے عضو سکڑ کر مختصر سا افشردہ پڑ مردہ رہ جاتا ہے ۔ ”بآں شور از در ی بایں بے شک سی کیفیتی معاملہ ہے“ خیال رہے کہ منی میں نمک بھی ہے ۔ اس کمبخت فعل طوت مرد بامرد سے فاعل کا عضو مخصوص باخصوص جھبکوں سے کھینچ کھینچ کر بحالت تنزی شکبہ میں دب کر شکن پیدا کرتا غیر معمولی دباؤ پر لیٹر و گرفت اور کشمکش کی وجہ نازک شبک یعنی خانہ دار بافت کی ساخت ٹوٹ پھوٹ کر خون کی سیلابی ان حصص میں موقوف ہونے سے ٹھٹھڑ کے آلہ جڑ میں تپلا پڑ جا کر کچھ عرصہ میں کمزور مری بیکا خمیدہ بل کھایا ہوا ہو جاتا جس کی اصلاح طلا و دلیپ سے دشوار ۔ پس یہ گروہ ہمیشہ تنکبت میں گرفتار انگشت نمائے روزگار بنے رہتے ہیں اس لیے کہ

یہ مقام اس کام کے لیے نہیں بنایا گیا جس میں سہولت ہو بے مہمت
چالیس مکانوں تک اس کے نحوست کے آثار گہرے رہتے ہیں مفعول
کی اسفند انیاتی سُرمانہ مقعد کا سوراخ ڈھیلا ہو جا کر مہرز کا قدرتی
لقیہ ادھر جا کر مثل بٹوہ کے منہ کے مہرز کھلا رہتا ہے سن تجاوز
ہونے پر فضلہ بلا قرطینہ کے نکل جاتا ہے۔ طہارت تو درکنار کسی
محفل میں رہنا دشوار امراض خبائث اس مقام پر بھی ہوتے ہیں۔
نمودار رکٹل گائز یا بھگندر ناسور المقعد شقاق المہرز وغیرہ کی دھما
میلان طبع زانی ہو جا کر آدمی بزدلہ لیے مہمت و بے حمیت کم حرارت
بن جاتا بعض ایسوں میں کے کمال جان کر حرکات سکناات لباس
الفاظ تانیت استعمال کرتے جیسے ”بندی جیتی متوا ہارا“ اسی لیے
ملقب بزنانہ ہو گئے ہیں جو دور سے دیکھتے ہی نامردے معلوم پڑتے
ہیں۔ مستند کتب میں درج ہے کہ مرد کے لیے بہشتی نعمتوں میں سے
ایک نعمت نیک عورت ہے ورنہ زن بد در سراے مرد نکو ہم دریں
عالم است دوزخ او۔

جایدا مفعولہ بناے فسق و فساد ان اشیاء ثلاثہ میں شامل ہے

زر۔ زن۔ زمین۔ پس فطرتی انتظامات و احساسات بوجہ ان لوازمات
کے جو اناث و ذکور میں تخلیق فرمائے گئے ہیں وے سارے لذات
و خواہشات جس حسن و خوبی سے فعل جماع کے ساتھ ساتھ حاصل ہونے
سے بدرجہ کمال فریقین محفوظ و مسرور ہوتے ہیں۔

لطف دید بگر خال راز و نیاز عاشقاں

چشم بچشم دل بدل سینہ بسینہ رو برو

غرض ”بڑے مزے کی شب و صبح و لگی ہوگی“ وہ اغراض ان
بوالہوسوں کو کب نصیب و حقیقت یہ اپنے آپ میں رقیب (ع)
”خطوطِ نفس کے یا بد چو زن لیستانِ خود مالہ“

حیوان میں نہ مادہ ایک دوسرے کا مطلوب انسان میں
مرد اور عورت کے باہم تعلقات مادہ پازشیو و نگے ٹیو بجلی کے ارتباط
و ملاپ کیسے ہیں قدرتی فی مابین کشش ہے ایک کو دوسرے سے
رجحان آپس میں میلان ہے اس لیے عورت کو دیکھنے سے نظری چھونے
سے حسی مختص مقامات مسلنے سے اور زیادہ مثل گدگلی تحریک کی لہریں
بوجہ تعلقات اعصابی دوڑ جاتیں جس کے باعث طبیعت میں انقلاب

پیدا ہو رہا اس لیے صحتاً یہ معما پردہ کی حکمتیں محبوب و محفوظ اور مثل
سکہ زرِ خطیہ برقہ میں نظر بند رہتا ہے مگر دیسے مقامات جیسے جو بن کو مس کرنے جو خیالات

پیدا ہوتے ہو سے لینے جی لپچاتا کیوں یہ فطرتی انتظامات ہیں کہ وہیں
پتہ پر ہاتھ پڑے جاتا جہاں سے شہوت کی آگ بھڑک اٹھنے کا

تعلق لگا رکھا ہے جس طرح ادھر بٹن یا کھٹکا دبانے سے ادھر
بجلی کا بلب روشن ہو جاتا اسی طرح نیل لینے بوٹا اسلنے سے شہوت

مشعل ہوئے جاتی۔ پس بسٹ پر قبضہ ہوتے ہی فرط ذوق سے
فریقین بے بس از خود رفتہ ہوئے جاتے بس بس کی صدا سناتے (ع)

”قدرت کے اہتمام کی خوبی تو دیکھئے“

کچھ دنوں پہلے مثل حیوانات کے انسان بھی آختہ کر کے

کیا سٹریشن سے ہجڑے بناے جاتے تھے جو قالو نامہ مسدود کر دیا گیا

بیمیوں میں دورِ طوبتیں صحت و تندرستی میں بنا کرتی ہیں ایک مہنی جو

اخراج پاتی دوسری رطوبتِ یوقت جماع نکل کر وہیں پھر جذب

ہوئے جاتی اس رطوبت سے مردانگی جراتِ وابستہ ہے اور اس کے

نہ پیدا ہونے سے گھر میں لچک ڈرپو کی زمانہ صفت پیدا ہو رہی ڈاکٹروں

ضمیمہ

نہی

یہ بھی غور کرو کہ

ہے اور اس کا تعلق ہے۔ دیکھئے

بوقتِ تعاقب رگڑ کر

نہیں ہونے دی بلکہ ہوا

نہیں لینے لذت کا لوا

نہیں لینے لذت کا لوا

اس فعل کے متعلق انسان و حیوان پر آزمادیکھا ہے آختہ کرنے سے
 مرغ مثل مادہ نر کے سامنے دینے لاگا اور مرغی کو مرغ کے بیٹھے
 ٹانگ دینے سے نر کی نئی خاصیت پیدا کر لی دوسرے مرغیوں پر چڑھنے
 حملہ آور پر پھلا کے ہو گئی۔ غازی شاہ عالمگیر درحقیقت حال ایساں
 ایں جملہ تحریر کردہ ”پیش بریدہ پس دریدہ“ اور ایسے گدہ گروہ کو
 اپنے قلمرو سے نکال دینے فرمان نافذ فرمائے۔ کسی موقع پر سے
 شاہی سواری کا جلوس گزر رہا تھا۔ سچڑوں نے سر راہ ایک بلند
 درخت پر صرف لھنگے پہنے ہوئے چڑھ گئے اور ایک دوسرے کے
 لھنگے میں روپوش ہو گئے اس عجیب و غریب منظر کو شہنشاہ ملاحظہ
 کر کے دریافت کرنے حکم صادر فرمائے فی الجواب سمجھوں نے تالی
 بجاتے یہ متفرگائے کہ۔

دروئے نیکنامی مارا اگر زہ دادند گرتوہنی پسندی تغیر کن قصارا
 معروضہ کئے ملک سے نکل جانے کا حکم ہے مگر ہر طرف آپ
 ہی تسلط ہے اس لیے جدھر سے آئے وہی راہ لیئے۔ بادشاہ ہنس
 پڑے اور حکم اخراج سے دو گرو گئے۔ ایک ایرانی صاحب ایٹنسی

ضعف باہ (نامردی کمزوری کے علاج کے غرض سے رجوع ڈاکٹر خانہ
ہوئے وجہ مرض دریافت کرنے پر جواب دیا۔ ”قطعہ“

گر کوان بزخم تنگیش دل ریش است۔
در کس بزخم فراخیش دریش است

من چوں نہ زخم حلق کہ بے منت خسلق
ستنگی و فراخیش بدست خویش است

میں نے اس سے کہا ہر کس از دست غیر نالہ کند تو خود از دست
خویشین فریاد۔ حرد سالی کے اسباب محرک اولی جوانی میں جانی ضعیفی میں
ثانی کھلاڑن سے کھلائی کی خدمت پر آئی بچہ اکثر بہ نہ بلا پایا جامہ
رکھا کرتی ہر وقت بچہ کے عضو مخصوص کو گدگدیاں کرتی بار بار پھٹو
پھٹو کہتے ہوئے اس کو چھوا کرتی بوسے دیتی ایسے تحریک سے فطرتاً
عضو ہوسٹیار ہو جاتا پھٹو سے پھند نہ بن جاتا چونکہ عضو مخصوص کی
خاصیت مثل ناگ سانپ کے ہے۔ دوسرا چھو پھن پھتا تا اٹھ کھڑا
رہا اس طرح اس معصوم کی توجہ اس لذت و مذاق کے جانب معطوف
کراتی چور چوری سو گیا تو گیا ہیرا پھیرے بھی گیا۔ اکثر بذیل بھی بچوں کے

بچوں کے عضو سے کھیلا کرتے محبت کے بوسے دہیں دیا کرتے اور
 اسی پر دستِ تمنا پھیرا کرتے غرض بچہ کو اس کی چاٹ دلاتے بعد
 چندے بچہ تنہائی میں خود بھی ویسا ہی کھیلنے لگتا جو حلق کی ابتداء
 اوایل عمری کے اسباب

نقص قدرتی بنوٹ مقبول صورت مدرسہ
 و ہسپتال میں بد بورڈرس و یا ناہنجار اساتذہ کی رفاقت مذہبی مجروروں
 کی سنگت ڈراما و ناچ گھر کے لونڈوں کی صحبت مندروں کے پوجاریوں
 کی ننگت بیچروں کے سرحد کی قربت منشی مشروبات کی عادت
 بروقت سنت نکاح سے نفرت مجبوراً دو اگامرد با مرد عورت با عورت
 در طرز معاشرت قیدیوں کو عدم میری ذرائع اجرانی کار شہوت راج
 محلات کے مقید مستورات کی یہی توبت۔ علیٰ ہذا سوجروں کے لیے
 بیارکس میں وہی آفت دو اگام عورتوں میں رہنے کی فطرت اگرچہ ولایت
 میں اثاث کی کثرت تسپر بھی ساڈمی کی علت بعض ملک میں بعض
 عورتیں کتوں سے کرتیں صحبت یہ ہے آزادی کی ننگت ہند کے بعض
 طبقات و مقامات میں مستورات کی قلت قبض دومی و طبیعت

پس حسبِ مادہ طبعی و ساختِ فطری ایسے لوگ ادھر یا ادھر ڈلک جاتے یعنی فاعل یا مفعول بنے جاتے ہیں اور بعض حسن و قبح صفات کے مرتکب جیسے حوض بھرا کے نوارہ اڑاتے ہیں بالفعل تو یہ بھی جاری ہے وہ بھی جاری ہے یہ بھرے تو وہ بھرے یہ ہے خالی تو وہ خالی۔ کاسہ عمر عد و حلقہ آغوش ہوا۔ گرا سیدہ چلکر نہ کر سکیں گے نہ کوئی کرے گا۔ مرضِ مقامی شہادت دے گا۔ ایسی بو الہی گندگی رسوائی و شہوت پرستی کے بارے میں باری تعالیٰ کا ارشاد ہے

قَرۡبَیۃَ الٰتِیْ کَانَتْ تَعْمَلُ الْخَبَآثٰتِ ؕ اِنَّکُمْ کَالۡفَقَّارِیۡنَ ۚ فَمَرَّسُوۡنَ فِیۡہِیۡنِ (سورہ انبیاء ۶۲۵ ع)

اور لوط علیہ السلام کی نصیحت وَلَوْ طَاۤ اِذْ قَالَ لَقَوْمَہٗ اَتَاۡتُوۡنَ الْفَاحِشَۃَ وَاَنْتُمْ تَبۡصُرُوۡنَ (۵۴)، اِنَّکُمْ لَنَاۤ اِلَآہَ جَالٍ شَہُوۡنًا مِّنۡ دُوۡنِ السَّآءِ ۚ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّجۡہَلُوۡنَ۔ جبکہ اس ناصحانہ مشورہ کو نہ ماننے اور اس کے جواب میں عاجز رہے خدا نے باستثناء ان کے عورت کے جس کے مقدر نہ تھے مشار الیہ کو بچانے الگ کر دیا اور برابر سات ڈراوٹا پر سا دیا وَ اَمۡطَرُنَا عَلَیۡہِمْ مَّطۡرًا مَّسَآءَ الْمُنۡذِرِیۡنَ (۵۸)، جب تا جائز شہوت کی

آگ اس بستی پر بھڑک اٹھی تب غضب کے طوفانی بارش نے ساری
 بستی بجھا دی (دس نمل)

کتاب اسکول آف ملہتھ فصل مفتہم
 مؤید و معاون پاک زندگانی

Aids to pure living

میری طاقت یہ مقابل دس کے ہے اس باعث کہ میرا قلب
 پاک ہے زبردست صحت وری کے لیے صفائی قلب و طہارت
 بدنی سب سے پہلے ضرور ہے الحمد للہ اسلام میں یہ نور ہے خصوصاً
 ہونہار زندگی میں مکروہ و برے کاموں کے جانب توجہ دلانے
 ارادت و ہوائے نفسانی بہ کثرت و بہ شدت موجود رہتے ہیں
 پس اس بارے میں چند دوستانہ ہدایات و مشورے جہاں تک خیال
 کیا جائے غیر واجب نہ ہوں گے۔ 'مثنوی

بیچ نہ کشد نفس را جز ظل پیر دہن آن نفس کش محکم بگیہ
 پاک خیالات پیدا کئے جائیں

Cultivate pure thoughts

مرد ہو کہ عورت جو پاک زندگی بسر کیا چاہے اولاً پاک
 شائستہ خیالات پیدا کرنے کے عادی رہیں نہ اس غرض سے کہ برے
 تصورات سے بچیں بلکہ اس ارادہ سے کہ اپنے قلوب شریف خیالات
 نیک ارادت سے ملور کھیں تاکہ اس کے سوائے ساری دوسری
 قبا حیاتیں خارج ہو رہیں جس کام میں لگو ہمہ تن اسی میں مصروف رہو
 اور بے کاری میں اپنا دل کسی عمدہ ایجاد و یا ذاتی ترقی میں لگائے
 فضول خیالات میں محویت نہ ہوا چاہئے بے شغل کا ہل دماغ شیطانی
 درک تپا ہے روزانہ کی محنت و مشقت فضل ایزدی ہے۔
 جو عجیب و غریب طور پر استحقاق بخش رویہ اور
 سوید تخلیق و داعی و جہانی ہے کسی مسم کی باقاعدہ ورزش صفائی
 دلی بے گناہی طہیت و طبیعت کی پاکی کی تائید وہ ہے جو بیٹھے
 کاروبار کیا کرتے ہیں۔ دلیوں کے لیے باخصوص درکار ہے اس کے
 طریقہ ہر ملک و موسم و قومی کے لحاظ سے مختلف ہیں جو تریکل
 ڈیولپمنٹ کے متعلق اکثر کتب میں مندرج ہیں جنہی ورزش مشی کرت
 مشقت وغیرہ گردش خون کو ہمیلہ مساوات پر رکھے ہوئے اندرونی

آلات میں اجتماع خون کے مانع رہتی جس کے باعث جوش غصہ و
شہوت کی روک تھام ہی نہیں بلکہ آرام و سکون بخش نیند لاتی ہر
جو جسم کے ترقی کے واسطے بے حد ضروری ہے (اس لیے بڑے عال
اکل حلال، صدق مقال ترک حیوانات اختیار کرتے

Control appetite بھوک و خواہشات نفسانی کی
روک تھام فطرتی سادہ غذا اختیار کرنا، پاک بے گناہ زندگی کے
لیے نہایت ہی تقویت بخش ہے بھوک پر اختیار و قابو رکھنے کی عادت
کیا جائے تب تو آپ اپنے جذبات ہوائی نفسانی اغوائے شیطانی
وغیرہ پر حاوی رہ سکو گے نہایت ہی اعصابی کمزور طبائع ہونہاروں
آتشِ سفلی کو بھڑکا ہو فطرت حیوانی مشتعل کئے دیتا لینے اسے از یاد شہوت ہے بہتر
سوسائٹی و صحبت کی جس درجہ ضرورت ظاہر ہے چنداں اس کی ضرورت کا نہیں ہے
صحبتِ با عاقلان نسبتِ عطاروں گزندہ عطیر خوش لیک رسد کو آں
صحبتِ با جاہلان نسبتِ آہنگراں گزندہ ناز خوش لیک رسد حلائی
اگر عمدہ صحبت میسر نہ آ سکے بالکل بغیر کسی محرم رفیق کے رہنا
بہتر ہو گا

سب صغائر مضمحل الصلوات

ہیچ آفت نرسد گوشہ تنہائی را ہیچ عزت نہ بود مردم ہر جانی را
وَإِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ عَزَّوْا لَهُمْ وَعَدُّهُ قَالُوا لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ
سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَا تَتَّبِعُوا الْجَاهِلِينَ ﴿۵۵﴾ پٹس نقص۔ اس لیے کہ
اوایل عمری تا تجربہ کاری زمانہ میں بد صحبت کا اثر بہ سرعت موثر القہبت
تَاثَرُ وَلَوْ كَانَ سَاعَةً عَلَىٰ نَهْجِ احْصُولِ بَرَكَاتٍ وَتَرْقِي مَدَارِجِ اَعْلَىٰ كَيْلِ
صحبت نیک کا نتیجہ ہے۔ مثنوی ۵

یک زمانہ صحبت با اولیاء بہتر از صد سالہ طاعت لے ریا
راستی موجب رضا خد است کس نہ دیدیم کہ گمشد از رہ راست

Honesty is the best policy-

نوجوان اپنے قول کا سا سچا اور جو بات اس کے رویہ و خلاق عادت و طبیعت
و تہذیب کہی جائے موافقت ملامت کرنے والا ہوا چاہئے۔ اس کام کیلئے
اعلیٰ درجہ کی دلی جرأت درکار ہے اور جس گیر و گو اس قدر ہمت نہ ہو وہ
مطلقاً انسان کہلانے کے قابل نہیں ہے بد کلامی پر کسی طرح سے معترض
نہ ہونا یا سکوت کر جانا بہتر لہٰذا انعاموشی نیم رضا مندی کسی شخص کا یہ
بتلاتا ہے کہ ایسی حرکت اس کی پسندیدہ ہے اس طرح کی بند بانی جو کہ

ایک نوجوان آدمی اپنی ماں بہن کی رو برو یا موجودگی میں کہنا سننا سنانا
 گوارا نہ کر سکے تو خود اس مضم کی گفتگو روار کھے اور نہ اپنے رفقا کو موقع
 دے جب کبھی ایسی بیہودہ گوئی چھڑے بلا سکوت فوراً ڈانٹ دے یہ
 بیان کیا گیا ہے کہ جنرل گرانٹ نو عمری میں کسی موقع پر اپنے رفقا کے
 ساتھ تھا اس کے دوستوں سے کسی نے ایک واقعہ اتفاقی سوال طلب
 مخاطب ہو کر لحاظ کرتے ہوئے شروع کیا کہ غالباً یہاں لیڈر تو نہ ہوئی
 ہو نہار گرانٹ فوراً پیارے الفاظ کے ساتھ محل تقریر ہو کر کہا کہ ”ہنیں
 مگر جملہ تو موجود ہیں اس پر وہ گندہ لطیفہ گو ساکت ہو رہا کیا ہر ایک
 پاک طینت نوجوان اس طرح کی جرات رکھتا ہے ۛ

وصفت راستی (کریم)

دلاراستی گرکئی اختیار	شود دولتت ہدم وختیار
نہ پید سر از راستی ہوشمند	کہ از راستی نام گرد و بلند
دم از راستی گرزنی صبح دار	ز تاریکی جہل گیری کنار
مزن دم بجز راستی زمینہار	کہ دار فضیلت یس بر بسیار
یہ از راستی در جہان کائنات	کہ در گلبن راستی خاتمیت

فریقین کیلئے روشن زندگانی

(A white light for two)

کسی ہونہار کو یہ مقابلہ نہ ہوا چاہئے کہ صحت درمی کے لیے جذبہ و عشق کا پیار درکار ہے نیک رویگی مرد و عورت ہر دو کے لیے یکساں صحت بخش ہے اور قانون نیک کرداری ہر دو پر برابر مادی ہے روشن زندگانی فریقین کے لیے ایک مقررہ خدائی فیصلہ ہے جس کے تغیر کا کوئی مجاز نہیں کیسی اسمتھ اپنے ایک راست مردانہ تقریر میں کہا کہ آپ لوگ ”بدکردار عورت کے متعلق بحث کرتے ہو مگر میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ”بدروش مرد کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے“ سوال معقول ہے اگر آپ دیکھا چاہیں بدکردار شخص کو آپ گلی کوچہ میں نہ پائے گا بلکہ کسی ایک آراستہ نعمت خانہ میں بیٹھ ہوئے بے خبر الطرنہ جوان عورت سے وعدہ و وعید شادی و عشق و محبت کے اقرار اس گرم جوشی سے کرتے پائے گا کہ جس میں بے وفائی و بدعہدی و تباہی کا نام و نشان تک نہ ہوتے پائے وہ کبھی نا اسیدی و بربادی سے تبدیل نہ ہو سکیں گے ہمارا خلاقی ضابطہ از سر نو بنائے جانے کا

محتاج ہے۔ لیجئے لایق اہل یورپ کو اپنے ہاں کے اخلاقی ضعف کا اثر ہے جیکہ کتب سماوی میں رد و بدل ان کے ہاں ایک معمولی بات ہے بدکاری مرد سے سرزد ہو کہ عورت سے اس کا صحیح مفہوم معلوم کیا چاہئے ضابطہ پاکبازی کے لیے حبسیت کی تخصیص نہ رہا چاہئے کوئی ہو نہ کسی جوان لڑکی کو اپنے ساتھ نہ لیجائے تاوقتیکہ وہ اپنے نفس پر اس قدر قابو نہ رکھتا ہو کہ وہ پاک دلی سے رہ سکے پردہ کی خوبی در پردہ خود بخود معلوم ہوتی جا رہی ہے۔ اس موقع پر یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ جو جس قسم کا تخم بوئے گا وہی پھل پائے گا دھوکا نہ کھائیے گا قدرت الہی کچھ دل لگی نہیں نہیں (حدیث) لَا تَخْلُونَ رَجُلًا أَمْرًا فَإِنَّا نَالِهَا شَيْطَانٌ۔ از مکافات عمل غافل مشو گندم از گندم بروید جوڑو (سعدی)

النَّاسُ مَجْرَائُونَ بِأَعْمَالِهِمْ إِنْ خَيْرٌ فَخَيْرٌ وَإِنْ شَرٌّ فَشَرٌّ

خیر میں خیریت ہے جسم کی صحت روح کو راحت ہے۔ شر میں شرارت دنیا بھر کی آفت معیبت علالت فضیلت ہے۔ پوشیدہ بدکاریوں کی برائیں برے نتائج (swirls of secret vice) در پردہ بدگلی علاوہ انبساط کئے ہوئے توانائی و حیات سارے جسمی آلات کے

ذہنی احساسات بھی مرہ کئے دیتی دماغ و نظامِ عصبی تباہ کر دیتی اور پوری طرح سے اپنے شکار مبتلا کو نامرد و کمزور بنا دیتی ہے۔ بد قسمتی سے اوایل عمری میں نادانستہ بد اعمال کئے ہوؤں کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ ایک کتاب بھی عام اصولِ حفظانِ صحت پر بلا کسی قسم کے بہترین طریقے صحت یابی و کامیابی کے درج کئے ہوئے مکمل نہیں مانی جاتی ہے اس لیے اوایل عمری نوجوانی میں منہیات خرافات لغویات کے مرتکب و منہمک نہ رہیں جیسے کسی بادشاہ کا قول سعدی علیہ الرحمہ لے

تحریر فرمایا ہے ۵

روزگارم بہ شدتہ نادانی من نہ کردم شہا حذر بکنید
 حسبِ عامِ اصول و قاعدہ کلیہ اس قسم کے مرضی علاج پذیر ہیں
 ”بشرطیکہ مبتلا اپنے آپ کو اپنے ہاتھ میں لے“ یعنی یہ طور خود توجہ و شوق
 سے اپنے علاج میں پابندی احکام کے ساتھ حصہ لے اس لیے کہ علاج
 و حفظ مالتقدم اصلاحِ بدلی کے ہر دو تدابیر یکساں چند صحت بخش عادات
 و اطوار پر موقوف ہیں جن کی جبلت پیدا کیا چاہئے جو مفید مشورے بخشت
 مبتلا کے لیے بتلائے گئے س سے دوسرے لوگ بھی فائدہ حاصل کر سکتے ہیں

”صحت یابی کس طرح حاصل کیا جائے“

How to recover health.

اولاً مطلقاً ایوس نہ ہوا چاہئے ہر امکانی اعتبار سے آپ کا معاملہ اس طرح دشوار و پیچیدہ نہیں جس طرح آپ نے اس کو سمجھ رکھا ہے مثبت یازاری ادویہ فروش اور اخباری اشتہاری اطباء جو کہ صحت یابی کا سبز باغ بتلائیں ان پر توجہ و اعتماد نہ کیا جائے۔ موخر الذکر تو نیم حکیم و دعا باز ہونے کا زیادہ یقین دلاتا ہے اس لیے قابل ڈاکٹر بلا اجرائی اشتہار کافی صبر و استقلال کے ساتھ رہتے ہیں کسی باضابطہ سند یافتہ ڈاکٹر کے پاس رجوع ہو کر تشخیص کرائے بھکاری حالت کے اعتبار سے جو مشورہ وہ دے اس پر حتمی الامکان عمل آورو کوشاں رہئے اپنی روزانہ عادات کے متعلق اس سے رائے لیجئے۔ ہرگز صحت یابی نما ادویہ کے استعمال کے طرف بھروسہ نہ رکھئے اگر عادی ہو تو بھی مہتاب کو شراب چائے قہوہ ترک کر دو بلا اس کے تم اچھے رہ سکو گے۔ خوش و خرم منہاش و لبناش رہا جائے۔ (Be of good cheer) یہ سمجھنا چاہئے کہ

اچھے ہو جائیں گے اپنے تمام خیالات کا مرکز صحت پر قائم رکھئے کھائے
صحت قائم رکھنے کے لیے کام کاج سونا زندگی وغیرہ سارے البواب
صحت قائم رکھنے کی غرض سے کیا کیجئے اپنے سارے امور اور حالت
میں اچھائی مد نظر رکھئے اور روشن دماغ خوش مزاج پاک طینت
نیک اطوار غلصہ کی رفاقت اختیار کر لے۔ یا رشا طر باید نہ کہ بار خا
سہر کمزوری پر نہایت غضب ناک شوق سے غالب آتے رہتے یا کسی
ملال ندامت کو جائے نہ دیجئے۔ دھوپ ہرے کھیت اقسام کے پھول
لہلہاتے۔ سبزہ زار پہاڑیوں کے بہتے پانی ندی نالے و بہروں کے قدرتی
مناظر اور فرحت بخش ہوا کے جھوکوں سے سرور مخلوط ہوتے رہتے فطرت
کی محبت ذہن نشین کرنے ہر طور سے سعی کیجئے حتی الامکان گھر سے باہر
رہا جائے لفظ خدا کے ساتھ دلی انت پیدا کی جائے صرف بلور ادائی
فرایض کے اس کو نہ پڑھئے بلکہ اس کے بے بہا وعدوں کو ملحوظ خاطر رکھتے
ہوئے اپنے ترقی مدارج کی مدد کے لیے وسیلہ گردانے پس اس طرح
سے پوری صحت وری و تذکیہ نفوس حاصل کیجئے جو کہ منشاء خالق ہے
کہ اس کی مخلوق دنیا میں خوش وقتی سے بسر کرے (سرمد)

غیر از درِ حمتش نداریم پناہ بیچارہ دعا جز ہم با حال تباہ
توئے طاقتِ زہدست نہ یارائے گناہ لا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

(مضی ماضی احوال گزشتہ نسیا کر دیجئے) Forget.

the past. سارے گناہ ماضیہ و غلط کاری ہائے سابقہ

بالکلیہ فراموش کر دے جائیں۔ جبکہ عصیان کا خدا غفار ہے تو بار
گناہ لیے جاتا اس کو ناگوار ہے۔ مغفرت کا ملتی رہنا بندے کے
سنرا دار ہے۔

مغفرت کی امیدیں فیض ہم سے چھوٹا کوئی گناہ نہیں

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّائِبِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ

میری بندگی سے میرے جرم افزوں تیرے قہر سے تیری رحمت زیادہ

”سبقت رحمتی علی غضبی“ فیض

سبقت احسان کو ہے انکے میرے عصیاء پر عفو کرتے ہیں خطا کو وہ خطا سے پہلے

سنخی لم نزل کی دریا دلی علو بہمتی اعلیٰ حوصلگی ذی مرتبتی کی سی طرح

سے بھی بخشش کی نیک نیتی اس امر کی متقاضی کہ رحمت حق بہانہ مجھ پر

اور پسند خاطر ہمیشہ اس زبردست قدرت والے کے عجز و عاجزی

رہا کی کیونکہ (دستگیر) ۷

جو وہ چاہا کیا جو چاہے کرے چاہئے عجز آدمی کے لیے

لہذا ہمارا شیوہ ہمیشہ بعجز امور خیر کی سعی میں رہے جاری
 کہ شاید کوئی بات ہو جائے۔ مقبول بارگاہِ الہی اس لیے کہ بڑے
 بڑے عاصی ادنیٰ حیلہ سے اس کے عذاب سے پاک کئے رہائی اور
 جنت کی راہ لی اگر آپ احوال گزشتہ پر متاسف رہئے گا تو موجودہ
 ذمہ داری کو ہرگز ادا نہ کر سکتے گا یہ ملحوظ خاطر رہے کہ ہر روز آپ کے
 لیے نیا اور تازہ آ رہا ہے اور ہر ایک صبح آپ کی زندگانی کی کتاب
 کا ایک جدید ورق ہے پس اس نئے صفحہ پر پاک و صاف تحریر عمل
 کیا چاہئے پاک خیالات شریفانہ تمنائیں محبت آمیز الفاظ اور عمل
 صالح یا ایسے کام جو کہ تعریف بخشن و خوشی کے ساتھ یاد رہ سکیں گے
 پس یہی اعلیٰ خصوصیات روزانہ ہواقع آپ کے لیے ہیں اگر آپ اپنے
 تکالیف و علت لاحقہ سے برات و نجات حاصل کی جا کر صحت یاب
 و کامیاب ہوا چاہیں تو متذکرہ خصائل حمیدہ کو ہرگز نہ چھوڑیے
 غنیمت جان کر عمل پیرا رہئے۔ ۷

گزشتہ خواب و آئندہ خیال است غنیمت داں مہینہ مرا کہ حال است
 آپ کو اعلیٰ طریقہ پر زندگی بسر کیا چاہئے جس کی صلاحیت
 آپ میں ہے۔ فضل و تائید ربانی کے امیدوار رہئے اس لیے کہ جو
 مخلوق اس سے ملتی ہو وہ اس کی تائید غیبی کرتا ہے۔ قولہ تعالیٰ -
 ادعونی استجب لکم والذین اذا اخطوا فاحشوا و ظلموا انفسہم
 ذکرا واللہ فاستغفوا و الذین ابھموا و من لیغفوا الذنوب الا اللہ
 ولم یغفہ و اعلیٰ ما فعلوا و ہم یعلمون اولئک جزاؤکم مغفرتہ
 من ربکم و جنات تجری من تحتھا الانھار خالدا فیہا
 و نغمہا جمیع العالمین (از کریمادرند مت شیطان -

دلاہر کہ محکوم شیطاں بود	شب و روز در بند عصیاں بود
کسے را کہ شیطاں بود پیشوا	کجا باز گردد براہ خدا
دلاخر ہم عصیاں مکن ز نیہار	کہ رحمت کند بر تو پروردگار
ز عصیاں کند ہوشمند احتراز	کہ از آب باشد شکر را گداز
کند نیکیخت از گنہ اجتناب	کہ نیہاں شود نور مہر از سحاب
مکن نفس امارہ را پیروی	کہ ناگہ گرفتار دوزخ شوی

اگر برتنا بد ز عصیاں دلت بود اسفل السافلیں منزلت
مکن خانہ زندگانی خراب سیلابِ فعل بد و ناصواب
اگر دور باشی ز فسق و فجور تباشی ز گلزارِ فردوس دور

از بوستان باب (۱)

کسے دانہ نیکروی نہ کاشت کز و خرمن کام دل برداشت
نہ ہرگز شنیدیم در عمر خویش کہ بدمردانگی آمد بہ پیش
اگر بد کنی چشم نیکی مدار کہ ہرگز نیارد کز انگور بار
نہ پندارم اے در خزال کشتہ جو کہ گندم ستانی بوقتِ درو
ورخت ز قوم اربجاں پروری میندار ہرگز ازو بر خوری
رطب تا درو چوپ خرزہ بار چہ تخمِ فگنی بر ہاں چشم دار
سعدیؒ کے ان سارے حکیمانہ فیلیوفانہ عاتقانہ معاشرتی
نصائح و تدابیر مذہبِ اسلامی کے اکثر امور پر بعض شریف لایق اہل
ولایت و امر کیہ عمل آوریں چنانچہ میں نے مشتتے نمونہ اخروارے
احکامات مذہبی نیز متشرع اہل علم باخبر صاحبِ دل فلاسفر کے نظم و نثر
کا حوالہ تطبیق مضمون بالا کے لیے دیا ہے جس سے منکشف ہے کہ اچھی

بائیں ذمیوی معاملات کی غیر اقوام نے ہمیں سے لیا ہے اور سعدیؒ کے اقوال طرز تمدنی و سیاسی و پولیٹیکل کو تو حکومت انگلشیہ نے چاہا

قواعد حفظ صحت

Rules of Hygiene.

کسی ایک طریقہ پر روزانہ ٹھنڈے پانی سے حمام کیا جائے
سخت ترین موسم سرما میں ہاتھ تر کر کے مل دینا یا اسپنجی ہاتھ مناسب
ہوگا۔ اس کے بعد ہی خوب اچھی طرح سے جسمی مالش کی جائے اور
گرمی میں سرد افشار اسپرے یا غوطہ مارنا ڈوبنا خوب ہے سخت لیستر
پر آرام کیجئے پروں کی توشک و تکیہ پر ہرگز نہ سوئیے جو نامرد کن
اور ناواجمی حرارت دہ جسم ہے خوش گوار غذا استعمال کیجئے گا۔ اکثر
سخت و خشک غذا کھائے جائے یہ سمیت چند عمدہ نواکھات کے
مشروبات ماکولات کے مابین ہو کریں اکثر سرخ چکی ہوئی روٹی
جز اعظم تمھاری حسیں غذا میں رہا چاہئے جسم تہ در تہ ملبوس سے لدا
نہ رکھا جائے گہری عمیق سانس لینے کی مشق رکھی جائے اپنے کام

کاج خواب و آسائش باقاعدہ و باوقات مقررہ بالالتزام کئے جائیں صبح کی بیداری دیر سی سے نہ ہو کرے۔ سویرے خواب سے اٹھیں دیر تک سوتے نہ رہیں۔ سال بھر ہر موسم میں چھ بجے بیداری کچھ ایسے سویرے نہیں بلکہ گرمیاں ساڑھے پانچ بجے ٹھیک وقت بیداری کے لیے ہے ارزاں کتب فسانہ و عشق آمیز متعل کن حکایات کا مطالعہ نہ کیا جائے حتیٰ کہ اخبارات کے مطالعہ میں اپنا زیادہ وقت ضائع نہ کریں صرف تھوڑی سی کام کی باتیں دیکھ لیا کریں یا کوئی عمدہ مضامین کے ملاحظہ میں تھوڑا وقت روزانہ وقف کریں اکثر کتب تواریخی سفر نامجات سوانح عمری و دھچپ و فائدہ مند ہوا کرتے ہیں جس کے مطالعہ سے دماغی قوی وسیع ہوتے دل باخبر ہوتا اور انسان کو زیادہ روشن دماغ و کارآمد بنادیتا ہے بالآخر فوری صحت و ری کی توقع اپنی کوششوں پر نہ کی جائے صبر و استقلال کے ساتھ امیدوار فضل و کرم رہئے اور اپنے شوق میں مکمل جو کچھ وقوع پذیر ہو اس کا خیال کئے ہوئے مترود نہ ہوا چاہئے فکر قوت اعصابی کو نقصان پہنچاتی ہے اور اس کے ساتھ ہی کسی قسم کے اچھے کام کرنے کی صلاحیت کو مفقود کئے دیتی (جیسے چیتان) ۛ

بچے مرغِ دیدم نہ پاؤ نہ پر از شکمِ مادر نہ لپشتِ پدر
نہ بر آسمانِ دنہ زیرِ زمین دے میخورد گوشتِ آدمی

یہ صفت فکر کی ہے۔ الغرض فرحتِ دلی مثلِ دوا کے فائدہ بخش ہے
مگر مردہ دلی شکستگیِ ہڈی تک سکھا دیتی ہے۔ حسبہ ۷
درونِ سینہ امِ دروایتِ گرویمِ زباں سوزد
و گرومِ در کشمِ ترسم کہ مغزِ استخوان سوزد

والیوم (۳۴) نومبر ۱۹۲۵ء کے رسالہ آڈیٹ داری جرنل میں بعنوان

Seminal emissions and its treatment. علاجِ کثرتِ احتلام و جریانِ منی پر امریکن ڈاکٹر

اے۔ ٹی۔ پی۔ ایم۔ ڈی نے لکچر لکھا ہے کہ حقیقتاً اشتہاری نیم حکماء نے

اس مرض کی پتھالوجی وغیرہ اس کثرت و اقسام سے بیان کرتے ہوئے

اطباء کو بھٹکا رکھا ہے۔ اس طرح سے یقین دلاتے ہوئے کہ یہ مرض

خیالی و مہی ہے۔ پس اس حیثیت سے وہ ان کے توجہ کے قابل نہیں ہے

ہر ایک طبیب جبکہ وہ کسی معالجہ کے لیے بلائے جاتا ہے خیالی اثرات

کے نتائجِ امراض پر وہ محسوس کرتا ہے درحقیقت بہتوں میں فزیکل جسمانی

وکیلکل ذہنی اثرات اس طرح سے خلط و ملط مشتمل ہوا کرتے ہیں جو کہ
 بہ مشکل کہا جاسکتے کہ کونسے نمایاں ہیں اگر ظاہر کردہ یا بیان کردہ علت
 ایک ایسی ہے جس میں ذہنی علامات غلبہ کئے ہوں تو اسی کا علاج کیا
 چاہئے۔ مریض سے کیفیت سن کر ٹھٹھا و طعنے نہ کریں اور اس کا معاالجہ
 ناممکن تبلا کے مغالطہ دہی سے مایوس واپس نہ کر دیں صورتہائے بالا
 ڈاکٹر کے حق میں نالائقی دے توجہی کا اطلاق عاید کرتی ہیں مگر نظر غائر
 و کامل توجہ سے اصل حقیقت پانے کے بعد مناسباً علاج نہایت ہی
 آسان ہو جائے گا۔ اگر حسبانی علامات کا غلبہ ہو یعنی درد و بدو صعلگی تب
 تشخیص طرقتیاً اور بھی سہل ہے امتحان سوائے مریض میں عجلت اور اسکی
 ہسٹری کیفیت لینے میں لاپرواہی کا لازمی نتیجہ بیمار کے خاص تنقیح طلب
 امور کو اخفا رکھے گا جس پر صحیح تشخیص کا دار و مدار ہے جیسے ضرب المثل
 ہے۔ ”اگر سیدھے طریق پر چلیں تو نصف لڑائی بسر کر لیں گا ہے۔“
 شب کے اختلام ایک تندرست جوان میں لائق تردد و ہنہ نہ مرض میں
 شامل ہے اس کا تصفیہ کہ کسی مریض کا بیان صحیح ہے و یا غلط اس کے
 عام صحت کے رو سے کیا جاسکتا ہے۔ اگر بیمار پست و ست ناقابل کسی

مشغولیت کے ہے یا درد سر کمزوری موجود ہے تو اس کا نظام جسمی
 متواتر اختلام کا متحمل نہیں ہو سکتا ہے کثرت عیاشی وغیرہ جن وجوہ سے
 منی کا اصراف ہو نظام عصبی پر برا اثر پڑتا ہے ایسے شکایات جس کی
 ابتداء خصوصاً اعصابی بگاڑ سے ہو اصولاً یہ خیال کیا جائے کہ کم دبش
 دل بھی اس میں مبتلا ہو گا یہی ایک صورت نہایت ہی توجہ طلب ہے
 اور بعض میں اس طرح کی خصوصیت نہ پائی جائے گی ایسے مریض اکثر
 انی میک بھسکی رنگت کے نیوراسٹھنک ڈرپوک کمزور۔ ہیپوکانڈریاک
 وہی خبطی ہو کر تے ہیں مگر خیال رہے کہ مقامی اعصابی بگاڑ کے یہ
 اعلیٰ تر اعلان ہیں ایسے مریض کے معالجہ میں عام اصول حفظ صحت کو اصلی
 مقویات کے ذریعہ قائم کرنا پہلا عمل ہے نہ کہ محرکات جس سے مریض کی
 حالت جو کہ علاج سے قبل تھی اور بھی بدتر رہی ہو جائے بلکہ ایسے ادویہ
 جو بیمار کا مزاج حتی الامکان بحالت اصلی عود کرائیں اس کام کے لیے
 تدابیر حفظان صحت مقدم ہیں جیسے کہ اوپر مذکور ہیں کثرت عیاشی وغیرہ
 ترک کریں اور محرک مشروبات جن سے حرارت عضو تناسل کی بڑھے
 پر مہر کریں صاف کھلی ہو میں منی کریں۔ ہلکی جسمی ورزش کریں اس کے بعد

فولاد کی تیاریں بہ صحت میا نگینز کے عام کمزوری رفع کرنے میں مفید ہوگا۔ نیز کچلہ بہ صحت دیگر ادویہ کے بیرونی اعضا کی خراش کہنہ سوزاک رفع کرنے عضو مخصوص کو تاؤ دینے (سیانٹو) استعمال کریں اور ایسے اشغال و حرکات و مشروبات و ماکولات (حبوب جوارش حلوے خارجی لیپ طلاجن سے آلت کی حرارت و اجتماع خون زیادہ ہو پرہیز کریں بعض اوقات سیون پر اور فوطوں کے تحت گرم شے رکھنا اور سرد سلائی اچیل (لیور تھرا) میں عنق مثانہ تک پہنچانی سودمند ہوئی ہے ڈاکٹر ایچ۔ جے۔ کیلاگ کتاب میان دی ماسٹر پیس میں لکھتے ہیں۔

اسباب خلق سلف ابوہز۔ تلذذ بالذات یا بالنفس

(۱) بدکار بنس ضدی بچہ کو خاموش کرنے یہ عمل کرتیں یعنی (اعضا تناسل پر گد گلیاں) (۲) اکثر کر کے مقامی خراش کسی سبب سے کسی بھی قسم کی (۳) حالت قبض امعاء نیز بھرا ہوا مثانہ پیشاب سے (۴) تھرد و رس۔ باریک کرم کی موجودگی امعاء مستقیم میں (۵) مقامی صفائی برابر نہ کی جانے کی وجہ بار بار عضو کے مسلنے سے عادت پیدا

ہوتی (۶) فانی موز کے مرض سے سوزشی حالت حشفہ و سنتاں کی جلد کی (۷) غیر معمولی دراز چمڑا سنتاں کا جس میں کثافت، جھبے رہنے سے چل ہو کرتی (۸) حار خراب غذا میں بکثرت استعمال گوشت اور گرم مصالحہ جن سے اعصابی خراش اور خیزی ہو کرتی محرک شہوۃ - رائی مرچ سیاہ - سرکہ وغیرہ (۹) استعمال متبا کو پر پڈ سپوزنک کا ذلیعے آمادہ رکھنے والا سبب جس سے قبل از وقت بلوغ پیدا ہونا باعث زوال قوی اور ضعیفی نما بنا دیتا اعصاب پر انحطاطی اثر کر کے (۱۰) زس حسیم سفلی کو مستدر پرتوں سے پارچوں کے ملفوف کر رکھتیں جو حرارت پیدا کن ہوتا اور لاپروا کا حل گندہ نرسیں پھالیوں کو وقتاً فوقتاً نہیں بدلتیں جس میں تا کارہ مضرت بخش فصلات لگے رہ کر خراش پیدا کر دیتے (۱۱) بعض مرتبے تیل جیسے دہنیاں چکنے یا غیر مسامدار موم جاموں وغیرہ سے بچوں کے اجسام مہنیوں سالوں لیٹ رکھنے سے ایسی شہوۃ انگیز حالت پیدا ہوتی (۱۲) عمر رسیدہ لڑکے بد اخلاقی کتب کے معائنہ سے (obscene) یعنی نجس فحش تصاویر دیکھنے سے گندہ نقل و حکایات پڑھنے و سننے سے مقصورات و خیالات فاسدہ پیدا ہو کر انہیں لغو

حرکات کے مرکب بناتے ۔ (علامات)

- (۱) تبدیل رویہ (۲) اچانک تغیر در صحت (۳) قبل از سن سال بلوغ ہو جانا اور ضعیف نما بن جانا (۴) نقص نبوٹ (۵) صبح خاص کر کے کھالت سستی مٹیا پن (۶) تنہائی پسند طبیعت (۷) غیر معمولی بزدلی کسی لڑکے میں (۸) یا غیر معمولی جرات تاکہ عیب پوشی کر سکے (۹) وہمی بھوک تلون مزاجی جو کہ بعض مرتبہ ضعفِ معدہ سے ہوتی ایسوں میں (۱۰) گول مہنڈے جھکی ہوئی ہستیت بلٹھنے میں بعض دفعہ ان وجوہ سے ہوتی (۱۱) کلیانا لٹنا ڈھلکتے اکڑتے چلتا (۱۲) بے حد اعصابی کمزوری عضلات کا جھٹکنا پھر کنا (۱۳) کمسن لڑکوں کا کمسن لڑکیوں کے جانب میلان رکھنا (۱۴) جو لڑکے کہ درد پشت و کمزوری ساق درد سر و کمر کے شاکمی ہوں (۱۵) غیر معمولی نمودا بھرا پن و رید وں کا خصوص ہاتھ پیر پٹلیوں کے (۱۶) کثرت اختلام وغیرہ (۱۷) دھڑک (۱۸) کیلیوں کی نمود چہرہ پر مسن لڑکوں میں (۱۹) مرگی کے دورے (۲۰) سرو ہاتھ پیر دوامی بلکہ سپینہ کی بھنی ہو ہناروں میں جنھیں کوئی قوائی شکوہ نہ ہو۔ (۲۱) جو لڑکے چند سال قبل از بلوغ ایسا عمل اختیار کرتے ویسوں

اکثر غیر معمولی طور پر نوٹ اعضاء مخصوص میں افزونی پیدا ہوتی
اور اگر اس عمل حلق کو وہ بعد یوغ بھی جاری رکھیں تو عضو مخصوص کا
تاؤ چلا جا کر بجلیا ڈھیلا نرم ہو کر ٹھٹھڑ جاتا (۲۲) شب کا لباس بھتسن ازار
پر دھبے یا چادر بستر پر شتبہ حالت ظاہر کرتے دریافت کرنے کے لیے
علاوہ ازیں سواری پر زین سے رگڑ یا ریل و دیگر تیز رفتار سواری میں
جو ٹنگ جھکولوں سے یا حیوان کی جفتی دیکھنے سے یا برہنہ تقاویر
کے معائنہ سے یا بیہودہ باتیں سننے یا تصورات ذہنی و سی باتوں کا
باندھنے یا دل لگی وغیرہ میں منی اخراج یا جاتی نیز خلاف طبیعت
کوئی امر یا اشتعالک وغیرہ سے وہی نتیجہ ہوتا بوجہ چھڑقا ب روک تھام
کا تفرقہ پذیر ہو کر۔ (ھکد ایت) والدین یا سرپرستوں کو چاہئے کہ
خبر داری کے ساتھ اپنے بچوں کی عادات کی نگہداری رکھیں متذکرہ
حالات و شبہات پر بخوبی تلاش سبب کریں اس لیے کہ ذکی بچے
سنٹیو ہوتے ہیں اور ان میں زیادہ احساس ہر شے کا رہتا ہے۔
انھیں پر ایسی صحبتوں کا اثر عجلت موثر ہو جاتا ہے سبب ایک بھد
اڑ موٹ دیہاتی بچے کے (زماچ) عرصہ تک مسلسل بری عادت کے

عمل سے زرد چہرہ۔ دبلا پن لاغری۔ سوکھا ٹھسکہ باآخر مرضِ دق نمودار
 کرنا۔ آرگانک امراضِ قلبِ صغف یاہ۔ سرعتِ انزال۔ کمیِ اساک
 کند ذہنی۔ دماغی مٹھاپن۔ تسیان۔ دل پر کمزور۔ قابو۔ جنون کثرتِ پسینہ
 مثل گھلانے گھٹانے والی بیماریوں کے ٹکٹکی باندہ کر گھورنا مجنونوں کا
 سہا عجیب و غریب چالِ جطیانہ۔ عند السوال۔ نیچے دیکھ کر جواب دینا
 غرضِ انسانیت سے حیوانیت کی طرف مبدل ہو جاتا اس کو خوشی و
 غم درد و فرحت کا احساس ندارد۔ احمقانہ بے لگاؤ ہنسی منمتا۔
 مداوا و معالجہ

صحت یاب ہونے ترکِ عادتِ مرجح ہے ادویہ پر۔ سب سے
 پہلے تو اسے ذہنی اختیاراتِ قلبی کو اس کی برائی سے آگاہ کرنا چاہئے
 خوشی و خرمیِ حزن و پریشانی کو بھگادیتی ہے جب تو وسطِ خیر خواہ و فاداد
 وانا دوستوں کے حامل ہو سکتی ہے۔ کامیابی کا غم بالجزم رکھیں جو
 اس عادت کے سنجے میں پھنسا ہو اور اس بلا کی دریا میں غوطے
 کھا رہا ہو۔ اس کو مشورہ ذیل کامیاب کرے گا۔ صفائیِ قلبی۔ اس لیے
 کہ قلبِ حکمرانِ حسد کا ہے ہر ایک غیر اختیاری عملِ فعلِ قلب کا نتیجہ ہے

(الاعمال بالنیات) پس ہمیشہ پاکیزہ خیالات پیدا کرنیکی عادت رکھیں جس کے خیالات ناپاک اس کے عمل بھی نجس ہوں گے۔ دماغی پیشہ بیکاری ہمیشہ برائی کی طرف رجوع کراتی۔ ہونہاروں کو شرافت سچائی سے دل کی صفائی خیالات کی پاکبازی درکار ہے۔ عمدہ صحبت خیالات کی درستی کے واسطے اہم ہے۔ غذا حار گرم مصالحوں کا بڑا بھاری اثر شہوانی تحریکات پر ہے۔ کنفکشنری اور پیسٹریز۔ برف کو روکنا چاہئے۔ تنباکو کی تیاری ہر ایک قسم کی اور شراب یک سخت ترک کر دیں۔ مشی ہو اتوری ضروری ہے۔ زیادہ سوتا بھی تاثیر تحریک کی رکھتا ہے۔ ایسے ابواب کے لیے روزانہ حمام جسمانی و قلبی صفائی کے لیے مفید ہے۔ قبض رفع کریں۔ فائی موزز لائے پر پیوز کا آپریشن کرادیں۔ مقامی صفائی بھی ہوتی رہے۔ مذہبی خوبیاں اور نماز و دعا صحت دہی میں کامیاب کر دے گی۔ پلیسٹر دیوانوں میں لائے پر پیوز کو لگیجے۔ وگرس مسکولر اکسر سائز یعنی زور سے جسمانی عضلاتی مساج چت نہ سونے ایک ستھر توال میں رکھ کر کمر پر جانب پشت یا ذہیں تاکہ چت ہونے پر غفلت میں چبے اور کروٹ ہو جائیں یہ ترکیب لمبے مد

سونے والے یا مجنوں کے لیے کروٹ سٹلانے کسی ڈاکٹر نے ایجاد کیا ہے
 (احتیاط) اول شب کی گہری نیند صلی پچھلی شب کی نیم خوانی چھکے
 پڑے رہنا۔ اکثر خیالات فاسدہ ہیں رہا کرتی ایسے وقت ہی اکثر احتلام
 ہو جانا اس واسطے گجر کی بیداری مناسب خود اٹھ جائیں یا دوسرے
 غفلت سے ہوشیار کر دیں (احتلام کنندہ خواب درحقیقت بیدار کیجے
 خیالات و افحالات ہیں) استعمال آب گرم جس سے اجڑے قارورہ
 حل ہو چلیں غذا سے ایک ساعت قبل اور سونے سے نصف ساعت
 آگے استعمال کیا کریں۔ سونے کا کمرہ کذبہ تنگ و تاریک نہوئے سونے
 کے قبل کسی قسم کے خیالات دل میں نہ آنے دیں روزانہ تھنڈے پانی
 حمام کریں۔ زیرین حصہ پیچھے کی بالنس کو سرد و گرم اسپنج لگائیں۔ بھلی
 لگائیں الکٹرک مساج۔ ادویہ برومائیڈس اچھا ہے۔ مگر طویل استعمال
 سے اعصابی اور ہضم کا خلل پیدا ہوتا ہے۔ اس لیے طبیب کے مشورہ
 استعمال کریں۔ دغا باز اشتہاری بازاری تیم حکیم خطرہ جان اسی دوا کا نام
 بدل کر اس قسم کے مرضاء کو استعمال کراتے ہیں ہوشیار۔
 کثرت عیاشی دوا میں بود و باش زنانه صحبت باعث

نامردی کمزوری اعصابی پیدا کرتی - *Excess in early marriage*. کثرت جماع بہ زمانہ نوعر کسی بہنی مون ماہل ^{العصل}.

علی العموم تھے دلہا دلہن بہ کثرت عیش مناتے جس کے ناگوار نتائج لہذا اوقات پیدا ہوئے جاتے۔ اس حد تک بھی کہا جاسکتا ہے کہ بلحاظ جسمانی قوائی ذہنی دماغی نقطہ نظر کے مرد عورت کی مجامعت جس میں عورت نارضا متبادل ناخواستہ بیدلی سے سختہ زیر مشق کی سی حصہ دار بنائی جا ایسی حالت تو فعل جلق سے بدتر ہے اس لیے کہ ایسی ہوس نفسانی و شہوت رانی سے فریقین کو ضرر بہ خلاف اس کے جلق میں صرف شخصی خرابی متصور۔ بہنی مون کے بعد عر کسی پھیکے پیلے چہرے لیے ہوئے گھر واپس آتے صحت درمی کھو کر وبلے بن جاتے۔ باری کے لیے آمادہ ہو جاتے اسلامی طریقہ سونے کے لیے کروٹ سونے حکم ہے چپٹ او نہ ہا سوتا منع ہے۔ اب مستند اطباء یورپ بھی اسی پر متفق ہیں۔ اسی وضع سے سونیکو صحیح وضع سونے کے لیے *Correct position in sleep*. مانتے ہیں ڈاکٹر کاف میان لکھتے ہیں کہ سیدھی کروٹ سونے کی ہمیشہ عادت [REDACTED] بت سونے میں مغز حرام کو

حرارت ہو کر نقصانات پیدا ہوتے اور گردش خون میں رکاوٹ ہوتی
 سر قطب کی جانب سوتے وقت رہے (از مصنف) دیکھیے مسلمان
 زندہ تو خیر سلم مڑے کا سر بھی قبر میں بجانب قطب رکھا جاتا ہے۔
 چنانچہ کلام ربانی آیت قرآنی سے استراحت بجانب پہلو ثابت
 اس موقع پر ظہور ہم نہ فرمایا بلکہ قتیبا فی جنہ بھی عن المضاجع یدعی
 سر مجھ کا حق فاق طمعا دوز ہوئیں ان کی پہلوئیں بستروں سے یاد
 کرتے ہوئے اپنے رب کو خوف اور اللہ کی طرف سے اس لیے کہ الایمان پر
 بین الخوف والرحمی حدیث شریف ہے۔ پر و فیسر لی ڈک *de duc*
 بیان کرتے ہیں کہ سر قطب کے طرف رکھ کر سونا چاہئے چونکہ مقناطیسی
 لہریں شمال یعنی نار تھ سے بجانب جنوب سوختہ کی طرف بہتے رواں
 ہوتے اور اسی کا مقولہ ہے کہ اعصابی لہریں بھی اسی طریق سے چلتیں
 اور اس طرح سے سہولت کے ساتھ آگائک فنکشنس آلات حیوانی
 کے عمل پر موثر ہوتیں جس قاعدہ و بنیاد پر دماغ حکمراں ہوتا ہے۔ ڈاکٹر
 موصوف یہ بھی کہتے ہیں کہ بہت مرتبہ ان سے یہ سوال کیا گیا کہ آیا
 تنہا سونا مناسب ہے یا بہ معیت کسی کے اپنے دیرینہ تجربہ سے یہ

کہتا ہوں کہ تنہا سونا بہتر ہے خصوصاً اطفال کے لیے میں بہت سارے
 سولے تازے تندرست بچوں کو بوڑھوں کے ساتھ سونے سے مرض
 دق وغیرہ میں مبتلا ہوتے پایا جو گھل گھل کے موت کے حوالے ہو گئے
 اس لیے کہ دوسرے کی چھوڑی ہوئی تنفس کی ہوا ساهتی کے شش
 میں داخل ہو رہتی پس ضعیف القوی خارج شدہ زہریلی ہوا کے شکار
 بن جاتے۔ اگر ہم عمر صحیح القوی ہیں تو ہم سوئیں مضائقہ ندارد۔

(از مولف) سوتے وقت منہ پر کپڑا نہ ڈھانکیں تاکہ تازہ ہوا ہر
 لحظہ میرے آسکے بہت سردی ہو یا مچھرتائیں تو کم از کم منافذ منہ و ناک
 کھلا رکھیں ورنہ وہی ناقص ہوا تنفس سے خارج شدہ لامحالہ سانس
 سے لے جاتی رہے گی خواب گاہ پاک و صاف خلاصہ ہوا دار رہے
 زیادہ لوگ اکٹھے مختصر سی جا نہ سوئیں محل صحت ہو گا۔
 پیش نظر ہے واقعہ ہلاک ہول آف کلکتہ۔

اصول ہما کجہ از مصنف

Prudiments of treatment.

قبض رفع کیا جائے۔ حارطی البغیم چوب و شیرین مصالحہ دار

گرم ماکولات مشروبات سے پرہیز کریں۔ ہلکی سادہ اصلی لطیف اکثر
 سرلیج البہنم غذا کا استعمال رہے بے وقت چروندی نہ کھائیں برصیر
 ادویہ کا شوق نہ رکھیں خصوصاً بازاری اشتہاری ادویہ پر نہ لکس مقررہ
 وقت پر معمولی ملوان اغذیہ روٹی چاول ترکاری میوہ وغیرہ کھائیں
 بہ مقدار اشتہا موجودہ شب کا کھانا دیری سے نہ کھائیں کھانیکے بعد
 چاء کافی پگ نہ پیوئے ناچ گھر ناٹک میں عشق آمیز محبت انگیز ایاکٹ
 قصے جس روز ہوں نہ جائیں عبرت انگیز کمال تماکھیل اگر دکھیں تو
 ابتدائی دو ساعت سے زیادہ نہ ٹھہریں مگر نہ جانا ہی اچھا ہے ہوا
 کہ یہ ظاہر حباب کا اصرار باطن خود کا ضمیر ایسے لہو لعب سے مفارقت
 جلد گوارہ نہ کرنے دے گا اور اوایل و تجرد میں ایسے مناظر و مقامیر
 و سماع کا چمکا لگا رہتا ہے شاذ قلوب ایسی خواہشات پر قابو رکھ
 سکیں گے اس لیے یہ ابواب لغو میں شامل ہیں۔ ارشاد ربانی نص
 قرآنی میں عن اللقی معارضۃ المسلمانوں کی شان فرمائی گئی ہے۔
 تجربتاً جس غذا سے اکثر احتلام ہوتا ہے بالخصوص ویسی شے شب
 میں نہ کھائی جائے روئی کی تو شک پر نہ سوئیں شطرنجی سوزنی سوتی

چادر کا بستر رہے سادہ نوار کے چار پائی پر کروٹ سونے کی عادت رکھیں بصورتِ فزہی چوبی تخت پر استراحت بہتر ہے نہ سوئیں اور اندھے بھولکر نہ بیٹس آرام کر غیے قبل پیر و چدے سیرن آلات تناسل پر ٹوٹی کے لوٹے سے آبِ سرد بہاد میں یا برتنج ٹپ باتھ لیں اور ایک مختصر سا نرم توال تہ کر کے آبِ سرد سے بھگو کر انٹین کے نیچے سیون پر لگا رکھیں سویرے بیدار ہو جائیں قبل از خواب و بعد بیداری بستر پر شہوت انگیز خیالات تصورات کرتے نہ پڑے رہیں برہنہ تقاویر نہ دیکھا کریں محرک لوٹڈرس پر فیس نہ لگائیں آبِ سرد یعنی تازہ پانی سے حمام کی عادت و مساوات کر لیں الکٹریک باتھ مساج کھلی سے علاج مفید بعضوں کو کہ قلیل اور تلخ کچی ہوئی غزن اغذیہ متعال کرتے یا سڈٹری ہیابٹ بیٹھے کارڈ کے عادی ہوں اکثر قبض دوا کی رہا کرتی اور سخت سڈے بدیہ کھیر کھینے سے پاخانہ خارج ہوا کر کے ویوں میں اجابت کے ساتھ ہی چند قطرے سفید گاڑھے ٹپک پڑتے اس کو عوم منی اخراج پارہی جان کر اندیشہ ناک ہتہ حالانکہ فکر کی بات نہیں ہے درحقیقت یہ منی نہیں ہے بلکہ غدودی ریزش ہے جو پراسٹیٹ گلائڈ سے پھرتی ہے اس رطوبت میں چکنا

اس قدر نہیں نہ لیس دار ہے نہ یو لیس چو نکہ غدود مذکور عضو مخصوص
 کے جڑہ کے پاس تمام عضو کے قطر میں انس کر لے گھیرے ہوئے ہے سخت
 سدے گزرتے ہوئے دباؤ پڑ کر یہ ریش نکل پڑتی ہے یہ غدود سن
 مستجا و مہونے پر عضوں میں بڑھ جاتا اور اعلیل پر دباؤ ہو کر استنجا رک جاتا
 ایسی بڑھاوٹ کو سینائل پراسٹے ملک ہیمپٹرونی طب میں کہتے ہیں
 اور اس طرح کی رکاوٹ سیبی ہے نہ مرضی اس کے علاج ادویہ سے
 گھٹانے و یا آپریشن سے کئے جاتے ہیں شاذیروں میں تھوڑے بچوں
 میں کمزوری و یارکٹی مرض استنحال کی وجہ پیشاب کے ساتھ سدہ بہتا
 ہے وہ فاسفاٹک سکرلین ہے اس سے البتہ کمزوری در و کمزوری
 عاید رہتی ان سارے قباحتوں کے لیے رفع قبض کریں مقویات
 فولاد و فلوز سرب وغیرہ استعمال کریں ثقیل اغذیہ نہ کھلائیں گرم کش
 ادویہ استعمال کریں ہلکا سہل دیں جو لوگ خواہشات نفسانی ہوا
 ہوس میں ذات کے لیے یا دوسروں کو ایک حبہ نہیں خرچتے بلکہ فی سہل اللہ
 تمام دولت لٹا دیتے بڑے بچے مطلبی اور سو سو تو بخیل خود غرض ہیں
 اور معاملہ یقرض اللہ قرضاً حسناً میں محو ہیں جو ہے اپنے لیے جمع کر رہے ہیں۔

ایک پیسہ جانے نہیں دیتے۔ نادان ناعاقبت اندیش ساری کمائی اڑا دیتے کل کے روز اپنے لیے کچھ نہیں رکھ چھوڑتے بڑے سخی ہیں خود تو رہ سکتے نہیں مگر دوسروں کے لیے عمارات ملک املاک زمینات کی فراہمی میں ٹھہک اور اسی چکر میں اہل مقصد رفوچکر ہو جاتا اس لیے مولانا کا ارشاد ہے۔

کار خود کن کار بگیا نہ کن بر زمین دیگر اں خانہ کن۔
دھن دھن دھن اپنی دھن پرائی دھن میں پاپ نہ پن

ہرذی روح اپنی دھن میں حیران و سرگرداں ہے پس اثرات نشہ حسب رجحان واقع ہو کرتے۔ سو بجرس کو نشہ پلا کے تہا دلائی کی راگ بیانیڈ میں سنا کے اٹیاک کا حکم دیا جاتا تب کہیں لڑ مارتے اور اسلامی جہاد میں ید اللہ فی قیل یلہ بھیجھا سے نشہ محبت الہی و اطاعت رسول نامتناہی پر صوفی غازی قدم بڑھاتے جہلا اپنے عدو سے بدلا لینے چند بد معاشوں کو پلا پلا کے اپنا مفہوم سمجھا کے انسان کا قتل کروا دالتے احوال نشہ سے قبل جو دھن لگی رہے وہی عمل نشہ از زیاد کئے دیتی بہم نے دیکھا ہے کلور فارم کا عمل ہونے پر کوئی تو منہسنے لاگتا

اور کوئی روتا کوئی گانا شروع کرتا۔ بقول حضرت شاہ نصیر الدین چراغ

دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ۷

کہ گریم و گہ خندم از خال خودم غافل انیت مثال من چون طفل بخواب اندر
کوئی عاجزی کے کلمہ و کلام کرتا اور کوئی کشت و مشت کرتے اٹھ بیٹھتا
کوئی اپنی راز کی باتیں اظہار کرتا ایسے موقع پر کرنل لاری صاحب
اکثر شاگردوں سے کہا کرتے تھے کہ اس کے منہ پر ہاتھ ڈھانپ دو ہم اس کے
خانگی باتیں سنا نہیں چاہتے۔ چنانچہ اہالیان پولیس ملزمین وغیرہ
کو پلا کے ان سے مقدمات کے سراغ لگاتے پتے لیتے۔ نظم ۷

خود بن کے اصل مجتہد العصر ساقیا بتلا کے باغ سبز ثواب و عذاب کا
کہنے لگا براہِ تنہمتر مجھے یہ طنز معلوم ہو گا حشر میں پینا شراب کا
میں نے کہا کہ ہم بھی یہ حجت ہیں جاتے پر کیا کریں ابھی تو ہے عالم شباب کا
ساقی ہو کنج باغ ہو مینا تا ہوش اور پھر وہاں نہ ہو کوئی باعث حجاب کا
گردن میں ہاتھ ڈال کے وہ شوخ بیجا دے ذالیقہ دہن سے دہن کے لعاب کا
منت سے یوں کہے کہ ہمارا الہو پئے پی جائے گر ابھی نہ پیالہ شراب کا
اس وقت میں سلام کروں قبلہ اچو کچھ بھی خیال کیجئے روز حساب کا

یوں تو بحرِ مثال حضورِ اکرام کا غلام
قابل نہیں ہے قول کسی شیخ و شاہ کا
زائدِ حرام سے کو نہ کہنا نہیں تو ہیں
جنت میں صہین لوں گا پیالہ شراب کا

ولہر

شب کوئے خوب سے پی صبح کو توبہ کر لی
رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

ولہر

صبح دمِ جام سے گزرتی ہے شبِ دلارام سے گزرتی ہے
عاقبت کی خبر خدا جانے اب تو آرام سے گزرتی ہے
دنیا کسی کا ساغرِ مے یاد ہے نظام ^{شاہ نظام لاہوری} مستحکم پھر کرا دھڑ کو ادھر کو بڑھانے ہاتھ
ہمیں پنج روز است عیش مدام بترک اندرش عیش ہائے مدام
نیں پند گویوں کی کیا وہی باتیں (نہیں) یاد ان کو ٹھکانے کی باتیں
کبھو ذکر کو تر کبھی ذکرِ جنت کیا کرتے ہیں پینے کھانے کی باتیں
رہے مدتوں پر سمجھ میں نہ آئیں عجب کچھ ہیں اس کا خانے کی باتیں
نہیں مغزِ پاشی سے یاں نفیق حاصل کرو کچھ خدا سے ملانے کی باتیں
عرضِ شراب سیدھی تاڑی وغیرہ کا دور بہ موجودگیِ امانت
لازمًا باعثِ تحریکِ شہوت ہو گا۔ اگر شباب ہے تو یہ قوتِ ابتداء میں

چند روز تک دو آتشہ ہوگی اس لیے کہ آمد کا زمانہ ہے بصورتِ زوال
 عمر بہ منزلہ آورد کی نوبت پہنچاتی یعنی عمل آورد دیگر قوی پر ہو جاتی
 اور چند ہی روز میں یہ صفت بھی مفقود کر جاتی اس عارضی تقویت اور
 نقلی شہوت سے دوسرے اعضاءے رُسبہ پر جو کچھ بار عاید ہوتا وہ اپنا
 سراپا منظر بہ غور ملاحظہ کرنے سے آئینہ میں روشن ہوگا مثلِ تانہیں کی
 منڈی کے آنکھیں اندر گھسی جا رہی ہیں۔ منہ پوپلا کنپٹی میں ہوتا ہوا
 گڑھے پڑ گئے کلمے چپک گئے جلد میں جھریں آگئیں سرخی کا فور ہو گئی
 چہرہ کا رنگ فق ہو کر اڑ گیا عضلات لٹک گئے سینہ صندوق بن گیا۔
 وزن جیسی ہلکا ہو چلا دل میں تحمل نہیں ذرا سے بار مونیپر مثلِ نکیچھا ہلا جاتا ہے
 دست و پا میں عیشہ ٹانگیں لڑکھڑاتیں اشعرِ نظیر اکبر آبادی (۷)

دُم گر گئی پَر جھڑ گئے پھرتے ہیں لندورے

جن پر کہ لگاتے تھے نشانہ کہتے ہیں کہ ہر چلے ہونا نا
 مضحل ہو گئے تو ہی غالب اب عناصر میں عتدال کہا

اَنَا كُلُّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ سوره قمر پارہ (۷۷) الْحَمْدُ لِلّٰہِ

خدائی انتظام کو کیا کہنا چاہئے جس سے کلہم ضوابط تو زین آئینِ سخن

ہوئے جارہے ہیں اور ہر انتظام اس کا از روئے حساب باصواب ہے
 چونکہ ذی روح میں اس کے قیام و حین حیات تک کلیۃً ضرورت
 مایحتاج بہ حیثیت مناسبت جسمی لطف و عطا فرمائے گئے ہیں جیسے
 کوئی شخص سفر کو جاتے وقت اس کے والدین تو شہ لستر لباس
 نقدی و دیگر ضروریات لاحقہ متبیار وغیرہ حوالہ کر کے دشمنوں سے
 بچنے، راہ راست پر چلنے، دوستانہ خیر خواہانہ مشورے دیکر خدا حافظ
 کئے دیتے، اگر وہ مسافر اس پر عمل رہا بہ سلامتی منزل مقصود پہنچا
 والا راستہ میں بدخواہوں کے مشورہ سے بدروش ہو کر بھٹک گیا
 ساتھ کی دولت اڑاوی۔ تنگا۔ بھوکا۔ قلاش ہو کر بھیک مانگنے کی
 نوبت آ جاتی۔ پس اسی طرح اپنی بیش بہا دولت جسمی قوائی۔ دعاغی
 اعصابی اگر حفاظت و موقع سے صرف کی جاتی رہے۔ ٹوٹا کھاتا
 کس طرح آسکے بلکہ غم بھرا چھی حالت رہ سکے۔ بہر حال بہتری سے
 کام دے سکے۔ زبردستی کی بے احتیاطیوں سے قوی گھٹا گھٹا کر
 اپنے نفس پر ظلم و زیادتی کر کے کمزور بیمار محتاج ہوئے جاتے اور
 دوائی۔ کمک۔ مدد جیسے بھیک مانگنے کی نوبت لاتے، یہ کب تک

ساتھ دے۔ کہاوت ہے ”خدا کا دیا سترتا نہیں“ بندے کا دیا پورتا نہیں“ کسی حکیم سے دوا لیے کوئی اشتہاری دوا خریدے جو کہ اپنے جلب منفعت کے لیے دغا بازی سے صحت کا سبز باغ بتلا رکھا ادھوروں کی ادھوری دوا عطائی فقیری سادھوؤں کے چٹکے مصری کشتے دید کے بھٹم ہتھمال کرتے کرتے بوالہوی میں کھور فو چکر ہو جاتے۔ حکیمانہ فیصلہ ہے کہ اشتہا پر کھائے بدھنمی نہ ہوگی بغیر خواہش ٹھوستے جائے بچینی رہے گی۔ اور پھر غذا سے لطیف نہ ہو تو ڈسنٹری ہوگی نشہ کے زور سے جو بھوک لاگے وہ اشتہا کا ذب ہے اور جو شہوت پیدا ہو وہ کبھی علیٰ ہذا اس لیے اسی بھوک پر کھانا دیا ایسے خواہش پر جماع کرنا ہر دو کا لازمی نتیجہ۔ نظام جسمی وقوائے دماغی پر بار ڈال کر خلل صحت و کمزوری پر لا چھوڑتا ہے یہ مسئلہ صاف ہے کہ نشہ کے حالت میں قول و فعل پر بھروسہ نہ کیا جائے چنانچہ لیک اعلیٰ عہدہ دار کسی اپنی ماتحت کو کچھ حکم ذریعہ تار دے ماتحت بیچارہ فوری تعمیل بجا لایا دیکر روز صبح میں فرمائے چار بجے بعد یعنی مغرب کے احکام واجب التعمیل نہیں آپ نے کیوں اجرا کیا اس پر اطاعت گزار ششدر ہو رہا۔

نشہ دوست پنکٹ میں سجات سکر بد کلامی کا خیال نہیں کرتے
 نشہ میں بک رہا ہے کہہ کر ٹال دیتے نشہ میں وثیقہ اقرار نامہ منسکے اہی
 معاملہ موثق نہیں نہ کوئی جو کھم ذمہ داری کا کام ایسے حالت میں سپرد
 کر سکتے پھر نشہ کی بھوک دیہوس کس طرح کا رآمد لایق اطمینان
 ۴۔ اعتماد ہو سکتی ہے حکم استطاعتی میں جو ابازی سے جو اثر انسان کے
 نشہ میں کوئی گارڈی لائی ہوئی حرم ایسا کہ مسافروں و دہاویوں و ملازمین ظلم ہے بلکہ خود زخم ہے
 فیما نیشیل حالت پر پڑتا ہے۔ (اور کسی کمبختی ہے کہ الصلوات
 معہ اجماع المؤمنین ولا خلاف بین الاسلام والکھنا الا الصلوات
 سے باز رکھتی ہے حکم ہے کہ یا ایہا الذین امنوا لا تقربوا الصلوات
 ۵۔ انتم سکا رہی حقاً تطعوا ما تلقوا (نہ منزلہ اسی کے نشہ کا
 عمل دل و دماغ پر عاید ہوتا ہے۔ رہا سہا خون اس طرف کھینچ کر بہتیل
 ہیئت بہتا ہے کسی کہنہ موثر و کال سکہ گاڑی وغیرہ میں صرف ایک
 چیز نئی کر دینے سے زیادہ کام دینے کی توقع عبث ہے خدشہ حادثہ
 کا لگا رہے گا یہ عمل مبہیات کا ہے۔ علیٰ نذا دعا کی بمبھی و یا کسی پکوان
 کی تیاری دیا یا رود کا وزن ان ساری تیاریوں میں اجزاء نسخہ مہوزن
 علی قدر ضرورت جب تک نہ رکھیں تیار نہ ہو سکیں یہی مثال آپ کے

جسم کی ہے۔ تمام آلات کی درستی عام صحت اچھی مقدار خون بخوبی قوت اعصابی کافی وقفہ و آرام ضروری بُری عادات و مسکرات وغیرہ سے دوری جسمانی ورزش و مشی و ہوا خوری بلحاظ عمر و یہ حیثیت قوی جاری رکھئے اشتہا خاصی ہا صمنہ مکمل قبض نہ رہے باقی تب مدارج عمر کو ملحوظ خاطر رکھے ہوئے اس کام میں قدم بڑھائے ورنہ ٹھو کریں کھائیکا اور اپنی سکت پر یہ بھی جانچ لیا جائے کہ کتنے وقفہ کی ضرورت ہے جس سے یار نہیں ہوتا ورنہ مدت وقفہ جیسے جیسے عمر دراز ہو وہ بھی دراز ہوئے ریلوے اسٹیشنوں پر آپ نے دیکھا ہو گا کہ متعینہ خدمت والا آن کر گاڑی کے چاک وغیرہ ہٹوڑے سے بجا کر دیکھ لیا کرتا ہے۔ کسی ڈبہ میں کوئی نقص پائے وہیں الفٹ نلکہ کر کے ڈسکنٹ کر دے گاڑی سے نکال لے لیجانے والا تو انجن ہے جان کر اس ڈبہ کو لگے رہتے نہیں دیتے یہی حالت ولیوں کی ہے۔ الفٹ رہے بھی تو نشہ کا انجن کھینچے جاتا ہے اور وہ اس کو گوارا کئے جاتے ہیں۔ اس رفتار سے جو دہار دینا رہا اس ڈبہ کا ہو گا وہی حالت ایسے شخص کے جسم کی تصور کی جائے۔

”چکھنا چکھانا“ ذالیقہ مصنفہ اعلیٰ سے مدخلی و اسفل سے

مخارجی لذت کا احساس ہوتا ہے ان ہر دو میں اگر خشکی ہی خشکی رہے تو
بد مزگی و تکلیف ہے۔ رطوبت سیالی کی موجودگی مثل شیر و شکران لڈا
کے لطف کو دو بالا کئے دیتی جو ان کا لوازمہ ہے۔ پس مضعتین بلا رطوبتین
محفوظ نہیں کر سکتے۔ سعدیؒ

شکر نعمت ہائے تو چندانکہ نعمت ہا تو عذر تقصیر ما چندانکہ تقصیرات ما
لو کو موٹیو انجنس موٹر کار کے سلنڈر اور تمام متحرک مشین کے
کل پرزوں میں سہولت رفتار پیدا کرنے رگڑ سے حرارت نہ بڑھتے تین
یعنی چربی تیل موبائل آئل ڈالنا ضروری ورنہ سرعت رفتار کی گرمی
آگ لگ جاتی۔

ازدواج۔ شادی کے لیے پیام ٹھہرتے وقت والدین و اقربا
واعزہ سارے اس امر کے ساعی رہا کرتے ہیں کہ نوشہ کے متعلق لیاقت
طینت علمیت معاش و جاہلیت تعلیم یافتہ ولایت منصب نقطہ جاگیر جائداد
نقدی اثاثہ ماہوار خدمت عہدہ حسب نسب لین دین سلوک مسلوک
روابط عادت وغیرہ کی تحقیق و دریافت بخوبی ہو لے مگر نفس معاملہ کے
طرف کوئی بھولے سے بھی خیال نہیں کرتا جس سے اصل مقصد و البتہ

وہ کیا یعنی فریقین کی صحت و قابلیت زوجیت فی مابین مناسبت و
ہر اعتبار سے موزونیت اور دولھے کی رجلیت یہ کس قدر ناقصانی ہر
کہ جس شخص کو ڈاکٹر الفٹ ناکارہ ناقابل کردے اور سرکار حلقہ ملازمت
میں نہ لے بلکہ خانگی بمیہ کمپنی والے قبول نہ کریں دیسے کو اپنی نخت جگر
منہ بند کنیا معہ زروزیور بلا تامل نخبندیں بعدہ قسمت کو روئیں جس کے
اچھوتے جسم میں اکیویٹ وایرس سمیت کے انجکشن پر انجکشن ہونے سے
کنجشن پر کنجشن ہوتے جائیں یا بہ وجہ عنین ہونے کے دولھے میاں
ٹچ می ناٹ (شرمندی کے درخت کو انگریزی میں رکھتے ہیں) کا اثر
بتلائیں بعض جگہ ایسے مواقع پر امتحان کسی کسی کو سسرال والے
روانہ کرتے اس میں دوشبہہ لگے رہتے یا تو دولھے والے اس رنڈی کو
کچھ دے دلا کر غلط کہلوا دیتے یا اگر کسی سبب سے ایسا اتفاق ہو اہو تو
دولھا بلا تامل مزید بحالت جوش غضب اس کچنی پر اس طرح دپٹا
جیسے ہرن پر چتیا کہ ناچ پھول جائے وہ بھی اندر کے اندر میاں کو
نچا دیتی شہوتی آگ آتشکی چنگاری سے سداؤ بھڑکا دیتی ہے (قطبی)
آگ سے آگ کو سدا گاتے ہیں جب تو یہ جلوے نظر آتے ہیں

جیسا کہ آتش بازی بھیکے سے اڑنے والی شے ہے آگ ہی سے
 مشتعل ہوتی ہے۔ فقط یا رگڑنے سے جیسے میا چسپس جبکہ ہر دو حالات
 موجود ہیں جراثیم امراض کیوں نہ سرایت کریں ایسی صورت میں دلہن
 والے منتقلی مرض کے باعث ہیں (ع)

”اے یاد صبا! میں ہمہ آوردہ لست“

مشیر خاظمی کا یہ مشورہ منسوبہ زوجین کے حق میں نکتہ وبال اور
 ہوا اور شوہر کے طرف نہ رہا کوئی گلہ۔ غرض صلاح نہ شد بلا شد امتحان
 پورا ہوا لڑکے کو کامیابی کے صلہ میں مرض کا تمغہ ملا۔ ایسا عمل بے گناہ
 لڑکی کے حق میں گناہ ہوا۔ لہذا ان دونوں ضروری متذکرہ بالا حالتوں
 کی بھی پیش از پیش جانچ پڑتال بصیتہ لازمہ کرے اور بعد از حصول
 اطمینان شادی کا ہوئے مٹان ورنہ بغلیں جھانکنا ہوگا یا استپالیں
 گھومنا پڑیگا فریقین کو ازدواج کا لطف نہ ملے گا طرین کے والدین
 کو بجائے سکھ امراض کے بد اثرات کا دکھ دیکھے گا۔ صحبت کا اثر تخم
 کی تاثیر سے اندھے بہرے ترچھے سرگڑے رو گیلے بچے ہوں گے
 الولد سے لابیہ آیت شریف سے یہ اشارہ مستنبط ہے کہ الطیبات

الطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبَاتِ لِلطَّيِّبِ (طیبی)

دلہن اچھی تو دلہا اچھا ہو تب تو جانو کہ بچہ اچھا ہو

ورنہ حق تو یہی ہے کہ الخبیث للخبثین (پل) (س نور) والخبث للخبثیات۔ انحرصادق آئے یعنی تشکی کا تشک والی سے اور سوزا کی کا سوزا کن سے جوڑا لگایا جائے تب تو حق بہ حق دار رسید کا مزا پائے کسی شاہی خاندان میں دلہا عنین تھا۔ بعد شادی کے گھر والیوں نے بدنامی رفع کرنے دلہن کو جھنگ کھلا کر مدہوش کر دیا۔ اور ختمہ صاحب عمل دخل کر دے بیچاری دلہن کو بعد میں خبر ہو کر مارے غیرت کے عثمان ساگر جیسے بڑے تالاب میں ڈوب مری بعض بے غیرت مرد اپنے نوکروں سے کام اجرا کرانا چاہے مگر دلہن ہوشیار تھی مار کر بھگا دی خادم کو ایسی خدمت سے باز رکھا غرض اس کے متعلق کئی طرح کے شرمناک اقعات ہیں فَأَعْيَبُوا أُولَى الْأَبْصَارِ خُذُوا تَوْفِيقَ عَطَا فَرَمَائے۔

حیوانات۔ ازل مخلوق جو کہ انسان کے فائدہ کے لیے پیدا

کئے گئے بعض ان میں سے ماکول ہوتے اور اکثر مرکب بنتے یا ان سے ناگر چلتے بار برداری تجارت نا در کرتے کے کام لیتے خبر سانی میں مدد دیتے

سواری میں جوتے شرطوں میں دوڑاتے۔ جیسے گھوڑے مویشی یعنی گلے میں بھینس بکرے وغیرہ جن سے دودھ دہنتے گھی مکھن بنالیتے۔ چند جانور وحشی حفاظت و شکار کے لیے پالتے یعنی ہرن و کتے اور پرند باز۔ بحری۔ شکرہ۔ مرغ۔ تیتیر۔ کبوتر۔ بٹیر وغیرہ۔ گھوڑا عربی اہنل یا کابل یا اسٹیریلین وغیرہ جبکہ خریدتے تو اطمینان کے لیے ان کا نسب نامہ مصدقہ حاصل کرتے تھے سعد سار حسن و عیوب سالو تری کو دکھا لیتے۔ علی ہذا مویشی کی جوڑی کے متعلق میواری یا گجراتی صحت لشل ضروری گاے میل بھینس ماہواری کی صحت یا بی لیجاتی۔ بکری قسطنطنیہ انگور اور جہاں جہاں کی نایاب زیادہ دودھ دینے والی کی تحقیق کر لی جاتی ایسی ہی کتوں کی ذات و قسم کا خاندانی سلسلہ لازمی۔ اسیل مرغ لگ ہارن پاؤں پرے۔ میسار کا۔ مینار کا۔ قول کی خاندانی کتاب دیکھ لی جاتی اور کبوتروں کا شجرہ خاندانی کے ساتھ منسلک ہو کر تھی جیسے شیراز شستری۔ ایرانی۔ بصری۔ و ہندی۔ ایسا کیوں محض اسلئے کہ ان کی صحت نسل کا اطمینان ہو۔ تاکہ ان کے جوہر عادت۔ اطوار شجاعت دلیری چستی چالانہ زیر کی جانفروشی جاں نشانی مالک شناسی ٹپہ رسانی دیانت امامت دار

و فاداری وغیرہ صفات کا کائنات قائم و موجود رہیں ان کے خون میں خلط
 ملط نہ ہونے پائے ڈو غلہ پن پیدا نہ ہو جائے غرض خاندانی شجرہ کی صحت
 و مکمل رہنے پر اس جانور کی قیمت و قدر ہے ورنہ اس پر معمولی نظر ہے
 سعدیات میں سونا خالص زیادہ قیمتی۔ اشیائے خور و نوش بلا آمیزش
 لذتی دوائیں ادلٹریشن سے انجم پائی بلٹی۔ اعلیٰ خرائی عمل نکما کے دیتی
 السمات۔ ریاست حیدرآباد کے محکمہ نظم جمعیت میں ولایتی
 کی قدر و قیمت اور مشاہرہ زیادہ مولد کے لیے کم اسی لیے کہ بلجاظ طوالت
 عمر و قوی اشجاعت امانت میں عرب مانے گئے ہیں یہی وجہ ہے کہ
 تمامی صنایع کے خزانوں پر عروب کا پہرہ اور مسیرم کی جمعیت نظام
 محبوب باڈی گارڈ بنادی گئی ہے۔ مگر زمانہ کی رفتار و محبوبی تو دیکھو
 بسیں تفاوت رہ از کجاست تابجا۔

انسان اشرف المخلوقات کی خریداری اور اس کے گاہک سے
 بہ وقت ازدواج محض سرسری تحقیق رسمی کر لی جاتی ہے وہ کیا اعلیٰ
 اشرفی پر بشر اقت منحصر پھر تو سارے عیوب پر زر کا پتہ بایں وجوہ
 زمانے میں اصالت بہت کم رہ گئی زالت ترقی پر خواص نکو ہیدہ کا

طوقان بپا ہے اخلاق حسنہ معدوم ہوئے جارہے ہیں گو بیاعت حصول
سند بر سر خدمت (فیض)

ان مینی وود گوش نہیں معنی انسان انسان جیسے کہتے ہیں وہ لوگ جدا ہیں
آغاز سے آگاہ نہ انجام سے آقف افسوس کہ ہم لوگ بھی کیلے سر دیا ہیں

اگرچہ صورت میں انسان مگر صفات ذمیمہ میں مجسم حیوان بلکہ شیطان
بنے جارہے ہیں۔ اس کی وجہ وہی خون میں صفت آمیزشی وادٹریشن پنچ
جو ہر ظاہر کئے جارہے ہیں جس بارے میں لایق اہل یورپ بھی متفق علیہ
ہیں۔ بایں وجوہ قبایل عرب اور ہند کے خاندان محتاط نسب اپنے
ہی کف میں شادی ریختے۔

بہدا اماؤں کے دودھ سے بھی موروٹی اثرات و مستعدی امراض نحو
شامل ہوتے اس لیے شیر مادر صحت وری والدہ و مولود کے لیے بہتر لبت
مجبوری و عذرا ناکی صحت وری و دود کا امتحان بذریعہ ڈاکٹر لازم ترور نہ
بچے کی صحت در معرض خطر۔

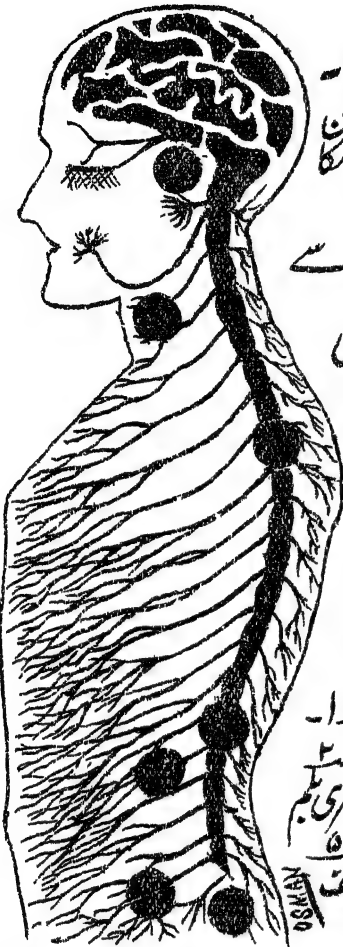
کیسا حسن اتفاق ہے کہ اسم ذات الہی یعنی لفظ اللہ پانچ حروف
پر مبنی ہے۔ علیٰ ہذا اسم رسول اکرم محمد صلعم پانچ حرفی موضوع ہے پھر تو

گئے جائے۔ قرآن۔ ایمان۔ ابتداء قرآن سورہ الحمد و فرقان۔ اطا عت
 اسلام۔ بلکہ خود حضرت النان یہ سب پنج حرفی الفاظ ہیں۔ اسلام کی
 برگزیدگی نص قرآن سے ثابت الدین عند اللہ الاسلام رب،
 وانا علی ذالکمر من الشاہدین مقدس ہر مہر مبارک شجرہ
 خاندان نبویہ صلعم کے مفخر و ممتاز معالیٰ افراد پانچ ہیں جو لقب یہ نچتیں پاک
 ہیں۔ نچتیں خود پانچ حرفی لفظ ہے اور اکیں ہر ایک مقدس ہستی کا اسم گرامی
 پنج حرفی ہے۔ مرتضیٰ آقا طہ حسینؑ عنہم علیٰ ہذا ازواج مطہرات امہات المؤمنین
 میں سے حضرت خدیجہ۔ و حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پانچ حرفی علم ہیں۔
 لطف خاص یہ ہے (بنی الاسلام علی خمس) حدیث بخاری
 کہ شرع اسلام میں فرض ارکان پانچ نماز پانچ۔ کلمے پانچ حتیٰ کہ بزرگان
 دین نے زندگی دنیاء کو پیروزہ قرار دے رکھا ہے۔

بریں پیروزہ اقامت نماز باعمال تدبیر رفت بساز (تکلیل ہفتہ)
 آنے جانیں تو دودن کٹ گئے پیروزہ زندگی اور ہے۔
 کرہ ارض دریائے وحدت سے پانچ براعظموں پر منقسم ہے۔ یعنی
 دنیا میں پانچ بڑے اقلیم ہیں جیسے ایشیا۔ یورپ۔ افریقہ۔ اسٹریلیا۔ امریکہ

جو بلحاظ مجموعی مساحت ربع مسکون نامزد ہے جس سے بڑی و بحری تینا
 ہویدا ہے۔ علیٰ ہذا دنیا میں خشکی کے پانچ بڑے حصوں کی وجہ بحرِ اعظم بھی
 پانچ ہی ہیں یعنی (۱) بحرِ منجمد شمالی *Arctic ocean* (۲) بحرِ اقیانوس
Tacific ocean (۳) بحرِ الکاہل *Atlantic ocean* (۴) بحرِ ہند
Indian ocean (۵) بحرِ منجمد جنوبی *Antarctic ocean*۔ انسانی جوارح یعنی
 کام کاج کے اعضاء جسم سے وابستہ دھڑ سے برآمدہ پانچ ہی ہیں (۱) سر
Head (۲) اوپر کی انتہائی باہیں *Upper extremities*۔
 دو نیچے کی انتہائی ٹانگیں *Lower extremities*۔
 اور پھر ہر ایک انتہائی انتہائی
 پانچ ہی پر ختم ہوتی ہے جیسے ہر ہاتھ و پیر کے پانچ انگلیں ہیں۔
 مان پنج برادران کہ از یک شتیم در پنجہ روزگار پنج انگشتیم
 گرفتار شویم در نظر ہا علمیم چوں جمع شویم بردہن ہا مشتیم
 ریاست حیدر آباد دکن میں پنج بھٹیوں کا نامی خاندان ہے۔
 ہاتھ کی انگلیں۔ پیریں بالشت اوپر کے انتہائیں قدرتی معیار پیمائشی

چودہ سطر صفحہ ۵۳۲ کے بدستور پڑھئے۔ ۵۳۲



اس کا سلسلہ متعلق اصفیٰ (۵۳۲) آخر سطر ۱۲۔

اوپر بیچ محلہ مشہور مقام ہے جہاں حضرت فقرؒ ان
 ایک سلاطین حیدر آباد وکن کی برآمد گاہ یہیں سے
 نوجوی داخلہ و ملاحظہ لنگہ در عشرہ و جلوس شادی
 وغیرہ ہوا کرتا رہا۔ دماغ انسانی جیسے انسانی شرا
 ولیاقت و قابلیت معقولیت و فیصلیت منحصر ہے
 اور کل مخلوقات پر حکومت حاصل اسی زیادتی
 عقل کی بناء پر اشرف المخلوقات سے ملقب ہوا۔
 اس کے قدرتی پانچ حصے بنے گئے۔ سری ۱۔ سری ۲۔ سری ۳۔
 پانزویرو لیائی۔ ۴۔ ڈلا ۵۔ اہلا نگیشا۔ اسپائی نل کارڈ ۶۔ سلف

موجودات کا خود پانچ ہیں اعمیٰ۔ حیوانات۔ نباتات۔ جمادات۔ آب۔ ہوا۔

The nerves and the glands as shown in the figure are the vital parts in the human organism. They regulate and control the entire machinery of the body.

مغز حرام۔ اس کا سلسلہ سر سے لیکر مکن ہڈی تک ہے
 عقل و شعور و ہوش و حواس انتظام نظام عصبی و موند
 اعصاب ہر ردی حس و حرکت جو ان فردی و نامردی
 سہد حواس خمسہ خود بخود قدرت سے نمٹنے فرمادیا گیا ہے اس کا
 بگاڑ اللہ کی پناہ آدمی بنیا تا ہے نیکہ مفلوج ناکارہ نہیں

اسکیل ہیں۔ بموجب ان کے۔ انچہ۔ فٹ درعہ بنایا گیا ہے جو ہر پالیشتی موقعہ پر آپ کے ساتھ ہے اور اعداد شمار کرنے و وظیفہ پڑھنے قدرتی مسنون ثواب وہ نتیجہ آپ کے ہاتھ ہے۔ ہاتھ کے انگلیوں کی مختصری و درازی بہ لحاظ جسامت عدم مساواتی وغیرہ سمجھائی کی مصلحت پوشیدہ سرسبتہ بندھنی کی حکمت سے ہویدا جس عمل میں سب انگلیاں یکساں ملی رہتیاں اس ترکیبی خلقتی ساخت سے ہر کاروبار میں گرفتِ پنجہ بخوبی بلکہ بوقت لڑائی مستحکم خنک و زبردست خال بہادر انسان کو بنائے رکھتی ہے۔ مگر قدرتی صنعت تو دیکھئے ہر آدمی کے ہاتھ و انگلیوں کے لکیریں جدا و علیحدہ جن سے پیشین گوئی کا قیاس لیتے اور انھیں پامٹری والے مشتبہ نشان انگشت (اہام) نر سے پتہ چلا لیتے ایک صاحب نے ذکر کیا کہ ولایت میں تو خیر لڑکیوں اپنے ہاتھ بہت بتلاتیں فارچیوں ٹیلرس کو میں نے کہا یہاں مرد دریافت کرتے کہ کتنی جو روٹیں اس کے حصہ میں ہیں اسی طرح وہ اپنے لیے کتنے مردہوں کے دریافت کرتی ہوں شاید۔ چونکہ انگلیوں کی انتہا پر حس لامسہ بہت ہے اس کی حفاظت کے لیے ناخن عطا ہوئے ناخن سے پکڑ کر کاٹنا کالتے کھجاتے گرہ کھولتے

کارِ گیر کام لیتے۔ خطاطی ناخن سے کرتے جو خطِ ناخن مشہور ہے۔ تازنین
 مہندی سے سرخ کرتے۔ ناخن کی رنگت پر خون کی سمیت دنا توانی وغیرہ
 نمایاں ہوتی ہے۔ ناخن کی چین کا ہلالی نشان علانیہ جرم کا ثبوت دلاتا ہے۔
 در ماندگی میں غالب کچھ بن پڑی تو جانوں
 جب رشتہ بے گرہ بچھا۔ ناخن گرہ کشا تھا

جملہ حیوانات انسانات میں بواسطہ جو اس خمسہ خارجی اشیاء اور
 ان کے صفات معلوم کرنے کے لیے جو مفید و کارآمد آلات مقرر اور جن میں یہ
 کام چالو ہیں و سے فی الجملہ خوبی معنوی کے علاوہ انسان و حیوان میں صُور
 ظاہری کے باعث ازدیادِ حسن بھی واقع ہوئے ہیں اور انہی آلات کی خوبی
 ساخت پر حسن موقوف ہے۔ اس کے ساتھ اگر خوش رنگی کا لوازمہ رہا تو پھر
 سونے پر سہاگا ہے ورنہ محض گوری رنگت یہ سمیت بے ڈھب نیوٹ اعصفا
 بشرہ و جسمی خوبصورت نہیں ہو سکتی (ع)

اچھی صورت پہ غضب لٹ کے آ نادل کا۔ الغرض ۵
 خلقت الحسن لنا عجبا و قلت یا عبادِی فاقوت
 انت جمیل و تحب الجمال خلیف عبادک ولا لعشقون

خردمندوں کو دیوانہ بنایا ^{ولہ} جہاں کو اک پر نجانہ بنایا
 رسوائیوں کے خوف سے آفت میں جان بچتی۔ اچھا کیا جو آپ نے دیوانہ کر دیا
 منظور تھا کہ نام ہو روشن جہانیں ^{ولہ} خود شمع بن گئے مجھے پروانہ کر دیا
 خوشن را جلوہ کردی کاندیل آئینہ ہا۔ آئینہ رسمے نہادی خود بہ اظہار آمدی
 دیدار می نمائی و پرہیزی کنی ^{ولہ} بازار خویش و آتش مایتری کنی
 لن ترانی نیاز مندوں سے ^{ولہ} عذریہا نہیں تو پھر کیا ہے
 لن ترانی رہ گئی جب مہربانی تو نے کی ^{ولہ} آگ کو موسیٰ گئے جلوہ نظریں آگیا
 مرکز وحدت بنا کثرت کا خود ہی دائرہ ^{ولہ} بھولی سب بجد جو یہ نکتہ نظریں آگیا
 نظر پر روئے خواہاں گہرام است ^{ولہ} یگواے مدعی طاعت کدا ہے
 شراب عشق او خوردن حلال است ^{ولہ} دے لے یاد او لودن حرام ہے
 اور دھڑکن شاہ عالمگیر نے تو ایسی آنکھ کو کوسلی ہے۔ ۷
 کوربہ چشمی کہ لذت گیر دیدارے نشد ^{ولہ} بشکند دستے کہ خم در گردن یارے نشد
 آنکہ کردادیر رخ خوابات و رنگ ^{مولانا رومی} نور خورشید است از شیشہ سم رنگ
 اعمی۔ موالید ثلاثہ و حضرت انسان۔ (فیض)

طوافِ کعبہ رخ ہے شب و روز ^{ولہ} مقام با صفا ہے اور میں ہوں
 (صفا مودہ)

کردوں کیونکہ نہ میں صورت پرستی مقابل آئینہ ہے اور میں ہوں
 ”فیصلہ خمسہ وی“

برصغیرِ روئے او نظر کن خمسہ و غزل و کتاب تا کے
 یہ ارکان خمسہ اپنے جلسہ متفقہ و اجلاسِ کامل کے ذریعہ بصدرت
 دماغ جس حد تک کارگزار ہیں دسے خوبیاں اظہر من اشمس ہیں۔ ان معیار
 کے توسط سے تمام اشیاء کی جانچ پڑتال ہو جانے کے بعد صدر سے حکم
 اجرائی نافذ ہوا کرتا ہے غرض حواس ہی کے بدولت حیوان و انسان کو ہر شے
 کا علم حاصل ہوتا ہے اس طرح کے خاصے باڈی گارڈ محافظ دست جانی
 قادرِ متعال نے کل حیوان و انسان کو عطا فرمایا ہے جن کی مدد سے زندگی
 کا کھڑا گل چل رہا ہے فرض کرو اثناءِ راہ میں کوئی چیز گر جائے خفیہ
 جاسوس سماعت نے سنا مطلع کر دیا قوتِ افواجِ ناظرہ اس کو نظر بند
 کر رکھی شمعِ لامسہ نے ٹول کر بکڑی لیا اگر وہ خوردنی شے ہو تو طبیب
 شامہ سونگھ کر لایق استعمال پاس کر دینے کے بعد اندرونی حالات سے
 واقف طبیعت سے باخبر مزاجِ دالِ مہتمم مطبخ کی خدمت فیصلہِ رحمت میں
 پیش کی جاتی ہے یعنی قوتِ ذالیقہ چک کر سپندِ خاطر گر ہو تو منہ کے

یا در چنانہ میں تیاری کا حکم اجرا کرتا ہے۔ جہاں کتری جاتی۔ کوئی پیچ جاتی
 لگدی مرطوب دلیہ نبکر کامال ہو جاتی اور ناقابل ہو تو جلسہ انتظامی سے
 کوئی ایک رکن خارج کر دیتا۔ سب اپنے فرایض پورے کئے جارہے ہیں اور
 ہم خواب غفلت میں اپنی عبادات کی دیوٹی (یعنی فرایض منضی) سے بنجیر کی
 گہری نیند لے رہے ہیں (نظم)۔

نسیم غفلت کی چل رہی ہے غضب کی نیندیں اسٹڈ رہی ہیں
 کچھ ایسے سوئے ہیں سونے والے کہ جاگنا حشر تک قسم ہے

(ع، ابرو یا دومہ و خورشید و فلک در کارند (پر حصر نہیں)۔
 بلکہ ذوق و شتم ملے و سمع حس بصر در کارند۔

تا تو نانی کف آری وہ غفلت نہ خوری۔

ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرماں بردار شرط انصاف تباشد کہ تو فرمانبری
 انسان بوجہ شرافت کل مخلوق پر حکمراں ہے خدا نے اشرف المخلوقات
 کا خطاب بخشا و لقد کہ منابہی آدمی و حملانہم فی البری البحر و در قلم
 من الطیبت و فضلناہم علی اکثرہم من خلقنا تفضیلاً (سورہ نبی اسرا)
 پارہ سخن الذی (۱۵) اتنی بڑی حکومت دی باوجود اس کے عدول حکمی کرنا

کفرانِ نعمت یعنی ناشکری کس قدر بے انصافی پر دلالت کرتا ہے۔ یہی حضرت سعدی علیہ الرحمہ کا مقولہ ہے جس کو دور کمیوں ہم نے اپنے ہی میں بتلایا ہے۔ اگرچہ کہ حواسِ خمسہ پانچ آلوں میں چالو و کارگزار ہیں۔ مگر یہ یہ پانچوں آلے محکوم و محتاج صدرِ اعظم یعنی دماغ ہیں جس کے بدولت انکی حسن کارگزاری کا احساس و نزاکتوں کا اظہار ہوتا ہے۔ لو فرضنا دماغ کا سکتہ ہو لے یا ذریعہ ادویہ بیہوشی ساکت و معطل کر دیا جائے تب آنکھوں سے دیکھ سکتے نہ کانوں سے سن سکتے نہ ناک سے سونگھ سکتے نہ ہاتھ و جلد سے چھو سکتے نہ زبان سے چکھ سکتے حالانکہ یہ سارے آلے مع حواس متعلقہ درست و بے عیب ہیں کسی قسم کا سقم و نقص و تبدیلی ان میں نہیں باوجود اس کے معذوری ہے علیٰ ہذا جب کہ دماغ صحیح ہو اور ان آلاتِ خمسہ سے کوئی ایک بگڑ جائے تب بھی اس کی حس مفقود ہو جاتی ہے اس لیے کہ تو سب جاتا رہا یا وہ راہ بند ہو گئی یا وہ پسیا میر نہ رہا یا وہ نائب غائب ہو گیا یا وہ سفیر سفر کر گیا یا وہ ذریعہ بگڑ گیا اس سے صاف و صریح طور پر یہ عقدہ کھلا کہ وسیلہ ایک بڑی اور ضروری شے ہے و یتبع الیہ الی سبیلہ۔ (ع) در میر و فقیر و سلطان را بے وسلیت مگر دیر اسوں۔

اندرون جسم آپ کے جبکہ اتفاق و وسیلہ درکار ہے تو پھر خارجاً کیسے ضرور نہ ہو بلا۔ اس کے اندھے بہرے نگہت و بوسے بے تمیز ادراک لمس سے بے لمس بے ذالیقہ بے مزہ ہے۔ زندگی عزیز پس جانتا چاہئے کہ یہ آلات والبتہ دماغ اور اس کے جزو الانیفک ہیں اور جوں ہی کسی سبب سے یہ بگڑ کر دماغ سے قطع تعلق کر لیں تو وہ سنسٹرس یعنی وہ حصص دماغی جہاں ان کی ہڈائیں صدر محکمہ ہے وہ بھی ٹھیٹھ کر کے سوہوم ہوئے جاتے ہیں بلکہ انکی موجودگی و کارگزاری سے ان مختص مقامات صدر الصدور کا نشوونما بدرجہ اتم و اولیٰ ہو کر وے قویٰ بنتے ہیں۔ لہذا یہ اور دماغ ہر دو کی تندرستی و موجودگی تکمیل افعال حیوانی کے لیے لازم و ملزوم ہے۔ اگر چیچک وغیرہ سے انکھیں چلا جائیں اور آتشک سے کان ناکارہ بن جائیں جدام سے ناک و انگلیئیں چھڑ جائیں۔ سرطان کی وجہ زبان کاٹ دی جائے اس حالت کا منظر معاذ اللہ جیسے آب حیات پیکر ایک لوٹھرا سا پڑا ہوا ہے (ع)

اس مضغہ ناکارہ غرق مے تاب اولیٰ

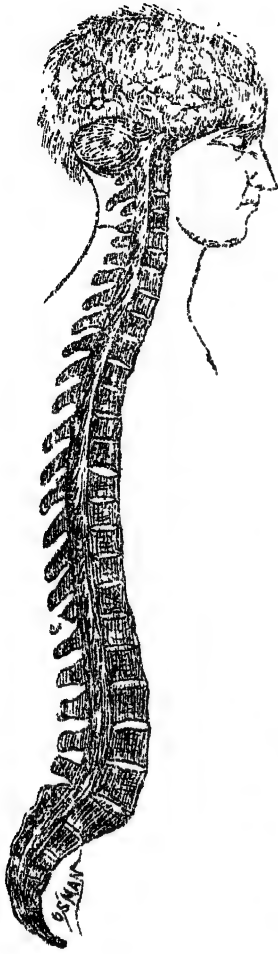
اور اکثر نہالیش کی غرض منقطعہ جز و بدن نایاب عمل جراحی لینے

آپریشن کے بعد اسپرٹ میں محفوظ رکھتے ہیں۔ پس ہر ایک آلہ لائقیت
انمول مال ہے جس کے وجود سے ہر ذی روح اور حیوان ناطق و مطلق کا
بول بالا ہے۔

فونوگراف کا پلیٹ ایک فٹ مدور رہتا ہے یا وجود اس چوڑائی کے
اس قدر تنگ طرفی کہ اس ریجز دو سطر عی عبارت یا چند اشعار کے گنجائش
نہیں رہتی یہ خلاف اس کے دماغ انسانی میں جہاں حافظہ و ذہن کے
مقام ہیں نہایت ہی مختصر ساحصہ ہے اس قدر تنگی و وسعت کو ملاحظہ فرمائیے
سارے دینی و دنیوی علوم و فنون و صنایعیں سما جاتے دنیا بھر کی تصاویر
و مناظر کا البم تمام جہاں کے نعمتوں لذتوں و حواس خمسہ کے گنجینہ قدرت
کا بہترین و عظیم الشان محافظ خانہ ہے اور کچھ کمال یہ ایک مرتبہ سنی ہوئی
آواز و لہجہ مینا تو بنیا اندھا بھی کئی سال بعد سنے تو تاثر جاتا ہے۔ یہ عقل کل
کا معجزہ لا تعد ولا تحصى بے حدود و پائیاں ہے (نظم قطبی)

گوش سامع زبان قاری ہے سر کے مطبع میں کام جاری ہے
کلاتعد کا ہے خزینہ یاں حصر سے یہ مقام عاری ہے
جام قدرت ہے مختصر صاحب اسی گولہ میں دنیا ساری ہے

تصویر دماغ



وزن میں انسان کا دماغ ارزل مخلوق
یعنی حیوانات سے بڑھا ہوا ہے البتہ ہاتھی کے
دماغ کا وزن دس پونڈ اور ویل عھلی کا پانچ
پونڈ ہوتا ہے۔ یہ زیادتی حقیقی نہیں اس لیے
کہ مہنا سبب جسمی اگر غور کیا جائے تو وہ بھی
کمی میں شامل ہے۔ انات کا دماغ ذکر کے
دماغ سے ۴-۵ اونس کم رہتا ہے سات
سال کی عمر تک دماغی وزن سرعت سے بڑھتا
رہتا ہے ۱۶ و ۲۰ سال کے مابین آہستگی سے

بڑھتا ہے ۳۰ سے ۴۰ سال تک اور سہولت سے بڑھتا تب کہیں پورے عروج
پر پہنچتا اور مکمل ہو جاتا ہے اسی لیے چالیس سال میں آدمی معقول سیانا مانا
جاتا ہے دماغ کی جھلیوں یعنی غلافوں میں اور خون کی رگوں میں اعصاب
موجود ہیں۔

حضرت شاہ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے

اسرار حقیقت را کروم بہ دلم کجیا ایں طرفہ تماشہ میں دریا بہ جباب اندر
دماغ با وجود ان تمامی نزاکتوں و حواس کے مصدر ہونے کے
بے حس ہے اگر اس کا جزو کاٹ دیں یا چٹکی میں مسلیں، خبر نہ ہوگی نہ درد
ہوگا تمام صفات کل آلات میں محو کر کے اپنے سے بنجیر ہے۔ آپ سوخت غیر کو
لذت کا اثر ہے (ع) کچھ خبر ایسی سنی دل بے خبر ہونے لگا۔ "کارگر ہے۔
یہ انتہا درجہ کا سرسبتہ راز ہے" فیہ مافیہ کہ سب کچھ اسی میں ہے اور
پھر تپہ نہیں چلتا ذات و صفات کا معنی ہے مثنوی۔

دردوں کعبہ رسم قبلہ نیست چہ غم از غواں را یا حیلہ نیست
یہاں تو سیکدے میں ہم فرے جنت کے لیتے ہیں۔
(میں پاپوش و کفش)

ہوائے خلد تجھ کو بھی کبھی اے پارسا آئی

یہی حقیقی دل مسکدہ الفت جس میں نشہ شراب محبت کی کیفیت ہے
بحالت استغراق ڈولے ہوئے کو باہر کی خبر نہیں رہتی اور جس طرف کی کشش
کرتا ہے پانی خود اس کو سنبھالے سلکا دیتا ہے حدیث شریف ہے کہ بندہ
جب صفات ربانی میں اپنے کو محو کر دیتا ہے تو رب خود اس کی آنکھ، کان

زبان ہاتھ پیریں جاتا ہے جس سے وہ دیکھتا سنتا بولتا کام کرتا چلتا
 پھرتا ہے۔ ابتدائے زمانہ سے قیامت تک جس قدر صنایع بدائع اختراعات
 وغیرہ ایجاد ہوئے، ہو رہے ہیں اور ہوں گے۔ وہ تمام محتاج دست نگر محکوم
 و مطیع و موقوف الیہ ان قدر ترقی مشن یعنی حواس خمسہ و دماغ کے ہیں جنہیں
 عقل کوٹ کوٹ کر بھری رکھی ہے جو کہ مشق و ربط سے بڑھتی ہے۔ یہ
 احکم الحاکمین "عقل کل صنایع ازلی کی ایجاد کردہ لازوال مشن ہیں اور
 سارے موجد انہیں کی بدولت خوشہ چین ہیں قصہ کوتاہ سب کچھ آپ ہی
 میں ہے و لیس الانسان الا ما سعى و ان سعى سوء ف یرى۔
 مومن یہ سمجھتے ہیں حرم میں کچھ ہے ^(رباعی) کافر یہ سمجھتے ہیں صنم میں کچھ ہے
 یہ دونوں غلط سمجھتے ہیں کج فہمی سے ^(مثنوی) ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ہیں کچھ ہے
 در بشیر رو پوش گشتہ است آفتاب فہم کن واللہ اعلم بالصواب
 "شاہدے در میان کوراست" ۛ

عبث کعبہ کی دھن میں شیخ بتجانے سے گمراہ ہے

وہاں تو کوئی صورت بھی ہے یاں اللہ ہی اللہ ہے

پتہ ملتا نہیں دیر حرم میں یہاں دونوں جگہ پتھر پڑے ہیں

من عرف نفسه فقد عرف سربد پہلے اپنی جسمی موجودگی اعیوں و کمالات
سے باخبر ہو جائے من بعد صانع کا پتہ خود بخود چلیگا

دوب میں ایسے کہ دیکھیں پا رہے مور پر سلیمیاں پاس انکی چشم کور
صدر ہزاراں جانتے علم و ہنر لیکن اپنے حال سے ہیں بے خبر
ایباب طواہر سے نہ کچھ پوچھو حقیقت یہ لوگ ہیں خوش لفظ سے معنی اسخ حقیقت
کہتے ہیں جسے علم وہ ہے ایک ہی نکتہ اس رمز سے آگاہ اگر ہیں فقرار ہیں
ہندو نے صنم میں جلوہ پایا تیرا آتش پہ مغال نے راگ گایا تیرا
دہری نے کیا دہر سے تعبیر تجھے انکا کسی سے بن نہ آیا تیرا
کانتا ہے ہر ایک جگر میں اٹکا تیرا حلقہ ہے ہر ایک گوشے میں لٹکا تیرا
ماہنیں جس نے تجھ کو جانا ہے ضرور بھٹکے ہوئے دلیں بھی ہے کھٹکا تیرا

باری تعالیٰ فرماتا ہے۔ نحن اقرب الیہ من جبل الواسطہ
ہے توشہ رگ سے بھی انسان کے نزدیک مگر ^(والدہ و سنگر) نہیں معلوم فرشتوں کو ٹھکانہ تیرا
دوست نزدیک تر از من ہیں است ^(والدہ و دوست) دین عجیب ترکہ من ازوے دورم
چہ کنم یا کہ تو اں گفت کہ او در کند من و من نہر سجورم
حواس خمسہ کے ذریعہ جو جو احساسات ہو کر تے وہ دماغ میں محفوظ

و مینر مو تے ہیں ہر ایک آلہ معہ اپنے فعل متعلقہ کے فضلنا بعضہا علی بعضہا
 بعض۔ کا منظر ہے جو نزاکت کسی ایک حس خاص میں پائی گئی دوسرے میں
 نہ دکھی اور وہی دوسرا آلہ کچھ ایسے صفات سے متصف پایا گیا وہ تعریف
 اس اول الذکر آگن دآلہ میں نہ ملی جیسے ”یا صرا“ صفت دہی الہ بشار
 کو مابقی حواس الیہ مرجع کرتی ہے۔ آنکھ بلا کسی شے چھوئے کے اپنا عمل
 کرتی ہے، تار نظر روشنی کی شعاعیں کرہ استیروہوا میں خط مستقیم کی طرح
 پڑتی ہیں۔ اس لیے خمیدہ مقامات سے اشیاء نہیں دکھائی دیتے جبکہ
 اللطف سے لطیف کرہ میں جیسے ہوا سے پانی یا پریم شیشہ شفاف میں گزرنے
 کا اتفاق ہوتا ہے تو ان شعاعوں کی سیدہ مقوس ہو کر زاویہ منفرجہ نباتی حس
 ظرف کے تہ کی چیز کسی قدر ابھاری گویا سیدھی منظر میں معلوم دیتی ہے سب طرح
 برعکس یعنی لوٹتے وقت اس کا ذکر سراب کے بیان میں آچکا ہے، نظر گزرنے
 کے لیے میڈیا یعنی اجسام و کرے شفاف و لطیف۔ ٹرانزپیرینٹ، رو بہ رو ہوا
 چاہئے بموجودگی روشنی اور ٹرانزپارینٹ یعنی نیم شفاف جس میں سے
 صرف روشنی گزرتی اور اشیاء مدہم سی مثل چھاول کے دکھلائی دیتے مگر
 اوپیک بالکل غیر شفاف سد نظر ان میں نہ تو روشنی گھس سکتی و نہ کوئی چیز

دکھائی دیتی ایسے اجسام روشنی و نظر بند میں بجلی کی چمک اول دکھتی چند سکند بعد گرج کی صدا پہونچتی علی ہذا توپ کے شعلے و آواز میں فصل ہے۔ شنیدہ کہ بود مانند دیدہ“ بہ مقابل آواز کے روشنی اسرع الرقار ایک لکھ چھیا سی نہر اریل (۱۸۶۰۰۰) فی سکند دوڑتی ہے آواز کی چال ہوا میں ایک نہر اریل (۱۰۵۰) فی سکند یا ایک میل فی سکند میں ہے اور پانی میں آواز اس سے چوگن جلد گزرتی ہے اور سخت اشیاء جیسے لوہے کی سلاخ میں سے زود تر دو میل فی سکند آواز رواں ہوتی ہے۔ بخلاف اس کے قوت سامعہ کسی شے کے حائل ہونے سے رکتی نہیں بلکہ پیچ در پیچ راہوں سے بھی آواز سنائی دیتی ہے۔ بشرطیکہ ہوائی تعلق قائم رہے اگر خلا رہے تو آواز سنائی نہ دے۔ کیوں تعلق کیسی چیز ہے۔ ۷

ہے مجازی میں حقیقی بے نظیر گر ملے رہبر غلام دستگیر
پہونچا دیا ہے عشق بتاں نے خدا ملک کیا زردبان ہام حقیقت مجاز ہے
پانی میں ڈوبنے کے بعد جیسی کہ چاہئے ویسی آواز سنائی نہیں دیتی
مگر کان کے منافذ بند کر لینے کے بعد بھی خفیف آواز سنائی دیتی ہے اس کی
وجہ یہ ہے کہ اسٹیکین ٹیوب نلی حلق ناک و کان کے اجواف کو متصل کرتی ہے

اس وجہ سے ہو اور راستہ مل کر کچھ آواز سنائی دیتی ہے نیز چہرہ پر ہوا کی
 زد سے قومی تیز سماعت ہو تو کان کے آلہ تک دھمک پہنچ کر موہوم سے
 آواز آتی ہو ورنہ دشوار۔

”شامہ“ ذرا سا خوشبو کا مادہ جسے نہ آکھ دیکھ سکے دتہ زبان کو
 ذالیقہ دے سکے نہ لمس پاسکے مگر ناک تو ضرور تمیز کر لے سکتی ہے اس خوبی
 و باریکی کی وجہ قوت شامہ اپنی آپ نظیر اور قوتوں باصرہ ذالیقہ لامسہ پر
 فوقیت رکھتی ہے۔

”قوت لامسہ“ حس لمس حبلہ حواس میں سب سے آسان اسیکی
 مشق بچہ پہلے کرتا ہے اور عمر بھر جس ساتھ دیتی ہے یہ مقابل حواس اربعہ
 اس حس کے احساس میں مغالطہ بہت کم ہوتا ہے۔ مادر زاد اندھا۔ بہرا مٹکا
 گنگا بواسطہ اس قوت کے تعلیم دلایا جاسکتا ہے جو پڑھتا لکھتا سمولی گھر کے
 و دیگر ضروری کام کر لے سکتا ہے۔ اندھوں میں یہ حس بہت بڑھی ہوئی ہے
 ٹٹول کر متبیط حروف پڑھتے اور ویسے ہی صنائی کرتے ہیں ابتداء تخلیق
 جنین فن امیر یا لوجی سے یہ پتہ چلا کہ اصل میں حس لامسہ ہی سے حواس خمسہ
 کی شاخیں نکلیں اس کی ابتداء اسی مادہ خلقت جنین سے ہے جو کہ اپنی پلا

کہلاتا ہے۔ غرض حس مشترکہ مابقی حواس اربعہ اسی کے شائعے میں جو بعد میں مشق سے جدا جدا آلات میں قائم ہو گئے ہیں ابتدا میں تو صرف حس لامہ ہی کئی روز تک رہتی ہے یہ فخر اسی کے لیے محدود ہے۔

ذالیقہ۔ اس قوت و فعل کے لیے رطوبت سیالی لعابی چاہئے چنداں ہوا اور روشنی درکار نہیں اور یہ سکا ط پائیداری شامہ سے کم و بحساب وقت مطلوبہ سب سے زیادہ بتائید زبان و کام یہ کام مکمل ہوتا ہے۔

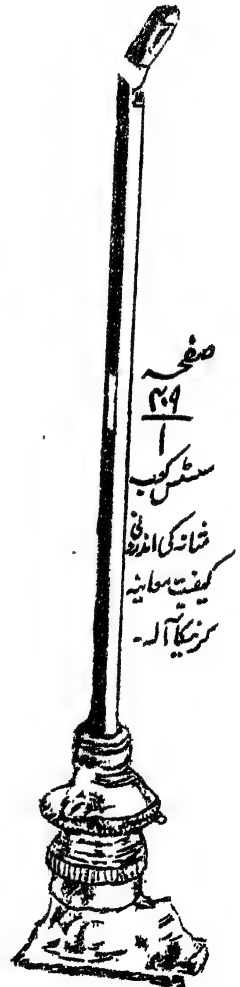
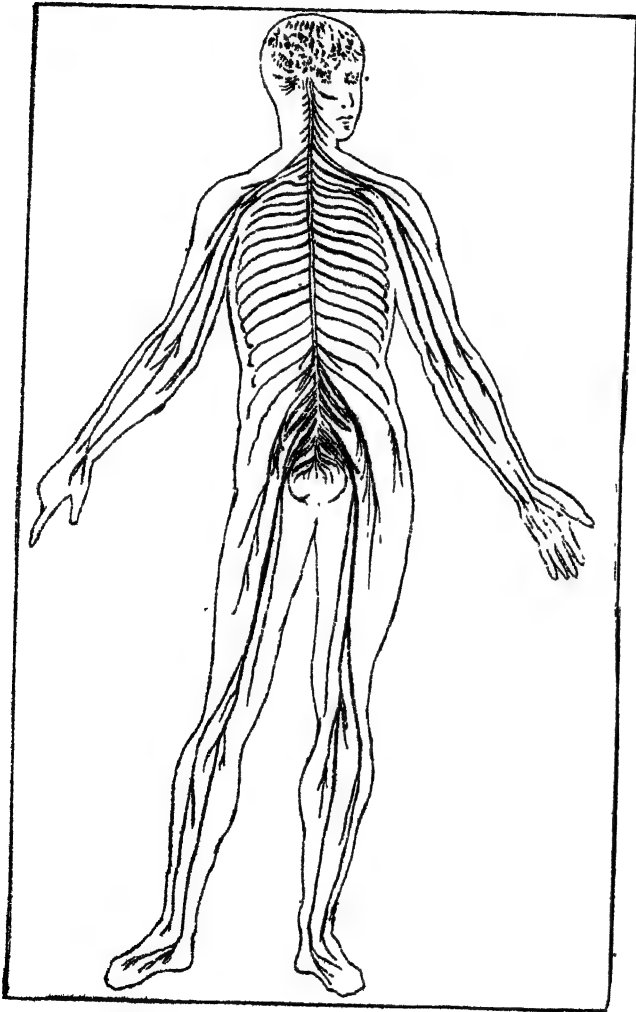
الحاصل بصارت اول۔ نظر کی رسائی کے مقابل کان دوم ناک سوم لمس چہارم زبان ہمز پانچ مدارج پر ہیں آنکھ کے لیے روشنی مقدم سماعت وشم و رکرہ ہوائی لازم ذالیقہ یہ معیت رطوبت بہم لاسہ لمبس اہم یہ سکا ط نازکی و نزاکت آنکھ اول کان دوم ناک سوم لمس چہارم زبان پنجم قوت ناطقہ وحوش و طیور میں ایسی موہوم جیسے النادہ کا لعل و مصرف ضروری معاملات زندگی بسر کرنے چند اشارات معین ہیں۔ بجز اس کے اور کچھ نہیں۔ الحمد للہ کامل دولت ناطقہ و عقل رسا حکیم مطلق کے حکمت بالغہ و تعلیم گاہ کاملہ سے قدرتا فطرنا حضرت انسان ہی کو بخشی گئی ہے العقل الذی یصلح بہ امور الدنیا و الآخرات لعظیۃ عظیمہ

من اللہ الکماجر (بیت)

وجودِ مردم و انا مثالِ زر و طلا است کہ ہر کجا کہ رود قدر و قیمتش دانند
 زیورِ حواسِ خمسہ بدرجہ اعلیٰ بوجہ اشرف المخلوقات ہونے کے اسی کو
 سجایا گیا ہے۔ کسی گنوار دیہانی تنگلی آدمی کے یا وحوش و طیور حیوان کے حواس
 یعنی تیز بول بھی تو کیا مجتہدے باریکی سے خالی۔ بخلاف اس کے مہذب تعلیم یافتہ
 کے حواسِ نزاکت و تمیز و باریکی سے ملو پائے جائیں گے۔ قوتِ مدركہ آہیں
 بڑھی رہے گی۔

پس جانتا چاہئے کہ انسان و حیوان کے لیے حواسِ خمسہ کس قدر مفید
 ضروری ہے یہاں جو امر مرصع ہے ارشاد ہے۔ قل هو الذی انشاء کمر و جعل
 لکم السمع ولا ابصار ولا فئدة قليلا ما تشکرون س تبارک
 (۲۹) سب بنا کے کچھ نہ فرمایا دل بنا کر عدم شکر گزاری کا گلہ فرمایا اس لیے کہ
 بشرانیت بدولت عقل کے ہے۔

سمیع تھنک تروں کو کیا انگلیا۔ اعصاب ہمدردی مع عقود گندھے
 ہوئے مرصع ہار اور پیروئے ہوئے موتی کے مالے کے مانند عمود پشت بالنس
 کی ہڈی کے سامنے دباؤ اندر دوا گئے وسینہ سے شکم کو گلے تک سجائے گئے



ان سے پرورش تولید رطوبت حرکت و احساسات و خاص کمیتیں اندرونی آلات کے وابستہ ہر سفسیر

انکے مالے میں میرادل بھی گنڈھا جاتا ہو ہاتھ روکے ہوئے موتی کے پرچہ والے ان کے عقو جنہیں سمجھا تھنک گیا انگلیا کہتے ہیں دے بمنزلہ چھوٹے اسٹیشنوں کے ہیں جن میں ماغ سے آتی جاتی لہریں اخبارات کی جو بیاعت بعد مسافت جسم کمزور دھیمی ہوئی جاتی ہیں پھر اسی تیزی رفتار پر لانے کے لیے نئی بجلی زد فز و کرنے کی غرض سے یہ چھوٹی بیٹریاں بطور اسٹیشنوں کے ہیں۔ الکٹرک بیٹری جس میں بجلی بنتی ہے سلفیٹ آف مرکوری سالٹ کاسٹون بھرا رکھنا لازمی اور تانبے کے تار فلزی پلیٹیں جے رہنا ضروری یہ بھی حید حیوانی کے اسی شعبہ کی تقلید ہے جہاں سے اخبارات کی لہریں احساسات کی خبریں سرد و گرم زمانہ کی چاشتیں حس و حرکت کے عملیں نمایاں ہو کر تھیں جسمیر نظام العمل کا لبد انسانی وغیرہ حکمراں رہتا ہے اور یہ عمل دماغ و نخاع میں ذریعہ اعصاب و عقود وابستہ ہے جہاں نکلین عرق سری برد اسپائنل فلوئیڈ موجود رہتا ہے تعلق حرکت قلب کا حسب رائے مختلف اطباء قبل ازیں بیان کیا گیا ہے سری برد اسپائنل فلوئیڈ دماغ و نخاع میں موجود جس میں

حسب ضرورت کمی بیشی اور تولید ہوتی رہتی ہے اور حرام مغز کے دور میں حامل
 رہ کر نیچے کی جانب اترتا رہتا ہے۔ اس عرق میں کمی بیشی دماغ پر کمی بیشی
 وزن و دباؤ کا باعث ہوا کرتی۔ اور سری برد اسپائنل نروس اعصاب
 دماغی و نخاعی فقرات پشت پیٹھ کے منکوں میں مغز حرام سے شاخدار مثل زلف
 عروس اور معشوق کے مکھرے ہوئے چوٹی کے بالوں کے یا ہر وار تمام پشت
 پر چھائے ہوئے ان سے حس و حرکت کا قایم سرشتہ ہے۔

صید از حرم کشد خم جعد بلبند تو فریاد از تطاول مشکیں مکتد تو
 کھجوری چوٹی جفا کی لابی و فاک کی چھوٹی ^{نظر اگر آباری} ادا کی موٹی
 ہے ایسی کھوٹی کہ دل ہر ایک ہر ایک لٹ میں لٹک ہا ہر

متذکرہ ہر دو نظام اعصابی و عقود سارے جسم میں با شتر اک سرایت
 کئے ہوئے۔ رشتہ ہمدردی اتفاق و اتحاد میں السجرا و الکمل اعضاء و آلات قائم
 رکھے ہوئے ہر تکلیف درد وغیرہ میں کھلبلی مچا کر اپنے تعلقات کشش متقابلہ
 یعنی عمل انعکاس (Reflex action) سے ایک دوسرے
 کا شریک حل رکھتے "چو طرف سے مدد دیتے اس کی تکلیف دور کرنے میں حصہ
 لیتے جیسے (قطبی)

ایک عضو کے درود ہونے کے کل اعضا بقیار اتحاد و اتفاق اپنے سے خود ہے آشکار
اور ایسا نہاں اندرونی انتظام عادل و منصف قدرت والے کا سب
میں یکساں ہم پلہ ہے۔

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے سب اسی زلف کے اسیر ہوئے
جلدی متصلا و اشتگی قدرتی رفیق و ساتھی ہے سرمایہ سکڑ کر سمٹ کر
حرارت غریزی رو کے رہتی اور گرمیوں بساط جلد پھلا کر مسامات کھلے کھل کر
حرارت کی زیادتی کا فوڈ کرتی اسی لیے سرمایہ بعد رفع حاجت کا رخ منہ
سے موسم گرمیوں پیچھے کے جانب سے لینے فقیہہ فرماے عمیق ادجاء
و جلن درد اور ام کچھ پین سوزش اندرونی آلات و اجواف و عضلات و
استخوان وغیرہ کی جن تک دسترس دشوار ویسے موقعوں پر جلد اپنی نشان مہذب
متحمل بارگراں از بہر راحت دیگران بتلاتی ہے جس طرح امالہ داغ لمپسٹر
خراش کتندہ ادویہ تمکیدیہ تدبیریں ماش ایٹمی فلو جیٹین الیڈین وغیرہ کے عمل
ہیں بہ لحاظ محتوی جسمی جام کرنا مفید ہے جس طرح ہر شہر دوسرا ایک گھر کے
لیے بدرود رکاوٹ ہے اگر اس میں کثافت جمع رہنے سے روانی میں رکاوٹ
رہے تو لامحالہ اس شہر یا گھر میں غلاطت جمع ہو کر مستحق ہجرت بخش ثابت ہوگی

مختلف امراض و مچھر وغیرہ پھیلیں گے پس اسی طرح سے اگر آپ دنوں نہ نہائیں
 علاوہ میلے پن کے آپ کے جسمی جلدی مسامات جوشل بدر رو بدن کے ہیں کثافت
 سے مسدود کلاگ بند ہو کر فضلات اخراج نہ ہو سکیں گے جس سے جلدی امراض
 وغیرہ اور عام صحت میں خلل نمودار پس بعض متمم کے مبین یا صابن جن سے
 دہشیت چکنائی وغیرہ نکل جائے مگر نہائیں تاکہ مسامات صاف کھل کر مجاری سے
 پسینہ خوب نکلے اور فضلات بہ جائیں چونکہ جلدی تنفس سے بھی تصفیہ خون
 ہوتا ہے اور بخارات کا فور ہوئے جاتے ہیں کسمندی سستی فرو ہو جاتی تازگی
 فرحت بخشی باقی غلاطت میل بدیو رفع ہو جاتی۔

حمام کرنا فیونی کیلئے مصیبت کا سامنا ہے

اس لیے کہ تشہ غیب ہو جاتی۔ غذا کے بعد ہی فوراً حمام کرنا آب گرم
 و یا سرد ہر دو سے ٹھیک نہیں صبح میں تازہ سرد پانی سے نہانا اور مغرب میں
 شیر گرم نکلنے پانی سے حمام کرنا آرام سے قبل مناسب ہے اور گرما میں گرم
 حلالک میں دن کے کسی وقت آب سرد حمام کرنا مضر نہیں ٹرکش ہاتھ سے
 مقصد یہی ہے کہ مجاریہ سے خوب پسینہ بہے۔ ولایت کے ایسے حماموں میں
 کسی ذریعہ سے جھارت پہونچائی جاتی اور عمارت نچتہ رتھی لباس تہ درتہ

یعنی متعدد ملبوس سے جسم ڈھٹکانہ رکھیں علاوہ بارگراں کے جس قدر گرم زیادہ رکھیں اسی درجہ جلد سردی کی ناقابل برداشت عادی ہو رہے گی بعض لوگ ہمیشہ بلاسوتی کرتے وغیرہ کے برہنہ جسم پر محض فلائین ادنی گنجیفراک یا بنین و پائتالے پہنے رہتے ہیں جو عادت سے ایک نئے جلد کی خاصیت پیدا کرتا جلد سے ہمیشہ پسینہ خشک نہ ہونے دیکر اس کی فطرتی صفت جو کہ ہر حصہ دن و موسم میں سکرٹنے دھیلنے کی ہے متبدل ہو کر موسم و اوقات کا اثر عجبت موثر ہوتا نہیں تو آرام نہ نہیں تو نزلہ زکام بلکہ کھانسی دوم ستانی چونکہ حیوانی جلد اون فلائل سے مائیٹ (Sudden variation) مرطوب و گرم رہتی و نازک بن جاتی اس لیے سطح جسم کی متحمل تبدلات حرارت و برووت بنائے جانے کی کوشش کریں تاکہ جلد مضبوط و سخت بنی رہے اور سڈن ویریشن آف ٹمپریچر (Sudden variation of temperature) آنا نا متبدل سوئی کا اثر نہ لے اس کے لیے اور بھی طریقہ صحت بخش ہے وہ یہ کہ ایر باتھ، ہوائی حمام شب میں سونے کے قبل کریں جسم کی خوب مالش کی جائے۔ ہاتھ یا نرم پش سے اور ہلکی سی ورزش بھی ایر باتھ میں کی جائے نیز کھلے جسم ٹٹلیں بعض ضروری امراض کا

علاج۔ بخار لینے مائٹ ایر باتھ اسٹیم باتھ سے کیا جاتا ہے چونکہ حیوانات درند و پرند فطرتی تعلیم کے پیرو ہیں ڈرائی ارٹھ باتھ وسن ریز (دھوپ) سے۔ بگی جوں، لیو وغیرہ سے نجات حاصل کرتے علاوہ چوچ سے نکالنے کے اور بعد فضلہ کرنے کے ڈرائی ارٹھ سٹم اختیار کرتے جیسے بلی و شیر وغیرہ مٹی پنچوں سے اڑاتے اس طریق سے غلطیت تعفن ڈھانپ دیتے اور ہڈی اداق لینے بوائین ٹیویر کیپولوز کا بھی سن ریز وغیرہ سے فی الحال معالجہ ہے۔ نیز ریڈیم ٹرمیٹ بھی بعض امراض میں اثر نما ہے۔

وٹ فیت بھگی پیر رہنے سے مرض کلیہ (گروہ) شش و پھیڑہ
ہو جایا کرتے ہیں، اس لیے بچوں کو تربیر نہ رکھنے تاکید کریں، بچوں کے ملبوس ملکے ڈھیلے ڈھالے رہیں۔

متعفن پسینہ بعضوں میں باوجود پاک و صاف رہنے کے بدلہ کا پسینہ لگتا ہے۔ اس کی وجہ اسوا و دیگر آلات فضلہ خارج کنندہ کی سست کاری ہے جس سے جلد پر زیادہ بار پڑہ کر یہ بات پیدا ہوتی ہے اولاً اس کی اصلاح ہوئے علاوہ ازیں کئی مرتبہ گرم پانی و صابن سے سنجوبی نہایتیں اور صبح میں سروانی نہایا کریں، عام عادات و اطوار کی درستی۔ لنگھوں میں بودا

وٹیا لکم پوڈر چھڑکیں، تہ پوشی لباس، بار بار بدلیں، لہکا پھلکا ڈھیلا ڈھالا
لباس پہنا کریں تاکہ ہوا ہر طرف سے گھستی رہے تہ درتہ لباس یا خست از دنیا پسینہ
بہو کرتا ہے لہذا بلاوجہ موجب لے ضرورت آب و ہوا سے ملکی بغیر سوچئے سمجھے
محض تقلیداً انیاشن کے دلدادہ نہ بنے رہیں۔

تیار می حسن

Beauty culture

تربیت پیداواری حسن یہ ایک عام خیال ہے کہ خوش رنگی طرح
طرح کے مختلف الوان کے پوڈر روشن مرہم موم روغن پو میڈ وغیرہ سے
پیدا ہوتی ہے اور خفیف داغ دھبے چھائیاں کوشش سے نکل سکتے ہیں نیز
جھریاں چہرہ کو بھپارہ دیکر بجلی پہونچا کر مساج مالش کئے سے صاف ہو
جاتیں پس خصوصاً اور اس طرح کے عمل سے حسن حاصل ہوتا ہے محض
غلط فہمی ہے چنانچہ بہرہ پئے ڈراما۔ ٹانگ۔ وغیرہ کے اکٹرس کھلاڑی رنگ
روغن لگالے کے بدشکلی خوبصورتی سے بدل لیتے ہیں اس طرح کا استعمال حسن
آورد و عارضی سوانگ ہے۔ بمعمر عورتیں ایسے عمل سے اپنے آپ کو تو خیر ظاہر
کرتیں مہو نہاروں کا شکار کر لیتیں۔

محض بیرونی استعمال طمیان بخش نہیں یعنی صرف باہر سے لیپٹ پ

کافی نہیں۔ *External applications*۔

unsatisfactory۔ اس میں کسی قسم کی اصلی

نبوٹ و تخلیق کو گنجائش نہیں بلکہ خود سربقاعده انیاسٹنٹ فک طریق سے

فطرت کے خلاف کوشش کرنی ہے۔ پس یہ لحاظ کاریگری و علم ترکیب جسم

حیوانی ہر دو صورتوں سے اس کے نتائج نہایت ہی غیر طمیان بخش ہیں یہ فقط

بیرونی آرائش ہے جو پوری طرح سے نقل کی گئی ہے مگر اس میں کوئی برتاؤ

کا مادہ نہیں بلکہ مستعار ہے اور ویسے آدمی کے لیے اس قدر عیب پوش

نہیں جتنا کہ اس کی بدشکلی کا اظہار کئے دیتی یعنی ایسا استعمال کرنے والوں

میں اتنے نقائص ہیں جن کی عیب پوشی ایسے بناؤ سنگار سے کی گئی ہے۔

اصلی حسن (*Real Beauty*) پائیدار حسن

اصلی حقیقی بہ مصنوعی بناوٹ یعنی رخن لیپ پوڈر پومیڈ وغیرہ دھوکہ دہ

عمل سے مقابلہ اعلیٰ ہے جو کہ جسم کے اندر سے یہ عمر کی خلقت پاتا ہے

فی الحقیقت اس کا تعلق اندر سے ہے ساری جسمانی حقیقی خوبصورتی کے

لیے رومی جلوہ نمائی و فرحت درکار ہے امیرسن کا مقولہ ہے کہ چشمہ حیل

و ضمیر ہے اور ہر ایک فیاض خیال جب غصہ صبری کے دیواروں کی مڑن کئے
 دیتا ہے اس پُرض یہ کہہ سکیں گے کہ پھر تو پروا نہیں کہ ہم اپنے جسم کو کسی
 طریق سے برتن یا استعمال میں لائیں جبکہ حسن کا تعلق روحانی ہے ہاں
 اس کا بہت بڑا اثر ہے اس لیے کہ اگر آئینہ کشیف و گرد آلود رہے اس میں
 صورت مدہم سی دکھے گی ایسے ہی بہت سارے خولہ صورت و تیار کردہ
 قلوب صحیح تعلیم حسن ترک کرنے سے بظاہر مریض جیسے بد وضع جسم میں بھدکے
 دکھلائی دیتے ہیں پس کس طرح ہم اپنی جسمی حالت اس قابل بنائیں جس پر
 روحانی روشنی منعکس ہو سکے یقیناً یہ کوئی ادنیٰ بے معنی معاملہ نہیں بلکہ ایک
 ایسا کام ہے کہ جس میں ہر نفس دھسپی لیا چاہئے۔

”صحیحی نہیں تو حسن نہیں“

No true Beauty without health

اولاً اصلی حسن بلا صحت کے غیر ممکن ہے شفاف چمکیلی آنکھیں، گل مری
 کے گل بانی گال، بلاکہ ورت آمنہ سا پورست کیا یہ سارے علامات جنہیں نظر
 نے نمایاں کی ہیں اس امر کا یقین نہیں دلاتیں کہ اندرونی تمام حالت ٹھیک
 ہے جو شے مضر صحت جسم ہے یقیناً اس کے حسن کو زائل کرتی ہے اور جس سے

صحت یابی و طول عمری حاصل ہو اسی طرح سے حسن بھی پیدا کرتی ہے۔ ملائم
شفاف جلد ایک ایسی نشئی ہے جس کے لیے ہر عورت متمنی رہتی ہے قسمت سے
یہ امر کلٹی و لیشن سے علاج پذیر ہے۔ مگر کسی طرح کا بیرونی علاج اس غرض
کو پورا نہ کر سکے گا۔ جلد پر مافی الصمیر اثرات بسرعت موثر ہو کر آتے ہیں کثیف
زبان (Tur tongue) بد مزگی منہ کی (Bad taste) ضعف ہاضمہ (weak digestion) بستی جگر کی،
(slaggy liver) جس کا لازمی لوازمہ بھکی مدہم مکرنگت
اور ان سے اصل علت کا پتہ چلتا ایسے صورت میں چونکہ اندرونی حالت ناقابل
اطمینان ہے نطرت گلبانی کا پھریرا آویزاں نہیں کرتی۔ ایک حسین تندرست
اکثر مسر۔ اخبار ناہمزاف انڈیا میں تحریر کرتی ہے

The greatest factor in the
acquisition of beauty is good-
health. "حصول جس کے لیے سب سے زیادہ اہم اچھی صحت ہے۔"

حسن کی تیاری یہ طریق معقول

Rational beauty culture.

اصولاً اس کام کے لیے صفائی و طہارت لازمی ہے۔ بخوبی اپنے لال
 صبح میں بیدار ہوتے ہی اور مابین الطعام و شب میں سوتے وقت نموش
 کیا جاتے ہیں جس سے مجتمعہ فضلات بدن بہ آسانی اخراج پاتے ہیں گے۔ ورنہ
 جس طرح گو بری کسی مزارع کے مکان کے عقبی حصہ پچھواڑہ (دڈی) میں
 نہ لکانے سے انبار لگے رہتی۔ پس حقیقت میں اسی طرح آپ کے جسمی فضلات جلدی
 مسامات وغیرہ میں مسدود (کلاگ) رکے اڑے ہیں گے بھپارہ اور الکٹرک
 باتھ فاسد مادے جلد سے خارج کرنے میں بڑی مدد دیتے ہیں اور باقاعدہ
 خبرداری کے ساتھ غذا کا انتہام میلان قبض اگر رہے رفع کر دے گا اور مانگ
 کو لڈ باتھ سویرے تازہ آب سرد کا حمام گردش خون کو ترقی دے گا اور کل
 آلات بدن میں تیزی قائم کئے ہوئے تازہ زندگی و پھرتی پھر پیدا کر دے گا۔
 سافٹ واٹر۔ ستھرے میٹھے پانی سے اکثر چہرہ دھوتے ہیں۔
 اور کوئی ایک بہتر کو لڈ کریم شب میں چہرہ پر لیں تو مضائقہ نہیں مگر صبح میں
 صاف پانی سے ہر ایک ذرہ بخوبی دھوئیں ورنہ مسامات جلدی مسدود ہو کر
 بد رنگی مڈی کمپلکشن دکھائی دے گا۔ چہرہ کو بھپارہ دینا اچھا ہے مگر خیال
 ضرور رہیں جبکہ بلا تامل پانی پیا جائے اور طرز زندگی یوں رہے لینے و مرتبہ

ہر ہفتہ گرم پانی سے غسل اور صبح میں تازہ سرد پائیں ڈیجی یا اسنچ با تھ کے ذریعہ جسم پاک و صاف خوش گوشت اور حالت میں رکھا جائے۔

چہرہ اور ہاتھوں کی حالت درست رکھنے کے لیے "سافٹ واٹر"
(یعنی جس پانی میں خراب نمکیات نہ ہوں) نہایت اہم ہے اگر نہ مسیر آسکے ہارڈ واٹر یعنی نمکین پانی میں۔ اسٹرنگ امونیا کی آمیزش بہ حساب فی گیلن ایک چائے کا چمچہ بھر کریں اس طریق عمل سے وہ آسانی سافٹ واٹر بن جائیگا۔

ورزش حسن بخش جسم
ورزش ہوشی جسم کو وضع دار بناتی ہے

Exercise as a beautifier

رذانہ گھر سے باہر شمی و ہوا خوری ایک عجیب و غریب خوبصورتی پیدا کرنے والی شے ہے جس کے بدولت گردش خون کی ترقی ہوتی اعصاب کو تقویت دیتی عضلات گول گول اور جسم گتھا ہوا بنتا ہے۔

"طرز عمل" سینہ ابھرائے ہوئے ہنڈے پھیپھے ہٹائے ہوئے ساعد و بازو حسبِ عادتِ فطرت بازوئے حید لٹکائے ہوئے تیز گامی ایک بہتر مجموعی ورزش ہے۔ اگرچہ اس خورام کو مٹی و مہیت مغلو جی پر لوگ منسا کریں مگر حصولِ آئندہ

کے روئے مسٹر پروانہ کریں اپنی چال نہ بدلیں سواری اسپ سیکنگ ٹینس کرکٹ
کشت مشق بجا اعتدال اگر کی جائے مناسب ہے۔ باغ میں مشقت کرنی اولیٰ ہے
مگر باس شرط کہ دیر تک جھکے ہوئے کام نہ کریں جس سینہ دب دبا کرتنگ ہوگا۔

سبق عبرت از فطرت

Lessons from nature

قدرتی ہر معاملات سے انت اور اپنے آپ کو بہتے نہروں پھولوں و
کھیتوں سے سبق حاصل کرنے متوجہ و آمادہ رکھیں جو کہ خفیف تفکرات کو دور کرنے
میں تائید و طبیعت کو تازگی و فرحت بخش اور ساتھ ہی ایک قسم کا اصلی حسن
جسم میں قائم کئے دیتی، اسی طرح کی تعلیم ہے ان پیارے جلوں میں جو کہ
ڈروس ورثہ نے بعنوان ریزنگ آف ایاں ایڈل گرل کے منظوم بیان کیا ہے۔

Poetry

نظم انگریزی

*The stars of midnight shall be dear
to her and she shall lean her ear
In many a secret place.
Where rivulets dance their way*

ward round.

and beauty borw of mur muring sound
shall pass into her face.

and vital feelings of delight.

shall rear her from to stately height.
her virgin bosom swell.

جو بون تیری چولی میں سمائے نہیں سکتے ابھرے ہوئے گلے ہو گداہ ہوئے ہیں

”عالم حسن حسن کی دنیا“

A world of beauty

اگر ہم غور کریں تو خالق نے ہمیں ایک پُر از حسن جہان میں رکھا ہے ہمیشہ
بدلنے والے پر از مناظر مند و رسما مسکراتے ہلہلہاتے کھیت اور گہرے سبز رنگ
صحرائیں دلاتی گرمائے، اور موسم بہار کے خوش رنگین، سرما کی خالص برف خوش
و منگلی، خوشبوئی شریستان کی موسم بہائیں یہ سب کیا ہیں صرف تدرقی خوبصورتی
و خوبی سے گھرے ہوئے انسانی قلوب میں تقویت بخش حسن کے وسیلے ہیں ۵
گلشن دیکھوں کہ کوہ و صحرا دیکھوں عالم دیکھوں کہ سمیر دریا دیکھوں

ہر جاتری قدرت کے ہیں لاکھوں جلوے حیران ہوں دوا کھوں کیا کیا دیکھوں
خوش نمائی کے لیے اعلیٰ ہاتھ ہم ہے متعصیانہ حفاظت اپنے
دانت جگر و معدہ کی رکھنی چاہئے۔ ۵۔

الہی نر خد ز من معدہ من ! دگر چہ رنجید رنجیدہ باشد
مثل مشہور ہے ”ڈاڑھے بلا ٹلے“ خالص خوش گو ا طعام کھائیں ثقیل
مصالح دارید مضہم سُدہ آدراغذیہ سے پرہیز کئے جائیں چہرہ کے لیے کوشن
اچھے تو ہیں مگر بہتر موثر حسن پر در پوست حب رائے ایک نامی طبیب سنگترہ
سیب بھی، انگور کا استعمال چہرہ پر نہیں بلکہ معدہ میں درکار ہے (اور جنہیں
یہ فواکہ ہمیشہ میسر ہیں ان سرو پہاڑی اقوام کے بُشروں پر دیکھئے کیا بہا ہے
گلغامی لقب کے سزاوار ہے) دوسرے الفاظ میں میوؤں کی غذا معدہ میں
تندرستی صحت درمی خوش رنگی پوست کو پہونچاتی ہے۔
”سادہ غذا کی عادت رکھی جائے“

A dopt. a simple Diet

سادہ اصلی غذا کے جانب طبعی میلان پیدا کیا جائے جیسے کہ آپ پلنگ
سے محترم زہرہتے ہوو لیے ثقیل مصالح دار حار مرکب اغذیہ سے بچتے رہئے

اس لیے کہ ایسی غذائیں میساں تباہ کن ہو کرتی ہیں ہر کھانے میں اچھی طرح سچی ہوئی سخت روٹی مستعمل رہے جو کہ تمام قسم کے لکیس میسٹریسیدر جہا بہتر بلکہ ان پر سبقت لے جائے گی جس طرح کہ انتخاب اغذیہ ضرور ہے اسی طرح کھانے کا طریقہ و شعور ہے ہر ایک نوالہ مکمل چبا لے ہوئے آہستہ کھائیے اگر کم بگڑم صنف مفا نہ کیجئے اس طریق سے آپ زیادہ نہ کھا سکو گے۔ اور جس قدر کھایا ہے اس سے زیادہ بخوبی تقویت حاصل کر سکو گے۔ نیز کثیر الغذائی کے بار سے اپنے نظام جسمی کو بچا رکھ سکو گے جو کہ صنف پیدا کر کے امراض کے لیے آمادہ بنا دیتا ہے۔

”سویرے بیدار ہونا“

Early rising

اگر آپ تروتازہ اور جوان رہا چاہیں سویرے بیدار ہو جا چاہئے بدروقتی بد رتگی اور ناپائیدار مصنوعی مستعار حسن جو کہ سچے اصلی حسن کا ساد کھائی دے ان عیوب کے اخفا کرنے میں گیس لائٹ ٹبری موثر ہے گیس لائٹ کسی ہونہار لڑکی کے لیے اس سے زیادہ مفید نہیں ہو سکتی جتنا کہ پودے کیلئے سحر (بیکار ہے) اس لیے جلد سو جائیے اور پو پھٹتے ہی بیدار ہو جائیے۔ بڑی رات تک جگنا شب میں دیر تک نہ سونا فیا شنے، ہل عیاشی و ادباشی بدروقتی۔

ضعف اعصابی اور قبل از وقت زوال عمری پیدا کئے دیتی کوئی ایک شب بندوم
گھٹنے والی ہوا میں کسی ایک کمر کیے گزرا دوسرا سیب حسن و صحت کے بگاڑ کا ہے
دھوپ ایک طرح سے اصلی حسن بخش ہے سویرے کی پہل قدمی قبل از چاشت
رخساریں اصلی رنگت لاتی ہے اور ساوہ خوش گوار غذا کے لیے بھوک تیز کئے
دیتی نیک چلن خوش سلوبی جو کہ حسن و خوبی کا ایک جزو ہے ملکی ورزش جسمانی سے
حاصل کی جاسکتی ہے۔ نیز تیراکی ایک اعلیٰ ورزش سے ہے جو کہ نقل و حرکت میں
سہولت حسن و خوبی پیدا کیا چاہیں صبح شام گہری سانس لینی عادت کرتی
وسیع و فراخ سینہ کر کے خمیب و غریب طرح سے گردن و سینہ کے بدنما گڑھے
بھرے جاتی۔
Poetry-

Early to bed and early to rise.
makes a man healthy wealthy—
and wise. — ہاں اسلام میں صبح گھر کی بیداری اور
علی العموم تازہ آبِ سر دے نہانا دھونا دھوننا متنازعہ و مجرکلیئے لازمی ہے۔
”بعض ممنوعات“

Things to avoid

چند ایسی چیزیں جو کہ خوبصورتی پیدا کرنے والوں کے لیے مضر ہیں، بطور خاص ان کو روکنے کی ضرورت ہے، چند سنکرات (Don'ts) اس بارے میں مفید ثابت ہوں گے (چند نہ) آپ پٹینٹ ادویہ کی دھرم مار نہ کیجئے جو آپ کے دانت و ہاضمہ تباہ کر دیں گے بلا کسی فائدے کے۔ کسی بھی حصہ پر تنگ بند نہ لگا رکھئے یہ خلاف فطرت اور خلاف عمل آلات بدن و خلاصہ صحت ہے جس سے گردش خون میں رکاوٹ ہوتی مغل روانی سانس ہوتے آلات شکمی کو ان کے مسکن سے سرکا دیتے اور طرح طرح کے درد و آلام پیدا کئے دیتے۔ میوٹی ڈاکٹروں پر التفات و غمایدات نہ فرمائیے ان کے طریقوں سے بوئے دغا بازی و فریب آتی ہے ان سے آپ کو فائدہ کی توقع مشکل ہے مگر نقصانات کثیر تو یقیناً ہیں۔

اپنے بشرہ ڈیل ڈول میں اصولی طور پر تبدیل پیدا کرنے کی سعی نہ کیجئے گا۔ فطرت جو کہ ایک قسم کی رنگت و ساخت بہ لحاظ نسبت قائم کر دے اس کو بہ صورت ہر خطرہ و افتاد سے سنبھالا چاہئے انتظام قدرت میں دخل دہی حقیقت میں برائی کو رفع کرنے کی عوص پڑھاتی ہے۔ بڑی راتوں کے کھانوں میں حرص نکلیا چاہئے یعنی دیکر نہ کھا پائیں، پارک نکلیں، سرکہ ایسٹر گراس اس قسم کی حجم رینج والی

سُدّہ آور غذائیں اکثر کر کے استعمال نہ کریں۔ شیرینی دمیٹھے کھانے کچھ کچھ کھایا
کیجئے۔ زیادہ نہ کھائیں ۛ (والدم)

سیر دل کھاتے ہیں مگر عفر با مزا کہتے ہیں میٹھا بنی کو پیارا محض
اسی طرح سے سنت پر عمل نہ ہو جائیں یہ بات پیش نظر رہے کہ مصنو
بنوٹ عمارت رویہ کے تہ میں ہے چونکہ ہیلوان خود انکاری کا عادی رہا چا
تا کہ اس کے مچھلیں (گوشت کا حصہ) اعلیٰ درجہ پر تیاری پیدا کرے اسی طرح
خواہش مند اصلی جسمانی تیاری کے بعد گمراہ کرنے والی خواہشات سے انکار اختیار
کرے اور اپنے جذبات دلی ہو اور ہوس نفسانی پر بہ سختی قابو رکھے تاکہ تمام آلات
بدن یکساں کام کر سکیں اور سارا نظام جسمی اندرونی روحی حرکات کے
ساتھ ایک مکمل آواز دہ آلہ کے موافق بن جائے ۛ

ظفر آدمی اسکو جاننے کا جو ہو کیا ہی صاحب فہم و زکی
جسے عیش میں یاد خدا نہ رہی جسے طیش میں خوف خدا نہ رہے
والکاظمین العیض والعافین عن الناس واللہ المخبین

اپنے دل پر قابو رکھنے کی اہمیت

Importance of self control

دل کے بگاڑ ہی سے بگڑتا ہے آدمی جس نے اسے سنبھال لیا پس سنبھل گیا
 حتیٰ کہ قابو خیالات پر تک حاوی رہے جن لوگوں کے قلوب میں مصم
 کے خیالات تک گزر نہیں سکتے دلیوں کو عربی محاورہ میں اتقی کہتے ہیں (ان
 اکہ مکہ عند اللہ اتقوا) گناہ کا خطرہ تک دل میں نہ بسنے دیا جائے اس لیے
 کہ چہرہ یہ حیثیت ایک موم کی تختی کے ہے جس پر فی الوقت یا سن بعد سارے
 خیالات جو مافی الضمیر ممکن ہوں عالم دنیا پر حصّے کے لیے علانیہ رویہ میں تحریر
 ہوتے ہیں بالآخر حسن کی تخلیق بلاخوشی خرمی کے ممکن نہیں اور خوشی جبکہ عبت
 تلاش کی جائے مولے نفسانی میں از خود پیدا ہوا کرتی۔ دلیوں میں جو کہ
 دوسروں کو خوش کرنے دلی سعی کرتے۔ قوی ترین دلی تائید حسن کے لیے
 خالص بے غرض زندگی ہے جس میں انتہا درجہ ایثار اور غربت دوسروں کے
 حاجت و سلامتی ملحوظ رکھنے یا سانی پیدا کی گئی ہو خود غرضی کا مریخ ایک صو
 ہے اعلیٰ درجہ کی نفسیں جبکہ مہر انگیز خبر گیری دوسروں کی کی جائے۔ چکیلا ملائم
 شفاف سادہ چہرہ کو کئے ہوئے بہشتی نور سے منور کر دیتی۔

”مسلمان اگر انگریزی اتنی کیٹ“ کے خلاف کوئی حرکت
 کریں تو ذی فہم یورپین سے زیادہ مسلمانوں ہی کے انگشت نمایتے ہیں حالانکہ

یہ ان کا مذہب و طریقہ نہیں جس کی پابندی ان پر لازم ہو بہ مقابل اس کے اسلامی رسم و آئین عادات اخلاق و آداب مجلس سے بے خبر بے عمل رہنا اور خلاف رواج اسلام حرکت کرنی ہر فرد مسلمان کے لیے کس درجہ نازیبا جو جہالت و بے علمی پر دلالت کرتا ہے یعنی اپنے انی کیٹ سے بے خبر اور غیر مذاہب کے آداب مجلس کے متلاشی ماشاء اللہ کیا پیاری مسلمانوں کی عکس کہ خود گم است کراہ مہربی کند۔ ہر ہوشمند کا رجحان اپنے سے اعلیٰ تر کی طرف ہوا کرتا ہے۔ تمامی تواریخ اور متقدمین کے حالات سے یہ ظاہر ثابت ہے کہ اسلام و شرع شریف سے غیر مذاہب والوں نے قوانین آئین سلطنت اور تہذیب اختیار کی اور آج تک جس قدر تحقیق ہوئی اور مہر ہی ہیں وہ سب فیض اسلام میں کما حقہ پائی جا رہی ہیں پس سمجھنا چاہیے کہ دیگر اقوام نے اسلام کی خدشہ چینی سے تہذیبی دنیا میں قدم بڑھایا۔ اختراعات، ایجادات مصنوعات علوم فنون سیکھا سکھایا۔

”نہی روشنی پر روشنی عکس نہند نام رنگی کا فور“

یہ بات مسلمہ مانی ہوئی ہے کہ مطلع انوار مشرق ہے (لفظ سے خود بخود مستخرج ظاہر ہیں) جہاں سے انقلاب و متہاب کی روزانہ برآمد گاہ ہے اور

شعر انسانی سینہ یعنی دل و ضمیر کو جدت خیالات کا مطلع جانے دٹھرائے ہوئے
ہیں جو بالکل درست ہے۔ ہے ناسخ

میرا سینہ ہے مشرق آفتاب داغ ہجرال کا
طلوع صبح محشر چاک ہے میرے گریباں کا ہے زیب باگیم

سراسر مطلع حسن است دیوانے کہ من دارم
سحر گاہ شکر خواہم زدہ گرنے خورشید است
کہ دارد پریش حال چو احسانے کہ من دارم

حدیث قدسی لولاک لما خافت الافلاک (قصیدہ کا شعر)

صلی اللہ علیہ وسلم کروشد فہا ہا پیدا فلک درجب اوساکت زین و عشق او شیدا

اور طفیل جس کے نور کے اجرام فلکی چمک رہے ہیں وہ لامع النور
خوش قسمتی سے کرۂ ارض کو زینت بخشے ہیں اس لیے ابتدا سے کرۂ زمین یہ
علم ہونے پر کہ وہ فیضان برکت کا نور الہی زمین ہی پر سبوت اور خاک ہی
کو عزت رونق بخشی سرفراز فرمائے گا۔ فرط خوشی سے از خود رفتہ ہو گئی اور
اس لائقیت قدر افزائی سے عاجز خاک انتہائی انبساط کی وجہ خالق کے
شکر یہ سیدہ میں جھپک گئی خمیدہ ہو گئی یعنی گول بن گئی پس تفاخرًا حامداً و

دنیا مست ناز خرا ماں ہو کر وجدانہ حالت میں آپ سے آپ گھوم رہی ہے۔

بفضلہ تعالیٰ مقام مقدسہ مکہ منظمہ مدینہ منورہ بیت المقدس

وغیرہ کرہ زمین کے قریب قریب وسط اور اس حصہ اقلیم بزرگترین میں

خدا نے واقع فرمایا جس کا نام ایشیا ہے۔ الحمد للہ یہ حصہ مشرق ہی میں

قائم ہے اور یہیں پر انبیاء و رسل مبعوث ہوئے اور انھیں مقامات سے

تبلیغ احکام الہی فرمائی گئی۔ کتب سماوی ادیان ربانی کا مطلع یہی رہا ہے

ہدایت کی روشنی کی کرنیں اسی مقام سے پھیلیں پس اصولاً اثباتاً نئی روشنی

کا تعلق شرقیوں سے ہے نہ کہ حبس غلط العام خیال کیا جا رہا ہے غریبوں

سے جو آجکل نئی روشنی مغربی سمجھتے ہیں یہ کیسے ممکن ہاں یوں کہہ لیں

علوم مشرقی و مغربی تو مضائقہ نہیں مغرب تو ایسا مقام ہے جہاں سب

روشنیں مستغرق مشرق سے جا جا کر وہاں ڈوب جاتیں وہاں تو ظلمۃ سی

تاریکی ہے۔ آفتاب جہاں تاب پردہ نشین معشوق جیسے دل بال کے

پردوں میں در پردہ ہمیشہ رہتا احیاناً ابر کے جھوکے سے ذری جھلک

بتلائی۔ لوگوں کو مارے خوشی کے صبح عید نظر آئی۔ مدرسے وغیرہ بند

ہر شخص کی زبان سے واٹ اے فائن مارتنگ *What a*

fine morning۔ دے سنائی جس تاریکی کی تلافی میں
مجموعاً ۲۴ ساعت بجلی جلانی جاتی۔ اگر ایشیا میں اس طرح جلائیں تو اس شعر کے

مصدق بن جائیں ۷

ابلیس کو روز روشن شمع کا فوری لہند زود مہنی کش بہ شب روشن نباشد در چراغ

اگر ہر شب شب قدر بودے شب قدر بے قدر بودے

اس نعمت کی ہند میں کیا قدر۔ مثل سائل۔ پھیری کے فیکر کے آفتاب

روز چکر لگائے جاتا اس طرف کوئی نظر تک نہیں اٹھاتا، بلکہ مغرب کو یہیں کی
روشنی منور کرتی۔ یہاں سے آفتاب گئے تک ان کی صبح نہیں ہوتی، آفتاب

مہتاب، رقومات، زر جواہرات، مشاہرات، معدنیات، فلزات، نباتات

فواکہات، حیوانات، عند الضرورت انسانات، ادویات شرط ولایتی تعلیمات

بغرض ترقی درجات میں لکھا پونڈس کا سفر رقومات، اعزاز، مراتب، حکومت

علوم فنون ریلوے کارپوریشن کپاس اجناس وغیرہ وہاں کے مشہور ترقی فیض ہیں۔

مغربی ہلال

قاعدہ ہے نئی روشنی وہی جو بعد میں ایجاد ہوا ایسے بھی اسلام سب سماوی

کتب و ادیان کے بعد ہے اور اس کے بعد جو دعویٰ کریں غلط۔ اس لیے کہ

رسالت ختم شد، خدا نے ایک ایسا زبردست زرق برق نور بھجیا کہ سارا منظر عالم، مکمل طور پر منور کر دیا۔ لہذا اب ایسے ولیوں کی تیر کی تمام شدہ نیرِ عظم سیارہ جو زوالِ غروب سے ہے معراجِ اقا لیم قلوب کی ظلمتِ ضلالت ہدایت کی روشنی سے فرما دیا مجلہ اور کدورت سے میرا

توحید کا دنگہ عالم میں سجوا دیا مکملی والے **وَلَا حَقَّ لِلَّهِ** متوا دیا مکملی والے نے جو فلسفیوں سے حل نہوا اور نکتہ دروں سے کھل نہ سکا

وہ راز اک مکملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں۔

ہیں کہ نہیں ایک ہی مشعل کی بوکبر و عمر عثمان و علی

ہم مرتبہ میں یا رانِ نبی کچھ فرق نہیں ان چاروں میں

وہ سمع اُجالا جس نے کیا چالیس برس تک غار و کھن

اک روز جھلکنے والی تھی دنیا کے کل درباروں میں

وہ جنس نہیں ہے ایماں کی لے آئیں دکانِ فلسفہ و

دھونڈے سے یلگی عاقل کو قرآن کے چند سپاروں میں

گرا راض و سما کی محفل میں لولاک لاما کا شور نہ ہو

یہ یوزنہ ہو سیاروں میں یہ شور نہ ہو گلزاروں میں

ناک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانہ میں ^{دلہ} تڑپے ہے مرغ قبلہ نما اشیانہ میں
 مولوی انور علی شاہ صاحب بہ تمام مکہ مسجد و عظم میں بیان کئے کہ
 توحید فلسفہ سے ثابت ہو چکی تو قابل وثوق نہیں (از مولف) حسب قول مولانا
 پائے استدلالیاں چو میں بود پائے چو میں سخت بے تکلیں بود
 البتہ ایک روز خورشید مغرب سے نکلنے والا ہے۔ ڈوبنے کا اثر اسطر
 کے دیکھئے۔ دنیا بھی فنا تب ہی ہوگی، حشر بپا قیامت قائم ہو جائے گی۔ بخیر
 اس ایک جلوہ جہاں کے سارے بے نور بیکار ریٹائرڈ خدمت سے سبکدوش
 علیحدہ ہوئے جائیں گے۔ میرا صغیر لڑکا مہدی محمد رحیم الدین، ذلِ قعدہ ۱۳۴۲ھ
 کی شب میں لیٹے ہوئے آسمان کی جانب معاینہ کرتے ہوئے مجھ سے کہا کہ
 ابا جان یہ چاند تو ٹوٹا ہے۔ اس معصوم کا اس طرح بے ساختہ کلام پر بطف
 رہا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ قرص پورا نہیں نصف ہے غرض مغربی ہلال شکستہ
 نصف ادھورا چاند اپنا طریق ترک کر کے جبکہ باتباع خورشید خارج ہوا تو
 یعنی مشرق سے برآمد ہوتا شروع کئے دیتا۔ تب کہیں چودہ روز کی ریاست و
 مسافت کے بعد بدر کا مل بنکر سارا جہان منور کرتے کی صفت پیدا کر لیتا ہے
 مشتاق بدر سے ہیں زیادہ ہلال کے دنیا میں قدر ہاں نہیں صاحب کمال کے

مگر یہ خیال پیش نظر ہے اس میں یہ صفت نورانیت اسی حد تک قائم
رہتی جب تک آفتاب کے جلوہ کا والہ و شیدا اس کے روبرو دید میں دیدِ ملاک
مقابلِ تبار تھا

افت کا جب مزاج کہ دونوں ہوں بمقامِ دونوں طرف ہوا گ برابر لگی ہوئی
فرارِ رخ بدلا دید سے منہ پھرا بے نور ہو جاتا جس طرح کہ دنگو دیکھتی آتا۔

(ع) سدی کہ از مہر پر تو بود امان را۔ *Reflection*
اسی واسطے قمر شروع سے شبانہ روز چوبیس گھنٹے امیدوار جلوہ دیدار
دیوانہ دار منتظرانہ جہشیتِ سودبانہ کعبہ مقصود کا مثل پروانہ طواف کرتا رہا۔
چونکہ ایک مرتبہ معجزہ شوقِ القمر کے وقت حضور اقدس نبوی کی پیشانی میں یابی
کا موقع ملا تھا۔ پس اسی چپکے پر بقول مولانا۔

ہر کیلے کو در ماند از اصل خویش باز جوید روزگار وصلِ خویش

تو نہ ملتا ہے تو مت مل پیارے آستانے کی زیارت ہی سہی

ہم بھی تسلیم کی خود ایں گے بے نیازی تری عادت ہی سہی

اس روضہ منور کی دید سے محفوظ ہو کر حالتِ وجد میں رقصاں گھومتے

چکر لگاتے جاتا اور مولانا رومی نے اپنے مرثیہ حضرت شمس تبریزی کے لیے جو فرمایا

عجب نہیں کہ وہ اشعار پڑھے جاتا ہے

نہیں یہودہ گردِ روضۂ دلدار می گردم مذاق عاشقی دارم پیہ دیدار می گردم
شربِ شوق میں شوم بگردِ یار می گردم روشِ متانہ میدارم دلے ہوشیار می گردم
آج تک بھی موسیٰ و عیسیٰ کو ہنستے دلہا بستیکے آپ کے دینِ متیں کی آرزو
ننھی

غوطہ دہلے موسیٰ خود را در بہار در میانِ دورہ احمد برار
گفت یارب اینچہ دورِ رحمت است در گزشت از رحمت انجا رویت است
مسلمہ مغیبِ دل کو تو یہ آرزو اور بعض بو الہوس کو معاذ اللہ ہم سہری کا
دعویٰ تو کیا مجال مگر اس کی کوشش جس کا لازمی نتیجہ وہی جیسے دن کا چاند
رہا سہا نورِ ایمان بھی غائب۔ اس لیے کہ ٹھٹھک گئے جیسے معلم الملوکوت باوجود
علم کے گمراہ ہو گیا۔ چراغ کے رو برو آئینہ رہے تک خود چمکتا بلکہ دوسرا اس کے
پر تو سے دکھتا رو برو سے ہٹا آئینہ پن ضیا انہم رفت و این ہم رفت ہے
مثل آئینہ ہے احیاء کی دنیا داری اس طرف دیکھو تو سب کچھ ہوا دیکھو کچھ بھی نہیں
بالآخر اس بحث کے متعلق میں خدائی فیصلہ سنائے دیتا ہوں۔

وما یستقی الا اعی والبعیہ ولا الظلمات واللقی ولا الظل

ولا المحرم۔ یا بتیامینا کے برابر نہیں اور تاریکی روشنی کے برابر نہیں اور سایہ

دھوپ کے برابر نہیں اندھیرے میں اندھیر ہے۔ اُجالے میں ہر چیز کی سیر ہے
 احوال جو مسلمان اسلام کے آداب ترک کر کے دوسروں کے مقلد ہوں ان کی
 مثال ایسی ہے جیسا کہ ہندوستان میں عشرہ شریف ہولی دیوالی دسہرے
 میں جہلا باد وجود اشرف المخلوقات ہوتے ہوئے ازل مخلوق بنتے ہیں جیسے
 شیر، ریچھ، لنگور، مردہ وغیرہ یعنی اعلیٰ سے ادنیٰ کے طرف ترقی معکوس کرتے
 ہیں ویسا ہی ایسے مقلدوں کا حال ہے حالانکہ وحوش و طیور، درند، چرند
 چوپایہ وغیرہ کو انسانی عقل نے اپنے رام مطیع و متقاد بنا کر بازی گرد وغیرہ
 ان سے آدمیانہ عاقلانہ سمجھ کے کام لے رہے ہیں (فیض)

ہنیں تھمتی خدا یا کشتی عمر
 تلاشی ناخدا ہے اور میں ہوں
 ”ہر فعل و قوائے جسمانی و دماغی“

کا عروج و کمال زمانہ شباب سے زوال عمر تک ہے پھر کچے بعد
 دیگرے احساسات و لذایذ وغیرہ ہم میں انحطاط پیدا ہو کر اگر زندگی کفاف
 کرے تو ازل عمر کو جو درجہ معذوریت ہے۔ پہونچتے ہیں جس بارے میں
 ہمارے سردار دو عالم صلعم اور صحابہ کبار نے ویسی عمر کو نہ پہونچنے دعا فرمائی
 اللّٰھم انی احو ذلیک من ازل العما اور ترستھ سال میں رحلت ہوئی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اکثر صحابہ کی، انصاف قرآن و منکم من یرد الی اذذل العجم
لکے لا العلم من بعد علمہ شیئا ایسی عمر میں دوا، احتیاط، نگرانی مثل بچوں کے
کرنی ہے، ایسے زمانہ میں میلان طبع بچوں کے طرف رہتا اور طفلانہ حرکات
کیا کرتے جدت و ماغی سلب ہو کر پرانے قصے و حکایات یاد رہ جاتے اس لیے
اکثر بچے بوڑھوں کو گھیرے رہتے لیت الشباب عاید کاش جوانی لوٹتی
وھو کالعدم اور وہ نہیں لوٹتی۔

رضا شباب جو کھو یا گیا ہے پری میں اسکو دھوؤں تے پھرتے ہیں سر جھکا ہوئے
حالت نہ مجھ سے پوچھئے شیب شباب کی دو کر ڈیں تھیں عالم غفلت کے خوا کی
انسان کیسا ہی فاضل ہو، خطاب جہالت سے بری نہیں ہو سکتا۔
اس لیے کہ بہت ساری باتیں ایسی ہوں گی جس کا اس کو علم تک نہیں پس
ان امور میں وہ جاہل متصور ہوگا۔ ہمہ دانی پر اسی واسطے بندہ کو مغرور نہ ہوا
چاہئے اور درجہ طالب علمی سے نہ نکلا چاہئے۔ (شعر)

خداے راست مسلم بزرگواری و مسلم صائب کہ جرم بیند و ناں برقرار می دارد
فروتنی است دلیل کمال سے صائب فیض کہ چوں سوار بہ منزل رسد پیادہ نشود
شیوہ عاجزی نہ چھوڑاے فیض یہ وہ شئے ہے نہیں خدا کے پاس

السان کو حد سے متجاوز نہ ہوا چاہئے۔ ایاز قدر خود نشناس اس کے
 معنی ہیں سپاس کا دالحکیم ان کیوں نبیالفظ حکیم صفت متشبه اسم صفات
 الہی ہے اس لیے کہ یہ صفت دوامی ہے عارضی نہیں اس کا اطلاق اس شخص
 کی ذات کے ساتھ ہمیشہ کے لیے وابستہ ہے جو کسی طرح اس سے غلورہ نہیں
 سکنا۔ پس فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمت۔

نماز (صلوات) کے حرکات سکنا سے اعلیٰ درجہ کی جسمانی ورزش
 ہے تمامی مذاہب کے طریق پرستش کا اجماع دنیا بھر کی ورزشیں مشمول ہر جوڑ
 (مفصل) ہر ایک عضو متحرک رہ کر حملہ مفصل و عضلات و رباط و غیرہ درست
 حالت میں رہتے صحت جسمانی ٹھیک ہر آلہ اپنا کام بخوبی انجام دیتا غذا
 اچھی طرح تحلیل ہوتی۔ سیانڈو کی جسمانی ورزش و حرکات نماز کی خوشہ چینی
 ہے جو کہ مصلیوں کو ضمنًا حاصل ہے۔ اکثر تراویح کے میں رکعت پڑھے بعد
 معہ کی گرانی وغیرہ سب رفع ہو کر طبیعت چاق ہو جاتی بغرض اسلامی
 کل ارکان میں کسی مصلحتیں ہیں خدا سمجھ عطا فرمائے۔ ہم خرماد ہم توا ہے
 اس لیے اکثر نمازیوں کی صحت جسمانی وغیرہ خاصی حالت میں پائی جانی نسبت
 دوسروں کے جسم بھی پھرتیلا رہتا۔ اور مفصل بہ سہولت متحرک رہتے گویا

پاسیو موومنٹ خود بخود ہوئے جاتی (passive movement)

نظام العمل نماز اس قدر بہتر و مناسب طریق پر قائم کیا گیا ہے کہ بیان نہیں کیا جاسکتا۔ قیام درکوع۔ سجدہ و قاعدہ اس طرح باقاعدہ منہی کیا ہوا ہے کہ بجز اس صورت کے کوئی اور آسن ایسا نہیں جس سے تمامی جوڑ بدن کے حرکت کر سکیں نہ کسی اور شکل سے رات بھر عبادت ممکن چونکہ نماز کسی حالت میں حاضر و غایب ہو جاتی اور عینہ کسی ایک حرکت نماز کو مجبوراً بدل کر آرام و وہ حالت میں نشست و غیرہ ہوتی اس وقت تھوڑے عرصہ میں یعنی پوری التحیات بھی نہیں ہونے پاتی کہ بے چینی تکلیف کی ستاتی تب اس مجوزہ اسلامی انتظام کی قدر ہوتی دیکھو اللہ والے اس طرف کا چیکار رکھنے والے تمام رات قیام اللیل عبادت میں گزارتے اور ماہ صیام مبارک میں حفاظ و نیزندگان خدا شبینہ میں بحالت قیام قاعدہ سحر کرتے کسی قسم کی تکلیف یا درد بخین نہیں ہوتا یہ خلاف اس کے رات بھر کوئی اور وضع سے کھڑے یا بیٹھے تو رہتے صبح اکر جاتے عباد الہی مطابق شرع محمدی میں صحت و آسانی بندوں کی مالک ملحقہ

رکھی ہے وضو و نماز کے طفیل سے بہت سارے گناہ و امراض سے مصنون اور تازہ دم ریفرش رہتے ہیں اس لیے کھلے اعضاء و منافذ جنہیں نجس و متنجس و زہریلے مادے لگتے اور جن راہوں سے موزی جراثیم امراض گھستے وہ پاک پانی سے ۳-۳ مرتبے دھلتے ۔

”صوم“

روزہ سال بھر کی جسمی زکوٰۃ اصلاح سجد اعتدال بدنی اخلاط مادہ بلغمی تحلیل آلات مضہم کو آسائش نفس کو معامم سے گریز خرب اخلاق و تہذیب بلکہ حب و جان منشی اشیاء سے پرہیز تو اسے حیوانی و شہوانی کا منہجہ تصویرت ذہنی و خیالات دلی کا تذکیہ دورۃ الدویہ کا تصفیہ - جہاد اکبر یعنی نفس الامارہ سے مجاہدہ کے لیے قوت ضبط و عادت پرہیز کے خوگیر بننے کی مشق و تدبیر جہاد اصغر سے بد وقت جنگ دیر تک باستقلال گرسنہ تشنہ رہنے کی تجویز مذہبی اخلاقی سیاسی طبی منوبے مشمول نتیجہ حلیہ علمی فوائد حصول عناصر رابعہ بقدر ضرورت موزوں تکالیف امراض سے مامول ترک لذات دنیوی سے اولیاء اللہ کے نفس کشی کا پاس اور واما من خاف مقامہ و یابہ و تہنی النفس عن الصوی فان الجنة ہی الماوی کی دولت کا اثاث مملوک

کی فاقہ کشی کا اپنی بھوک پیاس میں قیامت کی تعمیل حکم پر رگارد ہمدردی کا پیدا
 ہوا حواس۔ (ڈاکٹر فی۔ بی۔ وائرس۔ ام۔ ڈی۔ ام۔ آر۔ سی۔ پی) لندن کا ٹڈیکل
 گزٹ میں لکھا ہے کہ اولاد و یا تین روز کے روزہ سے مریض دنیا بھیس کے
 قارعدہ میں شکر غیب ہو جاتی ہے۔ ایسے وقت ہلکی پر ہیزی غذا دی جا کر
 بعد چند روز کے نشاۃ ترکاری یا میٹھا کھلا کر مکرر قارورہ کا امتحان کیا جا
 اس ترکیب سے شکر کا پیشاب میں آنا موقوف ہو جائے گا الخلف غم الصا
 اطیب عند اللہ من ریم المساک روزہ دار کی منہ کی باس مشک کی بو سے
 بہتر ہے خدا کے پاس۔ بامی

نگہتِ روزہ زلی روزہ دار بہ بود از نافہ شک تبار

عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الجنة

تتخرف لہ رمضان من لیس الحول الی حول قابل قال فاذا کان

اول یوم من رمضان هبت الريح تحت العرش من ورقۃ الجنة علی

الحی العین فیقلن یا رب جعل لنا من حیادک اذواجاً لقمہ ہمبر اعیننا

وتقر اعینہم بنا (سورۃ البہقی فی شعب الایمان)

اود ماہ صیام کے آغاز ہوتے ہی پہلی تاریخِ عیش کے نیچے سے ایک

ایسی خوش گو اور فرحت بخش ہوا بہشتی درخت کے پتوں سے حور العین پر گزرتی
جس سے وہ حد درجہ محظوظ و مسرور متاثر ہوئی جا کر بارگاہ تعالیٰ میں عرض رسا
ہوتیں کہ یا اللہ یہ کیا بات ہے جس سے ہمارے غچہٴ دل شکفتہ ہوئے
جا رہے ہیں حکم باری تعالیٰ ہوتا ہے کہ ماہ مبارک رمضان ہے جس میں ہم نے
اپنے حبیب کی امت پر روزہ فرض کمرانا اور وہی صائمین کے منہ کی بوہے
جو تمہیں مدد بخش کئے دے رہی ہے ستیر حور العین اپنی دلی تمنا کا اظہار کرتیں
کہ خدایا! میں ویسے بندوں کی زدِ جبہ نہاتا کہ ہم ان سے وہ ہم سے اپنی
آنکھیں ٹھنڈی کریں اگرچہ متشرع سنت نبویہ پر عمل مسلمان تازہ وضو و
مسواک سے منہ پاک و صاف رکھتا ہے تاہم خلور کی وجہ بمقابلہ کل و شرب
کی تروتازگی کے ایک نوع کی بوجور پیدا ہوتی اس بو کے متعلق قلیل عقل ضعیف النیاء
انسان کے دلیں یہ دوسرے گزرتا ہوگا کہ ایسی بدبو جو اس جہاں میں بندہ گندہ
قبول نہیں کر سکتا اس مقدس و طاہر مقام بہشت میں ویسی پاک و ستھری
حور کے کیسے پسند خاطر و مقبول ہوتی ہوگی۔ کیا حور یوروپین صفت جاپانی
طبیعت چینی حصلت تو نہیں۔ خدائی رموز ہر کسی پر کس طرح منکشف ہو سکیں
الْأَمِنْ اَتَى اللّٰهَ تَقْلِبْ سَلِيْمًا الْبَيْتَ اللّٰهُنَّ جِسْ كُوْثُلْ سَلِيْمٌ عَطَا فَرَمَانِيْ بے

علم الانسان ما لم يعلم اللہ برتر نے اپنی عقل سے ایک شمعِ حُفرتِ انسان کو عطا فرمایا جس کی تکمیل میں سمجھتا ہوں ابتداء سے آفرینش سے قیامت تک شاید ہو سکے مگر اس شمعِ عقل کے روزِ پُرساری قدرت کا حساب بے باقی کرنے کا غم یا حُزْم یا حُزْمِ اِن خیال است و محال است و جنوں ہوئے جاتا ہے دامنِ نگہ تنگ گلِ حسنِ تو بیاں گلچینِ بہارِ تو ز دامنِ گلہ دار و نظائرِ پیش کرنے پر قاضی القضاۃ - عدالتِ عالیہ میں فیصلہ جاتا سنگین مقدمات تسلیم کر لیے جاتے ہیں پس اس بارے میں ہم بھی ایک معقول چشمِ دیدِ مجربہ ظاہرِ نظیرِ پیش کرتے ہیں وہ یہ کہ عمدہ میوے اُگور، انجیر، انار، جام اور پیاری بو کے پھول گلاب، موتیا چنبیلی وغیرہ ان درختوں کی جڑوں میں سترھا گندہ پھولا کیڑے پڑا مردہ حیوان و فصلِ انسان وغیرہ جو نہ دیکھا جاسکتا ہو سو نگھنا تو درکنار دیا جاتا مگر اس کا خلاصہ کس قدرِ تر و خوشتر بار آور ہو تاکہ پھولِ ناک سے اور میوہِ ہتھ سے نہیں چھوٹ سکتا کیا یہ عجیبِ عجاِب نہیں۔ اس بدبو ویرے منتظر کا صلح کون ہے۔

امونیہ - نوشادر منجملہ اور ذرا لیج کے فصلاتِ انسانی و شتر وغیرہ کے مینگینوں سے بھی تیار ہوتا ہے اس کے کارخانوں میں دیکھنے سے

پہلے درجہ میں نہایت ناگوار بو پھیلے ہوئے پائی جاتی۔ آخر درجہ میں تمام کو بدبو ندار و ترکیبِ علمی سے مصفا خالص جزر اخراج پا جاتا ہے کسی لو کو موٹیو انجن کو ملاحظہ کیجئے اس میں کس قدر گرڈ بکچر اکتانت پائے گا اور انجن میں کام کرنے والے کس درجہ میلے کھیلے غلیظ دکھلائی دیں گے مگر اس سے نتیجہ عمل کس حد تک پیارا و پسند جو کہ پیاسنجروں کے دلوں سے پوچھا چاہئے اور کیسے قیمتی کام اس واسطہ سے نکلتے ہیں۔

قدرتی صفائی مار جاری۔ شہروں و قصبوں آبادیوں و جنگلات سے ندی نالوں میں غلظت فضلے اقسام کے مادے شامل ہوئے جاتے ہیں میل تک پانی رواں رہنے سے از خود صفائی حاصل ہولیتی۔

(خیال رکھئے اسی لیے مار جاری کے نسبت فقہ و شریع نے طہر منکاً حکم دیا ہے) روانی کے درمیان دھوپ و ہوا سے مستغن سہمی ہوائی جراثیمی اجزاء ناکارہ ہو کر اڑ جاتے ہیں سنگین ثقیل معدنی مادے یہ نشین رہ جاتے ہوائی جراثیم (aerobic bacteria) آبی روئیدگیں جیسے کنجال فناس (aquatic plants) صفائی میں حصہ لیتے تازہ آکسیجن پانی میں چھوڑتے جاتے ہلکے اشیاء سطح آب پر تیرتے ہوئے

موجوں کے تھپیڑوں سے کناروں پر لکھڑ جاتے کثیر المقدار مادہ حیوانی یا غذائی پانی کے جانور یا کیڑے نکل جاتے بعض لطیف نمکیات کثیر المقدار پانی میں حل ہوئے جاتے اور مقامات مرتفع کے ریتیلے ٹپوں میں فلٹریشن کے ذریعہ پانی پھر چھنکر لباس کثافت بدل کر حلہ طہارت و لغاست پہنکر برآمد ہوتا دیکھئے زمین ہی پر قدرت نے صفائی کر دکھائی دنیا کے مستغنی گندہی ہوائیں صعود و نزول خروج و شمول سے منتشر ہو کر چونکہ ہوائی کرہ (۴۵) میل تک بلندی گھیرے ہوئے ہے صفائی حاصل کر لیتے۔ یہاں دنیا کی حد تک قدرتی انتظامات یوں ہوئے جارہے ہیں ایسا ہی سمجھ لو چونکہ الدنیا من رعبہ الآخرۃ نسبت اطاعت میں حق عبودیت عبد لئے جو ادا کی ہو بعبائے جو و عاقبت پھیل اسی قدرت کے مبدل یا حسن حیثیت ہونے سے حور کا دل بھی یکبارگی لچا تا ہو عجب کیا ہے۔ مشک بھی کاربان ہے اور منہ سے بھی کاربان نکلتا ہے اس لیے خالق نے دوسرے بو کی تمثیل نہ فرمائی بلکہ مشک ہی سے یاد فرمایا وہ حیوان سے اور یہ انسان سے خارج شدہ مادہ ہے۔

”صلی مشک“

انڈین انسٹی ٹیوٹ آف سائنس موقعہ ہمال ضلع نیکٹور میں مشک کی

ماہیت کے متعلق استفسار کرنے پر ذریعہ تحریر واقع ۷ مارچ ۱۹۲۸ء بعد تحقیق یہ جواب ملا کہ مشک ایک خشک ریش ہرن کے ناف کے جلدی غدود یا تھیلیوں کی ہے جو کہ بالخصوص کوہ ہمالیہ کے قرب وجوار ثبت تاثیر میں اور نیپال۔ بھوٹان و ختن و چین وغیرہ کے ہرنوں کے ناف میں پائی جاتی ہے۔ مشک کی بواہک مادہ سے ہے جو کہ ممکن کہلاتا ہے تجزیہ کیمیائی سے اس میں کاربن ۱۰ حصے اور ہائیڈروجن ۲۰ حصے کی بنیاد پر ایک حصہ پایا گیا کیٹون ایک بے رنگ گاڑھا روغن بھی ہے جس کے ایلنے کا درجہ ۴۲ ڈگری تحت ۲۔ ملی میٹر یکم۔ یکم پر نشیر ہے۔ پانی میں بہت کم حل ہوتا ہے اور الکحل میں سہولت سے اکسیر جسم کا مشک پوائینٹ ۴۶ ڈگری ہے۔ سبھی کاربازوں جس کا (ملنگ پائینٹ) یکم۔ پی ۳۴ ڈگری۔

مصنوعی مشک ٹرینی ٹرو میٹا ٹرینیری بیوٹائل نارڈین اور اس کے جیسے اور مشک بلی ایک قسم کی ملی ہوتی ہے اس کے وسط پتھرے میں ایک کھونٹا جما دیا جاتا ہے جس پر حسب عادت فطری اپنا جسم رگڑا کرتی ہے چند دنوں میں اس کھونٹے پر ایک سیاہ کثافت چھٹ جاتی ہے جس کو عوام کھرچ کر مشک کی سی بو سونگھتے اس میں دوائی تاثیر و فواید لیے نہیں ہوتے

ونیز مشک بھینڈی کے تخم چاہنے سے مشک کی سی بو مٹھیں آتی ہے
 (مصنف) جبکہ حیوانی جلدی ریش میں قدرت نے اس قدر کارآمد قسمی مادہ
 ودلحیت فرمایا ہے تو انسانی روحانی شے میں کیا کچھ نہ ہوگا مذہباً عقیدتاً تذکیہ
 نفوس وروح پہ لطیف و درو قرآنی و درود خوانی و طالیف یاد الہی وغیرہ روزہ کے
 فضائل بے انتہا ہیں (رواہ البیہقی) مگر چند خصوصیات روزہ اس طرح کی
 انوکھی ہیں جو کہ صوم کو دیگر عبادات پر منتخبر و ممتاز اور طاعات سے
 مستثنیٰ کئے ہے۔

(۱) ساری عبادات سے صفت عبودیت منظر صرف روزہ ہی میں نشان
 معبودیت منظر (۲) ایچہ محفو ط عند ملیک مقتدر روزہ کی دولت
 ثواب ایسے زبردست مستحکم تک خزانہ میں محفوظ ہے کہ بروز قیامت وقت
 ذرہ ذرہ حساب حشر پیش عدالت رب العالمین حقوق العباد کی دگری کی تعمیل
 میں مثل دیگر عبادات کے روزہ کی نشان دہی منجانب مستغنیٰ اگر کی جائے
 اور ملزم سے بہ صورت یاس سجالت سرسنگی و افلاس الصوم لی وانا اجزا
 یہ کہ دفعہ کا حوالہ بن نہ آئے تو بھی قاضی الحاجات کافی المہمات بقول اللہ
 نعم الوکیل کے منجانب ملزم دفعہ مذکورہ بالا کا حوالہ دے کر فیصلہ صادر فرمائے گا۔

کہ حکم ہوا "جایدا دشمنانہی ناقابل تعمیل ڈگری بلکہ سند موجب برات مقدمہ و مرافعہ علیہ کی رہائی مدعی کا عذر ناقابل سماعت مدعی علیہ کی التجا قبول۔ غرض روزہ خدا کا، خدا بندے کا ہو جائے گا۔ فریادی صورت دیکھتا منہ تنکٹا رہ جائے گا اور بندہ انشاء اللہ بہشت میں پہنچ جائے گا اس وقت روزہ کی رفاقت کی سچائی کا مزا پائے گا۔ (دستگیر)

حشر کا روز نفسی نفسی ہے عدل پر وہ جناب باری ہے
 کر کے فریاد حق تعالیٰ سے بندے اپنے حقوق لیونگے
 کوئی چھینے نماز کوئی زکوٰۃ کوئی حج لیگا اور کوئی خیرات
 عمل نیک چھتیں سب حقدار بنے مفلس غریب روز شمار
 نوبت آئیگی روزہ کی جہدم تب کہیگا یہ خالق اکرم
 روزہ میرے لیے تھا اسکا نہیں اپنے حق میں نہ لے سکو گے نفس

عن ابی حریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کل عمل ابن آدم یضیّع حسنۃ بَشَرًا اَمْتَلَهَا اِلٰی سَبْعِ مِائَتَہٗ ضَعِیفٌ قَالَ اللّٰہُ

تعالیٰ الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ یدلّ ع شہوتہ و طعامہ من

اجلی للصائم فرحان فرحت عند قطرہ و فرحت عند لقاء ربہ۔

متفق علیہ) ہر نیکی کے صلہ کا پیمانہ ظاہر فرمایا اور عجب نہیں محکومین کے وساطت سے تواضع فرمائی جائے مگر روزہ کی جزاء قیاس کے مقیاس خیال کے مکیاں میں نہیں سماتے نظر آتی چونکہ ارشاد ہے میں خود اس کا بدلہ دلاؤں گا جیسے اس کی شان ویسے اس کی دین۔ معلوم ہوتا ہے رحمت کا دریا اذیل دیگا مگر جب ویسی بے نیاز بارگاہ میں روزہ پیش کرنے حاضری کا موقع دیا گیا ہے تو پیش کنندہ کا اعلیٰ حوصلہ ہونا لازمی روزہ بھی اسی نذر کے قابل ہوے

دستگیر حزیں کو اے سولے روزہ ہوئے عطا فقیروں کا

آنکھ اور کان اور زبان و دل رہے ہر عضو روزہ نہیں شامل

اس پر دیدار کا وعدہ سب پر طرہ۔

حدیث شریف ہے کہ ماہِ صیام کے جس نے پورے روزے رکھا اور

اس کے بعد ماہِ شوال کے ۶۱ روزے رکھا تو گویا وہ پورا سال روزہ دار رہا۔

اس کے متعلق یہی خیال آتا ہو گا کہ یہ عنایت و فضل ایزدی ہے اس میں شک

ہیں مگر یہ حسابی معاملہ ہے اس طرح سے حل ہوتا ہے یہ بھی آپ کو معلوم

ہو گا کہ اس ماہ کی غنیمت ایسی ہے کہ رب العالمین سوئین کو ہر نیکی کا عوض

دہ چند عطا فرماتا ہے۔

خالق ہمارا دیکھئے ہے کس قدر حسیم دس گونا ایک نیکی کا دیا ثواب ہے
 حدیث ہے پس بروئے حساب ایک ماہ کے دس ماہ ہوئے اور چھ
 یوم کے ۶۰ یوم یعنی دو ماہ جملہ ۱۲ ماہ ہوتے ہیں یا ۳۶ x ۱۰ = ۳۶۰ یوم فی عشرہ
 جس کا حاصل (۳۶۰) ہوتا ہے جو کہ اسلامی سال کے ایام کی تعداد ہے بناؤ
 علیہ سال بھر روزے رہنے کا اجر ملے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ نیز یہ بھی حدیث
 ہے کہ نوم الصائم عبادة۔ (نیت روزہ دار کی عبادت ہے) و سکوۃ تسبیح
 خاموشی اسکی تسبیح ہے و دعائے مستجاب (اور دعا اس کی قبول) ہر نفل کو
 فرض کا ثواب اور ہر فرض کو ستر فرض کا اجر ہے۔ جبکہ دنیا میں اس کریم کا
 کرم ہے۔ آتا تو آخرت میں اس کے فضل کو کیا پوچھنا شرط عبدیت ہے
 اس کے حکم کی تعمیل کرنا عجز و انکساری و ذاری سے گناہوں کی معافی مانگنا
 اس طرح سے دریائے رحمت کو جوش میں لانا۔ اس بارے میں کیا خوب
 فرمائے ہیں مولانا ۵

تا نگرید ابو کے خند و چین تا نگرید طفل کے جوت دین
 طفل کیر ذہ ہی داند طریق کہ بگریم تار سدایہ شفیق
 تو نہی دانی کہ دایہ دالیکال کم و ہدیے گریخت راکمال

گفت فلیک و گشت ارگوش دار تا یزید شیر فصل کردگار

گریہ ایراست و سوز آفتاب استن دنیا ہیں دور شتہ یاب

سوز مہر و گریہ ابر جہاں چل ہیں دار و جہاں را خوش ہاں

آفتاب عقل را در سوز دار چشم را چوں ابر اشک فروردار

اقرض اللہ قرض دہ زیں برگ تن تا بروید در عیوض در دل چمن

قرض دہ کم کن ازین نعمت تا نماید وجہ لاعین رات

یہ خود پرویز گار کی رحمت کا ملہ کی بین دلیل ہے کہ اسلامی متبرک
شہور و تقاریب مثلاً عیدین حج وغیرہ بہ سحاط ماہ ہلالی بہ فصل میں پھرتے
آیا کرتے تاکہ اس کے مسلمان بندوں پر یکساں سہمی سختی و تکلیف نہ ہو بلکہ
سرو گرم روزگار کی چاشنی کا لطف حاصل ہو نجلات اور ادیان کے کہ مقررہ
موسم پر ہو کرتے۔

اخبار دکیل امرتسری نمبر ۱۲۔ ۱۲ شہر حبیب ۱۳۳۱ ہریوم جہا شنبہ ۱۸
جون ۱۳۱۹ء جلد ۱۹ حبیب نمبر (۲۵) لے بنذ ان دین النطرت جبر من نکتہ نگاہ
اسلام کے واجباب و فرائض حفظ صحت۔ جرمنی کے مشہور علمی رسالہ ”دی ہالیف“
میں نامور جرمن فاضل اور مستشرق علامہ جو الیم دی بولف نے اسلام کے واجبات

وہ لفظ حفظِ صحت پر ایک نہایت قابلِ قدر مضمون لکھا ہے جس کی ذیل میں وہ تحریر کرتا ہے کہ دینِ اسلام کے اصول و عقاید اور قواعد کو اگر بہ نظرِ غائر مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت روزِ روشن کے مانند ظاہر ہو جاتی ہے کہ موجودہ مسلمان ان کی پابندی سے کوسوں دور ہیں اور اگر مسلمانوں میں کوئی ایسی اولوالعزم روح پر وہ غیب سے شہود میں آئے جو ان کو از سر نو اسلام کے اصل اور صحیح مرکز پر لے آئے تو اس میں کلام نہیں کہ ان کی قوت کا طرہٴ افتخار آسمان تک جا پہنچے اور سیاسی اعتبار سے نہ سہی۔ اخلاقی اجتماع اور غلی پہلو سے وہ دنیا کی بساط پر ایک نہایت اہم مہر بن سکتے ہیں۔ مجھے اس وقت اسلام کی سیاسی اہمیت سے سروکار نہیں اور نہ میں اس کی دینی عظمت و جلالت کی مدح سرائی کرنا چاہتا ہوں بلکہ میں صرف اس کے ایک خاص پہلو پر بحث کرنا چاہتا ہوں جس پر اس وقت تک شاید کسی یورپین نے غور نہیں کیا۔ یہ پہلو ان احکام و قوانین سے تعلق رکھتا ہے جو قرآنِ کریم نے حفظانِ صحت و تندرستی کے متعلق اپنے ماننے والوں پر فرض کئے ہیں۔ میں نہایت وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ روگزین کی تمام کتبِ سماوی میں قرآنِ کریم کو اس لحاظ سے خاص امتیاز حاصل ہے

اگر ہم ان شاندار مگر سادہ واجبات وافر ایض حفظانِ صحت پر نظر کریں جو قرآن کریم میں مذکور ہوئے ہیں اور پھر اس امر پر غور کریں کہ ان کی پابندی کرنے والوں کو جنت الفردوس کے مستحق قرار دینے میں اس کی کیا حکمت ہے تو ہم پر روشن ہو جائے گا کہ اگر یہ صحیفہ آسمانی اور کلامِ ربانی ساکنانِ ایشیا کو نہ ملتا تو ایشیاء کا سا و با آفرین خطہ زمین یورپ کے حق میں اور بھی بلاخیر ہو گیا ہوتا۔ اسلام نے صفائی پاکیزگی اور پاک بازی کی صاف صریح ہدایات نافذ کر کے جراثیمِ ہلاکت کو مہلک صدمہ پہنچا دیا ہے غسل اور وضو کے واجبات نہایت دور اندیشی اور مصلحت پر مبنی ہیں غسل میں تمام جسم اور وضو میں ان اعضاء کا پاک و صاف کرنا ضروری ہے جو عام کاروبار یا چلتے پھرتے میں ہر وقت کھلے رہتے ہیں۔ منہ کو صاف کرنا دانتوں کو سواک کرنا اور ناک کے اندر دن گرد و غبار وغیرہ کو دور کرنا یہ تمام حفظِ صحت کے لوازم ہیں اور ان واجبات کی بڑی شرط آبِ رواں کا استعمال ہے۔ جو فی الواقع جراثیم کے وجود سے پاک ہوتا ہے بعض امور میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تقلیدِ نظر آتے ہیں۔ انھوں نے کھمختہ سر میں ”ٹرکینین“ کا مرض صد فی جالوزوں کے اندر امراضِ ہیضہ و ثانی قسحِ بخار کا

خطرہ دریافت کر لیا تھا۔ حیوانات کو ذبح کرنے کا جو طریقہ شارع اسلام نے تلقین کیا ہے وہ ایشیا کے لیے بہت ضروری اور اہم ہے جس کی گرمی اور حدت جانوروں کے خون میں مواد فاسد پیدا کرتی اور نہر ہا اسی بیماریوں کا باعث ہوتی ہے جو لسل انسانی کے لیے سم قاتل کا اثر رکھتی ہے ایسے بیمار جانوروں کے گوشت کا استعمال انسان کے جسم میں ان امراض کے جراثیم پیدا کر دیتا ہے اسی لیے ذبح کرنے کے عمل میں جانور کے خون کا کثرت سے خارج ہونا لازمی ہے۔

غسل و وضو سے صفائی اور پاکیزگی حاصل ہو جاتی ہے اور حفظ صحت کی ان دو شرطوں کے بعد تیسری اہم اور قابل قدر شرط ورزش جسمانی کی ہے یہ شرط نہایت آسانی کے ساتھ ادائے نماز سے پوری ہوتی ہے۔

نماز میں قیام و رکوع و قعود و سجود کے حرکات اعلیٰ حکمت اور تدبیر پر مبنی ہیں۔ اگر اہل یورپ میں اسلامی نماز کا رواج ہوتا تو وہیں جسمانی ورزش کے لیے نئی نئی ورزشی حرکتیں ایجاد نہ کرتی پڑتیں۔ ایشیا کے گرم ملک میں انسانی جسم کے اندر چربی زیادہ پیدا ہوتی ہے اور سجدہ میں دو گونہ ہاتھوں اور دیگر اعضاء کا ایک خاص کشش کے ساتھ پھیلاؤ اور سمیٹنا

نامناسب فہرہی کے مضرتوں کو دور کر دیتا ہے حضرت مولانا شرف الدین بخاری

رحمۃ اللہ علیہ مسئلہ فقہ امام حق میں منظم فرمائیے ۛ

”سجدہ آریہ درمیاں دو کف شکم از ران دور و دست از دف

اسلام میں تعداد از دل و ج کی اجازت قوم کو کمی سنس کے ناقابل تلافی نقصان سے محفوظ رکھنے کے لیے ایک بے نظیر اصول ہے جس کی ہمیں تہ دل سے قدر کرنی چاہئے یہ ایک ایسا اصول ہے کہ اگر بہ وقت ضرورت اس کی پیروی کی جائے تو اس سے سلسلہ تناسل میں خلل انداز ہونے والے امراض پیدا ہونے نہیں پاتے۔ آپ الیثار میں عمر رسیدہ دو شیر لڑکیاں بہت کم پائیں گے جو زیادہ عمر تک شادی نہ ہونے کے سبب مہتر یا کی تکلیف دہ بیماری میں مبتلا ہوں“

نمشیات و مسکرات کو حرام قرار دینا اسلام کا اتنا بڑا احسان ہے کہ جس کے بارگراں سے انسان کبھی سیکدوش نہیں ہو سکتا اور ہم مدعیانِ تہذیب و تمدن یعنی اقوام یورپ کو اس بارہ میں مسلمانوں پر حسد کرنا لازم ہے حیات مستعار کو ایک بے حقیقت شے سمجھنا اور جان کی مطلق پروا نہ کرنا جس کے ساتھ ایک قادر مطلق ہستی کا سچتہ اعتقاد بھی شامل ہے اور

مزید برآں حفظ صحت کے قدرتی فطرتی اصول تو ان جن میں انسانی فکر و تدبیر کو کچھ بھی دخل نہ ہو یہ تمام باتیں جسم انسانی کی تمام طاقتوں اور قوتوں کو مدت دراز تک صحیح و سالم اور مضبوط و مستحکم رکھنے کے لیے نہایت موثّق اور یقینی وسائل ہیں۔

باایں ہمہ اگر اشیاء بعض خصائص میں ہم پر بہ مراتب فوقیت رکھنے کے باوجود اکثر امور میں ہم اہل یورپ سے بہت پس ماندہ ہیں تو اس کے خاص وجوہ ہیں منجملہ ان کے ایک اور مختلف قوموں کا باہمی اختلاط بھی ہے جن میں سے اکثر اسلام کے ساتھ موہوم سا تعلق رکھتی ہیں اور ایک یہ وجہ بھی ہے کہ خالص عربی النسل مسلمانوں کی سوسائٹی میں دوسری قوموں کی عورتوں کا عقد نکاح کے ذریعہ سے دخل ہو جانا ان کی ہئیت اجتماعیہ کے فساد کا موجب ہوا ہے اور یہ قانون قدرت ہے کہ کامل چیز وہی جو خالص بھی ہو (صنف) یہ امر پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے کُفّ لیغے خاندان میں ازدواج کا طریقہ عرب کس درجہ بہتر و خوبتر ہے علاوہ خالص خون بلا خلط ملط کے فریقین کو کسی امر کی دریافت کرتی نہیں ہوتی بہر حال اسلامی تعلیمات کی برتری فصیلت اور مندرت اظہارِ شمس ہے۔ بالخصوص اختلاطِ اجناس

واقوام کے لحاظ سے اس کے ہول اور بھی قابل قدر لائق تحسین ہیں“ اس
 موقع پر یہ سوال قدر تادل میں پیدا ہوتا ہے کہ جب مسلمانوں نے اسلام کی
 پیروی ترک کر دی ہے۔ تعلیمات قرآنی کی جانب سے روگرداں ہو گئے
 ہیں۔ سچا اسلام علمی صورت میں آج کل کہیں بھی موجود نہیں ہے اور اسکی
 بگڑی ہوئی سنیت نے اپنے سپریڈوں کو تنزل اور جہالت و عناد کے
 عمیق غار میں ڈھکیں دیا ہے تو آخر ان کا انجام کیا ہو گا ہمارے نزدیک
 اس کے ساتھ ہی یہ سوال بھی ہونا چاہئے کہ اگر اسلام نہ ہوتا تو ان قوموں
 کا جواب مسلمان کہلاتے ہیں کیا حشر ہو سکتا تھا۔ اور انہی قوموں پر کیا
 منحصر ہے ہیں خود اپنے نسبت یہ سوال کرنا چاہئے کہ اگر اسلامی تہذیب
 دنیا میں جلوہ فگن نہ ہوتی تو ہماری کیا کیفیت ہوتی؟ آئین احسان مندی
 کے رو سے ہم پر واجب ہے کہ عربی علوم و فنون نے ہمارے علوم و فنون
 پر جو حیرت انگیز اثر ڈالا ہے اس کو فراموش نہ کریں اگر عربوں نے فلسفہ
 ارسطو کا اپنی زبان میں ترجمہ نہ کیا ہوتا اور عربوں کی معرکہ آرا تالیفات
 و تصنیفات لاطینی زبان میں ترجمہ ہو کر ہم تک نہ آتی ہوتیں تو ہمیں اس
 فلسفہ کی اصل یونانی کتابوں کے حصول سے بہت مدت پیشتر ہی اس کا

علم کیونکر ہو سکتا چند سو سال قبل ہی کا زمانہ لیجئے یورپ کے تشنگان علوم کا چشمہ شیریں اندس کے عربی اسلامی دارالعلوم تھے اور سچ پوچھو تو آج بھی جبکہ اسلام رو تبزل ہے ہم اسلام کے سیاسی علوم سے بہت کچھ اخذ کر سکتے ہیں ایک جرمن فاضل کے طرف سے اسلام کی خوبیوں کا یہہ اعتراف اس بات پر شاید عادل ہے کہ اسلام کے سادہ مگر پر حکمت اصول و آئین میں ایک کشش موجود ہے جو اور کسی مذہب کو میسر نہیں ہے درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اور اگر اس اصول کو مد نظر رکھ کر دین اسلام کے اصلی جوہر کو ہم موجودہ مسلمانوں کی عام حالت میں تلاش کرنا چاہیں تو ایک نکتہ رس دماغ فوراً پکار اٹھے گا کہ یا تو اسلام میں کوئی خوبی موجود نہیں ہے یا یہ مسلمان کہلانے والے لوگ اسلام کے پیرو نہیں ہیں اور ایک زمانہ بلند آہنگی کے ساتھ اس کی تائید کرے گا حقیقت یہ ہے کہ مقتدیا ملت بھیانہ نہ صرف سیاسی حیثیت سے بلکہ اخلاقی تمدنی اور معاشرتی لحاظ سے بھی روز بروز ذلیل و لپٹ ہوئے جاتے ہیں لیکن یہ اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ اسلام خوبیوں سے مبرا ہے جن کا اس کو سرچشمہ قرار دیا جاتا ہے بلکہ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں نے تعلیمات قرآنی اور

ارشادات ربانی کو پس پشت ڈال دیا ہے اور وہ صرف برائے نام مسلمان رہ گئے ہیں۔ لیکن کیا یہ اسلام کا اعجاز نہیں ہے کہ پیرِ انِ اسلام کے دنیوی و مادی جاہ و جلال کے انحطاط کے باوجود اسلام کی صداقت روز بروز نمایاں ہوتی جاتی ہے اور وہ لوگ بھی جو اسلام کو تہذیبِ جدید کا ایک زبردست حریف اور عیسائیت کی راہ میں ایک ناقابلِ گزر خلیج خیال کرتے ہیں۔ اس کے اعلیٰ اصول و قواعد کا نہایت خلوص نیت اور ذوق و شوق کیساتھ اعتراف کر رہے ہیں فاضلِ محدود کا یہ خیال واقعی میں واقعیت پر مبنی ہے کہ اگر مسلمانوں میں ایسی روح پیدا ہو جائے جو ان کی تمام قوتوں کو اصل مرکز پر لے آئے تو وہ دنیا میں ایک عظیم الشان طاقت بن جائیں لیکن مشکل یہ ہے کہ مسلمانوں میں اس بات کی صلاحیت نہیں رہی ہے سب سے مسلمان اگر اسلام کے فرائض و واجبات کی پابندی کو اپنا نصب العین بنائیں اور ان کو پورا کریں تو وہ حیوانی دماغی عقلی اور اخلاقی حیثیت سے نئی نوع انسان کا قابلِ فخر نمونہ بن سکتے ہیں۔ کیا ہم امید کر سکتے ہیں کہ ہمارے ہم قوم اس طرف متوجہ ہو کر ان توقعات کی تکمیل میں ساعی ہوں جو اوپر ظاہر کئے گئے ہیں اور اپنے تئیں تو لاؤ فعلاً سچے مسلمان ثابت کر کے

دنیا کو دکھا دیں گے کہ مردہ تو میں یوں زندہ ہو جاتی ہیں دیکھئے اسی لیے
ہمارے قرآن پاک میں ارشاد ہے۔ (مصنف،

حرمت علیکم المیتۃ والدّم والحمل الخنزیری وما اهل لغير اللہ
به والمختقة والموققة والمتردية والنطیحة وما اکل السبع
الا ما ذکیتم وما دبح علی النصب وان تستقسموا بالاذل لا مردکم
فسق الیوم ربیبس الذین کفرو من نیکم فلا تحشوا لهم وحقن
الیوم ما کملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام
دیناً فمن اضطرّ فی عجمۃ غیر متجانیف لا یثمّ فان اللہ غفور الرحیم
(پ لایحی اللہ س ما یدہ)

ترجمہ :- حرام گردانا گیا تم پر مردہ اور خون اور گوشت سور کا اور
جس چیز پر نام پکارا جائے اللہ کے سوائے اور دم گھٹ کر اور چوٹ
کھا کر اور گر کر سنگ مارنے سے مرا ہوا اور جس کو زندہ نے کھایا ہو مگر
فج کر لیا جائے تو جائز اور جو نج کیا جا تھاں پر نیسے کسی عمارت کی تنظیم وغیرہ کیلئے یا کہ تم پس
میں بانٹ لو پھانسا ڈال کر سب برے کام ہیں تمہارے واسطے آج کے
روز تا اسید ہوئے کافر لوگ تمہارے دین سے پس تم مت ڈرو ان سے

ڈرو مجھ سے۔ آج کے دن کامل کیا تمھارا دین اور تمام کیا تم پر میری
نعمت اور پسند کیا تمھارے لیے دین اسلام پس جو شخص عاجز و لاچار آجائے
اس پر گناہ نہیں اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

تبدلات و تغیرات در اجسام حیوانات بعد وفات

*Post mortem changes in the animal
and human body*

حیوان در اصل مجموعہ ذرات ہے جس کا ہر ذرہ بہ حیثیت فرادی
ایک جاندار مادہ ہے ان ذرات میں فعل تنفس جاری ہے یعنی دم لیتے
ہیں مادہ اغذیہ سے پرورش پاتے ہیں تکثیر و تولید از سر نو پیدا ہوئے
جاتے ہیں یہی وجہ اجسام حیوانی کے پائیداری کی ہے ورنہ فولا دیا پتھر کا
بھی اگر بنا دیا جاتا نہ سکتا۔ غرض متذکرہ بالا امور کے حرکت و تیزی
کی وجہ کیساں فضلات خارج ہوتے رہتے ہیں جو بواسطہ اس نادر
نظام العمل بدر رو یعنی شش گردے و جلد وغیرہ کے جسم حیوانی سے اخراج
پاتے۔ حین حیات حیوانی یہ عمل بگرا گرتی دوا ما جاری جو نئی سہی فضلات
نکلس یعنی ذرات سے نکلا کئے فوراً جسم سے خارج کئے گئے پس اس طریق

محکمہ حفظان صحت جسمانی اطمینان بخش رہتا ہے بلکہ جبکہ حیوان مارڈالا گیا وہ نظام العمل صفائی جسمانی یا یوں کہئے کہ لونگ سیوریج سسٹم اچانک معطل ہو رہتا سارے فضلہ خارج کنندہ آلات نلمے ناکارہ بن جاتے اور خون جو کہ گردش کا ایک بڑا بھاری ذریعہ تھا شریانیں و آروہ میں روانہ نہ رہنے سے ہر جگہ پاک و صاف کر نہیں سکتا۔ اس وقت تک منفرداً تمامی ٹالس مرتے نہیں یہ تو ساعتوں بلکہ بعض حالتوں میں ایک یا دو روز تک زندہ رہتے پس جب تک وے جیتے رہتے اپنے کام میں سرگرم رہ کر فضلے اقسام کے خارج کئے جاتے و حقیقت انہی کے مجتمعہ سہمی فصلات سے مسموم ہوئے تک وے زندہ رہتے تب کہیں وے مرتے پس اس آئنا میں وے چثیت طعام انسانی اجسام میں داخل کر لیے جاتے یہ معیت ان فضلہ غلیظ ناکارہ مادوں کے جن میں وے دم گھٹکر مرے ہیں یعنی مردہ تلس اور انکا سہمی فضلہ جو کہ انھیں تلس کے لیے ذیال جان باعث ہلاکت ہوا تھا۔ انسان کے قروے حلق ہوئے جاتا اس پوسٹ مارٹم عمل کے معلوم ہو جاتے کہ بعد شرعی مذہبی ذبیحہ یعنی حلال کرنے کا قیمتی نتیجہ خود بخود برآمد ہوتا ہے اگرچہ کہ بعض ڈاکٹر حلال ہونے کے بعد بھی ایسا عمل کچھ عرصہ

رہنا ظاہر کرتے مگر سارا خون ایک دم سے نکل جانے سے حرارت قائم رہ جاتی سردی میں سارا کام ٹھنڈا پڑ جاتا اور قریب قریب سارے عضلات سہمی پھ جاتے اور یہی وجہ ہے کہ مرنے کے بعد چھ ساعت تک جسم میں حرارت جو ارح میں ملائمت رہا کرتی ایسے وقت بجلی کا تار یا کسی کیمیائی شے کی چھڑ سے عضلات میں انیٹاؤٹ پیدا ہوتی جس سے عضلاتی بافت کے حصص اجزائی کا زندہ رہنا ثابت ہوا جاتا دسویں ساعت سے گرمی مفقود ہو کر سردی پیدا ہوتی عضلات میں صلابت مفاصل میں اکثر امیٹ آغاز ہوتی ایسے وقت بجلی و میکیل لگانے سے عضلات متحرک نہیں ہو سکتے میونس مادہ بتنا ترشی عمل میں نمود ہوتی یہ حالت بہتر ساعت رکب ختم ہوتی اس کے بعد سٹراؤٹ گلاؤٹ کم و بیش پیدا ہوا کرتی عضلات دوبارہ نرم ہو جاتے اس وقت عمل بجلی و شے کیمیاوی غیر موثر رہتا اس لیے ارشاد ربانی حکم قرآنی ہے کہ حرام گردانا گیا تم پر مرداحس میں خون جیسے کا ویسا موجود رہتا اور باعث حرارت تبدلات بعد الموت بدیر پیدا ہوتے اور رہتے دوسری قیامت یہ ہے کہ اکثر مرض سے حیوان مرتا جب تک انکشاف ہر شخص پر آسان نہیں کہ وہ کس قسم کی بیماری سے مرا۔ لہذا حسن نظام

شرعی معنی قربانی و عقیقہ کا ذبیحہ عیوب شرعی سے بری ہوا چاہئے اعمی
 بیمار (نقصان دہ) دبلا (ناکارہ) بوڑھا (غیر مفید) کانالنگڑا (بوجہ نقص
 اعضا چہرہ کرتو مند نہیں رہ سکتا مثل صحیح الاعصار کے) کان کٹا (اکثر
 بیماری کا علاج ہے) بالکل کمسن ہنوسے (غیر مکمل رہتا ہے)۔

(حدیث مسلم) اور ذبح کرنے کے شروط و شرعی میں بھی یہی اصول ملحوظ
 جیسے ایک حیوان کے رو برو دوسرے کو نہ پچھاڑیں جس کی وجہ شاک (صدہ
 دماغی) ہو کر اس حیوان میں صفت قلبی سہولنے سے گردش خون میں کمی ہو کر
 خون جلد زور سے مثل فوارہ نہ بہ سکے گا اور چھری تیز چاہئے تاکہ ساری
 رگیں کٹ جائیں۔ پانی پلانا ضروری ہے جس سے خون کا قوام رقیق ہو کر
 چو طرف سے صاف طور پر بہ کر آئے۔ ذبیحہ سرد ہوئے تک اس کی کھال
 نہ کھینچیں عمل انعکاسی دل و دماغ پر ہو گا جن میں علامہ طبی فوائد کے اخلاقی
 ہمدردی بھی شامل ہے ماورا اس کے ہر جگہ جسمی حصص میں خون لطیف و
 کثیف کے رگیں دوش بدوش کلمہ بکلمہ موجود اس لیے بہا ہوا خون کسی طرح
 بھی حالی از خطر نہیں ہو سکتا یعنی۔ انسانی فضلہ کھانا ہے اس لیے خون
 نجس ہے۔ حضرت عطارؒ فرماتے ہیں ۷

ایں بدال ماند کہ شخضے قے کند بعد از اں میل خوردنِ او کے کند
 تیسرے رکاوٹ خون کی وجہ مردار میں زیادہ زہریلے مادے بنتے
 یعنی عرصہ تک اجتماع سمیت پیدا ہوتا رہتا ہے اور خون اس کے ذریعہ بہت
 سارے امراض منتقل ہونے کا خدشہ جبکہ بحالت زندگی ایک انسان یا حیوان
 کا خون دوسرے انسان یا حیوان کے جزو بدن نہیں ہو سکتا جس کا ذکر ہم نے
 اس کے قبل بھی کیا ہے تو بعد الموت خطرناک خون سے کیا منفعت حاصل
 ہو سکے اور جو ادویہ خون سے ڈاکٹری طب میں تیار ہوتیں اس میں خالص
 خون نہیں بلکہ خون کے بعض اجزاء تو لادہ و غیرہ جو انسان کے معدہ میں
 بلا فیض کے عمل کرتی ہوں لیے جاتے ہیں غرض ایک کا خون دوسرے
 جاندار کے پرورش کی صفت نہیں رکھتا یہ بھی ایک فضل ربانی ہے در نہ
 ایک کا خون ایک چاٹ جاتا زبردست کمزور کو نگل جاتا۔

مڈیکل میکیلی قریو لاجیکلی خون حیوانی کا استعمال انسان کے لیے
 عبث بلکہ مضرت دہ ثابت ہے اس پر غوص و فکر کرنے سے یہ پتہ چلتا
 ہے کہ اندرون انسان ہر جزو اس کا باغیرت قدرت نے بنا رکھا ہے
 گو عملی طور پر انسان اپنے آپ کو کیسا ہی بے غیرت بنا لے دیکھے ایک کی

پیدا کردہ کمائی دوسرے کا جسم کبھی قبول نہ کرے گا اور ضرورتاً زبردستی دوسرے میں ڈال دیا بھی جائے بیکار بلا عمل خارج ہو رہے گا۔ عنی۔

اقبالِ کرم می گزدار بابِ ہم را ہمت نخور و نیست تر لا و نعم را
اور گوشتِ سور کا جمیت اس حیوان میں نہیں وہی خاصیت
اثر کرنے کا خوف فصلہ کھایا کرتا ہے تقیل بطی الہضم ہے ایک محض و لایتی
تعلیم یافتہ مسلمان انجینئر سید صاحب نے اپنا تجربہ ذاتی ظاہر کیا کہ سور کا
گوشت استعمال کئے بعد تمام دن بھوک نہیں لاگتی اگرچہ دلالت میں اس
جانور کے مندے باحتیاط چرائے جاتے ہیں یہاں کے ویسے غلط کھاتے
بری حالت میں نہیں پائے جاتے اس کو میں نے مانا مگر وہی کتے کی دم۔
پھر ٹیڑھی کی تیڑھی اس کے خواص امراض و جراثیم پیدا کن عمل سے
کیونکر بچ سکے گا جیسے ٹرکین اسپائریس وغیرہ (از کتاب حفظانِ صحت
پارک کن وڈ، کوپن ہیگن میں سور کے گوشت میں فی صدی ۱۵۳۔
p.c. ۱۵-3 اور برلن میں فی صدی ۱۵۵ p.c. ۱۰-55) دقتی مادہ
پایا جاتا ہے سڈنی مارٹن کے اکسپیریمینٹ سے کمیشن میں ظاہر ہوا اور شاہی
کمیشن منعقدہ (۱۸۹۵ء) جو کہ اس امر کی تحقیقات کے لیے مقرر ہوا تھا۔

اس میں یہ بھی بتلایا کہ دوسرے حیوانات کے گوشت سے اگر با احتیاط اس قدر متاثرہ حصہ دقتی نکال دیا جائے تو لایق استعمال ہو سکیں گے مگر سور کے لحم میں دقتی مادے بالعموم ساری بافت میں پھیلنے کی خاصیت رکھنے کی وجہ سے اگر کٹے ہوئے گوشت میں کہیں ذرا سا بھی اثر پایا جائے۔ سارا حیوان قطعی ناقابل استعمال ہے اور جس چیز پر نام لپکارا جائے اللہ کے سوائے اس میں دور مرہیں ایک تو یہ کہ اسلامی طریقہ سے جو حلال کیا جائے اس میں ساری شروط مکمل ہو کر صحت بخش ہوگا اور دوسرے طریقوں سے مارڈالنے میں طبی امور ترک ہو کر مصرت بخش بنے گا جیسے دم گھٹ کر مرنا یا خون اندر کے اندر بکھریاں فصلات بنے جاتے چوٹ کھا کر مرنے سے معلوم نہیں کس قسم کی اور کس حصہ جسم کی چوٹ تھی بعض چوٹوں سے فوری ہلاکت ہوتی خون نہیں بہتا اور بعض سے بدیر سٹر گل کر جہیں زیرِ پلے مادوں کی تخلیق کا خطرہ لگا ہوا ہے۔

گر کر مرنا اس کا از می نتیجہ چوٹ و صدمہ ہے وہی صورت متذکرہ بالا کا خدشہ ہے علیٰ ہذا سنگ مارنے سے یا تو شک جرحہ سے موت ہوتی اگر اس وقت بچ گئے کچھ دلوں زندہ رہے تو سمیت

جذب ہو کر سٹپک پائسنرنگ سے مرتے جس کو درندہ نے کھایا ہوا سہیں
 کھلے زخم اور حیوانی لعاب کے اثر کا خطرہ اگر فوراً ہی بحالت زندگی حلال
 کر دیا جا کر اس قدر حصہ زخم بخوبی کاٹ ڈالیں تو اس طرح محل صحت بہتیں
 اس لیے ایسا حکم ہوا ہے۔

قانون کے موجد قانون شکن ہو سکتے ہیں چونکہ مخلوق کی جان جو کہ
 دنیا میں سب سے عزیز ترین شے ہے اسی لیے جان لینا یعنی ہلاک کر دینا
 گناہِ عظیم یا کبیرہ ہے پس جان کی قربانی جان آفریں خالق کے نام پر پوزو
 و مناسب داسی کے واسطے مختص ہے دوسرے کسی کا اس میں حق نہیں اور
 جو فریج کیا جائے کسی عمارت کی تعمیر میں یہ بھی غیر اسلامی رواج ہے اسہیں
 ضرور حلال کرنے کا عمل نہ ہو گا چونکہ جان لا قیمت شے ہے بلا اس کے
 دنیا ہیچ ہے بے جان عمارت کے لیے جان کی قربانی محض جہالت و گمراہی
 ہے البتہ انسانی جان جو افضل تر ہے اس کے بچ بچاؤ کے واسطے حیوانی
 جان کا صدقہ و فد کیا جانانی سبیل اللہ جائز ہو گا جس سے فاقہ کشی غریبا
 کا اذوقہ ہو گا۔ (سعدیؒ)

ابے حکم شرع اب خوردن خطاست و گر خون یہ فتویٰ بریزی رواست

فَصَا حِلُّ لَهٗ حُرْمَةٌ۔

پھانسی پھینک کر بانٹ لینا محض حرام اس لیے کہ جو بشرط دین محمد میں قطعاً حرام ہے اس میں شیطانی نفسانی اشتغالک جھگڑا فساد ہے اسلام تو اتفاق محبت اتحاد پیدا کرنے کے شعار سکھاتا ہے نہ کہ اختلاف و تقصان کے اور مالی نقصان جدا ہے بعض جاہل کرسچین پرند کی منہ پر مڑوڑ کے مارتے اس طریق سے اولاً گردن کے منکے توڑ کر نخاع دب کر دیکھا جا کر فوری ہلاکت ہوتی جس طرح سیا گنگ یعنی پھانسی لٹکانے سے یکم لوگ جھٹکے مارتے ولایت میں نکلیے متوڑے سے کیلے اسلاٹر موز میں چار پائے کے خفی حصہ سر پر مارتے ان ہر صورتوں میں اس النخاع ٹڈا ابلانکیٹا مجروح ہو کر فوری حرکت قلب بند ہو کر موت واقع ہوتی اطباء مستند کا متوال ہے کہ اس النخاع میں حرکت قلب کا مصدر واقع ہے پس اس طرح کی موت میں خون جدھر کا ادھر پھینکا جا رہا جو باعث تولید سمیات ہوئے جاتا۔ امریکہ و جرمنی میں بجلی کے جھٹکے سے موت کی سزا دیتے قوی کر ت حرکت قلب بند کئے دیتا اللہ نیا سجن المی منیان و جنت الکافرین کے معنی یہ نہ سمجھو کہ مسلمانوں کے لیے عسرت کفار کے لیے نصیحت

دی گئی ایسا نہیں قدرت نے سب کے ساتھ برابر احسان کیا ہے دنیا کا کفار
جو کوئی محنت کرے ثمرہ دنیا کا حاصل کر لے چونکہ کفار تن پروری تعیش میں بسر
کرتے ہیں بحالت دولت مندی و ذی سرتبتی کہیں تم بھی ان کی تقلید نہ کریں
بلکہ یہ قدر ضرورت جیسے قیدی کو دیتے ہیں انداز سے اپنی ذات کے لیے خرچو
کن فی اللہ فیا کانتک غریب او کعب سبیل کلوا واشربوا ولا

تعارف ان اللہ لا یحب المسرفین مابقی سے فی سبیل اللہ محتاج بندگان
خدا الی مہر دی کرو بلا وجہ آپ حظ نفسانی میں نہ پڑو۔ ذرہ ذرہ حساب شکر کا
خیال رکھو فمن یحمل مثقال ذرۃ خیر یدہ فی عن یعمل مثقال ذرۃ شرا
نفس را آن بہ کہ در زنداں کنی ^{عطار} ہر چہ فرماید خلاف ان کنی

یہی عمل خاصان خدا کا رہا ہے تب تو سہ مولوی معنوی۔۔

خاصان خدا خدا نیا بند لیکن ز خدا جدا نہ نیاستند

کا مرتبہ ملا ہے اور ایسوں کی پیروی میں بہلا ہے اور یہ مرتبہ عشق

الہی کا صلہ ہے مافظ

ہرگز ہمیر نہ دیکھ دلش زندہ شد عشق تبت است بر جریہ عالم دوام مس

خودن بر آ ز بستن و ذکر کردن است ^{سعدی} تو معتقد کہ بستن از بہر خوردن است

اندرون از طعام خالی دار تادرو تو معرفت بینی

بیان کیا جاتا ہے کہ کوہِ حلم و کمالت اعمیٰ حضرت امام حسنؑ ایک روز
نفیس لباس زیب تن فرمائے ہوئے بہتر گھوڑے پر سوار کہیں تشریف فرما
ہو رہے تھے اٹنا راہ میں ایک نادار یہودی میلے کچیلے کپڑے پہنے آپ کے
رکاب باسعادت کو بوسہ دیکر کہا کہ حضرت حدیث نبوی کے معنی سمجھائیے
بحالت موجودہ معاملہ برخلاف واضح ہے آپ نے اس کو جو ابا فرمایا کہ دنیا
کا عیش و تمدن اخروی نعمتوں کے بمقابل کوئی چیز نہیں سیلے اسکے مقابلتاً مرد
مومن کے لیے یہ مقام بہ منزلہ قید خانے کے ہے اور دوزخ کا عذاب
معادل اللہ جو کہ بدرجہا دنیوی تکالیف سے بڑھا ہوا ہے کفار کے واسطے
اس قدر تکالیف دنیوی کوئی مناسبت نہیں رکھتی پس دنیا اس کے حق
میں جنت ہے۔ بمصدق - ۵ - سعدیؒ

حوران ہشتی را دوزخ بود اعراف از دوزخ خیال پس کہ اعراف بہشت است
مرد عاقل تجربہ کار ایک محفوظ متعکم پیچہ بنوا کے اس میں اپنی خوشنما
خوش بیان طوطی یا شیریں مقال بلبل نہر اردستان محفوظ رکھتے ہیں تاکہ
بحری نہ جھپٹے یا ز شکرہ اڑانہ لیجا کے بلی کتا نہ دبوچے صیاد سارق نہ مارے۔

سرکس میں آپ نے دیکھا ہو گا کہ شیر-بیر-شزرہ ہاتھی پر ٹھہلا کے
 کھلا آواز دلاتے اطراف تیز بجلی بھرے جیسے لوہے کے بھالوں سے گھیرے
 رہتے درارخ بدلا بھالا چبا۔ جی پارہ گھیرا ہے چونکہ رہتا بعد تماشہ جوں ہی
 پنجرے کا دروازہ کھولا جاتا ہے یہ خائف درند حیوان از خود فوراً ہی اس
 اپنے پنجرے میں چھلانا گمار کے کود پڑتا ہے اس کو اپنا ماہن جانتا ہے
 گو بہ ظاہر قید معلوم پڑے مگر۔ اگر خوہی سلامت ہم دران است جیلوں
 کو اور دیکھنے والے انسان کو سلامتی و حفاظت و اطمینان اسی پنجرے
 میں معلوم پڑتا ہے۔

پنجرہ میں پنجرہ آزاد قیدی

پس یہ پنجرہ یہ ظاہر غیر ظاہر غیب و ظاہر اعدا کی زوآانات
 ارضی و سماوی، امراض کے حملوں سے نفس غصری اجسامی و طایر روح کو
 مہمئون رکھے ہے اس کی سلاخیں مسئلہ فقہ سے اس کے زنجیری حلقے حدیث
 شریف سے بنے ہوئے احکام شرعی کی منہیں جڑی ہوئی حکم الہی کتاب
 آسمانی قرآنی پر معلق آویزاں داخل کا راستہ باب الامن کلمہ طیب ہے
 جس کو حق جل شانہ (پناہ صین) فرمایا ہے صحیح حدیث ہے غرض (ع)

”علم دین فقہ است تفسیر و حدیث“ سے بنا ہوا پنجرہ ہے من دخل المنا
ومن عمل فیہ من کرب الدنیا والفضیحة والفتن وعداب الاخرۃ
چونکہ باقاعدہ بڑی سرکار میں اگرچہ عارضی ہے ملازمت کے لیے منوا بط
منضبط ہیں تاکہ زمرہ ملازمین حسبہ عمل پیرا رہیں۔ پس ایسے ہی اصلی سب سے
بڑی دواوی حقیقی سرکار الہی میں شرح و ربط کے ساتھ بالتفصیل احکامات
شرط عبودیت نافذ فرما دے گئے ہیں جس کا نام شرع محمدی ہے اور
شرعی خوبیل کے پنجرے میں برادران اسلام مقید ہیں غرض حکومت
معنوی کا پنجرہ ہے اور آزمائشی امتحان کا ہال لٹ آگزامینیشن چیمبر یا
ٹختیڑ ہے پس خور کرو تو یہ قید خانہ درحقیقت جانی مالی اعزازی حفاظت
خانہ ہے اور برگزیدہ مقبول کبریا حضرات انبیار و اصحاب و اولیاء نے
منہیات سے متنفر بلکہ دنیا کے قید خانہ میں رہنا بہتر جانا جس کو محض
نقص علیک احسن القصص سے اللہ پاک نے قرآن شریف میں ذکر
فرمایا۔ اسی کو سعدی صاحب نے گلستان میں درج کیا کہ۔

بلے مروان خدا مصیبت را بر مصیبت اختیار کنند یعنی کہ یوسف
صدیق در ان حالت چہ گفت قال رب السیحی احب الی مما یدعوننی الیہ الخ

میں یوسف، اور یوں ہی فرمان باری ہے ولین خاف مقام سربہ
جنتان فیای الاءہر بکما تکلہ بان سورہ حمان۔

حواس خمسہ کے ان آلات میں تو افعال متعلقہ پیدا ہیں مگر دماغ میں
جوان کا احساس و تمیز ہے اس کا معنہ ایک عقدہ لانیجل ہے سدی
توال در بلاغت بہ سبحاں رسید نہ در کنشہ یچون سجال رسید
سمجھ ہی میں نہیں آتی ہے کوئی باذوق سگی کوئی سمجھے تو کیا سمجھے کوئی جانے تو کیا جانے
جیسے الک حرس میں در دیا لطف ولذت ذوق فرحت محسوس ہوتے
ہیں اس کو کیا کوئی تپلا سکے بجز اس کے کہ

در د کو در ذناک میں دیکھو عشق کو سینہ چاک میں دیکھو

جیکہ ایک حس کی رویت ہم سے بن نہیں آتی تو انوار پاک ذات
الہی کس طرح ان آنکھوں سے دیکھنے کا دعویٰ رکھ سکتا ہے انعام منسل آیت
۱۰۴ لا تدرکہ الا بصائر وھو اللطیف الخبیر۔ اپنے میں در د لے لو تب

در د جیسے محسوس ہوتا ہے ویسے ہی اس ذات نامتناہی میں فقا ہو جائیں
جیسے ذرات کل میں قطرات، دریا میں محو ہو جائیں یعنی وہی وہ ہو جائیں
تب تو ”مثنوی“

تو بے باق اصرار کمال میں است و بس رو درو گم شود وصال میں است و بس
کامزہ پائیں سے فیض۔

ہے شراب طہور جس کا نام ایک ہی بھاؤ منگی سستی ہے
فیض اس میکہ میں وحدت کے میں ہوں اور بخود ہی ہے مستی ہے
غلام و تنگی اپنے کو کھیل فانی سمجھتے ہو فنا کا ہوش بھی تو عاشقوں کی بدامنی میں
خوشید لکھنوی (ع) ”ہو لے خودی بس اتنی کہ اپنے کو سمجھے غیر“
الحاصل حواس خمسہ کے احساسات کا بھید ایک بعید از وہم و قیاس
بہت ہی امر و شمار ہے جس کا ادراک خارج از حیطہ امکان ہے۔

عجزات العقول عن درک کثرہ غالب۔

لہذا اگر نہیں آسان تو سہل ہے دشوار تو یہی ہے کہ دشوار بھی نہیں
صاحبِ فناک حق معارفات سرورِ دو عالم کا مقولہ ”اور خالق اکرم فرما چکا
کہ وما اوتیتہم من العلم الا قلیلا“ یعنی کچھ معلومات بہتیں عطا کی گئی ہیں
کیا ہوشیار جتنوں کو بگاڑا بنایا جس کو دیوانہ بنایا
دکھتا ہوا دل مول لینے والا لکھنوی آنکھوں میں تول لینے والا
دلکی آواز گوش دل سے سن کر کیا ہے کوئی درد مول لینے والا

ومن اداد ان یکتال یا سرى تعالیٰ بمکیال العقل فقد ضلّ ضلالاً بعيداً
اکثر بزرگان دین کے مضامین حکمتی اصول پر مبنی اور مذہبی پیرایہ لیے ہوئے
ہیں۔ حضرت شیخ عطار شیخ فرید الدینؒ فرماتے ہیں۔ از پند نامہ ۷

چار خصلت فعل شیطانی بود داند اینہا نہ کہ رحمانی بود
عصۂ مردم چو بگزشت از یکے باشد آں از فعل شیطاں بے شکے
خون مبنی نیز از شیطاں بود آنکہ ظاہر دشمن اتاں بود
خامیازہ فعل شیطانیست و قے اے سپر امن مباش از مکر و
شب مزں جاروب ہرگز خاندور خاکروب ہم منہ در زیر در

ان امور کو حضرت عطار نے خمس بتلایا ہے چھنیک اور ناک
چھوٹنے سے انسان پر لیتان ہو جاتا بد ہیئت محوف متظر بنے جاتا سردی
تحریک نزلہ کا پیش خمیہ ہے اور جس کام میں رہے اس کا نخل زینہ ہے
بے احتیاطی سے ہو تو دوسروں پر آب دہن و مٹی کی افشانی مکروہ مانی
جاتی اور بعضوں میں چھنیک اس شدت سے آتی ہے کہ انجاں بچے چمک
جاتے اور بعضے مرتبہ بار پڑھ کر فاجہ موسیٰ (Apoplexy) ہونیکا
اندیشہ ہے جس کا لازمی نتیجہ سکتہ ہے جمائی اور قے بھی بُری بتلائی گئی

انگریزی سے خود کی سستی بلکہ اس کا برا اثر دوسروں پر موثر پڑا۔
 (Contagious) یوروپین اٹیکٹ میں بھی معیوب مانتے ہیں۔
 فی نفسہ یہ حرکت موجب کہالت خلاف تہذیب دکھائی دیتی علیٰ ہذا جمائی
 کا حال ہے جس سے جامہ واجبہ اکبھی سرک جاتا درندہ نما مستوحش منظر بن جاتا
 اور ہول سے مکھی مجھیر اندر کھینچ کر گھس جاتا اگر احیاً ناجمائی آجائے تو مجبوراً
 منہ ہاتھ سے ڈھانپ لیا جائے تاکہ متذکرہ بالا آفات سے نجات و
 واماں پائے۔۔۔ شومی عطارؒ

آنچناں کز عطسہ داز خامیاز ایں دہاں گرد و بنا خواہ تو یاز
 حیطر چھنیک اور جمائی سودا کھلتا ہے بے اختیارے مہراں
 مگر مستوق کی انگریزی بھی عاشق کو بھلی معلوم پڑتی ہے۔ چنانچہ
 لکھتا ہے۔۔۔

ہالہ ان ہاتھوں کا وہ چاند سی پیاری صورت ہنسنے دیکھا ہے تماشہ تری انگریزی کا
 اور نور جہاں کی انگریزی پر شہزادہ کہا تھا۔ شعر
 آسمان سے دھوپ پڑتی ہوئی تپتی ہوئی کیا مراد تپتی ہے ماہی دم میں بھپتی ہوئی
 انگریزی بھی وہ لینے نہ پائے اٹھا کے ہاتھ دیکھا جو مجھ کو چھوڑ دے مسکرا کے ہاتھ
 شاہ نظام راسپوری

مکان میں شب کے وقت چھاڑو نہ دینے لکھا ہے اکثر شب کے وقت بعض جراثیم اور مادہ امراض متعدی وغیرہ آفتاب جہاں تاب کے عدم موجودگی دھوپ کی تمازت حدت نہ رہنے سے فعل جاروب سے تمام گھر میں منتشر ہوں گے۔ اور غفلت میں بچے و بڑے جو سو رہتے یا موجود ہوں ان کے اجسام میں داخل ہو رہیں گے علاوہ جراثیم کے اور دیگر مادے امراض کے ہوا میں مشمول رہتے تنفس سے کھینچ لیے جاتے یا از خود ناک منہ و حلق میں اتر آتے یہ مصداق اس شعر کے۔

اٹھے تو در در کے مانند اٹھے پہلو سے جو آ کے بیٹھے تو بیٹھے غبار کی صورت

(حدیث شریف) تنکلی الغبار فتمتہ تلون النسمۃ ایک طرف ہو

غبار سے پس بعض اس غبار میں نسمۃ ہے یعنی جاندار۔ اور مکان کے دروازے کے نیچے چھاڑو نہ رکھی جائے اس لیے کہ وہ منقذ ہوا ہے تمام کثیف نقصان مادے بواسطہ ہو اگر میں گھس پڑیں گے اور آئندہ روندہ کے دامگیر ہو کر

دینی مسائل عقلی و سیائل علمی دلائل باہمی تطابق میں دست بدست پا

جلتے ہیں اسلامی نکات و بارکیں جو بواسطہ حضرت سرور عالم صلعم

خدا نے اپنے بندوں کو عطا فرمایا اور انتم خیلۃ امۃ اخرجت للناس

ارشاد ہے وہ نزاکتیں اور کنٹرال قایق ممکن نہیں کہ ہر کم استعداد و غیر مابہر فن کی سمجھ میں آئیں۔ پس جو بات سمجھ میں نہ آئی اس کو ان کم فہموں نے بیکار و مذہبی ٹھہرائی۔

حالانکہ قدرت الہی نے کوئی شے دنیا میں عبث پیدا نہ فرمائی پھر احکامات الہی و ارشادات رسول نامتناہی کیسے بلاوجہ موجہ ہوتے بلکہ ایسوں کا مقولہ ہے مہمل اور قلت علم و عقل کی دلیل ہے۔ یہ غور طلب امر ہے جبکہ انسانی ضایع بدایع اختراعات نکات انسان ہی دریافت کرتے ہیں قاصر ہے تا وقتیکہ وہ علم حاصل نہ کر لے تو قدرتی معاملات ان پر کس طرح شکست ہو سکیں ھو الذی ایدسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظہرکم علی الدین کلہ و کفی باللہ شہیداً ۱۵ محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم جہد کن تامی توانی اے کیا در طریق انبیاء و اولیاء

اور یہ آسان نہیں۔ علم نامعقول علم انبیاء است ذہن نشین رہے کہ بچوں کو بری باتوں سے روکنے ان کے بزرگوں کو بھی خواہا نہ طور پر کسی قسم کی تحریف کے ذریعہ ان امور سے باز رکھتے سعی کرتے پس اسی طرح خیال کیا چاہئے کہ ہم اس عقل کل کے نزدیک ان بچوں سے بھی کم عقل ہیں

ایک دم سے وہ علم نہیں آئیں سکتا اس لیے کہیں حرام ہونے کی سختی اور کسی موقع پر مذہبی دھمکی کسی محل پر فضل و انعام اور جنت کی تحریص و ترغیب مصلحتاً ظاہر فرمائی جا کر اور منہیات کا اظہار فرما دیا گیا ہے غرض شرط عبودیت عین اطاعت ہے پھر تو حور و تصور سب کچھ ہیں کیا خوب شاعر کہتا ہے

”جنت بھی اک رضا ہے الہی کا نام ہے“ ۷ داغ

چاہنا ہم کو تو اس کا چاہتے وہ اگر چاہے تو پھر کیا چاہتے
دنیاوی معاملات میں جبکہ اقدام قتل و یا دیگر جرائم کے لیے سزا نہیں
معین ہیں حالانکہ اقدام خودکشی میں اسی کی جان کا خسران ہے دوسرے
کا کیا نقصان ہے تاہم دیکھئے انتظام سیاسی دخیل خواہی کا یہی مفہوم ہے
کہ برے کام مسدود ہوں بناؤ غلیظہ غام طور پر سب کو فائدہ پہونچانے
اللہ تعالیٰ نے ایک سہل طریقہ بمصدق ۷

خوشتر آں باشد کہ ستر دلبراں گفتہ آید در حدیث دیگران
کا پیرایہ اختیار فرمایا ہے۔ لہذا شرع محمدی ہی میں دارین کی
بہبودی مقصود ہے ۷ سعدی۔

محال است سعدی کہ راہ صفا توان رفت مجرور پر پئے مصطفیٰ

مسلمانی اگر پوچھو محبت مصطفیٰ کی ہے (قبلہ گاہی) خدا کی عین طاعت ہے جو طاعت مصطفیٰ کی ہے
 اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منہ کا حکم کلام پاک میں بارہا متعدد
 پاروں میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔ طفلان بے خبر کے ہاتھ ہتھیار بندوق نہر
 جلانے والی اشیاء نہیں دے سکتے اس لیے کہ اس سے انہیں واسطہ نہ
 ضرورت کہیں نادانستگی کی وجہ وہ ہلاکت میں خود ڈریں نہ دوسروں کو دلیں
 بے ضررت سادہ کھلونے حوالے کرتے کہ کھیلنا کریں ہر فرد بشر اگر اصل حقیقت
 سے باخبر کیا جاتا تو حریف و مخوف کیا حتیٰ کہ مدعی بنجاتا کم ظرفی کے باعث
 اپنے سے اچھل جاتا اس عجز لاچاری بے بسی مستعار زندگی پر ایسی رعونت
 و فرعونیت اگر مختار کیا جاتا کیا کچھ نہ ہوتی نیت ہے

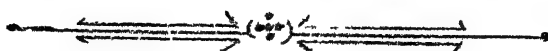
ہن کلبی یہ ذوق یہ انسان کا حال ہے کیا جانے کیا کرے جو خدا اختیار دے

آئینہ قدرت فی الحقیقت

ملقب بہ اشرف المخلوقات از عطائے یزدانی و صلیفۃ اللہ زخاۃ
 سبحانی وجود انسانی مجموع صفات و کمالات معدن کرہات و فیوضات
 جامع علوم مسکن فنون نمونہ بہ سبع صفات ربانی بہ صدق سمیع بصیر کلیم
 قدیر عقیل مدرک در زندگانی واقع شدہ

نہ مجبور بندہ نہ مختار ہے سیانہ پناہیں سزاوار ہے
 اور اس نظام کا لبد انسانی کی منتظمہ صدر مجلس عالیہ دماغ میں قائم
 جہاں بہ صدارت روح معزز الٰہین سے ہر ایک علیحدہ فراوی فرایض پر
 متعین ہیں مگر درپردہ بالاشتراك ہر ایک دوسرے کا محدود معاون رہتا
 اور باہمی رشتہ تعلقات والبتہ کے ذریعہ ایک دوسرے کی کیفیت سے
 باخبر رہتے ہیں گویا متحد اللفظ متفق المعنی اسی کے معنی ہیں اور چپ چاپ
 خموشی و شائستگی کے ساتھ سرگرم و کار گزار رہا کرتے اس کے تحت راس الخلق
 سے عمود پشت کی ساری فصیل اور ہر فقرہ عمود کے برج پر سامنے دار
 باقاعدہ نظم جمعیت بارادہ نقل و حرکت موجود اور وہیں سے پس پشت
 درپردہ بھتواروں سے خفیہ جاسوس پولیس انخفا رکھے ہوئے مخبری کی
 صفت مبعوطہ ترکیب عمل تخلیق صدا و مکالمہ انسانی و حیوانی میکینا نظم
 آف آئیں ایڈ آرکیولیشن ان ہیو میان بی انگ۔

Mechanism of voice and articulation in human being.



قدرتی آواز انسانی

اس کے لیے عضلات ڈیافراگم
دسینہ و شکم کام کرتے ہیں۔

ہوا کا صورتش پھونکتا ہے

ہوا حلق کے سونڈ باکس لیننگس

اوکل کارڈس کے ستاری پردوں و

نیر مثل سیٹی کے کھڑے سوراخ میں

سے گزرنے سے ایک آواز نکلتی ہے

اس حد تک ایک صداے بے معنی

ہے۔ اب اس آواز کو زبان حرکات

مابحتاج سے بتائید کام لینے حلق و

دانتیں و سوڑے و کھلے و لبین ناک کی

تھینئیں دماغی رہبری سے الفاظ

موضوع بنائے دیتیں اور پھر کمی و

زیادتی صدا کیلئے عضلات متعلقہ

مصنوعی آواز راگ مالا

یہاں ہاتھ پیر حرکت دیتے

ہیں لہذا اس میں بھتہ وہ کام دیتا

ہے جس سے ہوا ہارمونیم کے

پردوں میں سے گزر کر آواز سنائی

دیتی ہے۔

جو یہاں تک

صرف آواز ہی آواز ہے۔

جس آواز کو بجانے والے کی

انگلیں مختلف پردوں پر دوڑ

دوڑا کے من مانے با معنی راگ

بناتے ہیں۔ یہاں کمی و زیادتی

آواز کے لیے انگلیوں کا دباؤ پھر

کام کیا کرتا ہے۔

مدد دیا کرتے ہیں۔ (شمنوی)

جنش بادِ نفس کا ندرب است تابع تصرفِ جاں و قالب است

معرفت

ہارمونیم۔ پیانو۔ راگ مالا۔ وغیرہ بجانے والا استاد اپنا آپ
نقال۔ اپنے سرسیتہ معتمہ کا اظہار۔ اپنی اندرونی عمل ترکیب و صناعت
کو اپنی ظاہری کاریگری سے بتلا رہا ہے۔ اپنی موجودہ قدرتی صناعتی
کا آپ مصنوعی صانع ہونا جتلا رہا ہے لطفِ خاص یہ کہ اس کے گھما
خود بھی گار رہا ہے جو جاننے و سن کر پہچاننے والے کے مذاق کو دوبالا
کئے جارہا ہے ٹیلیفون ٹیلیگراف۔ ہارمونیم۔ پیانو۔ فونوگراف۔ گرامافون
ویاکیوم۔ سیفین۔ سکشن۔ والویولر فنکشن۔ اکیپانکشن۔ ریٹراکشن یہ سب کے
سب آپ ہی سے تقلید کئے گئے۔ جو ہر سخطہ آپ کے جہد میں چالو
ہیں دنیا و مافیہا کے ہر کرہ جات یعنی باد۔ آب۔ خاک۔

(1) Solid (2) Liquid (3) Gas.

اور موالید ثلاثہ جیسے جمادات۔ نباتات۔ حیوانات پر آپ کے

قابو ہیں۔ بلحاظ وزن متناسبہ کے کسی کرہ پر بہ سہولت کسی پر بہ شہقت

اور کسی پر یہ صنعت قابض و متصرف ہیں۔

ہر کارہ ٹپہ۔ خطوط رساں۔ پوسٹ رنر۔ چو کھیں۔ سٹیشن
آپ میں پائے گئے عناصر راجہ و موالید ثلاثہ آپ میں موجود سائیکلو پیڈیا
(دور تسلسل) بہ مصداق قول مولانا رومیؒ ہے

نہ صد و ہفتاد قالب دیدہ ام ہچو سبزہ بارہا روئیدہ ام

الحسام میں تیراں و زمان ساری ہے

تجھ میں میں اور مجھ میں تو۔ بو میں گل اور گل میں بو

انت انا و ہایا۔ ہو ہو میں بھی تو تو ہی ہے

دنیا بھر کا خزانہ ہر صفت و صنعت کا نمونہ ہر شے کا خلاصہ

آپ ہی نے اپنے سے یہ سب نکالا ہے۔ دریا سے درمکنوں، معدن

سے جواہر نیہاں۔ ارغنون۔ گونا گوں آپ ہی نکالے کائے چھائے

تراشے زیور مرصع بنا کے سچے قیمت کئے قدر کئے خریدے کون؟

آپ ہی تو لیں غور کیجئے۔ سارا معاملہ آپ سے والبتہ۔ آپ کے

لیے بنا رکھا ہے اور آپ ہیں کہ اپنے کو بھول بندہ اسباب بن

بیٹھے ہیں مولانا رومیؒ فرماتے ہیں

اے زحمت از سبب تو بخیر بندہ اسباب گشتی سر بر

چشم کبشا و سبب رانگر تماشوی فارغ از اسباب نظر

آدمی چسیت بر نرخ جامع نور حق اندر و بود لامع و

یار من با کمال عنائی خود تماشا و خود تماشائی

الحال آپ سے سب کچھ ہے آپ نہیں تو کچھ نہیں حظ نہیں،

سیر نہیں، لطف نہیں، لذت نہیں دنیا نہیں ہے

تو قدر خویش ندانی بہار تو گیرد و گرنہ محل درخندہ پارہ سنگ است

بت کو آپ تراشنے بیت خانہ آپ ڈھائے کعبہ آپ بنائے سجدہ

کو وہاں آئے بتحقیق کسی کی کی تعظیم کسی کو دی یہ کون جناب آپ ہی

جب ہی تو جناب فیض نے فرمایا ہے

ہدایت ہم سے پیدا صلا ہم سے پیدا کبھی ہن ہنما اپنی کبھی ہل پڑ نہ ہن ہم

ہوا فیض معلوم ایک بدین عین تجوہ جیا کرتے تھے جبکہ نام کی دنرات سمن ہم

(پارہ ۲۸ سورہ جمعہ) ذال فضل للہ یوتیہ من یشاء واللہ

ذوالفضل العظیمی ۵ قول حضرت شاہ نصیر الدین چراغ دہلوی ہے

اے زاہد نظام ہیں از قرب چمپی سی اور دین من دروچوں بولگلاب اندر

غسل جنابت و احتلام حیض وغیرہ حضرت بو حنیفہ امام اعظم سے کسی نے
 عرض کیا کہ بعض مخالفین کا یہ خیال ہے کہ حضرت من گھڑت مسئلے ارشاد فرمایا
 کرتے ہیں آپ نے یہ جواب دیا کہ اگر میں اپنے سے مسئلے کہتا تو حاجت بشری
 بولن براز کے بعد غسل کرنے حکم دیتا اور جماع وغیرہ کے بعد صرف صفائی
 و طہارت ستر عورت کا مشورہ دیتا یہ وہ حضرات ہیں جنکی توصیف سارے
 جانتے مانتے والے مذہبی پیشواؤں نے فرمائی ہے سعدیؒ

آں امانیکے کردند اجتہاد رحمت حق بر روانِ جملہ باد

انھیں کا طفیل ہے جو بچی پکانی ہانڈی ہمارے ہاتھ لاگی بظاہر تو
 ایسا ہی معلوم پڑتا ہے غسل اسلامی میں کسی حکمتیں پوشیدہ ہیں قدرتی
 بجلی کبھی نہیں دکھتی جبکہ مطلع صاف رہے ابر و باراں کا لوازمہ رعد و برق
 ہے اور مصنوعی کے کرنٹ کو جب کہیں چھوڑ دیا جاتے ہیں اکثر پانی میں اس کا
 انتہائی سارا تار دیا جاتا ہے تاکہ بلا مصرت بخشی کے بجلی زمین میں اتر جائے
 غرض بجلی کی روانی رفاقت و اصلاح پانی سے وابستہ معلوم ہوتی ہے
 فعل جماع کے وقت حیوانی بجلی سارے جسم میں حلول و ساری رہا کرتی
 اعصابی کارخانے کا نمونہ بجلی کی بیٹریں ہیں اس روانی میں چہا کہیں

بجلی کا سقم رہ جائے پانی بھی جانیسے عجب نہیں کہ صلاح پا جائے اس لیے کہ
 فعل جماع عمل اعصابی ہے اور سارا جسم اس حفاظ میں حصہ لیے ہوئے شامل
 ہے جلدی مجاریہ سے پسینہ بکثرت بہتا مسامات فضلہ سے بھر جاتے یہ
 بھی صاف ہو جاتے۔ *Loss of heat from the body*.
 زوال۔ زیاں۔ نقصان حرارت کی تلافی معتدل کنکرنے پانی سے سارا جسم
 ملکر حمام کرنے میں شامل ہو جاتا۔ مساج کے ذریعہ منقہ و نقصان بدن ہو جا کہ
 ٹیپیر چربیانی یونیفام (ریکساں) ہو جاتا اور آب سرد صبح میں نہانیسے
 عروق شعریہ جلدیہ سکڑتے حد سے زیادہ حرارت بعد اعتدال ہو رہتی
 پس اسی اصول پر موٹر کے انجن و دیگر بجلی کے مشین میں پانی و توافقتاً
 ڈالا جاتا کہ جل نہ جائیں جس طرح یہ حالت نشہ خمر و آدمی کو آب سرد
 نہلا دینے سے نشہ غیب ہو جاتی حرارت کم ہو جاتی پس اسی طرح کیف
 نشہ مستی شہوت کی فرو ہو جاتی نیز رف تولیہ سے جسم پونچنے میں گردش خون
 بخوبی ہوتی اور عضلاتی کسبندی رفع مفاصل کی تکان نکل جاتی ایک
 نوع کی تازگی و فرحت حرارت پیدا ہو جاتی مزاج میں سکون ہو کر نیند آ جلیا
 کرتی اکسائیٹ منٹ یعنی اشتعالک انتشار طبعی صلاح پذیر ہو جاتی بغرض

مزاج اعتدال پر آجاتا کثرت حرارت البیاض پش و البیاض پشین و البیاض پشین و البیاض پشین
تصفید و تجیر سے ذریعہ مسامات کا فور مومے جاتی اس طرح سے طبیعت حیوانیت
سے جانب انسانیت مبدل ہو جاتی جس میں نخاع و دماغ کی حرارت کا متقیہ مشمول
چونکہ بوقت اتزال زیادہ خون دماغ کو سنبھالنے چلا جاتا اگر نہ جائے تو ضعف
سے حالت بری ہو جائے برہنہ ایک نوع کا ضعف مانند سکر کے کیفیت کے قوت
طاری ہو جاتا بعض تو کایہ خیال کہ منی نہایت تقویت بخش اخراج خون سے بنتی ہے
جو ہر خون ہے اسکے بیدریغ صرفہ سے بچانے حمام کی شرط لگادی گئی ہوگی،
بحالت جوش و اشتعال کثرت حصے جسم کے ریزشات بشری سے جو ملوث ہو جاتے
وے سب غسل سے دھلجاتے اس لیے کہ اسلام میں طہارت اعلیٰ درجہ کی ہے سارا
جسم دھلنا حتیٰ کہ بالونکی جڑوں تک پانی بہنا کوئی حصہ خشک نہ رہنا شرط ہے
ہم نے قبل ازیں بتلادیا ہے کہ کثرت احتلام و جریان (اکیسے سیونہا کچرل جی شن)
کا علاج آب سرد و سر و پشت کی بالنس پر بہانا قوتے و سیون ذریعہ پارچہ مرطوب
رکھنا اس لیے کہ من مائع داخقی میخارج من بلین الصلیب و التریب ہے اسی
صول پر تب محرقہ و سر سام و نہدیان میں آب سرد و برف ایو اپورٹنگ کوشن
یوڈی کلون و اثر سرد پر رکھتے ہیں تاکہ اضافہ مجتمعه خون چھٹ جائے یعنی چوڑ

سیلان ہو کر وہاں کی حدت کم ہو جائے جبکہ کوئی انجن نہایت گرم ہو جاتا ہے
 تو روال گاڑی روک دیکر آب سرد ڈالتے اسٹیم چھوڑ دیتے ایسی صلاح سب کوئی
 خرابی پیدا ہونے نہیں پاتی پس ایسے ہی حیوانی فطری انجن کا مصلح غسل ہے
 بچھوڑ نکال مارنے کے بعد جبکہ زہر چڑھ جاتا ہے اس وقت آب سرد گھڑا بھر کر
 سر پر سے انڈیل دینے سے زہر کی حلین جھنکار تکلیف موقوف ایک دم ہو جاتی
 طبیعت کا انتشار دور ہو جاتا اعصاب پر سکون عمل ظاہر ہوتا ہے فعل جماع تو اس
 حیوانی سے ہے پس قوائے انسانی کے طرف عود کرانے ایک ایسا اہتمام جس سے
 ایک نوع کی تبدیلی جسم میں پیدا ہو ضرور تھا۔ وہ غسل ہے جس سے ایک طرح
 کی حد بندی کچا کر ٹغول و دیگر شہواتی تحریکات سے طبیعت کی روک تھام
 ہو جاتی ہے (مثنوی مولانا رومی)

جال سفر رفت دیدن اندر قیام	وقت رجعت زال سبب گوید سلام
این مثل چوں واسطہ است اندر کلام	واسطہ شرط است بہر فہم عام
اندر آتش کے رو دیے واسطہ	جز سمندر کو نہید از رالطہ
واسطہ حمام باید مر ترا کرے	تا ز آتش خوش کنی تو طبع را

سوانح ملازمت کا نامہ "History of Services
 Service book"

ہر باقاعدہ سرکاری جملہ ملازمین کی سوانح ملازمت تحریراً منضبط
 رہا کرتی ہے اور اسکی بناء پر عمل و طیفہ حسن خدمت عطا کیا جاتا ہے اس میں
 ستر اصولہ نمایاں کام وغیرہ مندرج ہوا کرتے ہیں اور بوقت معذوری صداقت
 طبی پیش کرنی ہوتی ہے بدستجی سے اگر اس میں یہ درج رہے کہ یہ معذوری بوجہ
 کیسری نہیں بلکہ عادات ناشائستہ کا نتیجہ ہے تو اجرائی و طیفہ نہ ہوگا اگر انا کا تین
 محاسبی و فیئالس بے نیل مرام واپس کر دینگے حالانکہ بچپن سالہ عمر کے بعد توسیع
 وغیرہ ختم ہونے پر قریب ساٹھ سال کے عمر سرکاری اصلی تو اس سے متجاوز
 میں و طیفہ ملتا ہے جو فی الحقیقت دعا گوئی کا سن و سال رہتا ہے اور بقائے
 زندگانی کا زمانہ بہت ہی تللیل رہ جاتا ہے اس کمتر مدت کیلئے سرکار ایدہ
 نے صحتوری و نیک رویگی کے ساتھ زمانہ ملازمت بسر متوکی شرط لگا رکھی ہے
 جس سے صرف کچھ رقمی ادا و بصورت العام یا و طیفہ کی توقع ہے مجازی سرکار
 میں تو طبری احتیاط سے پاک و صاف کارنامے و تختہ جات و طیفہ پیش ہوا
 چاہئے کہیں مشکوک نہ رہے خانہ پرسی میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ ہونے
 پائے دراز سے شک پر معاملہ کھنڈل منڈل ہوئے جاتا اس کے ساتھ افسر
 بالا و اعلیٰ کے شخصیں تو ثیقاً رہنا بھی لازمی ہے اور جانچ کے دستخط کرنے افسر کو

حکم سے ہر کارنامے میں یہ توضیح مطبوعہ ہے کہ اپنا کارنامہ ہر ملازم صحت کیساتھ مکمل رکھے حتیٰ کہ اسکی تصدیق ہر ختم سال فصلی سرکاری پر ماہ آبان کی برادر میں لکھتی ہے ورنہ دوران ملازمت کی تنخواہ کے روانی میں روڈہ اٹکتا ہے اور نیز یہ بھی بتلانا ہے کہ بچپن سال فلاں سنہ میں ہوا چلتے ہیں غرض اپنی سرکاری ملازمت کی عمر ہر شخص کے نوک زبان پر رہتی اور نہایت باخبری و احتیاط کیساتھ ملازمت عارضی اللہ اللہ کر کے ختم کی جاتی ہے اور فخر و مباہات کیساتھ و طیفہ حسن خدمت حاصل کرنے اب خیال کیا جائے کہ سن شعور سے اختتام عمر تک ہمارے حقیقی اعمال ناموں کی کیا حالتیں ہیں بعوض پاک و صاف رہنے کے بالکل سیاہ بیجہ شکوک نہ آئیں نمایاں کام ہے جس کے صلہ کا مستحق گردانے بلکہ ستر کیلئے بیسیوں معاملے بھرے رکھے ہیں اعمال صالحہ و عادات شالیتہ درج کرنے کر اما کاتبین کو موقع نہیں دیتے کبھی کبھو سے بھی اپنے گریباں میں منڈی ڈال کر رد آنہ کیا کیا کئے نہیں سوچ لیتے نہ شب کو سوتے وقت اپنا محاسبہ کر لیا جاتا سارا دفتر عصیان سے کالانیکیوں سے معرّا اور ہم بے پروا یرینہم رب العزت کے در کی جیبہ سائی و کعبہ کے داخلی کی تمنا نہ پھیلی شب گزر کر کے استغفار کے خواستگار بلکہ عارضی کارنامے کے لینے ڈاکٹر کی خوشامد کہ احتفائے

واقعات کرتے ہوئے صرف معذوری پیرانہ سالی درج فرمائے اور دوا
اعمال نامے کے واسطے طبیب قلبی سرکار دوعالم کی بارگاہ مقدس میں باریابی
و عجز و انکساری کیساتھ غرض پرواز مہونیکا ولولہ تک اس پاس نہیں والے
امت کی دستخط مبارک کیلئے پیش کرتیکے کوئی تدبیر نہیں آتی بڑی کوئی صورت
نظر نہیں آتی۔ کاش قدسی کے ہزباں ہوئے ہوتے اور التماس کرتے ہ
بر در فیض تو استادہ بعد عجز و نیاز شامی درومی و ہندی مینی و حلی
سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی آمد پیش تو عاصی پئے درماں طلبی
کے ذریعہ سلام عرض کر کے من مراد قیوی و جیت لہ شفاعتی
کی تقدیق حاصل کیجاتی (مخمس دستگیر بر غزل حضرت جامیؒ)۔

آپ ہم عاصیون کے حامی بنے روز تخت اور شفاعت کیلئے باندھی کمرانی چپت
سب گنہگاروں کا آپہی سے ہوا کام درست

یا نبی کشتی امت بکف ہمت تست اندریں در طہ غم صدمہ طوقاں مدد
یا محمل بمن بے سرو ساماں مدد قبلہ دیں مددے کعبہ ایماں مدد

تہمید

ضمیمہ مضمون (۲۹۶) صفحہ کے متعلق سطر (۳) میں

حقیقت حال ہے کے بعد یہ سلسلہ پڑھئے (شب قدر کی علامت ایک یہ بھی بتلائی جاتی ہے کہ اس شب میں کتے نہیں بھوکتے۔ غرض موجودگی سگ رحمت کے فرشتے نازل نہیں ہوتے بناء علیہ جس حسیذیں اراض سمیت سگ نزول کریں تو وہاں رحمت کے فرشتے کیوں آنے چلیں۔

ضمیمہ مضمون متعلق یہ صفحہ (۴۳۸) سطر (۶) بیاید گریٹ کے بعد

ان دونوں طبعین فیاض مستورات ناخن ناک دار تراشتے غرض حیوانیت کی طرف میلان طبع بڑھے جا رہا ہے متحہ زبان آنکھ ناک صاف کرتے و آبدست لیتے وقت زخمی ہونے کا خدشہ ہے۔

ضمیمہ خاتمت الکتاب متعلق یہ آخر صفحہ (۶۳۴)

بجاء اللہ تعالیٰ رَحْمَنُ التَّفَاقِ وَعَصِدَتْ دَلِیْ یَہِ کِتَابِ مَبَارَکِ اِسْمِ زَاتِ الْہِیْ سَہِ اَفَا ز اور اِسْمِ گرامی رسول تاستار ہی پر ختم ہوئی یعنی لفظ اللہ سے شروع اور محمد پر ختم ہے۔ ۵

یارب تو کریمی و رسول تو کریم صد شکر کہ ہستیم میانِ دو کریم

مَدَنِیَّتِہِ الْاَلَمِیَّہِ